H. L

BY MOULVI MUHAMMAD NOOR-UL-HASAN,

B. A., L. L. B., VAKIL HARDOI.

We have before us Five volumes of the *Asif-ul-Lughat* compiled by SHAMS-UL-ULAMA, KHAN BAHADUR, NAWAB AZIZ JUNG, of Hyderabad.

This work is not a mere word Dictionary but a work which depicts to a certain extent the life of the people, their occupation and pleasures, with their modes of thought and feeling as reflected in their language and literature.

The collection of Urdoo equivalent of Persian words, pharses and idioms will be found to express very nearly all the general and modified ideas which are capable of being expressed by the words under which they are placed.

The task is not a small one and is beset with difficulties. It is a longed for improvement on the labours of the past.

The main and special features of this work are :—

(1) Determination of the roots and generic meanings of Persian words and phrases.

(2) Insertion of thousands of words to be found in literary works but omitted in Persian Dictionaries.

(3) Explanation of numerous synonyms in which the more advanced student may select the Urdoo word which would best express the particular sense in which a Persian word and phrase may be used.

The Government of India and the Government of Nizam deserve hearty thanks of the public for their patronizing the noble task.

I congratulate the compiler for his success in the attempt.

نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف

آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال فارسی زبان و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین مسلمة الاستناد و برای هر یک لفظ ترجمه با محاورهٔ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد ششم

مؤلفهٔ خان در شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمت

سرکار آصفیه

سنه ۱۳۳۰ هجری مطابق سنه ۱۳۲۱ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے انکو ایسی عالمانہ تالیف مین اونکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپنے

باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح

وہ شائع ہوتی جاے پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) مین اپنے آقای ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن
حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان و دل ادا
کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی
مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے
پانسو روپیہ کا انعام صلۂ تالیف عطا کیا جاے (دیکھو مراسلۂ معتمد فینانس
نشان (۳۰۹۱) مورخۂ ۱۶ - آبان ۱۳۱۸ف موسومہ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر
معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت وطبابت و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی
شکر گزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ
کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی
صرفہ بقدر الف [illegible] سکۂ محبوبیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ ہوتے
تک تقریباً الف [illegible] سکۂ محبوبیہ۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے
مین نے مصارف کے ایک خفیف سے حصہ کا بار اپنی ذات پر اٹھاکر جملہ نسخہای
مطبوعہ کو مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک کے لئے وقف کر دیا ہے

معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ (۲۸) جلد کی کتاب ہے اور بکمال اہتمام کے ساتھ چھ مہینے مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون - وہو علی کلِ شیءٍ قدیر - اعلان وقف آخر کتاب پر طبع ہوا ہے -

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نایطی

(خان بہادر شمس العلماء) (عزیز جنگ بہادر)

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که نوبت به آغاز جلد ششم این کتاب رسید - ما قطع نظر از ضعف و ناتوانی
خود که هنوز بطور خلیفه المرض مهمان ماست از شدت مرض طاعون که در دار السلطنت
فرخنده بنیاد حیدرآباد شائع شد خیلی سراسیمه و پریشان بودیم و آناً فاناً از برهمی
انتظام می ترسیدیم - تعداد ممات روزانهٔ این شهر تا به سه صد نفری رسیده بود - بسیاری
از ساکنین این شهر خانهای خود را الوداع گفتند و به دشت و بیابان پناه بردند و بسیاری
از بنیان و مضافات شهر نقل مقام کردند - در این اثنا آقای ولی نعمت ما میر محبوب علیخان
والی ریاست حیدرآباد داعی اجل را لبیک اجابت گفت و تهلکهٔ عظیم در کار و بار
سلطنت افتاد - بحمد الله که ولیعهدش میر عثمان علیخان بهادر ادام الله اقباله عنان
حکومت را بدست گرفت و اطمینانی نصیب رعایا شد - اندرین قیامت صغری چیزیکه

مارا اعانت استقلال طبیعت کرد کار ہمین یک کتاب بود - نمی خواستیم کہ این را در معرض التوا اندازیم - حالا بافضال خداوندی مرض طاعون دفع و ہمین فرمانروای جوان بخت اطمینانی نصیب خاص و عام شدہ است - خیال می کنیم کہ ما ختم تابستان این کار سرانجام پذیرد و در اوائل باران ششمی جلد حلّہ اشاعت در برگیرد - انشاء اللہ المستعان و بحولہ و قوّتہ قطعہ تاریخ وفات آقای ولی نعمت ما غفران مکان نور اللہ مرقدہ و جلوس میمنت مانوس ولیعہدش ادام اللہ اقبالہ طبعزاد مؤلف این کتاب است کہ بیادگار تعزیت و تہنیت ہمدر اینجا ہدیہ ناظرین می کنیم

دخل الجنان رفیقنا محبوبنا	الملک الذی فی کل اوصاف صفی
بداہتہ قلنا ولا السنتہ القوی	الخلد بیت طیّب لآصف
چو بر تخت دکن عثمان علیخان جلوہ آرا شد	سپہرش زیر فرمان گشت و اہل مملکت تابع
ولا سال جلوسش پیر چرخ سادہ گفتہ	جوان گردید دولت از عروج آصف سابع
	۱۳۲۹ھ

خاکسار عزیز جنگ ولا

افرسیموس بقول برہان بسکون سین بی نقطہ وضم میم و واو وسین دیگر ساکن بزبان یونانی مرضی است کہ مردان را ہم میرسد و آن شدت نعوظ است کہ پیوستہ آلت مردی ایستادہ می باشد و باسقاط ہمزہ ہم مؤلف گوید کہ بدون الف مخفف این باشد و آرستہ وبہار ہم ذکر این کردہ (حکیم شفائی ؎) علاج علت افرسیموسم اذکنی چہ زدست ابنہ ویرین ککم خلاص تراپہ (اردو) یونانی زبان مین افرسیموس ایک مرض کا نام ہے جس مین آلہ تناسل کو بغیر شہوت جماع ہمیشہ نعوظ رہتا ہے۔

افرشیم بقول برہان وجامع بروزن ومعنی ابریشم است گویند مقراض کردہ و سوختۂ آنرا درساعیین خوردن تن را فربہ سازد مؤلف گوید کہ مبدل ابریشم است کہ فارسیان بای عربی را بہ فا بدل کنند چنانکہ زبان وزفان و صراحت اخذ این بر ابریشم وابرشم گذشت وطبیعت و خاصیت این بر ابرشم مذکور (اردو) دیکھو ابرشم۔

افزا بقول برہان بازای ہوز بروزن اجزا۔ افزایندہ و افزون را گویند و امر بافزودن ہم یعنی بیفزا و زیادہ کن وبمعنی خمیازہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این فزون است کہ بمعنی زیادہ باشد و افزون بالف وصلی مزید علیہش و افزا مبدل ومخفف افزون بہ تبدیل واو بہ الف ہمچون ورج وارج وحذف نون آخر بالجملہ (۱) افزا و افزون۔ ہر دو اسم جامد فارسی زبان است بمعنی زیادہ واصلش فزا و فزون و (۲) افزا امر است از مصدر افزودن کہ اصلش افزو بود و بقاعدۂ بعینہ بالا بالف بدل شدہ افزا شد وبعضی این را مخفف افزای گیرند کہ امر افزاییدن است تحتانی آخر حذف شدہ

افزا شدہ و (۳) بمعنی خمیازہ کہ دہان درو باشد و این معنی مجازی است کہ تنگاف دہن از خمیازہ
افزون شود بنا بر علیہ فارسیان خمیازہ را بمجاز افزا گفتند و حالا استعمال این متروک و آنچہ صاحب
برہان و خان آرزو افزا را بمعنی افزایندہ نوشتہ۔ حیرت افزا است کہ افادہ معنی فاعلی از امر
حاضر می شود تا آنکہ با اسمی مرکبش نہ کنند چنانکہ حیرت افزا و غیر ذلک۔ پس مجرد افزا را بمعنی
افزایندہ گفتن خطا است (اردو) (۱) زیادہ۔ بقول آصفیہ۔ افزون۔ بہت (۲) زیادہ کر
امر حاضر۔ (۳) جماہی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ فاترہ۔ نہایت کاہلی خواہ کثرت خمار
و بیداری سے منہ کھولکر سانس لینا۔ آجکل دہلی والے جماہی اور اہل پورب جمائی بولتے ہین۔

افزار بقول برہان و جامع بر وزن رفتار (۱) بمعنی کفش و پای افزار باشد و (۲) بادبان کشتی
و (۳) آلات پیشہ وران عموماً و دقتین جولاہگان خصوصاً و (۴) ادویۂ گرم کہ در طعام کنند ہمچون فلفل
و زیرہ و مانند آن صاحبان سروری و ناصری و جہانگیری ہر چہار معنی بالا را ذکر کردہ اند و معنی
مخصوص را کہ بذیل معنی سوم است ترک فرمودہ (امیر خسرو سلہ) ہمو کلاہ سری بید ہدیۂ باجوران
کہ از کلاہ سلاطین بپایش افزار است ؎ (حکیم خاقانی ۵۴) افزار زپس کنند در دیگ ؎ حلوا
زپس آورند برخوان ؎ صاحب رشیدی گوید کہ افزار و فزار آلت چیزی کہ اوزار نیز گویند از ین
جہت کفش و پاپوش و بادبان کشتی و آنچہ در دیگ نہند برای خوشبو چون زیرہ و فلفل آنرا
افزار گویند و تنہا استعمال این نیامدہ بلکہ مرکب ہمچون پا افزار۔ بو افزار۔ صاحب ناصری صراحت
کردہ کہ اوزار مبدل این است۔ خان آرزو در سراج ترک معنی دوم ہر سہ معنی بالا را نوشتہ
درست و خیال او درست است کہ معنی سوم اصل باشد و دیگر ہمہ معانی مجاز آن کہ کفش پای آلتہ

رفتار سفر است و او دوئیہ گرم ہم سبب بوی خوش و مؤلف عرض کند کہ بادبان ہم ذریعۂ سفر جہاز است الحاصل بخیال ما اصل این معنی سوم حقیقی آوزار است و او بہ فا بدل شد ہمچون توام و فام و کفش را افزار پا یا پا افزار نام باشد و مجازاً فزار ہم گفتند و افزار کشتی بادبان است و بمجاز مجرد افزار ہم و افزار دیگ ہم بر سبیل مجاز افزار گفتند کہ متعلق بہ معنی چہارم است و آنچہ ما آوزار را بہ وا و اصل گرفتہ ایم صراحت آن بہ معنی دوم افزار کردہ ایم کہ برای ہملہ دو گذشت (اردو) (۱) دیکھو افزار پا- (۲) بادبان- بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر- وہ پردہ جو ہوا بھرنے کیواسطے ناو یا جہاز پر لگاتے ہین تاکہ جلدی چلے (۳) آلات- اوزار- مذکر- (۴) گرم مصالح مصالح دیکھو افراز کے چودہوین معنی-

افزارِ پا | اصطلاح- بقول صاحب بحر و ضمیمۂ برہان کفش و پاپوش باشد مرادف افزار پا کہ بہ رای ہملہ سوم بعوض زای معجمۂ سوم گذشت معنی لفظی آلۂ پا کہ در وقت رفتار بپای پوشند- مرکب اضافی- و پا افزار قلب اضافت ہمین است کہ بجای خودش می آید (اردو) دیکھو افزار پا-

(الف) افزایدن | (الف) بقول انند بحوالۂ
(ب) افزایش | فرہنگ فرنگ بمعنی (۱)
(ج) افزائیدن | زیادہ کردن و (۲)

بلند کردن و (۳) بلند شدن- دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و (ب) بقول سروری بمعنی زیادہ و نمو کردن فرماید کہ آورایش بہ واو ہم آمدہ و بقول رشیدی بمعنی فزونی صاحب سواری این را حاصل بالمصدر از فزودن و افزونیدن نوشتہ (جامی ۵) ہست از و بخشش و بخشایش ما ہست از و کاہش و افزایش ما ہ و (ج) بقول بحر زیادہ کردن و زیادہ گردانیدن رکامل التصریف مضارع این افزاید و بقول صاحب انند

بہر سہ معانی (الف) مؤلف عرض کند کہ (ج)
اصل است بمعنی بقیۂ بحر و معنی دوم و سوم بقیۂ
صاحب انندسندی می خواہد (ج) مرکب از
اسم جامد آفزا کہ گذشت فارسیان بزیادت تحتانی
در آخرش افزای کردند ہمچون پا و پای ہرگاہ
بقاعدۂ فارسیان یای معروف و علامت مصدر
بر و زیادہ کردند افزائیدن شد و (الف) مخفف
این و (ب) حاصل بالمصدر ہر دو۔ انچہ صاحب
نوادر (ب) را حاصل بالمصدر افزودن۔ و
افزونیدن گفتہ خطاست کہ حاصل بالمصدر افزودن
افزاست بروزن امر و حاصل بالمصدر افزونیدن
افزون کہ می آید (اردو) (الف) و (ج) (۱)
زیادہ کرنا۔ (ب) افزایش۔ بقول امیر (فائدہ)
مؤنث۔ زیادتی۔ آپ سے بہی تسامح ہوا ہی
کہ اس کو افزودن کا حاصل بالمصدر لکھا ہے
(مومن سے) تہا تمہ لطف تو پے افزایش
الم؛ صد شکر غیر ہو گئے اس سے خفا عبث؛

افزودن | بقول صاحب بحر بالفتح و واو
معروف (۱) زیادہ شدن و (۲) زیادہ کردن
کامل التصریف و مضارع این افزاید صاحبان
نوادر و رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ اند (نظامی
سلہ) نہ پرگندہ تا فراہم شوی؛ نہ افزودہ نیز
تا کم شوی؛ (صائب سلہ) بیقراری ہای دل
افزود در ہنگام خط؛ کرد شمع صبحگاہی گرم تر پروانہ
را؛ مؤلف عرض کند کہ مضارع این در اصل
افزود بود بضم زای ہوز و فتح واو۔ مگر فارسیان
استعمالش نہ کردند و تسامح صاحبان تحقیق است
کہ افزاید را مضارع این نگاشتہ اند کہ افزاید
مضارع افزائیدن است کہ گذشت مخفی مباد
کہ افزودن مرکب است از افزو۔ و علامت
مصدر دن۔ افزو مبدل افزاست کہ گذشت
الف بقاعدہ فارسی بدل شد بہ واو ہمچون تاغ
و توغ و افزا اسم جامد فارسی است چنانکہ بجایش
ذکر کردہ ایم و انچہ فزودن بدون الف اول می آید

اصل است ودر افزدون الف وصلی زیاده کرده اند و حاصل بالمصدر این افزا باشد	بر وزن امر (اردو) (۱) زیاده ہونا (۲) زیادہ کرنا۔

افزون | بالفتح بقول سروری وانند (۱) بمعنی زیاده (انوری ۵) ہمیشہ تا بجہان درکمی وافزونی است ✽ حسود جاه توکم باد عمرت افزون باد ✽ وفرماید که آوزون ہم بہمین معنی آمده صاحب نوادر ہم بذیل افزونیدن ذکر این کرده مؤلف عرض کند که فزون بدون الف اصل این و اسم جامد فارسی زبان است وحیف است که اکثر صاحبان تحقیق از فزون کناره کشیده اند و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است۔ افزون را ذکر کرده گوید که لغت فارسی است۔ پس فارسیان بقاعدهٔ خود الف وصلی در فزون آورده افزون کردند و این اسم مصدر افزونیدن است که می آید و استعمال این بامصادر فرس ہم آمده که در ملحقات مذکور شود (۲) اہل سیاق عجم مجازاً جمع و میزانی را افزون نام نہادند که شامل باشد بر جمع و میزان گذشته ورقم حال و مثال این در نقشهٔ ذیل نوشته ایم۔

تاریخ	ابواب مداخل	رقم	افزون	تاریخ	ابواب مخارج	رقم	افزون
یکم مهر	مداخل زراعت	صه		یکم مهر	مخارج مشاهره	صه	
دوم مهر	ایضاً	صه	عـه	دوم مهر	ایضاً	صه	ـلـه
سوم مهر	ایضاً	صه	حـلـه	سوم مهر	ایضاً	صه	حـعـه
چهارم مهر	ایضاً	صه	عـلـه	چهارم مهر	ایضاً	صه	عـه

(اردو) افزون ۔ بقول امیر (فارسی) (۱) زیادہ ۔ بڑھ کے (۲) مونث ۔ میزان سابق درقم حال کا مجموعہ (ناسخ ۵) مشتاق سب ہین بدر سے افزون ہلال کے ؛ دنیا مین قدردان نہین صاحب کمال کے ؛

افزون بودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ بودن است (حزین ۵) انفی نرم نما دشمن جان است حزین ؛ حذر افزون بود از مردم ہموار مرا ؛ (اردو) زیادہ ہونا ۔ افزون ہونا ۔ جیسے ”آپ کا اقبال روز افزون ہو“ صاحب آصفیہ نے روز افزون کو لکھا ہے ۔

افزون ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (امیدی رازی ۵) دیوانہ کہ افسون ساز جنونش افزون ؛ دیوانہ کہ مجنون شاگرد اوست حاشا ؛ (اردو) زیادہ کرنا ۔

افزون شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ شدن است (اہلی شیرازی ۵) جنون افزون شود دیوانہ را در ہر سر ماہی ؛ مرا سی روز در زنجیر یارب چہ ماہست این ؛ (اردو) زیادہ ہونا ۔

افزون کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی زیادہ کردن است (شاپور طہرانی ۵) چو شمع نیم سوزم خاک برلب خوشتر ای ہمدم ؛ مسوزانم کہ افزون می کنی سوز و گدازم را ؛ (اردو) زیادہ کرنا ۔ بڑھانا ۔

افزون گردیدن و گشتن استعمال بمعنی افزون شدن است کہ گذشت (ظہوری ۵) سعی فرمای کہ سیماب شوی از تف شوق ؛ کہ اگر کشتہ شوی قدر تو افزون گردد ؛ (اردو) زیادہ ہونا ۔

افزون نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ کہ بمعنی افزون کردن و زیادہ ساختن
است (متین اصفہانی سه) می کشان را ساقی
نوخطا کند مدہوش تر ؛ خواب را افزون نماید بوی
ریحان در بہار ؛ (اردو) بڑھانا - زیادہ کرنا ۔

افزونی | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ افزونی
و زیادتی است - مؤلف گوید کہ یای مصدری
بر لفظ افزون زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ - ہمچون
زبون و زبونی (اردو) بیشی - زیادتی - مؤنث

افزونیدن | بقول بحر بمعنی افزودن لازم
و متعدی ہر دو - کامل التصریف - مضارع
این افزوند - صاحب موارد مضارع این افزاید
نوشتہ مؤلف گوید کہ تسامح اوست کہ افزاید
مضارع افزائیدن است نہ افزونیدن -
(مولوی معنوی سه) خلق حیوان چون بریدہ
شد بعدل ؛ خلق انسان رفت و افزونید
فضل ؛ بخیال ما این مرکب است از افزون
کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر است
و یای معروف و علامت مصدر - بقول محققین
فرس مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ
فرق و تعریف ہر دو بر لفظ اسم مصدر گذشت
(اردو) دیکھو افزودن ۔

افزونی کردن | بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ (۱) زیادہ از ضرورت خواستن و از حد
در گذشتن و بی اعتدالی کردن و دیگر کسی از
محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) ضرورت
سے زیادہ چاہنا - (۲) حد سے گزر جانا -
بی اعتدالی کرنا ۔

افزونی نور ماہ برای سپری شدن است
(مثل) صاحبان خزینہ و امثال فارسی و بحر
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
گوید کہ فارسیان این مثل را بزوال کسی استعمال
کنند یعنی چون بہ بینند کہ مرتبۂ عروج کسی از حد
گذشتہ است می گویند و بدین مثل مثال دہند
کہ زمانۂ نزول قریب است (اردو) دکنی مثل

کہتے ہین یہ چراغ بھڑکا ہے خدا خیر کرے" چراغ بھڑک کر بجھتا ہے" یعنی عروج کی حد ہوگئی۔ نزول کا اندیشہ ہے۔ بدین وجہ	کہ چراغ بجھنے کے قریب بھڑک اٹھتا ہے۔ یہ مثل ان معنون مین مستعمل ہوئی ہے۔

افژول (الف) بقول برہان بازای فارسی بروزن مقبول (۱)

افژولندہ (ب) معنی (۱) تقاضا بمعنی تقاضا و (۲) انگیز و (۳) پریشان و (ب)

افژولیدن (ج) کنندہ و (۲) برانگیزندہ و (۳) دورکنندہ و پریشان سازندہ و

(ج) (۱) بمعنی تقاضا نمودن و (۲) برانگیختن بجنگ و برسر کار آوردن و (۳) پریشان ساختن و دور کردن ہر چیز را خصوصاً گردی کہ برجامہ نشیند۔ صاحب ناصری بر (الف) بمعنی ذکر (ب) و (ج) ہم کردہ و ذکر ہر سہ معانی بالا ہم و فرماید کہ فا بواو بدل ہم شود یعنی آوژولیدن ہم بہمین معنی آمدہ و خان آرزو در سراج ہمزبانش۔ صاحب سروری برالف ذکر معنی اول و دوم و بر (ب و ج) ذکر ہر سہ معنیش و صاحب رشیدی بذیل الف ذکر (ب) و (ج) و صراحت ہر سہ معنی بالا فرمودہ۔ صاحب بحر (ج) را ہر سہ معنی بالا نوشتہ فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این افژولد۔ صاحب موارد در ای ہر سہ معنی بالا (۴) بمعنی پریشان شدن و (۵) شتاب کردن و (۶) افشاندن و تکاندن ہم نوشتہ گوید کہ افژول حاصل المصدر باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر فارسی زبان است بہر سہ معنی بالا۔ و فژول بدون الف نیامدہ پس الف اول اصلی است نہ وصلی فارسیان برہمین اسم جامد بقاعدہ خود یای معروف و علامت مصدر زیادہ کردہ مصدری ساختند بہر سہ معنی اول الذکر کہ بر (ج)

مذکور رست حیف است کہ برای ہرسہ معنی آخرالذکر از صاحب موارد سندی پیش نشد جا دارد کہ معنی چہارم را مجاز معنی سوم گیریم و معنی پنجم مجاز معنی اول و معنی ششم ماخوذ از معنی سوم باشد بسبیل مجاز و (ب) اسم فاعل (ج) بالجملہ تفتنین فرس (ج) را مصدر جعلی نام نہند و باصول ماصدر اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و ما تعریف اصلی وجعلی بر لفظ اسم مصدر رعرض کردہ ایم (اردو) (الف) (۱) تقاضا۔ مذکر۔ (۲) دیکھو آغال کے پہلے معنی (۳) پریشان (ب) (۱) تقاضا کرنیوالا (۲) ابھارنیوالا (۳) پریشان کرنیوالا (ج) (۱) تقاضا کرنا (۲) ابھارنا۔ دیکھو آغالیدن کے پہلے معنی (۳) پریشان کرنا (۴) پریشان ہونا۔ (۵) جلدی کرنا۔ (۶) جھنکنا جھلانا

افسا بقول برہان بر وزن ترسا بمعنی رام کنندہ و افسون گر و بقول صاحب ناصری افسون خوانندہ و افسون گر و فرماید کہ برای رام کنندۂ مار وغیرہ گفتہ اند صاحب جامع فرماید کہ افسای بزیادت تحتانی در آخر ہم آمدہ و افسائیدن کہ می آید مصدر این است صاحب جہانگیری از نظامی سند دہد (ع) فسون گر مار را بگرفت در مشت ٭ گمان بردم کہ مار۔ افسای را کشت ٭ مؤلف عرض کند کہ افسا (۱) مبدل و مخفف افسون است۔ و او بقاعدۂ فارسی بدل شد بالف ہمچون وترج و اترج و نون آخر حذف شد افسا بماند کہ بمعنی افسون باشد و افسای بزیادت تحتانی در آخر موافق قاعدۂ فارسی مزید علیہش ہمچون جا و جای و پا و پای و ہمین است اسم مصدر افسائیدن کہ فارسیان یای معروف و علامت مصدر بر افسای زیادہ کردہ مصدری ساختند کہ بمعنی رام کردن بافسون بجای خودش می آید و مصدر افسانیدن از افسون وضع شد کہ بحث آن بجای خودش کنیم۔ پس از مصدر افسائیدن امر حاضرش افسای و مخفف آن

(۲) افسا باشد بمعنی رام کن بافسون و فسا هم ہست که امر حاضر بحالت ترکیب با اسمی افادهٔ معنی
اسم فاعل کند چنانکه مار افسا بمعنی رام کنندهٔ مار بافسون - صاحب ناصری بذیل ہمین لغت آورده
(ع) قتل مار افسا نباشد جز بمار ۞ پس فارسیان (۳) مجرد افسای را مجازاً بمعنی افسون گر
استعمال کردند چنانکه در کلام نظامی یافته شد - و افسا بحذف تحتانی مخفف این ہمین معنی
توان گرفت این است حقیقت و تحقیق افسا (اردو) (۱) افسون - بقول امیر مذکر - جادو منتر
دیکھو افسون - (۲) افسون کر - افسون کرنا کا امر حاضر (۳) فسون گر - افسون ساز - بقول امیر
جادوگر (رشک ﮯ) اے جنون چشمان افسون ساز وحشی کا ہون محو ۞ دشت مجنون کیا کرونگا
مسکن آہو نہین ۞

افسار | بقول برہان بروزن رفتار (۱) بمعنی افسا باشد و (۲) چیزی را گویند که از چرم و مانند
آن سازند و بر سر اسپ و استر و امثال آن کنند بہار گوید که آنچه بر سر و گردن اسپ و خر بندند
که بدون الف فسار ہم آمده بمعنی دوم و بالفظ بر سر زدن و کشیدن و در حلق کردن مستعمل مؤلف
گوید که حقیقت استعمالش با مصادر مذکور از ملحقات ظاہر شود صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی کرده
و بقول صاحب جامع افسا و افسار و افسای ہر سه بمعنی اول مرادف یکدیگر و نسبت افسار فرماید
که معروف - صاحب رشیدی گوید که این ہمانست که عوام آنرا تختہ گویند و محشی آن نوشته که
تنگه و تختہ نام زبان ہندیست (خان آرزو در سراج) و صاحبان سروری و وارسته بمعنی دوم
قانع (سلیم ﮯ) آن یکی افسار جهل از سر کشید ۞ بر سر خود کرده چون خرمی دوید ۞ صاحب مؤید
بذکر معنی اول فرماید که آنچه بدان اسپ بندند و بقول زفان گویا آنچه بسان بندند مؤلف

عرض کند کہ بمعنی اول مزید علیہ افسا باشد کہ فارسیان بقاعدۂ خود رای مہملہ در آخر زیادہ کردہ اند
ہمچون شنا و شنار و بمعنی دوم مزید علیہ آفسر کہ بمعنی تاج آمدہ فارسیان الف زائد بعد سین مہملہ
زیادہ کردہ افسار کردند و چیزی را نام نہادند کہ از چرم سازند و بر سر و روی اسپ و امثال این
بندند تا بوسیلۂ آن بن وجہ اسپ در حکم باشد و این از قبیل لجام است و ہمچو لجام در دہن اسپ
داخل نمی شود بلکہ بر حصہ بالائی دہنش و بر بینی و حصہ زیر ینش چسپیدہ باشد و یک دوالش متصل
پیشانی اسپ ہم جا گیرد و در بعضی افسارہا بر حصہ بالائی او سلسل گیری آویزان کنند تا اسپ
بحرکت سر خود بوسیلۂ آن از پشہ و مگسہا محفوظ ماند۔ باقی حال این ماخوذ از افسر است بزیادت
الف دوم و اسم جامد زبان فارسی مخفی مباد کہ بہار غلط کردہ است کہ این را بہ گردن اسپ
و خر متعلق کردہ و صاحب غیاث فرماید کہ (۳) این ریسمانی است کہ اسپ را بدان بستہ می کنند
و بہندی پاگڈور نامند (اردو) (۱) دیکھو افسا کے تیسرے معنی (۲) نکتہ بقول آصفیہ۔ اسم
مذکر۔ سر دیوال۔ مہری۔ سر بند۔ وہ چمڑا جو گھوڑے کے منہ پر رہتا ہے۔ ہمارے مؤلف
عرض کرتا ہے کہ جب گھوڑا اصطبل میں رہتا ہے تو نکتہ اس کے منہ پر پہنا دیتے ہین اس کا
ایک تسمہ سر کے اطراف کنپٹیوں سے متصل اور دوسرا تسمہ ناک اور جبڑوں کے اطراف لپٹا
ہوا رہتا ہے اور بالائی تسمہ مین چرمی جھالر گھوڑے کی آنکھوں پر آویزان رہتی ہے جب
وہ سر کو ہلاتا ہے تو اوس جھالر کے ذریعہ سے مچھر اور مکھیاں اوسکی آنکھوں تک نہین پہنچنے
پاتین نیز اس نکتہ کے ذریعہ سے گھوڑا مطلق العنان نہین ہوتا جب چاہا نکتہ کو تھام کر اسکو روک
لیا۔ مالش اور پانی پلانے کے وقت سائیس اسکو اسی کے ذریعہ سے اپنے قابو اور حکم مین رکھتا ہے

دکن مین عام لوگ اوسکو تختہ کہتے ہین - اسکی تخصیص کچھ گھوڑی ہی سے نہین - بلکہ اونٹ اور
خچر کے منھ پر بھی باندھا جاتا ہے (۳) باگڈور - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - پاہنگ - وہ رسی
جو گھوڑے کے لگام مین باندھکر سائیس اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے -

افسار بر سر زدن (مصدر اصطلاحی)
مرادف افسار بر سر کشیدن باشد کہ گذشت
بہار ذکر این بر لفظ افسار کردہ (ملا شانی
تکلو ـــہ) اگر خود پرست بر خر عیسی شود
سوار * دجال دیو بر سرش افسار می زند *
(اردو) دیکھو افسار بر سر کشیدن -

افسار بر سر کشیدن مصدر اصطلاحی -
بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف اسپ را
لجام انداختن استناد ہر سہ محققین از ہمین یک
شعر والہ ہروی است (ـــہ) خصم از تربیت
خر عیسی شود چہ شد * خواہم کشید بر سرش افسار
دشمنی * مؤلف عرض کند کہ لجام چیزے دیگر است
و افسار چیزے دیگر - یعنی لگام را در دہن اسپ و
استر و مماثل آن کنند و افسار را بر سر ما صرحت

این بر لفظ افسار کردہ ایم - ہر سہ محققین بالا
تسامح کردہ اند کہ افسار بر سر کشیدن را مرادف
اسپ را لجام انداختن نوشتہ اند قائل دارد و
نکتہ چڑھانا نکتہ پہنانا - گھوڑے یا خچر یا اونٹ
وغیرہ کو -

افسار در حلق نامہ کردن مصدر اصطلاحی
بہار ذکر افسار در حلق کردن بر لفظ افسار کردہ است
و از معنی ساکت و سند ملا فوقی یزدی پیش کشیدہ
(ـــہ) سواریکہ تا ز دشت گفتار * چنین در
حلق نامہ کردہ افسار * مؤلف عرض کند کہ
درین شعر افسار کردن مجازاً بمعنی بر آوردن
اسپ از معاش باشد کہ چون اسپ را از
اصطبل بیرون آرند لجامش در دہن کنند یا افسار
بر سرش کنند کہ ہمین دو چیز اسپ را در اختیار

و محکوم دارد - اگرچه افسار متعلق به سر اسپ و خر و مماثل آنست ولیکن درین شعر بلحاظ معنی مصرع اول آنرا متعلق به حلق کرده از آنکه فاعل این سواری است که یکه تاز دشت گفتار است	و نامه را اسپ قرار داده پس افسار در حلق نامه کردن کنایه باشد از برآوردن نامه از جیب یا کیسه یا بغل و غیر ذلک ۱۲ اردو خط نکالنا -

افسان بقول برهان و جامع بر وزن ترسان (۱) آهنی و سنگی را گویند که بدان کارد و شمشیر
و مانند آن تیز کنند و (۲) بمعنی افسانه و سرگذشت هم گفته اند و (۳) افسون گر را نیز گویند
صاحب (دری و پهلوی) بمعنی اول قانع و صاحب ناصری بمعنی اول و دوم (مختاری
۵۷) از کین عدو بر زمین زندسم ٭ تا نعل چو خنجر کند بر افسان ٭ (قطران ۵۴) هزار و ده صفت
از هفت خوان روئین و شه ٭ فزون شنیدم و خواندم من از هزار افسان ٭ صاحب سروری
بذکر معنی اول گوید که این برافسان و سان و اوسان هم گویند و اپسان نیز و ذکر معنی دوم هم فرموده
و هکذا رشیدی - خان آرزو در سراج آورده که اغلب که اصل این به بای فارسی اپسان بوده
باشد و نمی فرماید که چرا و نسبت معنی سوم گوید که برهان خطا کرده و بدین معنی افسای به تحتانی آخر
باشد نه نون مؤلف عرض کند که فسان و فسن و سان هم بمعنی اول آمده که مخفف این باشد
ناصر ختش هم درینجا کنیم - بالجمله اصل این بمعنی اول آب رسان است اشاره این برآبسان
کرده ایم ممدوده به مقصوره بدل شد و این چیزی نیست که نتیجه لب و لهجه مقامی است و بای
موحده بدل شد به فا همچون زبان و زفان و رای مهمله بکثرت استعمال حذف شده فسان
شد پس افسان مبدل آبسان باشد که گذشت و فارسیان سنگی یا آهنی را بدین نام موسوم کردند

کہ کارد و شمشیر و امثال آن را آبدار کند و آب رساند و این اسم مصدر افسانیدن است که می آید بمعنی دوم مخفف افسانہ بہ حذف ہای ہوز و بمعنی سوم مبدل افسون کہ واو بالف بدل شد ہمچون و تنج و اتنج و فسون مجازاً بمعنی فسون گر آمدہ (اردو) (۱) دیکھو افسان (۲) افسانہ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر۔ حال سرگذشت۔ رودار۔ (قلق سے) پوچھے اس اس کا افسانہ، کس پری کا ہے یہ دیوانہ (۳) دیکھو افسا۔

افساندن بقول صاحب شمس کرہ و سبوس و جز آن از غلہ دور کردن و دور کردن آنچہ بر جامہ و امثال آن بستہ باشد (مرادف افسانیدن) دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد صاحب بحر بر افسانیدن فرماید کہ بالفتح بمعنی (۱) رام کردن و افسون گری نمودن و (۲) افسانہ گفتن و (۳) مالیدن و راست کردن آمدہ (کامل التصریف) و مضارع این افسانید و فرماید کہ تبدیل نون بیای حطی در غیر سالم این مصدر سماعی است صاحب مؤید ہم ذکر افسانیدن کردہ بمعنی اول و سوم قانع و صاحب ضمیمہ برہان ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ معنی بیان کردہ صاحب شمس متعلق است بہ معنی سوم کہ مجاز باشد یعنی دور کردن سبوس از غلہ و گرد از جامہ من وجہ داخل معنی مالیدن باشد پس بخیال ما افسانیدن و افساندن ہر دو مرادف یکدیگر است بہر سہ معنی بالا مرکب از افسان و علامت مصدر و در افسانیدن یای معروف ہم قبل علامت مصدر کہ موافق قاعدہ فارسیان است مخفی مباد کہ افسان بمعنی سنگ و آہنی گذشت کہ کارد و شمشیر وغیرہ بدان تیز کنند کہ زنگ از و دور شود و اسلحہ مذکور بوسیلہ آن صاف و پاک و درست و راست شود فارسیان بلحاظ این معنی این مصدر را بمعنی تیز کردن کارد

شمشیر وغیره استعمال نکردند که معنی حقیقی این
مصدر بود بلکه معنی مجازی را استعمال کردند که
مالیدن و راست کردن است بطور عام خواه
برای غله باشد یا جامه یا اسلحه - معنی دوم این
ومعنی دوم افسان برا افسانه گذشت و از همین
متعلق است معنی دوم این مصدر و افسان بمعنی
سوم که گذشت افسون گر است واین متعلق
باشد بامعنی اول این مصدر بالجمله لفظ افسان
که ذکر ماخذش بجایش کرده ایم اسم مصدر افساندن
پس افسانیدن بقول محققین دکن مصدر جعلی است
وافساندن باصول شان مخففش باشد و باصول
ما که بر لفظ اسم مصدر بیان کرده ایم افساندن
وافسانیدن هر دو مصادر اصلی است که از
اسم جامد فارسی زبان وضع شد و نسبت مضا

این عرض می شود که افساند باشد به نون پنجم بجه
صاحب بحر به تحتانی پنجم افسانید نوشته قابل غور
است زیرا که افسانید مضارع افسانیدن است
که بهر دو تحتانی می آید و تصدیق ادعای مناسب
بحر از سندی نشد و تبدیل نون بیای تحتانی یا بالعکس
آن خلاف قیاس (اردو) (۱) افسون کرنا بقول
امیر جادو کرنا - منتر پھونکنا ناصر ؎ کیسی
کیسی حسرتوں کا عاشقوں کی خون کیا ؛ دیکھ
او ظالم تری آنکھوں نے کیا افسون کیا ؛ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ افسون گری کرنا بھی کہ سکتے ہیں
(۲) افسانہ کہنا بقول امیر سرگذشت سنانا -
حال بیان کرنا میر ؎ موقوف غم اے میر کہ
شب ہو چکی ہمدم ؛ کل رات کو پھر باقی یہ افسانہ
کہیں گے ؛ (۳) ملنا - راست کرنا -

افسانه | بقول برهان وناصری وجامع بروزن مستانه (۱) سرگذشت وحکایات گذشتگان
و (۲) مشهور و شهرت یافته - صاحب رشیدی فرماید که حکایت پیشینیان که غرابت داشته
باشد - صاحب جهانگیری فرماید که معنی اول معروف و معنی دوم مشهور - مؤلف گوید که معروف را

مجہول داشتن دور است از شان تحقیق صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم کردہ خان آرزو در سراج فرماید کہ حکایت ہای گذشتہ وآنچہ بعضی گویند کہ حکایت گذشتہ کہ غرائب و عجائب داشتہ باشد اصلی ندارد و بمدہ نیز آمدہ و (۳) بمعنی خبر مشہور بی اصل و حرف غیر واقعی مجاز است و بحذف الف اول مخفف۔ صاحب مؤید بذکر معنی دوم فرماید کہ افسون نیز ازین لغت است بہار گوید کہ حکایات گذشتہ و فرماید کہ بالفظ خواندن و کشادن متعمل و نیز بمعنی مشہور ہا کہ بالفظ کردن متعمل و بمعنی چیزی بی اصل و حرف غیر واقعی کہ با لفظ شدن آمدہ۔ ما گوئیم کہ استعمال این بامصادر فرس انحصاری ندارد و ہرچہ از نظر گذشت در ملحقات می آید بالجملہ بخیال مؤلف افسانہ مرکب است از فسون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی کلماتی کہ عزائم خوانان و ساحران بجہت مقاصد خوانند و بمعنی مکر و حیلہ و تزویر ہم پس فارسیان ہای نسبت در آخرش زیادہ کردہ فسانہ کردند و الف وصلی در اولش آمدہ افسانہ شد یعنی چیزی کہ منسوب است بہ فسون سرگذشت باشد یعنی (۱) حالات پیشینیان و حالات گذشتۂ خود ہر وکہ اثری کند در دل سامع ہمچون افسون و (۲) مجازاً بمعنی شہرت گرفتہ نیز و (۳) خبر بی اصل و حکایات غیر واقعی (ظہوری سلہ) ز برق اشک بسوزد سرای خواب ایدل ؎ چراغ مجلس افسانہ نور طور مکن ؎ (ولہ سلہ) بخت بیدار ز چشم تو فسونی آموخت ؎ کہ کند خواب ترا عاشق افسانۂ ما ؎ (ولہ سلہ) گو گوش بگیر و عافیت جو ؎ افسانۂ من بلای خواب است ؎ (صائب سلہ) چندین ہزار شیشۂ دل سا بسنگ زد ؎ افسانہ ایست اینکہ دل یار نازک است ؎ سند معنی سوم بر (افسانہ بندان) می آید (اردو) افسانہ۔ بقول امیر۔ مذکر (۱) سرگذشت۔ حال۔ روداد

دیکھو افسان (۲) مشہور (بحر ـــہ) بیشتر احباب دریا دیکھتے ہین خواب مین ÷ بحر اپنا حال گریہ جیب سے افسانہ ہوا ÷ (۳) داستان - قصہ - کہانی - غیر واقعی بے اصل بات (درد ـــہ) واے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا ÷ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا ÷ (آتش ـــہ) صور اسرافیل کا پھنکنا اسے افسانہ ہے ÷ کشتہ ہے جو تیرے بالاے قیامت خیز کا ÷

افسانہ آرائیدن استعمال - بمعنی آراستن افسانہ وحکایات دل فریب بیان کردن چنانچہ ظہوری گوید (ـــہ) خرامد تا کمر در سنبل و گل خواب بیدار ان ÷ بحرف روی وموی کردہ ام افسانہ آرائی ÷ (ولہ ـــہ) بحرف ماہ روی کردہ ام افسانہ آرائی ÷ مبارک باد خواب خلق را خورشید سیمائی ÷ معنی سیاق کہ افسانہ آرائی حاصل بالمصدر است از ہمین مصدر مرکب (اردو) افسانہ آرائی کرنا - کہ سکتے ہین - داستان گوئی - افسانہ گوئی کو زینت دینا - دلفریب حکایتین بیان کرنا -

افسانہ از دل بزبان آمدن استعمال - بلکہ برآمدن افسانہ از زبان باشد وافسانہ گفتن چنانچہ عرفی گوید (ـــہ) آہ ازین شرم کہ افسانہ از آتش شوق ÷ آمد از دل بزبانم کہ زبان گرم نشد ÷ (اردو) افسانہ کہنا -

افسانہ افگندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آغاز کردن افسانہ باشد وازسندش کہ پیش کردہ است مصدر افسانہ در افگندن پیداست ازینجاست کہ ما آنرا بجایش ہم قائم کردہ ایم (ظہوری ـــہ) تا طرہ ات بخواب نہ بیند دگر شکست ÷ افسانہ درستی پیمان در افگنم ÷ (اردو) افسانہ چھیڑنا - بقول امیر قصہ شروع کرنا ÷ سرگذشت بیان کرنے لگنا - (آتش ـــہ) چھیڑتے ہین جو ہم افسانہ گیسو درازنہ صبح ہوگی نہ رہے گی شب یلدا باقی ÷

افسانہ انگاشتن استعمال - صاحب آصفی

ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت بی اصل پند آمیختن
است چنانکہ ابوالفضل گوید "داستان موعظت
را افسانہ انگاشتہ" (اردو) افسانہ سمجھنا۔ جیسے
آپ نے میرے بیان کئے ہوئے واقعات کو
افسانہ سمجھا"

(۱۶۰) **افسانہ برتافتن گوش** استعمال۔
بمعنی پذیرفتن گوش افسانہ را کہ صاحب
بحر عجم برتافتن را بمعنی پذیرفتن آوردہ
کہ حاصلش شنیدن افسانہ باشد (ظہوری
س) رفتہ در خواب آرزوی سرفرازی
فارغم ز گوش ما افسانۂ فرقر یدون برتافتہ
(اردو) سننا۔

افسانہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی افسانہ گفتن است (نظیری
نیشاپوری س) بگرفت خواب دیدہ بخت
و امید را ٭ از بس ز وعدہ ہای تو افسانہ بردہ ایم
(اردو) افسانہ کہنا۔

افسانہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی افسانہ تالیف کردن
است و بقول صاحب بحر ترتیب دادن فسانہ
بہار ہم ذکر این کردہ (سنجر کاشی س) برگ کاہی
نیست کوہ بیستون پیش غمم ٭ من کجا بودم کہ دام
افسانۂ فرہاد بست ٭ (ظہوری س) بر ایم
بستہ است افسانۂ عشق ٭ کہ بختم ساخواب افسانہ
دارد ٭ (اردو) ناول لکھنا۔ افسانہ تصنیف کرنا

(۱۶۱) **افسانہ بنا کردن** استعمال۔ مرادف افسانہ
بستن باشد کہ گذشت چنانکہ عرفی گوید (س)
تا کرد بنا عشقم افسانۂ ہجران را ٭ در خواب فنا
رفتم افسانہ چنین باشد ٭ (اردو) دیکھو افسانہ بستن

(۱۶۲) **افسانہ بندان** استعمال۔ بمعنی مصنفین حکایات
و افسانہ۔ اسم فاعل ترکیبی است چنانکہ ظہوری
گوید (س) ہمہ بر افسانہ بندان بستہ اند ٭ کاو در
افسانہ خواب افسانہ است ٭ (اردو) مصنفین
و مرتبین افسانہ۔

افسانہ پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول و رغبت و باور کردن افسانہ باشد چنانکہ طالب آملی گوید (ع) مجنون تو افسانہ و افسون نہ پذیرد؛ با بیخردی پند عاقلان نہ پذیرد؛ (اردو) افسانہ قبول کرنا - کہانی کو ماننا۔

(الف) **افسانہ پرداختن** | استعمال - صاحب
(ب) **افسانہ پرداز** | آصفی ذکر الف و سند (ب) پیش کردہ (الف) بمعنی افسانہ بستن باشد کہ گذشت و (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد و بہار ذکر (ب) کردہ ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف افسانہ ساز و مراد از مصنف و مرتب افسانہ باشد (فیضی ع) از خوان این فسانہ را ز؛ کش خواند بن فسانہ پرداز؛ (ظہوری ع) کنت تا خواب شیرین تر بچشم افسانہ پرداز شوخ حدیث تلخکامی ہای ما افسانہ می سازد؛ (اردو) (الف) افسانہ تصنیف کرنا (ب) مصنف افسانہ۔

افسانہ پرسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درخواست و خواہش افسانہ کردن است و حکم دادن بہ افسانہ گوئی (شفائی اصفہانی ع) زند چون تکیہ بر بالین من افسانہ می پرسد؛ باین تقریب احوال دل دیوانہ می پرسد؛ (اردو) افسانہ کی خواہش کرنا - داستان گوئی کی درخواست کرنا۔

افسانہ پنداشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایت غلط پنداشتن است (حیرانی ہمدانی ع) چو با تو درد دل گویم مراد دیوانہ پنداری؛ وگر پیش تو شرح دل کنم افسانہ پنداری؛ (اردو) افسانہ سمجھنا - قصہ کہانی خیال کرنا۔

(الف) **افسانہ تراشی** | مصدر اصطلاحی -
(ب) **افسانہ تراشیدن** | (ب) مرادف افسانہ بستن باشد و (الف) حاصل بالمصدرش (عرفی ع) عرفی افسانہ تراشی بخموشی بفروخت الحمد کہ آزاد شد از پیشۂ ناقص؛ (اردو) (الف) افسانہ سازی - مؤنث (ب) دیکھو افسانہ بستن۔

افسانہ جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افسانہ پرسیدن است (فغانی شیرازی سے) نکردی گوش بر گفت کسی اکنون کہ شد عاشق ؛ پی خواب از فغانی ہر شبی افسانہ می جوید ؛ (اردو) دیکھو افسانہ پرسیدن۔

(الف) افسانہ خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکایات مصنوعی گفتن باشد (حافظ شیرازی سے) بر و فسانہ مخوان و فسون مدم حافظ ؛ کزین فسانہ و افسون بسی مرا یاد است ؛ و ---------

(ب) افسانہ خوان شدن اسم مرادف این است کہ مصدر مرکب است از اسم فاعل ترکیبی (ظہوری سے) می شود گاہی جرس افسانہ خوان ساربان ؛ جذبۂ آشفتگان راہ مہاری می زند ؛ و حاصل بالمصدر الف ---------

(ج) افسانہ خوانی است چنانکہ ملا جامی گوید (سے) زلیخا چون شنید آن مہربانی ؛ زافسون پردازی و افسانہ خوانی ؛ و از ہمین است مصدر مرکب ---------

(د) افسانہ خوانی کردن بمعنی (الف) (ظہوری سے) نافہ بالین چیدہ در چین اثر ای خواب بوی ؛ باد از مویش مگر افسانہ خوانی می کند ؛ (اردو) (الف) اور (ب) اور (د) داستان کہنا۔ داستان گوئی کرنا (ج) داستان گوئی۔ مونث۔

افسانہ داشتن استعمال۔ بمعنی صاحب افسانہ بودن چنانکہ عرفی گوید (سے) خزان چو زلف او در راز افسانہ دارد ؛ ہمین گویم کزین گلشن بہ بلبل خارسی باید ؛ (اردو) صاحب افسانہ ہونا۔ محاورہ میں یون استعمال ہے کہ "اس کی جور و جفا کی ایک طویل داستان ہے" یعنی اس کا ظلم و ستم ایک طویل داستان رکھتا ہے۔

افسانہ در افگندن استعمال۔ بحث این بر افسانہ افگندن گذشت (اردو) دیکھو افسانہ افگندن۔

افسانہ رسیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شہرت رسیدن است - (نظامی ؎) از دبستہ نقشی بہر خانہ ؛ رسیدہ بہر کشور افسانہ ؛ (اردو) شہرت ہونا - امیر نے لفظ افسانہ کی ذیل میں افسانہ پہنچنا - کی سند نہیں معنون میں دی ہے (آتش ؎) ملاحت کا تمہاری دور دور افسانہ پہنچا ہے چمن سے باغبان نے کھو دکر پھینکا ہے سوسن کو ؛

افسانہ رفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کارگر شدن افسانہ باشد - (فیضی ؎) افسانہ نرفت در علاجش ؛ افسون نگرفت در مزاجش ؛ (اردو) افسانہ کا رگر ہونا مؤثر ہونا -

افسانہ ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مشہور ساختن است بہار ذکر افسانہ ساز کردہ از معنی ساکت - ہم فاعل ترکیبی باشد و سندش - سند صاحب آصفی است (آصفی شیرازی ؎) گر ساخت کوہ کن را افسانہ عشق شیرین ؛ پیدا کنیم ما ہم افسانہ ساز دیگر ؛ (فغانی شیرازی ؎) افسون پندگویان افسانہ ساخت ما را ؛ با آن پری بگوئید تا در برابر آید ؛ بہ تحقیق ما (۲) مرادف افسانہ بستن ہم و سند این از کلام ظہوری بر افسانہ پرداختن گذشت (اردو) (۱) مشہور کرنا - (۲) دیکھو افسانہ بستن -

(الف) افسانہ سگال استعمال - صاحب

(ب) افسانہ سگالیدن انند ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب آصفی (ب) را نوشتہ و سندش (الف) را ست (خسرو ؎) بازجستند از و حکایت حال ؛ او شد از راز خود افسانہ سگال ؛ مؤلف گوید کہ سگالیدن بمعنی گفتن ہم آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس (ب) بمعنی افسانہ گفتن باشد و (الف) اسم فاعل ترکیبی بمعنی افسانہ گو (اردو) (الف) افسانہ کہنے والا

(ب) افسانہ کہنا۔

(۱) افسانہ سنج	استعمال (۱) بہار
(۲) افسانہ سنجی	بذکر این از معنی ساکت
(۳) افسانہ سنجیدن	مؤلف گوید کہ

اسم فاعل ترکیبی است یعنی افسانہ گوی و متعلق
با مصدر (۳) (طالب آملی ے) افسانہ سنج
نیست لب خونچکان ما؛ صد جا گزیدہ حرف
چکد از دہان ما؛ (۲) حاصل بالمصدر (۳) باشد
یعنی افسانہ گوئی (صائب ے) چند در افسانہ
سنجی روزگارم بگذرد؛ تا یکی بیدار باشم بہر خواب
دیگران؛ صاحب آصفی ذکر (۳) کردہ کہ یعنی
افسانہ گفتن است (حزین ع) افسانۂ سنج
دنیا سان بیوفا؛ (اردو) (۱) افسانہ گو۔ افسانہ
خوان۔ بقول امیر قصہ گو۔ داستان کہنے والا
(۲) داستان گوئی۔ مؤنث (۳) افسانہ کہنا۔

افسانہ شدن	استعمال۔ صاحب آصفی گو

این کردہ کہ (۱) یعنی افسانہ قرار یافتن و (۲)
مشہور شدن باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر معنی
دوم کردہ (اشرف مازندرانی ے) گفتم از
پر گوئی ناصح مگر آیم بخود؛ حرف او خود از سر
ما رہ ختم افسانہ شد؛ (سیف اسفرنگی ے) بامردمی
ومردیت افسانہ شد بدہر؛ آثار جود حاتم و
اخبار زال و سام؛ (اردو) افسانہ ہونا (۱)
یعنی افسانہ قرار پانا جیسے وہ کیسے بدت سو
سے ہو۔ ہمارا کرانا آپکے لئے افسانہ ہوگیا ہے
(۲) مشہور ہونا۔ اسکی مثال کلام آتش سے
لفظ افسانہ پر گزری۔

(۱) افسانہ شنوانیدن	استعمال صاحب
(۲) افسانہ شنیدن	آصفی ذکر (۲)

کردہ مؤلف عرض کند کہ (۱) متعدی است
یعنی بسماعت دیگری آوردن افسانہ و (۲)
لازم است یعنی سماعت کردن افسانہ (ظہوری
ے) حرف من نقل شبستان طرب سازان
مباد؛ شنواد افسانہ ام کس خواب غم می آورد

(ملا قرکاشی سے) زمن باید شنید افسانۂ عشق ؎ کہ خوردم از ازل پیمانۂ عشق ؛ (اردو) افسانہ سنوانا۔ (۲) افسانہ سننا۔

(۱) افسانہ فروختن | استعمال۔ صاحب

(۲) افسانہ فروش | آصفی ذکر (۱) کردہ از معنی ساکت بخیال مؤلف (۲) اسم فاعل ترکیبی است از قبیل استخوان فروش و جد فروش یعنی کسی را افسانہ فروش گفتند کہ افسانہ را ذلیل می کند یعنی افسانہ او بگوش کسی رود و اثر نکند ما صراحت این معنی بر استخوان فروش کردہ ایم کہ گذشت و (۱) مصدر این است بمعنی افسانہ را ذلیل کردن (حزین اصفہانی سے) ہمچون جرس افسانہ فروش است خروشم ؛ بیتابی دل آہ مرا از اثر انداخت ؛ (اردو) (۱) افسانہ کو ذلیل کرنا۔ (۲) وہ شخص جو اپنے افسانہ کو ذلیل کرتا ہو۔

افسانہ فہمیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فہمیدن سرگذشت است (حزین اصفہانی سے) نمی فہمد کسی افسانۂ ما ؎ درین محفل چو من شمیم داغ از دولت آتش زبانیہا ؛ (اردو) افسانہ سمجھنا۔

افسانہ کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی مشہور کردن و شہرت دادن (حافظ سے) ما را بہ تشنیع افسانہ کردند ؛ پیران جاہل شیخان گمراہ ؛ (ظہوری سے) کردی ظہوری را چنین افسانہ در نامحرمی ؛ ترسم کہ شہر و کوی را از راز پنہان پر کنم ؛ (۲) افسانہ قرار دادن (حزین اصفہانی ع) ختم افسانہ کرد آخر بہ محفل غم دل را ؛ (ظہوری سے) سخن گرمی خوی تو گر افسانہ کنند ؛ خواب را بستر بالین ہمہ آتش باشد ؛ (۳) افسانہ گفتن (ملا جامی سے) نام تو گفتن نیارم لیک مقصودم توئی ؛ گر حدیث سرو یا افسانۂ گل می کنم ؛ (اردو) (۱) مشہور کرنا۔ (۲) افسانہ قرار دینا (۳) افسانہ کہنا

افسانہ کشادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده که بمعنی آغاز کردن افسانه باشد (طالب
آملی ســـ) ای دل افسانهٔ دلبر بگشا ٭ قفل گنجینهٔ
گوهر بگشا ٭ (اردو) افسانہ چھیڑنا۔ دیکھو افسانہ
افگندن۔

(۱۶۱۹) افسانه گردیدن | استعمال - مرادف افسانه
شدن است که گذشت (ظهوری ســـ) ز آشفتگی
خواب دیوانه گردد ٭ اگر حرف زلف تو افسانه گردد ٭
(اردو) دیکھو افسانہ شدن۔

افسانه گشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده (شفائی اصفهانی ســـ) چنان ز عشق
تو افسانهٔ جهان گشتم ٭ که شد حکایت من نقل محفل
همه کس ٭ (ظهوری ســـ) گشته افسانه حرف روز
سیاه ٭ این فسون بر سپیده دم که دمید ٭ (اردو)
دیکھو افسانہ شدن۔

(۱) افسانه گفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
(۲) افسانه گو | (۱) کرده که بمعنی بیان کردن
افسانه باشد (اسیری لاهجی ســـ) با آن لب
جان بخش اسیری که تو دانی ٭ افسانهٔ افسون
مسیحا نتوان گفت ٭ صاحب انند ذکر نمبر (۲)
کرده و صاحب ناصری (۲) را بزیادت تحتانی
آخر و (افسانه گوی) نوشته فرماید که کنایه از نقال
و قصه گوی باشد مؤلف گوید که هیچ کنایه
نیست معنی حقیقی است و اسم فاعل ترکیبی امر
حاضر (۱) هم (اردو) (۱) افسانہ کہنا (۲)
افسانہ گو - بقول امیر قصہ گو - داستان کہنے والا
افسانہ خوان - افسانہ کہہ۔

(۱۶۲۰) افسانه گوش کردن | استعمال - بمعنی افسانه
شنیدن است (عرفی ســـ) تا کی ای دل ز من
افسانهٔ غم گوش کنی ٭ شکوهٔ بیش کسی از من ناشاد
مبر ٭ (اردو) افسانہ سننا۔

افسانه نوشتن | استعمال - بمعنی اطلاع
تحریری دادن به کسی از سرگذشت باشد۔
(ظهوری ســـ) خبر خواب ز بیداری او بالیتی ٭ یوسف
افسانهٔ خود را به پدر بنویسد ٭ (اردو) افسانہ لکھ بھیجنا۔

افسانیدن | این همان است که ذکر ماخذ و تعریف کامل این بر افساندن کرده ایم (اردو) دیکھو افساندن۔

افسای | بقول برہان افسونگر و رام کنندہ و بقول سروری افسون خوان و رام کنندہ و بقول (خان آرزو و سراج) افسونگر و رام کنندۂ مار و فرماید که این مشتق است از افسائیدن که بہ و تحتانی است۔ صاحبان جامع و رشیدی و (دری و پہلوی) ہم ذکر این کرده اند مولف گوید که صراحت ماخذ و تعریف کامل این بر افسا کرده ایم و سند این ہم ہمہ را انجا مذکور۔ (اردو) دیکھو افسا۔

افسائیدن | بقول موارد بمعنی نرم و رام کردن بافسون۔ فرماید که مضارع این افسایہ و حاصل بالمصدر این افسون و بحوالہ ملحقات نوشته که بمعنی مالیدن در راست کردن ہم۔ صاحب نوادر ہم ذکر معنی اول کرده و صاحب جامع بذیل لفظ افسای این را آورده مولف گوید که صاحب موارد بذکر معانی آخرالذکر تسامح کرده است و آن متعلق بہ افسانیدن است که بانون پنجم و تحتانی ششم گذشت بہ تحقیق ما این مرکب است از افسای که ذکرش بر افسا کرده ایم و از زیادت یای معروف و علامت مصدر بر افسای مصدر جعلی ساختند و در بیان ماخذ افسا نوشته ایم که اصلش افسون است از ینجاست که حاصل بالمصدر این افسون آمده (اردو) افسون کے ذریعہ مطیع کرنا۔

افسر | بقول برہان و سراج و سروری و رشیدی و مؤید بر وزن بر سر (ا) بمعنی تاج و آنرا بعربی اکلیل خوانند۔ صاحب ناصری و جامع گوید که بمعنی تاج پادشاہان است بہار گوید که ظاہرا مبدل ابسر (مزید علیه بسر) بمعنی بر سر یا مخفف آبر سر (مزید علیه بر سر) است و بمجاز بمعنی تاج استعمال یافته۔ صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته

آنچه بهار نسبت ما خذ این خیال خود ظاهر کرده است درست است که اصل این تسبر بود و الف اول وصلی است و بای موحده به فا بدل شده افسر شد همچون زبان و زفان (حکیم سنائی ؎) چه شدار بر سر تو افسر نیست ۞ خرد اندر سر است بر سر نیست ۞ (صائب ؎) بر سر سزا ئی افسر بخت سیاه نیست ۞ این تاج از سر یست که شق چون قلم شود ۞ به تحقیق ما (۲) استعارةً بمعنی حاکم و فرمانروا هم آمده که بالادست باشد و سند این در ملحقات بر افسر شدن می آید (اردو) (۱) افسر بقول امیر (فارسی) تاج - (بحر ؎) لات ماری ہے فقیروں نے جہانبانی پہ ۞ افسر و چتر سلاطین کے سر مارے ہیں ۞ (سودا ؎) کون دنیا میں آج ہے تجھ سا ۞ مالک تخت و صاحب افسر ۞ (۲) افسر - بقول امیر سردار - حاکم (نسیم ؎) تھا افسر خسروان وہ گلفام ۞ پالا تاج الملوک رکھا نام (فقرۂ امیر) یہ تو کوئی فوجی افسر معلوم ہوتا ہے -

افسر آراستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی زیب و زینت دادن تاج است (قاسمی گونابادی ؎) سر از تاج دولت بر آراسته ۞ ز تر ہما افسر آراسته ۞ (اردو) افسر کو آراستہ کرنا - تاج کو زیب و زینت دینا -

افسر از سر افگندن | استعمال - بحث این بر افسر افگندن می آید (اردو) دیکھو افسر افگندن -

افسر از سر فتادن | استعمال - بحث این بر افسر افتادن می آید (اردو) دیکھو افسر فتادن -

افسر اعظم | استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب انند بحوالہ کشف بمعنی آفتاب و این کنایه باشد - صاحب شمس هم ذکر این کرده حیف است که سندی پیش نشد (اردو) دیکھو آفتاب -

افسر افتادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی جدا شدن تاج از سر و بر زمین

افتادن است (قاسمی گونابادی ره) فتاد افسر
از فرق بر سر فراز ؛ نگونسار شد چون جرس طبل
ساز ؛ مؤلف عرض کند که این سند (افسر از
سر فتادن) است که گذشت (اردو) تاج
سر سے گرنا۔

افسر افراختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی بلند کردن تاج است که
کنایه باشد از پوشیدن تاج بر سر (ظهوری ره)
فرازندهٔ افسر خسروی ؛ پناه ضعیفان به بخت
قوی ؛ مخفی مباد که از سند پیش کرده اش (افسر
فراختن) پیدا است عیبی ندارد که فراختن۔
مخفف افراختن است (اردو) تاج پہنا

افسر افگندن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده و از سندش افسر از سر افگندن پیدا ست
ازینجاست که ما این را بجای خودش قائم کرده ایم
(قاسمی گونابادی ره) خزان بسکه بر لاله بیداد
کرده ؛ فگنده از سرش افسر و داد کرده ؛ (اردو)
تاج سر سے گرانا۔

افسر انداختن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده و سندی که پیش کرده از ان افسر
بر هوا انداختن پیدا است ازینجاست که ما این را
بجایش قائم کرده ایم و کنایه باشد از فرط مسرت
یعنی اظهار کمال مسرت کردن که اهل ولایت
در حالت کمال مسرت کلاه خود را از سر
بر دارند و بر هوا افگنند (کلیم همدانی ره) چو جان
باین مژده آفتاب انداخت ؛ افسر خویش بر
هوا چو حباب ؛ (اردو) ٹوپی اچھالنا۔ بقول
آصفیه۔ وجد اور خوشی کرنا۔ خوشی میں کودنا
ہُرّے ہُرّے پکارنا۔ کلاه بر آسمان هوا انداختن
کا ترجمہ ہے (آتش ره) اترے ہو تم جو محفل
کو عالم ہے وجد کا ؛ دریا اچھالتا ہے کلاہ حباب
کو ؛ (نامعلوم ره) آیا ہے جب سے ساقی مے کش
جوش شادی ؛ شیشے بھی انجمن میں ٹوپی
اچھالتے ہیں ؛

(۱۰۷۱) **افسر اندازان کردن** اصطلاح۔ افسر انداز اسم فاعل ترکیبی و الف و نون در آخر برائے مزید علیہ آن۔ مگر فارسیان قدیم بزیادت الف و نون بر آخر اسم فاعل ترکیبی افادۂ معنی حاصل بالمصدر گرفتہ اند و بترکیب آن با مصدر کردن معنی افسر اندازی کردن پیدا کردہ اند یعنی افسر کسی را بر زمین انداختن و ذلیل کردن ظہوری (ع) تیز کامانیکہ اندوز نعلین رہت پای تارک آرایان برشان افسر اندازان کنند ؛ ناتوانان شنگ کویت بہر بالین چیدہ اند ؛ خاری چینند شاید بستر اندازان کنند ؛ سہل باشد رشک بال افشان آزادان باغ ؛ بخت مرغانیکہ در دامت پر اندازان کنند ؛ سادہ نقشان خواندہ نہ جملہ از بر کردہ اند ؛ وقت شد گرچون ظہوری دفتر اندازان کنند ؛ (اردو) ٹوپی سرسے گرانا۔ ذلیل کرنا۔

(۱۰۷۲) **افسر برافراختن** استعمال۔ بہ معنی تاج بر سر نہادن و پادشاہ قرار دادن است چنانکہ انوری می گوید (ع) بخدائیکہ بپایۂ است بنات دنیار ؛ بخدائیکہ برافراخت بفرقت افسر (اردو) تاج سر پہ رکھنا۔ تاجدار بنانا۔ پادشاہ بنانا۔ شاہی عطا کرنا۔

افسر بر تارک زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر افسر زدن کردہ و سندی کہ پیش کشیدہ است ازان افسر بر تارک زدن پیدا می شود کہ معنی تاج بر سر کردنست رعائی شیرازی (ع) افسر عقل چو بر تارک فرزانہ زدند ؛ گل داغی عوضش بر سر دیوانہ زدند ؛ (اردو) تاج پہنانا۔

افسر بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن تاج است۔ (ظہوری ع) سر افرازی بباید اندر سر تیغ کہ از خاک پایت برد افسری ؛ (اردو) تاج حاصل کرنا۔

افسر بہ سر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر افسر کشیدن کرده و از سند پیش کشیده اش مصدر افسر بر سر کشیدن حاصل می شود که بمعنی تاج بر سر نهادن است (خسرو س) یکی خلف از دور نسبی سر کشد * بر سر صد بچگی افسر کشد * (ارد و) تاج پہنانا ۔ تاج سر پر رکھنا ۔ تاجدار بنانا ۔

افسر بر سر گرفتن | استعمال ۔ بمعنی تاج پوشیدن است ۔ صاحب آصفی ذکر افسر گرفتن کرده و سندی که از کلام مغربی نیشاپوری آورده از ان افسر بر سر گرفتن پیدا می شود (س) شاه چین را داد حکم اسمانی گوشمال * تا چرا بی حکم تو بر سر همی افسر گرفت * (ارد و) تاج پہنا ۔

افسر بر سر نهادن | استعمال ۔ بمعنی تاج بر سر کردن است ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده (طغرای مشهدی س) ز رونق بود مایهٔ افسرش * که سلطان دین می نهد بر سرش * (ارد و) تاج سر پر رکھنا ۔

افسر بر فرق نشستن | استعمال ۔ بمعنی قائم شدن تاج بر سر است چنانکه از کلام خاقانی پیدا است که صاحب آصفی بر افسر نشستن نقل کرده (س) مهر سپهر ملک بماناد کز فلک * بر فرق فرقد افسر احسان تو نشست * (ارد و) تاج سر پر قائم ہونا ۔

(۱۶۲۳)

افسر برگردانیدن از سر | استعمال ۔ بمعنی کلاه از سر جدا کردن و آنرا کچکول گدائی کردن و کنایه باشد از گدائی کردن (ظهوری س) نباشد حشمتی در جرگهٔ نعلین پوشانش * گدای کوی عشق از سر افسر برگرداند * (ارد و) ٹوپی سر سے اتارنا اور اسکو کچکول گدائی بنانا ۔ بھیک مانگنا ۔

افسر بر هوا انداختن | (مصدر اصطلاحی) بحث این بر افسر انداختن گذشت (ارد و) دیکھو افسر انداختن ۔

(۱۶۲۴)

افسر بسر نهادن | استعمال ۔ بمعنی تاج بر سر

نہادن و پوشیدن (ظہوری ؎) کی پای تہی ہم ز تکبر بہ تخت کی پنجم زخاک پای تو افسر بسر نہادہ (اردو) تاج سر پر رکھنا - تاج پہنا -

افسر خدای اصطلاح - بقول صاحب بحر بمعنی بادشاہ و خداوند تاج است مؤلف گوید کہ قلب اضافت خدای افسر باشد یعنی صاحب افسر و کنایہ از پادشاہ - صاحب انند و شمس ہم ذکر این کردہ (اردو) تاجدار - بادشاہ - مذکر -

افسر دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن تاج است و کنایہ از عطا کردن حکومت و شاہی باشد (حافظ شیرازی ؎) زمانہ افسر رندی نداد جز بکسی کہ سرفرازی عالم درین کلہ دانست ٭ (صائب ؎) کو دماغی کہ برآرم زگریبان سر خویش ٭ من گرفتم کہ فلک افسر زر داد مرا ٭ (اردو) تاج عطا کرنا - حکومت عطا کرنا - تاجدار بنانا -

افسردگی بقول بہار بحوالۂ خان آرزو یک حالت نشاط و شادیست و دیگر حالت غم و اندوہ اما وقتیکہ شادی و انتعاش طبیعت نبود و غم و مکروہی ہم عارض حال نگردیدہ باشد این حالت بین بین را افسردگی گویند و فرماید کہ بالفظ کشیدن مستعمل مؤلف عرض کند کہ خصوصیت باہمین یک مصدر کشیدن ندارد - بلکہ استعمال این با مصادر متعددہ فارسی بنظر آمدہ کہ در ملحقات می آید - مخفی مباد کہ اصل این افسردہ باشد کہ اسم جامد زبان فارسی بمعنی پژمردہ کہ بحث کاملش بجای خودش آید و مصدر افسردن مرکب و موضوع است از ہمین اسم جامد بحذف ہای ہوز آخرہ ز یادت علامت مصدر بر دو افسردگی حاصل بالمصدر افسردن - فارسیان از افسردگی ہم مصدر ہا ساختہ اند و افسردہ را با مصادر فارسی مرکب ہم کردہ اند و از افسردہ مصدر مفرد ہم (ظہوری ؎) سوخت در آتش افسردگی خود زاہد ٭ پیش مستی ز جگر لخت کبابی نکشید ٭ (و لہ ؎) ظہوری بسی

خوش بخویش افگن ضرر است آنقدر گیری ٭ که از افسردگی با دست شادان بزنگردانم (اردو)
امیر نے لفظ افسردگی کو ترک فرمایا ہے اور صاحب آصفیہ نے بھی لیکن صاحب آصفیہ نے
پژمردگی کی تعریف مین افسردگی کا استعمال فرمایا ہے اور دکن مین افسردگی اسی حالت کو
کہتے ہین جس سے ملالت کا اثر پایا جائے۔

افسردگی بودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی لاحق شدن افسردگی و
افسرده بودن کسی است (رہی یزدی ؎)
پس از کشتن ز عشق افسردگی نبود شہیدان را ٭
که این آتش بآب خنجر جلاد ننشیند ٭ (ظہوری
؎) افسردگی و بال دم مجلس بہار ٭ ای سینہ
در نفس نہ کشیدی زمانہ ٭ (اردو) افسردہ ہونا
افسردگی عائد حال ہونا۔

افسردگی داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی افسرده خاطر بودن است
(نطقی تبریزی ؎) دلم گر شعلهٔ دوزخ بود
افسردگی دارد ٭ گل بختم گر از جنت بود پژمردگی
دارد ٭ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردگی دیدن | استعمال صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی یافتن افسردگی در کسی است
(حزین اصفہانی ؎) کای آفتاب رای چرا
دل فسرده ٭ افسردگی ندیده کسی در جہان صبح
(اردو) افسردگی پانا۔ افسردہ دیکھنا۔

افسردگی رفتن از دل | استعمال۔ بمعنی
دفع شدن افسردگی است (ظہوری ؎)
افسردگی ز دل بہ تف نالہ می رود ٭ پرہیز از تپ
که بہ تبخالہ می رود ٭ (ولہ ؎) رفت
افسردگی از دل بفگندیم برون ٭ ای خوش
آن دل که در و شعلهٔ آہی باشد ٭ (اردو) افسردگی
دفع ہونا۔ باقی نہ رہنا۔

افسرگی کشیدن | استعمال صاحب آصفی

ذکر این کرده که بمعنی مبتلای افسردگی شدن و
افسرده دل گردیدن است (مفید بلخی ۵)
همچو نرگس تازه دارد رنگ مخموری مرا ٭ می کشم
افسردگی هرگه خمار آخر شود ٭ (اردو) مبتلای
افسردگی ہونا۔ افسرده دل ہونا۔

افسردگی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی دیدن و معلوم کردن افسردگی
کسی است (نثر حزین اصفهانی) از استیلای هموم
آن شوق و شغفی که بعلم و تحریر و تقریر معارف بود
افسردگی یافت" (اردو) افسردگی پانا۔

افسردن بقول برهان بر وزن افشردن
(۱) بمعنی سرد شدن و (۲) یخ بستن و منجمد شدن
و (۳) از چیزی و کسی دل سرد شدن هم۔ صاحب
بحر بذکر هر سه معانی بالا نسبت معنی سوم صراحت
مزید کند که دست و دل کسی بکاری نرفتن و
فرماید که کامل التصریف است و مضارع این افسرد
خان آرزو در سراج بنقل قول برهان فرماید که
تحقیق آنست که در اصل بمعنی پژمردن است
از ینجهت گل و برگ خزانی را افسرده گویند پس
معانی دیگر مجاز باشد۔ صاحبان نوادر و موارد و
وجامع و مؤید و هفت و اتند هم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که فارسیان از اسم جامد افسرده
که بجایش می آید های هوز را حذف کرده علامت
مصدر (دن) بر آخرش زیاده کردند افسردن
شد و از دو دال مهمله که بیک جا جمع شد یکی حذف
شده افسردن باقی ماند معنی حقیقی این سرد شدن
آب است و حقیقت این معنی از ماخذ لفظ
افسرده ظاهر شود که بجای خودش می آید پس
معنی اول که مطلق سرد شدن است مجاز باشد
و معنی دوم هم مجاز که یخ بستن و منجمد شدن آب
از سرد شدنش صورت گیرد و معنی سوم این
مجاز مجاز باشد و خصوصیت با دل ندارد چنانکه
محققین عالیشان نوشته اند بلکه سرد شدن چیزی
است و تفصیل آن در ملحقات سرد شدن می آید

حقیقت ماخذاین تقاضی آنست که این را بفتح
سین مهمله خوانیم چنانکه از بحث افسرده ظاہر
می شود ولیکن فارسیان این را بضم سین
مهمله استعمال کنند واین تصرف اہل زبان
باشد و فسردن که بجایش می آید مخفف این
(اردو) (۱) سرد ہونا (۲) منجمد ہونا - جم جانا
(۳) کسی چیز کا سرد ہونا - اس کی تفصیل ملحقات
افسردن سے ظاہر ہوگی -

افسردن آتش مصدر اصطلاحی -

ہمان است که بر آتش افسردن در ممدوده گذشت
(اردو) دیکھو آتش افسردن -

افسردن بازار مصدر اصطلاحی -

بمعنی سرد شدن بازار و کاسد شدنش و رونق
و کاروبارش باقی نماندن باشد (ملا فوقی ؏)
بسکه بازار آتش افسردست ٭ از خجالت غرق
بحر تب است ٭ بہار ذیل لفظ افسرده لسبند
ہمین شعر ملا فوقی مصدر افسرده شدن بازار
قائم کند تسامح اوست و مخفف این است
فسردن بازار ہم که بجای خودش آید (ظہوری
؏) ز دم شان فسرد است بازار شعر ٭
نکو میفروشند طومار شعر ٭ (اردو) بازار
سرد ہونا - دکن مین مستعمل ہے - بازار مندا
ہونا - بقول آصفیہ سرد بازاری ہونا - خرید
و فروخت کم ہونا -

افسردن چراغ مصدر اصطلاحی -

بہار ذیل لفظ افسرده چراغ افسرده را قائم
کرده که متعلق از ہمین مصدر است واین کنایه
باشد از کم شدن روشنی شمع و چراغ (ملا طغرا
؏) ولی تیره ہمچون فسرده چراغ ٭ ولی بی
طراوت چو بگشته داغ ٭ مخفی مباد که درین
شعر استعمال مصدر فسردن چراغ است بدون
الف اول عیبی ندارد (اردو) دکن مین اسکا
ترجمه چراغ ٹمٹمانا - چراغ ٹمٹماتا ہے - صاحب
آصفیه نے لفظ چراغ کے ذیل مین اسکا ہم معنی

کوئی استعمال نہین لکھا۔ البتہ تمٹانا پر لکھا ہی
کہ چراغ کا بجھنے کے قریب ہونا۔ اور جھلملانا پر
فرمایا ہے کہ چراغ یا ستارے کا کم کم چمکنا۔

افسردنِ خون | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
سرد شدن خون باشد کہ گرمی و جوش ندارد چنانکہ
صائب گوید (شعر) ہر کہ عاشق نیست خون
در پیکرش افسردہ است ؛ گفتگو با زاہدان تلقین
خون مردہ است ؛ (اردو) خون سرد ہونا
دکن مین مستعمل ہے یعنی خون کی گرمی اور جوش
باقی نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ نے خون سفید ہونا
بمعنی بے مہری ظاہر ہونا لکھا ہے۔ لیکن یہ فارسی
کا خالص ترجمہ نہین ہے۔

افسردنِ دل | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
افسردہ و ملول شدن دل باشد کہ شگفتگی و
خوشدلی باقی نماند و دل افسردہ و افسردہ دل
از ہمین مصدر است (ظہوری شعر) بہ دل
افسردہ بگو یاد مرگ ؛ نیست ز درع تو جگر را گزیر ؛
(اردو) افسردہ دل ہونا۔ افسردہ دل بقول
امیر بمعنی اداس۔ رنجیدہ اور جس کا دل شگفتہ
نہو (صبا شعر) آنکھین صبا پر آپ ہین اس نور کے
لئے ؛ افسردہ دل ہین آتش مغفور کے لئے ؛

افسردنِ سینہ | مصدر اصطلاحی۔ بہ معنی
جوش باقی نماندن در سینہ و سینۂ افسردہ از ہمین
مصدر است (ظہوری شعر) آتش پر شعلہ بر
سینۂ افسردہ ریخت ؛ دجلۂ پر مایہ از چشم بی نم جوش
زد ؛ (اردو) سینہ مین جوش باقی نہ رہنا۔

افسردنِ لفظ | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
شگفتہ نبودن لفظ کہ بہ دل نہ چسپد چنانکہ ظہوری گوید
(شعر) از مداحی دارای دکن ہر کہ نشد ؛ لفظش
افسردہ و معنیش بہ بو نمی آید ؛ (اردو) لفظ
شگفتہ نہونا۔ دل چسپ نہونا۔

افسردہ | بقول بہار و انتخاب و شمس بہ سین مہملہ بمعنی
(۱) سرد شدہ و (۲) یخ بستہ و این ہر دو مجازی
(۳) پژمردہ باشد۔ صاحب نوادر بہ معنی

مصدر افسردن ذکر این کرده گوید که بمعنی پژمرده
و سرد و صاحب بحر بذیل مصدر فرماید که (۴) بمعنی
ملول و دلگیر هم (عرفی ۵۵ک) عرفی اندر عشق اگر
ناقص بود افسرده نیست ؛ صید عشق از خام
باشد نیم خورد آتش است ؛ (وله ۵۵ک) افسرده
را نصیب نباشد دل کباب ؛ آن یا بد این نواله
که مهمان آتش است ؛ (ظهوری ۵۵ک) افسرده
گو بعرض تمنا بر آر جوش ؛ کز تاب کینه سوخت
سخن در زبان کس ؛ (صائب ۵۵ک) نیست
در عالم افسرده جگر سوخته ؛ بچه امید برآید
شرر از سنگ مرا ؛ جمع این بقاعدهٔ فارسی
افسردگان باشد (صائب ۵) تا خدنگ
عمر بال و پر فشانی می کند ؛ خون ما افسردگان
رقص روانی می کند ؛ مؤلف عرض کند
که این اسم جامد زبان فارسی است و مرکب از
آب و سرده و در آخر سرده های نسبت باشد
که افادهٔ معنی مفعولی دهد- پس آب سرده
بمعنی آب سرد شده یعنی آب سرد باشد فارسیان
بقاعدهٔ خود بای موحده را به فا بدل کردند چون
زبان و زفان و ممدوده بکثرت استعمال و لب
و لهجهٔ شان بمقصوره بدل شد افسرده باقی
ماند می بایست که بلحاظ ماخذ سین مهمله را مفتوح
گیریم ولیکن در محاوره و در زمرهٔ عجم بالضم
مستعمل است و این تصرف عوام است بلحاظ
عدم علم از ماخذ- مصدر افسردن که گذشت
از همین اسم جامد وضع شد- پس معنی اول مجاز
معنی حقیقی است بدون خصوصیت آب و معنی
دوم هم مجاز آن که آبی که منجمد شود و یخ بندد
بسیار سرد می باشد که کثرت سردی سبب انجماد
است و معنی سوم و چهارم مجاز معنی اول باشد
بسبیل استعاره که چیزی که سرد شود و پژمرده گردد
و گرمی درو باقی نماند ازینجاست که فارسیان
چیز پژمرده و شخص ملول و دلگیر را افسرده گفتند
که گرمی و جوش ندارد گویا مثل آب سرد است

فارسیان این را با مصادر فرس مرکب ہم کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) سرد۔ بقول آصفیہ۔ ٹھنڈا۔ سست۔ ڈھیلا۔ افسردہ (۲) منجمد۔ بقول آصفیہ سردی سے جما ہوا۔ بستہ۔ ٹھٹھرا ہوا۔ (۳) افسردہ۔ بقول امیر مرجھایا ہوا (خلیل ؎) افسردہ ہے داغ دل عشق ہمیشہ ⁂ نادار کے گھر میں نہیں ہوتا ہے تو اگرم ⁂ (۴) افسردہ۔ بقول امیر۔ اداس۔ غمگین (رحجر ؎) کوئی دم غم غلط احباب میں ہو جاتا ہے ⁂ دل افسردہ کو بہلاتی ہے صحبت کیسی ⁂ (فقرہ) میر غیر تو ہے آپ اتنے افسردہ کیوں ہیں ⁂

افسردہ آمدن سخن مصدر اصطلاحی افسردگی رو دادن و شگفتگی پیدا نہ شدن از سخن چنانکہ ظہوری گوید (؎) ز خویش تا نمی گویم سخن افسردہ می آید ⁂ بروئیش تا نمی بینم نگہ پژمردہ می گردد ⁂ (اردو) سخن سے شگفتگی ظاہر نہ ہونا۔ کلام بے مزہ ہونا۔ بے لطف ہونا۔

افسردہ باشیدن استعمال۔ بمعنی ملول بودن است (ظہوری ؎) چرا افسردہ باشم از برای خود ز نم فانی ⁂ چو من از گرم خونان بیت شہبالی بر و بندم ⁂ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پژمردہ بودن است (خرین اصفہانی ؎) افسردہ بود بسکہ بساط چمن ز شنگ ⁂ ایام گل گذشت و بہاران ندید کس ⁂ (اردو) افسردہ ہونا۔

افسردہ بیان اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم بمعنی آنکہ سخنش بر دلہا اثر نکند۔ بہار گوید کہ کنایہ از پوچ گو و ہیزہ گو کہ سخنش بر دل نزند (صائب ؎) سخن آنست کز و زندہ دلی گرم شود ⁂ لب افسردہ بیانان و لب گورکیست ⁂ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بیان افسردہ کنندہ (اردو) وہ شخص جسکا بیان مخلوق کے دل پر اثر نہ کرے یا وہ گو۔ ہرزہ گو۔ ہماری

راے مین افسردہ بیان اور مقرّر بے اثر بھی کہ سکتے ہین۔

افسردہ پستان | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و بہار زن عقیم و زن پیر کہ از زادن باز ماندہ باشد (خاقانی ؎) کیسر شود امہات دوران ؛ بستہ رحم و فسردہ پستان ؛ مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و افسردن پستان علامت این است کہ نوبت بہ شیر نرسد و درین سند فسردہ پستان بدون الف اول مستعمل عیبی ندارد (اردو) وہ عورت جو بانجہ ہو یا ضعیفی کی وجہ سے حاملہ نہوتی ہو۔

(الف) **افسردہ جان** | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و بہار (۱) مردم مردہ دل و (۲) سخت دل و بی مہر (نظامی ملہ) نشاط اندر آرد بجوانندگان ؛ مفرّح رساند بدانندگان ؛ فسردہ دلان را در آید بکار ؛ بغم آلودگان را شود غمگسار ؛ مؤلف گوید کہ برای معنی دوم طالب سند باشیم کہ استعمال این بدین معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم ساکت و از ہمین اصطلاح متعلق است۔

(۱۶۳۳) (ب) **افسردہ جانی** | بزیادت یای مصدری (ظہوری ؎) در گداز طفنۂ افسردہ جانی نیستم ؛ داغ دل صد سینہ دارم در گریبانست باز ؛ (اردو) (الف) (۱) دیکھو افسردہ دل (۲) سخت دل۔ بے مہر (ب) افسردہ دلی مؤنث۔

(۱۶۳۴) **افسردہ جگر** | استعمال۔ مرادف افسردہ دل است کہ می آید یعنی غمگین (ظہوری ؎) بگاہ گریہ گرد از جویبار رگ برانگیزم ؛ خوش آن کز گریہ گاہ خود جگر افسردہ می آید ؛ (اردو) دیکھو افسردہ دل۔

افسردہ حال | استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب یعنی عاشق حیف است کہ سندی پیش نشد و دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرد سخندان ما اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
کسی که حال او افسردہ باشد مرادف افسردہ دل
و غمگین و جا دارد که کنایتہً عاشق را گوئیم
طالب سند باشیم (اردو) عاشق ۔ بقول
آصفیہ ۔ مذکر ۔ نہایت دوست رکھنے والا ۔
چاہنے والا ۔ مریض عشق ۔ فریفتہ ۔ شیدا ۔ والہ

(۱۵۹۰) **افسردہ خاطر** | استعمال ۔ بقول صاحب
بحر آنکہ ملول و دلگیر بود و بقول انند دل
شکستہ مؤلف عرض کند که مرادف افسردہ
دل است اسم فاعل ترکیبی (اردو) افسردہ
خاطر ۔ بقول امیر اداس ۔ رنجیدہ جس کا دل
شگفتہ نہو ۔

افسردہ خوان | استعمال ۔ بمعنی کسی که خوان
او گرم نیست بلکه سرد است اسم فاعل ترکیبی باشد
مرادف سرد خوان (ظہوری ؎) پی داغ
خمن جگر گستراند ؛ با فسردہ خوانان صلائی
رسانم ؛ (اردو) وہ شخص جس کا دسترخوان
سرد ہو ۔ جس کے دسترخوان پر گرما گرم غذا نہو

(۱۵۹۱) **افسردہ دامن** | استعمال ۔ بمعنی کسی که دامن
او سرد باشد و کنایہ از ملول ۔ اسم فاعل ترکیبی
است (میر معزی ؎) آب حیات آتش
افسردہ دامن است ؛ مجنون عیش بدامن
صحرا نمی رود ؛ (اردو) ملول غمگین
افسردہ ۔

افسردہ درون | استعمال ۔ بقول صاحب
بحر عجم مرادف افسردہ جان (که گذشت)
صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید
که اسم فاعل ترکیبی است و مرادف بہ معنی
اوّل افسردہ جان باشد و با معنی دوم ہیچ
تعلق ندارد و خیال ما بر افسردہ جان ہم ہمین
است طالب سند باشیم (اردو) دیکھو
افسردہ جان ۔

(الف) **افسردہ دل** | اصطلاح ۔ بقول صاحب
بحر عجم و بہار مرادف افسردہ جان مؤلف

عرض کند که مرادف معنی اولش فقط و معنی دوم
را با این تعلقی نیست و همین است خیال ما نسبت
افسرده جان هم که همدر انجا ذکرش کرده ایم- و
معاصرین عجم هم این را بمعنی ملول و دلگیر استعمال
کنند چنانکه صاحب یوسف سراج آورده (نثر)
چون در خزانهٔ عامره چنانکه وزیر ذکر نمود نقصان
نقود مشاهده شده بود بنابراین من هم ازین جهت
افسرده دل بودم" (ظهوری سے) در پس پردهٔ
نماند گر افسرده دلی ؛ داغ یک لخت سرورست
که در سینه کشم ؛ (عرفی سے) جز دل سوخته را صوفی
افسرده دلست ؛ در غم طرهٔ ما باز فشاندی از جوش شیخ

(ب) افسرده دلی | بیای مصدری حاصل
بالمصدر افسرده دل بودن و شدن است
(ظهوری سے) افسرده دلیم و زبان داشته ؛
هر گه و صید زبانه برخاست ؛ (اردو) (الف)
افسرده دل- دیکھو افسرده خاطر (ب) افسرده
دلی- یعنی پژمرده دلی و رنجیدگی و ملال خاطر که
سکتے ہیں-

افسرده دم | استعمال- بقول بهار مرادف
افسرده بیان (میرزا رضی دانش سے) نیست
بر نالهٔ افسرده دمان گوش مرا ؛ بلبلی کو که صفیرش
برد از هوش مرا ؛ (اردو) دیکھو افسرده بیان

افسرده روان | استعمال- بقول بهار
مرادف افسرده جان (که گذشت) بخیال ما مراد
معنی اولش باشد فقط و با معنی دومش هیچ
تعلق ندارد و همین خیال نسبت افسرده جان
هم ظاهر کرده ایم (صائب) از صحبت افسرده
روانان بحذر باش ؛ چو پای جگر سوختگان هیچ
شرر باش ؛ (اردو) دیکھو افسرده جان-

(الف) افسرده شدن | استعمال- بمعنی
ملول و دلگیر شدن است- بهار بذیل لفظ افسرده
مصدر افسرده شدن را ذکر کرده است مؤلف
عرض کند که فارسیان استعمال این برای انسان
و غیر ذی الارواح هم کرده اند چنانکه-

(ب) افسرده شدنِ تب | بقول صاحب
بحر عجم بمعنی دور شدن تب است و بقول بہار
کم شدن آن و ما با بہار اتفاق داریم چنانکہ صاحب
گوید (ب ۵) شد رعشۂ پیری پر و بال طلب
تو بو کہ نشد افسردہ ز کافور تب تو ۔۔۔

(ج) افسرده شدنِ جہان | بمعنی ظاہر
شدن آثار ملالت از جہان چنانکہ حزین صفہانی
گوید (ب ۵) جہان افسردہ شد ای عشق خون
آشام اشارت کن ۔ کہ این دل مردگان را در
رگ جان نشتر انداز ۔۔۔

(د) افسرده شدنِ قصّہ | بتحقیق ما اثر نکردن
بر دل سامع باشد و بقول بہار کنایہ از مبتذل
شدن قصہ (باقر کاشی ب ۵) شد قصہ ام افسردہ
چو افسانۂ مجنون ۔ پیداست کہ رسوای جہان
چند توان بود ۔ (اردو) (الف) افسردہ ہونا ۔ ملول ہونا ۔
غمگین ہونا ۔ (ب) بخار کم ہونا ۔ تب کم ہونا
(ج) ساری دنیا میں غم کے آثار اور افسردگی
پیدا ہونا (د) قصہ کا بے اثر ہونا ۔

افسرده کالبد | استعمال بقول انند بحوالہ
مظہر العجائب بمعنی عاشق است ۔ و دیگر کسی از
اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اگرچہ
این معنی موافق قیاس و کنایہ باشد ولیکن طالب
سند باشیم (اردو) عاشق ۔ دیکھو افسردہ حال ۔

(الف) افسرده گفتن | استعمال ۔ بمعنی گفتگو
کردن و سخنی گفتن کہ در دل مخاطب و سامع
اثرے نکند ۔۔۔

(ب) افسرده گو | اسم فاعل ترکیبی از ہمین
مصدر است (ظہوری ب ۵) زاہد افسردہ
گو گرمی مکن خواہد فتاد ۔ زابر رحمتی بر خرمن
عصیان ما ۔ (اردو) (الف) ایسی بات کرنا
جس سے سامع متاثر نہ ہو اور (ب) اسی کا
اسم فاعل ترکیبی ہے یعنی بے اثر بات کہنے والا ۔

افسرده مہر | استعمال ۔ بقول بہار و انند
کنایہ باشد از کم مہر (دانش ب ۵) ازین افسردہ

مهران بوی دل سوزی می آید ٭ زپای گل بجای لاله زاری می کشم خود را ٭ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است مرادف سردمهر — (اردو) سردمهر — بقول آصفیہ کم توجہ — بے مہر بے محبت بیرحم —

(الف) افسر دیر اعظم | اصطلاح بقول صاحب بحر آفتاب و صاحب برهان گوید که بکسر رابع کنایه باشد از آفتاب — صاحبان مؤید و جامع و انند هم ذکر این کرده اند صاحب هفت صراحت فرماید که بفتح دال مهمله و کسر رای دوم است مؤلف گوید که مرکب اضافی است که فارسیان کنایةً دیر اعظم فلک را گویند و جهان را نیز پس افسر را بسوی او مضاف کردند و درین جا افسر استعاره باشد از حکمران و پادشاه اند بیصورت معنی لفظی این پادشاه فلک یا جهان است و کنایه از آفتاب جهانتاب وجا دارد که بمعنی حقیقی افسر معنی این تاج فلک یا تاج جهان گیریم و کنایه از افتاب جهانتاب و از همین قبیل است ------

(ب) افسر دیر بلند | که بقول صاحب ناصری کنایه باشد از آسمان — دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد عیبی ندارد که موافق قیاس است و صاحب ناصری از اہل زبان (اردو) (الف و ب) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی —

افسر ربودن | استعمال — صاحب اصفی ذکر این کرده که بمعنی پادشاهی گرفتن از کسی است چنانکه خسرو گوید (ص) آمدم از پی آن کار ربود ٭ کافسر اقلیم توانم ربود ٭ (اردو) حکومت اور بادشاہی حاصل کرنا —

افسر ساختن | مصدر اصطلاحی کنایه باشد از بر سر نهادن و کمال تعظیم کردن ظهوری (ص) افسر تارک اقبال ظهوری سازم ٭ کف

خاکستر اگر از درشه بر دارم ۂ (اردو) سر پر رکھنا
بقول آصفیہ تعظیماً کسی چیز کو اٹھا کر سر پر رکھنا تعظیم و تکریم کرنا۔ (جرأت ۵) اثر جرأت کے جو گل سنگ در یار لگا ۂ کبھی چھاتی سے لگایا کبھی سر پر رکھا۔

افسر سکزی | بقول بحر و جامع (۱) نام سازی و (۲) نام تصنیفی از باربد۔ بہار گوید کہ بکسر سین مہملہ بکاف فارسی و زای تازی نام سازی کہ بزمانۂ قدیم در ملک سیستان متعارف بوده خان آرزو و سراج فرماید کہ این در تیٔ لحن داؤدی داخل نیست معنی اوّل صحیح است وسکزی سیستانی را گویند۔ صاحب رشیدی و سروری بر معنی اول قانع (منوچہری ۵) بگیر بادۂ نوشین و نوش کن بصواب ۂ بیابانگ شمیشم و یا بانگ افسر سکزی ۂ صاحب ناصری فرماید کہ نام نوائیست از مصنفات باربد وسکز کوه سیستان را گویند وسکزی منسوب بہ سیستان و این یای نسبت است مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی تاج منسوب بہ سیستان یعنی مایۂ ناز سیستان و کنایہ از سازی و آنچہ برہان معنی دوم قائم کرده است اغلب کہ تسامح اوست۔ اتفاق اہل تحقیق بر معنی اول است و صاحب ناصری درست گفتہ کہ این از مصنفات باربد است ولیکن او ہم تسامح کرده کہ ساز را نوا گفتہ از ینجاست کہ مخترعات و مصنفات نوشت (اردو) فارسیوں نے افسر سکزی ایک ساز کا نام رکھا ہے جس کا موجد باربد تھا اور زمانہ سلف میں سیستان میں اس کا رواج تھا۔

افسر شدن | بقول برہان کنایہ از پادشاه شدن۔ صاحبان سراج و جامع و بحر ہم بانش و صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب بذیل استعارات و کنایات این را بسند کلام نظامی آورده و سکندری خورده (۵) چو من بر سر خسروان افسرم ۂ چہ اندیشہ باشد ز اسکندرم ۂ مؤلف عرض کند کہ

ازین سند مصدر افسر شدن حاصل نمی شود و
شاہد ناصری بر خلاف اوست و بر زبان معاصرین
استعمال این مصدر بمعنی حاکم و بالا دست شدن
است و این کنایہ باشد کہ تاج ہم بالای ہمہ لباس
است (اردو) افسر ہونا۔

افسر کج نہادن (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از رعنائی چنانکہ یار را کج کلاہ گویند یعنی
تاج را بر سر مائل کردن کہ ادای معشوقان است
(ظہوری ے) چتر افراشتہ از جلوہ پروانہ بفرق ؛
باد از شعلہ چرا کج نہ نہد افسر شمع ؛ (اردو) کج
کلاہی۔ بقول آصفیہ مؤنث۔ بانکپن (مصحفی
ے) کج کلاہی نہ گئی تا سر مژگان اس کی ؛
اشک ہے یا ہے یہ لڑکا کسی درانی کا ؛ ا
فارسی مصدر کا لفظی ترجمہ تاج کو مائل کرنا
ایک جانب جھکانا۔

افسر کردن استعمال۔ بمعنی تاج ساختن
است (انوری ے) خیال مرکب او دارد
آن بہا و شرف ؛ غبار موکب او دارد آن
محل و خطر ؛ کز ان کنند عروسان خلق سا یارہ ؛
وز این کنند بزرگان ملک را افسر ؛ (اردو)
تاج بنانا۔

افسر گر اصطلاح۔ بقول صاحب آنند
بحوالہ فرہنگ فرنگ نام طائری است کہ
آن را خلاف و پرستو نیز خوانند۔ صاحبان تحقیق
ازین ساکت و شک نیست کہ این کنایہ باشد
گویند کہ آشیان این جانور مشابہ تاج باشد
ازینجاست کہ فارسیان کنایۃً این را درست
کنندہ و سازندۂ افسر گفتہ باشند اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) ابابیل۔ بقول آصفیہ
(عربی) اسم مونث۔ ایک قسم کی چھوٹی سی
چڑیا ہوتی ہے جسکی چونچ اور سارے پر سیاہ
مگر سینہ سفید ہوتا ہے فارسی میں پرستو کہتے ہیں

افسر نہادن استعمال۔ صاحب آصفی کہ
این کردہ واقف ہمانست کہ بر افسر چیزی نہادن باشد

گذشت و مجرد افسر نہادن ہم مرادف آنست (ظہوری ؎) کسی را کہ دل دست بر سر نہد ٭ فلک را ز نعلین افسر نہد ٭ (اردو) تاج پہنانا۔

افسر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تاج یافتن و کنایہ از حکومت و شاہی یافتن باشد (حزین اصفہانی ؎) تواند شد کہ فرقم افسر نقش قدم یابد ٭ اگر گامی فرو دار از مرغ استغنا ہمی پارا ٭ (ظہوری ؎) خوشا فرقی کہ افسر یافت از خاک کف پایش ٭ خوشا چشمی کہ حیران گشت بر رخسار زیبایش ٭ (اردو) تاج پانا۔ حکومت پانا۔ بادشاہی حاصل کرنا تاجدار ہونا۔

افسر یاقوت اصطلاح۔ مرکب اضافی و بقول صاحب انند کنایہ از خورشید باشد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سندی پیش نشد۔ بخیال ما خلاف قیاس نیست و آفتاب را تاج یاقوت توان گفت کہ ہمچون یاقوت می درخشد (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

افسنتین بقول برہان بکسر ثالث و سکون نون و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بنون زدہ نوعی از بوی مادران کوہی است۔ گل آن با قحوان و تلخی آن بصبر نزدیک است۔ در وچشم را سود دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح ہمزہ و سکون فا و فتح سین و کسر تای فوقانی اسم رومی است و گویند لغت یونانی باشد بعربی خترق و بلغت مصر نوع زیون آنرا و شیہ و نوع جبلی آنرا ربل و بفارسی مرزہ و موی نخوشہ و بہندی مجتبری و نشارو گویند و آن نباتی است برای معدہ و جگر وخصوصاً بہت فم معدہ نافع۔ بقول شیخ گرم در اول و خشک در سوم۔ مفتح قابض جالی ملطف مجفف و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا نشہ

نام افستنین لکھا ہے اور مرزدہ اور ختربق کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک قسم کی گھانس ہے جس کا پھول بابونہ کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے۔

افسور بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول وثالث و رای مہملہ لغت فارسی است (۱) بمعنی شرم وخجالت و (۲) نوعی از حیوان وحشی است و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم از معنی دوم این لغت ساکت حقیقت معنی اول جز این نباشد که فارسیان از افسوس که می آید سین مہملہ را برخلاف قیاس به رای مہملہ بدل کرده باشند باقی حال طالب سند۔ استعال باشیم (اردو) (۱) شرم۔ دیکھو ازرم (۲) ایک حیوان وحشی کا نام افسور کہا گیا ہے اور صاحبان تحقیق اسکی صراحت مزید سے ساکت اور ہم قاصر ہیں۔

افسوس بقول برہان وجامع وناصری با واو مجہول بروزن محبوس (۱) بمعنی ظلم وستم وبیراہی و (۲) دریغ وحسرت و (۳) بازی وظرافت وسخر ولاغ و (۴) نام شہر دقیانوس وبقول بعض بمعنی چہارم لغت عربست۔ صاحب رشیدی فرماید که بمعنی دوم بالفتح باشد و بمعنی سوم بالضم وبحذف الف ہم آمده۔ صاحب جہانگیری بذکر ہر سہ معنی اول الذکر ہر یکی بہ اسناد دہد (استاد طیع سرخسی سلہ) ای صدر زمانی بولایت فرست نوبه معزول کن معینک منحوس وزدوز رزہای بیشمار بافسوس می برد؛ آخر شمارا و بکن از بہر فرور؛ (حافظ شیرازی سلہ) افسوس از ان کسان که ندانند ایقدر؛ کز قرآن خوشست که یک لحظه با ہم اند؛ (ناصر خسرو سلہ) بر خریدار فسون سخره وافسوس کنند؛ و انگہی جز که ہمه تنبل وافسون نخرند؛ فرماید که بمعنی سوم بدون الف ہم آمده صاحب سروری بر معنی سوم وچہارم قانع وبرای ہر دو سندی آورده۔

(حکیم انوری ۵۴۰) آخر افسوستان نیاید از آنک ؎ ملک در دست مشت افسوسی است ؎ صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل صراحت کند که بمعنی ظلم وستم کردنست - بخیال ما تسامح اوست که از اسم
جامد معنی مصدری پیدا می کند - خان آرزو در سراج آورده که این کلمہ ایست که در وقت دریغ
گویند و بمعنی دریغ نیز و بمعنی بیکار که سخره گویند و بحوالۂ برہان ذکر معنی اول هم کرده فرماید که آنچه
جہانگیری بمعنی لاغ و سخر نوشته خطاست و آنچه رشیدی بمعنی تمسخر گفته غلط است و گوید که بمعنی چہارم
غیر فارسی است - بہار ذکر معنی دوم وسوم فرماید که دوداز تشبیہات اوست و با لفظ خوردن و داشتن و بخشیدن
و کردن مستعمل صاحب مؤید گوید که بمعنی سخن دروغ است و ذکر معنی چہارم هم کند مؤلف عرض
کند که اسم جامد فارسی زبان است و آنچه خان آرزو بمعنی بیکار آورده خطا کرده حیف است که سندی
پیش نکرده و آنچه بر جہانگیری و رشیدی اعتراض کرده غلط است که استعمال جملہ معانی مستند کرده بسند کلام
اہل زبان ثابت و فسوس مخفف این باشد و فسوسیدن مصدرش که بجای خودش مذکور شود و آنچه
صاحب رشیدی فتح اول را بمعنی دوم و ضمّ اوّل را بمعنی سوم مخصوص میکند موجّه نیست و اتفاق
محققین بالفتح باشد برای جملہ معانی و صاحب منتخب که محقق زبان عرب است ذکر معنی چہارم
کرده که لغت عرب باشد و معنی بیان کرده صاحب مؤید مجاز معنی سوم است و بس - (اردو)
(۱) ظلم - بقول آصفیہ عربی - مذکر - ستم - جور سختی - بے رحمی - زبردستی (۲) افسوس - بقول
امیر فارسی - مذکر حسرت - رنج - تاسف آپ فرماتے ہیں که کبھی حسرت و تاسف کی جگہ آہ
او - ہائے کے مثل یہ کلمہ زبان پر آتا ہے وہاں رنج کے معنی نہیں دیتا بلکہ حالت رنج کو ظاہر
کرتا ہے (۳) ٹھٹھول - بقول آصفیہ (ہندی) ہنسی - ظرافت - مذاق (۴) ایک شہر کا نام

زبان عرب مین افسوس ہے جو دقیانوس سے منسوب ہے۔

افسوس خاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صدای افسوس بلند شدن باشد (اثر فیضی سے) آن ساز نما کہ چون زنی کوس ؎ خیزد ز جہان ہزار افسوس ؎ (اردو) صدای افسوس بلند ہونا۔

افسوس خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تاسف و افسوس کردن و افسوسناک شدن باشد (اثر شیرازی ؎) نی ہمین دانا ز اوضاع جہان افسوس خورد ؎ ہر کہ شد بر خوان ہستی میہمان افسوس خورد ؎ (صائب سے) بر دوستان رفتہ چہ افسوس میخوریم ؎ با خود اگر قرار اقامت نداده ایم ؎ (اردو) افسوس کہانا۔ بقول امیر تاسف کرنا۔ اظہار قلق کرنا۔ (ظفر سے) جب کبہی کرتے ہین ہم منہ سے بیان احوال غم ؎ ایک عالم اے ظفر افسوس کہائے ہے ؎ آپ فرماتے ہین کہ افسوس کہانا لکہنؤ مین نہین سنا۔

افسوس داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاسف شدن باشد (اثر شیرازی سے) خوش افسونی زقلم آن بت خونخوار میدارد ؎ کہ انگشتی بخون آلودہ دائم در دہان دارد ؎ (اردو) افسوس کرنا۔ متاسف ہونا۔

افسوس ریختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سند پیش کردہ اش (افسوس فرو ریختن از دہان) پیدا می شود کہ بمعنی ظاہر شدن افسوس و پیدا شدن صدای افسوس از دہان باشد (حافظ شیرازی سے) وگر کنم طلب نیم بوسہ صد افسوس ؎ ز حقہ دہنش چون شکر فرو ریزد ؎ (اردو) افسوس ظاہر ہونا۔ منہ سے نکلنا۔

افسوس فرو ریختن از دہان استعمال ہمان است کہ بر افسوس ریختن مذکور شد۔

(اردو) دیکھو افسوس رنجتن۔

افسوس کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاسف شدن است (حافظ شیرازی ﷺ) نرگسش عربدہ جوی لبش افسوس کنان ؛ نیم شب دوش ببالین من آمد بنشست (اردو) افسوس کرنا - (قلق ﷺ) حال پر اس کے کرکے کچھ افسوس خاص ؛ اپنا کیا حظ الملبوس ؛

افسون بقول برہان بروزن افیون (۱) خواندن کلماتی باشد مر عزائم خوانان و ساحران را بجہت حصول مقاصد خود و (۲) بمعنی حیلہ و تزویر ہم - صاحب ناصری فرماید کہ خواندن کلماتی است بطریق عزائم برای دفع چشم زخم و حفظ چیزی - و بقول صاحب رشیدی چیزیکہ برای جادوی کسی بخوانند یا منویسند و بقول سروری سحر است و حیلہ و فرماید کہ اوسون نیز گویند - خان آرزو در سراج ذکر معنی اول بحوالۂ رشیدی کردہ و معنی دوم را بحوالۂ برہان نوشتہ فرماید کہ معنی دوم مجاز معنی اول است بہار گوید کہ با لفظ بستن و خواندن و دمیدن و کردن مستعمل - مؤلف عرض کند کہ انحصار این ہرچہار نیست کہ از ملحقات ظاہر شود بالجملہ بتحقیق ما این اسم جامد زبان فارسی است بمعنی عزیمت مطلقاً و فسون بحذف الف مخفف او و اوسون بہ بدل مبدل این (عرفی ﷺ) از فسون عاقبت برسیفروزم روی زرد ؛ ور مزاج من بخار دوزخ و افسون یکی است ؛ (ظہوری ﷺ) وا از چشمان کہ خوابم را با فسون بستاند ؛ آب از چشم ترم بر نیل و جیحون بستہ اند ؛ (صاحب گلشن از سروری ﷺ) چہ افسانہ و افسون و بند است ؛ بجان خواجہ کاینہا ریشخند است ؛ (اردو) افسون بقول امیر (فارسی) مذکر (۱) جادو - منتر (امیر ﷺ) کیا ہاتھ مین اس افعی گیسو کو لگاؤن ؛

افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا ؛ (۲) فریب۔ مکر و حیلہ (فقرہ امیر) تمنے تو ابھی ایک ہی کر دیکھا ہے مجھے انہین ایسے ہزارون افسون یاد ہین "

افسون آموختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تعلیم افسون دادن است (مظہر ــه) نمیدانم بہار آموخت طفلان را چہ افسونی ؛ کہ در ہر خانہ می بینیم زنجیری و مجنونی ؛ (اردو) افسون سکھانا۔

افسون بدل بستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر افسون بستن کردہ و این بمعنی مسخر کردن دل کسی بافسون باشد (علی خراسانی ــه) از رہ مہر و محبت در دل ما جانہ کرد ؛ این ہمہ افسون بدلہا از رہ نیرنگ بست ؛ (اردو) افسون کرنا۔ کسی کے دل کو جادو سے مسخر کرنا۔

افسون پذیرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متاثر شدن از فسون باشد (طالب آملی ــه) مجنون تو افسانہ و افسون نہ پذیرد ؛ با بخیہ بی پند فلاطون نپذیرد ؛ (اردو) جادو یا افسون سے متاثر ہونا۔

(۱) افسون پرداز | استعمال۔ بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ بمعنی افسونگر باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ــه) فسون پرداز تر از عشق در عالم نمی باشد ؛ دم طفلان نادان مید مد پیران دانا را ؛ ظاہر است کہ سند متعلق بہ فسون پرداز است عیبی ندارد و مرادف این است - - - - - - - - - - -

(۲) افسون پژوہ | کہ صاحب بحر و ضمیمہ برہان ذکر این کردہ است ایہم اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱ و ۲) افسونگر۔ دیکھو افسا۔

افسونِ جدائی | استعمال۔ مرکب اضافی است و بقول بہار افسونی کہ برای جدائی دو کس خوانند و آنرا در تازی وعار البغض گویند

(ابو طالب کلیم سے) دم تیغ را ساحری شد پدید ٭ فسون جدائی بر اعضا دمید ٭ ظاہر است کہ از سند بالا فسون جدائی بحذف الف اول پیدا ست عیبی ندارد (اردو) افسون جدائی کہ سکتے ہین۔ وہ جادو منتر جو دو شخصون مین مفارقت پیدا کرنے اور جدائی کے لئے افسونگر کرتے اور پڑہتے ہین

افسون خوان | استعمال بقول بہار - مرادف افسون پرداز - اسم فاعل ترکیبی است (نظامی سے) آن فسون خانان کہ در تن جان بافسون می دمند ٭ پیش آن لعل فسون خوان لب افسون بستہ اند ٭ از سند پیش شدہ فسون خوان بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد - (اردو) دیکھو افسون پرداز -

افسون خوردن | استعمال - بقول بہار دیگر بمعنی فریب خوردن است متعلق بہ معنی دوم لفظ افسون (مولوی معنوی سے) زن بہ وزن بانگ کای ناموس کیش ٭ من فسون تو نخواہم خورد بیش ٭ ازین سند فسون خوردن بحذف الف اول پیدا است عیبی ندارد (اردو) فریب کہانا - دھوکا کھانا -

افسون داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صاحب افسون یعنی افسونگر بودن (ظہیر فاریابی سے) آنکہ در دین مسیحا شود از بیبت او ٭ نبرد جان اگر افسون مسیحا دارد ٭ تعریف افسون مسیحا بجا لیش کنیم (اردو) افسون سے واقف ہونا -

افسون دانستن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی یعنی از افسون واقف بودن است (نظامی سے) اگر خود عشق ہیچ افسون نداند ٭ نہ از سودای عشقت وارہاند (اردو) فسون جاننا -

افسون دمیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی خواندن افسون و دمیدن برکسی باشد چنانکہ نصیر ہمدانی آوردہ

(نثر) لب روزگار از غایت صدق افسون مهر
بر رویش دمیده" (عرفی سے) چراغ بزم تفهیم
نه شمع اہل دلیل ÷ که از دمیدن افسون آن و این
میرد ÷ (حافظ شیرازی سے) سیه مهر کسش افسونی
و معلوم نشد ÷ که دل نازک او مائل افسانه کیست
(اردو) افسون پھونکنا - بقول امیر منتر پڑھ کر
دم کرنا - (داغ سے) پڑھا جو میرے وقت ذبح
تو نے منھ ہی منھ مین کچھ ÷ پڑھی تکبیر یا کچھ پڑھ کے
افسون دستان پھونکا ÷

افسون ژند | استعمال - بقول صاحب آنند
بمعنی افسون آتش پرستان باشد مؤلف عرض
کند که مرکب اضافی است دیگر ہیچ (اردو) آتش
پرستون کا افسون -

افسون ساختن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی افسون کردن باشد و بهار -

افسون ساز | را نوشته که بمعنی افسونگر و هم
فاعل ترکیبی است (حشمت اصفهانی ع) چشم
فسون ساز تر اصد کافرستان در بغل ÷ ظاہر
است که درین مصرع استعمال فسون بدون الف
اول است عیبی ندارد (اردو) (۱) افسون
کرنا (۲) افسونگر - دیکھو افسا.

افسون شنیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی باور کردن افسون و حیله بازی
و در فریب آمدن باشد (حزین اصفهانی سے)
شنو فسون زهد که در تیره خاک هند ÷ هر کس نیافت
دولت دنیا فقیر شد ÷ ظاہر است که ازین
سند فسون شنیدن بحذف اول پیدا است عیبی
ندارد (اردو) فریب مین آنا - دھوکا کھانا -

افسونگر | استعمال - بقول بهار مرادف افسون
ساز مؤلف گوید که افسون کننده را گویند ہم
فاعل ترکیبی است و زیادت یای مصدری
افسونگری بمعنی حیله بازی باشد و مرادف عرضیت
سازی ہم که حاصل بالمصدر افسون ساختن است
(ظهوری سے) دران شهری که باشد رود گستر

ٹھوری قدر افسونگر چہ باشد ؛ (نظامی سہ)
چہ عمر بیست کو را بچندین خطر ؛ بافسونگری برد باید بسر ؛ (ارد و) افسونگر۔ دیکھو افسا۔ دھوکہ بازی۔ فریب دہی۔ (جادوگری۔ افسون سازی بھی کہ سکتے ہیں)۔

افسون گرفتن در مزاج | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر افسون گرفتن کردہ از معنی ساکت و بخیال ما افسون گرفتن در مزاج بمعنی اثر کردن افسون در مزاج باشد (فیضی سہ) افسانہ رفت در علاجش ؛ افسون نگرفت در مزاجش ؛ (اردو) افسون کا اثر کرنا۔

افسونِ گرگی | اصطلاح۔ بقول بہار فرنی است کہ چون پیش کسی باشد دیگری بر وی غالب نیاید۔ مؤلف گوید کہ بمعنی حیلہ گرگی باشد گرگ در حیلہ بازی معروف است ازینجاست کہ افسون گرگی حیلۂ را نام نہادہ اند کہ دیگری از ان آگاہ نشود و خبر نیابد (نظامی سہ) سیہ ماری افسون گرگی درو ؛ سرا ماسی از سبز برگی درو ؛ (اردو) بھیڑیے کی سی مکاری۔ یعنی گہری دھوکہ بازی جس سے دوسرا شخص واقف نہ ہو سکے۔

افسون گری | استعمال۔ ذکر این بذیل افسونگر گذشت (اردو) دیکھو افسونگر۔

افسونِ مسیحا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بہار صاحب بحر کنایہ از احیای موتی۔ (اسیری لاہجی سہ) با آن لب جان بخش اسیری کہ تو دانی ؛ افسانۂ افسون مسیحا نتوان گفت ؛ صاحب آصفی بحوالۂ صہبائی دہلوی فرماید کہ شاید عبارت از بالا رفتن مسیحا باشد بر آسمان گویا این افسون ایشانست کہ از دست یہود خلاص یافتند۔ بہرکیف نسبت افسون بحضرت عیسی غائت سوء ادب است (الخ) مؤلف عرض کند کہ چون مسیحا بحکم قم باذن اللہ مردہ را زندہ میکرد مخالفینش معجزۂ او را سحر نام کردند و اشارہ ہمین است

در کلام اسیری لاہجی یعنی اشارۂ اعجاز مسیحا بزبان مخالفینش کردہ و بدین وجہ کہ مقصود شاعر از بیان تفوّق اثر لب جان بخش یار بود او نخواست کہ اعجاز مسیحا را اعجاز نام نہد (اردو) دیکھو اعجاز مسیحا۔

افسون نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی افسون کردن است۔ (خسرو ؎) بیک فسون کہ نمودی در آمدی بدلم ٭ کنون ز دل بصد افسون نمی شوی چہ کنم ٭ ازین سند فسون نمودن بحذف الف پیدا است معنی ندارد (اردو) دیکھو افسون کرنا۔

افسونی بقول بہار رو وارستہ و اانند بمعنی افسون زدہ (محسن تاثیر ؎) افسونی چشم نیم مستی است ٭ آن نرگس ذو الخمار جادو ٭ ذو الخمار نام شخصی است کہ بسی را از اعدا بطعن نیزہ از جا در آوردہ صاحب اتتد گویدکہ ذو الخمار نام عوف بن الربیع ابن ذی الرمحین و وجہ تسمیۂ او آنکہ او در ستنعع زن خود کہ او را خمار ہم می گویند مقابلہ کردہ اکثری را بہ نیزہ زد و ہر کس از مجروحان او را پرسیدہ شد کہ کدام کس ترا زخمی کرد گفت ذو الخمار۔ (اردو) افسون زدہ وہ شخص جس پر جادو او رمنتر کا اثر ہو چکا ہو۔

افشا بقول بہار بالکسر بمعنی ظاہر و آشکار کردن و بالفظ دادن و شدن و کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست صاحب منتخب ذکر این کردہ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی ظاہر و آشکار را استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در لغات می آید (ظہوری ؎) در زبان قصہ پردازان سخن کوتاہ شد ٭ زانکہ در افشا نمی گنجد غم پنہان ما ٭ (ولہ ؎) بکام دشمن از افشای راز دل نمی بردم ٭ تف حسرت اگر میخورد خون از اشک غمازی ٭ (اردو) افشا۔ بقول امیر فاش (برق ؎) خواب مین شکوہ دل لب پہ

نہ آیا ہرگز بعد مرنے کے بھی افشا نہ مرا سانہ ہوا

افشا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ظاہر شدن است (سنجر کاشی سہ) سر ازل ور راز ابد پی مددوحی چون طلعتش	عدل تو ہر جا دہد افشا (اردو) افشا ہونا۔ اسکی مثال لفظ افشا پر کلام برق سے گزری ہے دیکھو افشا۔

افشادن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی (۱) افشاردن و افشردن و (۲) نیز بمعنی سخن فحش گفتن۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد و دیگر کسی از محققین ذکر این مصدر نکرد بخیال ما مخفف افشاردن بحذف رای مہملہ توان گرفت و معنی دوم مجاز باشد کہ سخن فحش گفتن مخاطب را افشاردن است طالب سند باشیم و بیان ماخذ این بر افشاردن باید (اردو) دیکھو افشاردن۔

افشار بقول برہان باشین نقطہ دار بر وزن دستار (۱) بمعنی افشردن باشد یعنی آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی در پی و (۲) ریزندہ نیز و (۳) خلانیدن و (۴) امر بدین معنی ہم یعنی بخلان و بیفشار و بریز و (۵) بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق ہمچون وزد افشار و (۶) نام طائفہ از ترکان۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ صیغۂ امر را بمعنی مصدر و فاعل آوردن غلط است و بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق ہم نیست و وزد افشار بمعنی مددگار دزد نباشد بلکہ آنکہ دزد را با مال گیرد و چیزی از وی بزور بستاند و بگذارد۔ یعنی چنانکہ بہ پیچ و تاب دادن جامۂ نمناک آب گیرند ہمچنین مال از دزد گرفت و نام قومی است از مغول ایرانیہ نہ طائفہ از ترکان (الخ) صاحب جہانگیری ذکر معنی چہارم و پنجم و ششم کردہ صاحب رشیدی فرماید

که قبیلهٔ از ترکان و افشارنده و امر با فشاردن و شریک همچون وز دافشار و (۷) بمعنی دشنام و فحش - صاحب سروری آورده که پیاپی ریزنده و افشارنده همچون آب افشار و بمعنی خلانند ه همچون خارافشار و نیز امر به ریختن و فشردن و بمعنی هرزه و فحش و هرزه گوینده و امر باین معنی نیز و صاحب ناصری فرماید که بمعنی افشردن و خلانیدن و بیفشار و بمعنی معین و شریک و نام طائفه از ترکان که از اولاد و شارخان است که بافشار مشهور شد صاحب جامع ذکر معنی سوم و چهارم و پنجم و ششم کرده خان آرزو در سراج گوید که بمعنی افشارنده و امر به افشاردن و فحش و دشنام و شریک و قبیلهٔ از ترکان - صاحب بهار عجم فرماید که چیزی که بزور سرپنجه از هم افشرده شود چون شیم و ست افشار و زردست افشار - الخ مؤلف - عرض کند که محققین تدقیق پسند و نازک خیال راه بحقیقت نبرده اند به تحقیق ما افشار بزیادت الف وصلی در اولش مزید علیه فشار است و فشار اسم جامد فارسی زبان که مرکب یافته می شود از فش و آر صاحب منتخب فرماید که فش در عربی زبان بالفتح و تشدید شین بمعنی بیرون شدن باد از مشک و به شتاب دوشیدن شیر از ناقه و آروغ دادن و پیروی و دزدی کردن و جای جمع شدن آب و سفله و نادان و سخن چینی کردن (الخ) و آر امر حاضر از آوردن که چون با اسمی مرکب شود افادهٔ معنی اسم فاعل کند - پس درین ترکیب تشدید شین معجمهٔ فش و مد الف آر باقی نماند و فشار بمعنی دوشیدگی آرنده بصورت اسم فاعل ترکیبی قرار یافت و فارسیان آنرا بطور اسم جامد کنایةً بمعنی ضغطه استعمال کردند که بقول منتخب بمعنی فشار و سختی و تنگی باشد که ذریعهٔ دوشیدن شیر است و تعلق دارد با معنی حقیقی ماخذ همین است حقیقت معنی اوّل و مصدر افشاردن که می آید از همین اسم جامد وضع شد انچه غالب دهلی

گوید کہ صاحب برہان صیغۂ امر را بمعنی مصدری آوردہ درست نیست۔ افشار درینجا اسم جامد
است نہ صیغۂ امر و ممکن است کہ بعد ازانکہ ازین اسم جامد مصدری وضع کنیم امرش ہم ہمین وزن
آید کہ ذکرش بمعنی چہارم کنیم ولیکن درینجا افشار را امر نتوان گفت بلکہ اسم جامد و اسم مصدر باشد
و بیچارہ برہان و نیز بعض دیگر محققین نتوانستند کہ معنی اسم جامد را بصراحتی بیان کنند کہ ما کردہ ایم
و عادت شان است کہ اسم جامد و حاصل بالمصدر را بمعنی مصدری بیان می کنند ازینجاست کہ برہان
مورد اعتراض غالب دہلوی شد۔ حالا عرض میشود نسبت معنی دوم کہ بقول برہان ریزندہ
باشد و صاحبان رشیدی و سروری و خان آرزو در سراج ہم ہمین معنی را نوشتہ اند و صاحب بہار عجم
ہمین معنی را بصورت مفعول ذکر کردہ قول ما اینست کہ تسامح ایشان است کہ معنی فاعلی و مفعولی
از افشار پیدا نمی شود تا آنکہ با اسمی دیگر مرکب نگردد باید کہ اول افشار را امر گیریم از مصدر افشاردن
و باز آنرا با اسمی مرکب کردہ اسم فاعل یا اسم مفعول ترکیبی قرار دہیم درین صورت البتہ معنی اسم فاعل
از افشار پیدا شود ولیکن نمی شود کہ بدون ترکیب از مجرد لفظ افشار این معنی را پیدا کنیم۔ حالا
اکنون نظر باید کرد بر معنی سوم کہ بقول برہان خلانیدن است و مقصودش از خلش باشد کہ حاصل
بالمصدر خلانیدن آمدہ طرز بیان او دائما ہمچنین است کہ در بیان حاصل بالمصدر معنی مصدری
را استعمال کند باقی حال این معنی ہیچ تعلق با ماخذ ندارد و جا دارد کہ مجاز گیریم کہ بقول صاحب بحر خلانیدن
متعدی خلیدن و خلیدن بمعنی چیزی در چیزی فرو رفتن است و در افشردن ہم با انگشتان
ہوست در چیز معمول بزور فرو می رود و بس۔ نسبت معنی چہارم عرض کنیم کہ امر
ہوست از مصدر افشاردن کہ می آید و شامل بر ہمہ معانی آن د کمال اسمعیل

(سـ) بخاک پاست که آب حیات ازو بچکد ؛ اگر مسودهٔ شعر من بیفشاری ؛ و معنی پنجم با ماخذ تعلق کلی دارد که فنش بمعنی پیروی دزدی کردن هم آمده چنانکه بالا مذکور شد اگرچه در مادهٔ این تخصیص است با دزد ولیکن فارسیان این را بطور عام بمعنی ممد و معاون و شریک و رفیق گرفتند همچون دزد و افشار بمعنی معاون دزد انچه غالب دهلوی دزد افشار را بمعنی محافظ دزد گرفته متعلق باشد بمعنی اوّل افشار و ازین لازم نمی آید که معنی پنجم نباشد و ما برای معنی بیان کردهٔ غالب از مولوی معنوی سندی هم یافته ایم (سـ) دلم دزد و نظر او دزد آن دزد ؛ عجب آن دزد و دزد افشار چونست ؛ حالا عرض می شود نسبت معنی ششم که اتفاق اهل تحقیق است که نام طائفه ایست از ترکان و صاحب ناصری وجه تسمیهٔ این طائفه بیان کرده است که بالا مذکور شد که مورث اعلای این طائفه اوشار خان نام شخصی بود پس لفظ اوشار که جزو نام اوست به تبدیل واو با فا (مطابق قاعدهٔ فارسی همچون وام و فام) اسم قبیلهٔ مذکور شد - مصنف صاحب لغات ترکی هم صراحت کرده که نام قومی از ترکمان قزلباش باشد انچه غالب دهلوی بتردید این معنی زحمت برداشته و این [illegible] ازمغول ایرانیان پنداشته بتحقیق نرسیده واگر فرض کنیم که در ایران هم نام قومی ازمغول باشد دلیل عدم وجود نام قومی از ترکمانان قزلباش نباشد - مجرد قول غالب دهلوی برخلاف همه محققین و خصوصاً محقق لغات ترکی اعتبار را نشاید و انچه صاحب رشیدی و خان آرزو معنی هفتم را ذکر کرده حیف است که سندی پیش نکرده و از محققین فرس اندرین خصوص کسی با او نیست و اگر معنی مثبته اش را تسلیم کنیم توانیم قیاس کرد که مجازاً متعلق باشد به معنی سخن چینی که بر لفظ فش درهمین بحث گذشت (اردو) (۱) دباؤ - بقول آصفیه توجه - زور

و (آب (۲) ٹپکنے والا ٹپکانے والا نچوڑنے والا - (۳) خلش بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث
خلید گی چبھن - کھٹک (۴) نچوڑ - چبھو - نچوڑنے اور چبھونے کا امر (۵) ممد - معاون - شریک
رفیق) - (۶) ترکون کے ایک طائفہ کا نام افشار ہے جو اوشار خان کی اولاد سے سمجھا جاتا ہے
(۷) فحش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - گالی دشنام - بیہودہ کلام -

افشاردن | بقول صاحب بحر بالفتح در ای
موقوف (۱) آب زور دست از چیزی گرفتن
و ریختن و (۲) پای محکم کردن کامل التصریف
مضارع این افشارد - صاحب نوادر نسبت معنی
اول فرماید که چیزی را سخت بهم گرفته زور کردن
تا خلاصه آن بیرون آید و (۳) خلانیدن - و
فرو بردن چیزی به چیزی و نسبت معنی دوم
گوید که محکم و استوار شدن و کردن است - صاحب
موارد در معنی اول زور پنجه را داخل کند یعنی بزور
پنجه خلاصه آن برآوردن و فرماید که افشار حاصل
بالمصدر این است - بهار نسبت معنی اول گوید
که ترجمه این در عربی عصر است و صاحب منتخب
نسبت عصر گوید که فشردن انگور و جز آن - صاحب

مؤید گوید که مرادف تپلیدن باشد مؤلف عرض
کند که ما بر لفظ افشار حقیقت و ماخذش ذکر کرده ایم
و این مرکب است از همان اسم جامد پس معنی حقیقی این
چیزی را تنگ گرفتن و زور کردن و به ضغطه آوردن
است و مجاز آنکه زور پنجه از چیزی آبدار آب بر آوردن
باشد فارسیان استعمال این برای چیزهای غیر آبدار
و نیز برای انسان هم کرده اند - چنانکه در ملحقات
این آید و این قریب است به معنی حقیقی و معنی دوم
و سوم مجاز آن - آنچه صاحب بحر پای را داخل معنی
دوم کرده درست نیست ما را درین خصوص با
صاحب نوادر اتفاق است - بالجمله اصل افشاردن
بدون الف چنانکه بر لفظ افشار صراحت کرده ایم
و فشردن و افشردن بحذف الف و دوم مخفف

این کہ می آید (اردو) (۱) نچوڑنا (۲) جمنا
جمانا۔ جیسے قدم جمنا۔ قدم جمانا۔ بقول آصفیہ
پافشردن کا ترجمہ۔ محکم ہونا۔ استوار رہنا۔ محکم
کرنا۔ استوار کرنا۔ مضبوط کرنا (۳) چبونا۔ ٹہونسنا

افشاردن کسی | استعمال۔ بمعنی تنگ در بر
گرفتن کسی را کہ مجاز معنی اول لفظ افشار است
(صائب ؎) سخت می خواہم کہ در آغوش
تنگ آرم ترا ٭ ہر قدر افسردہ دل را بیفشارم
ترا ٭ (اردو) چمٹنا۔ لپٹنا۔ گلے لگانا۔

افشاردن مسودۂ شعر | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ بمعنی غور کردن و خلاصہ دریافتن
از مسودۂ شعر باشد۔ صاحب موارد بر افشاردن
معنی خلاصہ بر آوردن ہم نوشتہ و این مجاز معنی
اولش باشد (نجیب الدین کلبایکانی ؎) نجابک
یاست کہ آب حیات ازو بچکد ٭ اگر مسودۂ شعر من
بیفشاری ٭ (اردو) مسودۂ شعر پر غور کرنا اوسکا
خلاصہ معلوم کرنا۔ اوسکا مطلب سمجہنا۔

افشا شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی ظاہر و آشکارا شدن است
(تاثیر اصفہانی ؎) تماری در محبت با غمی
می باختم پنہان ٭ رخی آمد برون از پردہ و این
راز افشا شد ٭ (اردو) افشا ہونا۔

افشا کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بہ معنی ظاہر و آشکارا کردن باشد
(والہ ہروی ؎) من نیز ہر انچہ ستر و اخفا ٭ دل
داشت بر تو کردم افشا ٭ (اردو) افشا کرنا۔

افشا گر | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و بہار
بمعنی آشکارا کنندہ (میرزا جلال الدین اسیر ؎)
اگر آہی کشم افشا گر صد راز می گردد ٭ اگر مژگان
زنم بر ہم پر پرواز می گردد ٭ مؤلف گوید کہ گر
کلمہ ایست کہ با اسمی مرکب شدہ افادہ معنی فاعل
کند و اگر این را مخفف گرای گیریم کہ امر مصدر
گرائیدن است جا دارد (اردو) افشا
کرنے والا۔

افشان بقول بهار (۱) آنچه بر کاغذ و جز آن از طلا و نقره محلول کنند و این را در عرف
غبار گویند و (۲) کاغذ و جز آن که بر آن افشان کرده باشند و کاغذ زر افشان و کاغذ زر افشانی و
کاغذ افشان و کاغذ افشانی هر چهار مستعمل و افشان کاغذ انواع است بعضی را افشان سرموری
و افشان چشم مور گویند و بعضی را افشان پشه خوانند ـ بهر تقدیر با لفظ داشتن و شدن و کردن مستعمل
خان آرزو در سراج فرماید که بالفتح (۳) افشاننده و (۴) امر با فشاندن و کاغذ را که زر افشان
گویند بدان سبب که اوراق طلا و نقره را حل کرده بر آن ریزند و افشانند و صحیح کاغذ زر افشان
یا کاغذ افشانی یا کاغذ زر افشانی بزیادت باشد و کاغذ افشان بدون یای نسبت بنظر نیامده
وهم او در چراغ گوید که افشان آنچه بر کاغذ کنند از طلا و نقره و شنگرف و نیز کاغذ و آنچه بدان
ماند که بر آن افشان کرده باشد ـ صاحب رشیدی بذکر معنی سوم و چهارم فرماید که چیزی که افشانده
شود و صاحب مؤید نوشته که ریزان و ریزنده و بریز ـ مؤلف عرض کند که این مرکب است
از فش و آن ـ صاحب برهان گوید که فش بالفتح در فارسی زبان بمعنی پریشان باشد و بقول
خان آرزو در سراج بحواله قوسی بمعنی زینت و نمایش هم پس فارسیان الف و نون را در
آخرش و الف وصلی در اولش آورده افشان کردند که مزید علیه فش باشد بمعنی پریشان و پراگنده
یا زیب و زینت و مجازاً مستعمل شد بمعنی اول که عمل افشان ـ کاغذ و چهره را زینت بخشد و
رشحات زر و طلا را پریشان کند و همین است اسم جامد و اسم مصدر افشاندن و افشانیدن
که می آید حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که بهار و خان آرزو ذکرش کرده به تحقیق ما افشان
بمعنی کاغذ یا (چیزی دیگر افشان کرده شده) نیامده ـ کاغذ افشان و کاغذ افشانی و کاغذ

زر افشان و کاغذ زر افشانی بقاعدۂ فارسی درست است مخفی مباد کہ تخصیص زر با افشان چنانچہ
بہار گفتہ درست نیست کہ افشان شنجرفی ہم بنظر رسیدہ و خان آرزو ذکرش کردہ و تخصیص
کاغذ چنانکہ خان آرزو کردہ درست نباشد کہ افشان بر غیر کاغذ ہم می شود ازینجاست کہ بہار تعمیمش
کردہ ۔ معنی سوم بیان فرمودۂ محققین نازک خیال نتیجۂ تسامح ایشان باشد کہ بخیال اسم فاعل
ترکیبی در امر حاضر معنی فاعلی را ذکر کردہ اند و این نمی شود تا آنکہ امر حاضر با اسمی مرکب نگردد ہمچو
کاغذ زر افشان کہ درین تمثیل زر افشان بمعنی افشان زر دارندہ اسم فاعل ترکیبی است و این
معنی در مجرد لفظ افشان نیست اکنون باقی ماند معنی چہارم و آن امر حاضر مصدر افشاندن و افشانیدن
است وبس ۔ اقسام افشان بمعنی اول و استعمال این لفظ با مصادر رفیق در ملحقات می آید (صائب
؎) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ٭ کہ چون شراب برون دادہ راز پنہان را ٭ بتحقیق
ما افشان بمعنی (۵) گریہ آمدہ و این استعارہ باشد (ظہوری ؎) زود بر نخل ہوس نے بار میماند
نہ برگ ٭ لرزۂ حسرت چنین گرمی دہد افشان ما ٭ (اردو) (۱) افشان ۔ بقول امیر (فارسی)
مونث ۔ عورتیں مقیش یا گوٹے کو باریک کتر کے آرایش کے لئے ماتھے پر چنتی اور بالون پر
چھڑکتی ہیں (میرزا دبیر ؎) لیلائے شب کے حسن کی دولت جولٹ گئی ٭ افشان جبین سے
مہر درخشان کی چھٹ گئی ٭ (بحر ؎) بالون پر افشان جو تھوڑی سی چھڑک دی یار نے ٭ مہ
عارض کی کرن ہر موے کاکل ہو گیا ٭ افشانی کاغذ کا ذکر بھی امیر نے فرمایا ہے ۔ یعنی افشان چھڑکا
ہوا کاغذ (فقرۂ امیر) افشانی کاغذ پر ایک رقعہ اور گیارہ اشرفیان اس پر رکھکر بھیجدین ۔ صاحب
آصفیہ نے لکھا ہے کہ چھڑکاو کیمیمی رنگ یا کوئی چمکدار چیز چھڑکی ہوئی ۔ چاندی سونے کا برادہ

جو آرایش کے واسطے ماتھے وغیرہ پر چھڑکتے ہیں (۲) افشانی کاغذ - افشانی چہرہ - مذکر (۳) چھڑکنے والا - اسم فاعل (۴) چھڑک - امر حاضر - (۵) گریہ - مذکر -

افشانِ چشمِ مور اصطلاح - بقول صاحب بحرِ عجم مرادف افشان سرِ مور کہ می آید نوعی از افشان کہ بر کاغذ وغیرہ کنند و این را در عرف افشان غبار گویند و چشم مور و سرِ مور بہ اشیای بسیار خورد و ریزہ اطلاق کنند و آرستہ ہم ذکر این کردہ از رفیع واعظ ؎ چو حرف دانۂ خالش قلم مذکور می سازد ؛ ورق را گریہ ام افشان چشم مور می سازد ؛ و خان آرزو در چراغ ہم این را آوردہ (سلیم ؎) صفحۂ رنگین خوان خود سلیمان جلوہ داد ؛ از سرِ شک عاجزان افشان چشم مور داشت ؛ بہار ہم بذیل لفظ افشان سند این آوردہ (میرزا عبد الغنی قبول ؎) ہمچو جم گوئی پریخانہ است دیوانم قبول ؛ گرچہ بر اوراق او افشان چشم مور نیست ؛ (اردو) نہایت باریک افشان - مونث -

افشان داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و سندش ہمان است کہ بر افشان چشم مور از کلام محمد قلی سلیم گذشت کہ بمعنی افشان دار بودن است (اردو) افشان کیا ہوا ہونا -

افشاندن بقول صاحب مؤید و لوادر و بہار (۱) بمعنی ریختن و پاشیدن صاحب بحرِ عجم ذکر این کردہ فرماید کہ مخفف افشانیدن و کاف الصفر و مضارع این افشاند مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از افشان و علامت مصدر دن و ما بر افشان ذکر ماخذش کردہ ایم و معنی حقیقی آن پریشان پس افشاندن مصدر است از ہمین اسم جامد و اسم مصدر بمعنی پریشان کردن و معنی ریختن و پاشیدن از معنی حقیقی پیدا شد مخفی مباد کہ افشاندن بدون الف اول اصل باشد و افشاندن

بزیادت الف وصلی مزید علیهش که حقیقت این
بر افشان مذکور شد و ضرورت ندارد که این را
مخفف افشانیدن گیریم بلکه مرادف آن است و
در افشانیدن یای تحتانی قبل علامت مصدر
زائد باشد و افشانی حاصل بالمصدر نیست
که بجای خودش می آید (اردو) چھڑکنا ۔

(۲) افشاندن ۔ بقول صاحب موارد و نوادر
و مؤید بمعنی نثار کردن ۔ صاحب بحر عجم هم ذکر
این کرده (حزین اصفهانی ؎) جبریل باین مرگ
مرو است که جان را ؛ پروانه صفت در قدم یار
فشانم ؛ (جامی ؎) گر دست دهد هزار جانم ؛
در پای مبارکت فشانم ؛ عیبی ندارد که ازین سند
فشاندن جان پیدا است که بدون الف اول است
و این مجاز معنی حقیقی است که بمعنی اول ذکرش کرده ایم
(اردو) نثار کرنا ۔ چھڑکنا ۔

(۳) افشاندن ۔ بقول موارد بمعنی نوشتن هم آمده
رقم افشاندن مؤلف عرض کند که غور نفرموده است
مجرد افشاندن بمعنی نوشتن نیامده و از سندش
هم رقم فشاندن بمعنی نوشتن پیدا است (طالب
آملی ؎) رقم مشکین فشاند کلک راقم غائباً مو
زچین زلف او پیچیده بر نوک قلم دارد ؛ (اردو)
لکھنا ۔ دیکھو افشاندن رقم ۔

(۴) افشاندن ۔ بقول موارد و بهار و نوادر حرکت
دادن چیزی را بطریق معهود ه چون افشاندن
پر و افشاندن دامن و افشاندن دست ۔ و
افشاندن دست و پا مؤلف عرض کند که این
معنی در خور آن نیست که ذکرش بر سبیل تعمیم کنیم
همه تمثیلاتش بجای خودش همدرین سلسله می آید
و ما صراحت معنی هر یکی بجایش کنیم و اینهم مجاز معنی
حقیقی است (اردو) ہلانا ۔ حرکت دینا ۔ جھٹکنا

(۵) افشاندن ۔ بقول موارد بر تافتن درهم
و دینار بزر و زناختن ابهام برای استعلام سره از
ناسره بطریقیکه معهود صرافان است صاحب نوادر
هم ذکر این کند و هردو از کلام حکیم خاقانی سند گرفته اند

(س) زرّی که بود خلاص کانی ؛ آواز دهد چو برفشانی ؛ مؤلف عرض کند که این سند برفشاندن است نه افشاندن طالب سند دیگر باشیم بالجمله این هم مجاز معنی حقیقی است (اردو) روپیہ یا اشرفی وغیرہ کو انگوٹھے کی حرکت سے اڑا کر پھینکنا

(۶) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی بستن چون چلّه افشاندن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و این هم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (حسین ثنائی س) بی عقاب تیر هر سو صد شکار افگنده ام ؛ چلّه از شست هنر چون بر کمان افشانده ام (اردو) لگانا - باندھنا جیسے چلّه کمان پر لگانا - باندھنا -

(۷) افشاندن - بقول موارد بمعنی انداختن - همچو افشاندن پرتو و افشاندن خاک بر سر - و افشاندن جرعه - دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و سند هر یکی بجای خودش در همین سلسله می آید و این هم مجاز معنی حقیقی است (اردو) ڈالنا -

(۸) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی کاشتن - چون تخم افشاندن - انهم متعلق و مجاز معنی حقیقی است - (صائب س) هر کسی تخمی بخاک افشاند و ما دیوانگان ؛ دانهٔ زنجیر در دامان صحرا کاشتیم ؛ (اردو) بونا -

(۹) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی نازل همچون راحت افشاندن و رحمت افشاندن - (عرفی س) هر کجا تاثیر غم را داده اذن عموم ؛ شادی راحت فشان را ناتوان انداخته ؛ (مولوی معنوی س) امروز بر شهنشه رحمت همی فشاند ؛ هم در بهشت رضوان هم بر سپهر اختر ؛ مؤلف عرض کند که این معنی هم متعلق و مجاز معنی حقیقی است (اردو) پہنچانا -

(۱۰) افشاندن - بقول صاحب موارد بمعنی بر داشتن است چون افشاندن دست از چیزی مؤلف گوید که بخیال ما کشیدن دست از چیزی

بہتر از برداشتن است کہ معنی مجاز را بآ حقیقی
متعلق گرداند (مولوی معنوی ؎) طبع سیر
آمد طلاق از وی براند ٭ پشت بروی کرد و
دست از وی فشاند ٭ (اردو) کھینچنا۔ جھٹکنا
(۱۱) افشاندن۔ بقول صاحب موارد بمعنی
کردن چنانکہ افشاندن کرشمہ (عرفی ؎) کدام
شہوت از آبای سبعہ صادر شد ٭ کدام نطفہ
کہ از امہات اربعہ زاد ٭ کہ روزگار بجولو د
دشمنان توام ٭ دو صد کرشمہ بیفشاند در بہار کیاد
مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق و مجاز معنی
حقیقی است (اردو) کرنا۔
(۱۲) افشاندن بقول صاحب موارد بمعنی
صاف و پاک کردن است چنانکہ افشاندن
غلہ مؤلف گوید کہ اینہم متعلق و مجاز معنی
حقیقی است کہ برای صاف و پاک کردن غلہ
آنرا ببالا یعنی زیر می ریزند کہ خس و خاشاک از
ہوا جدا شدہ غلہ خالص بر زمین می افتد۔ دہم
چاولی کنند۔ صراحت کامل این بر افشاندن غلہ
می آید۔ (اردو) اسانا۔ پچھوڑنا۔ دیکھو
(افشاندن غلہ)

افشاندن آستین | مصدر اصطلاحی۔
مرکب اضافی۔ ہمان است کہ در ممدودہ گذشت
(اردو) دیکھو آستین افشاندن۔

افشاندن اشک | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ ہمان است کہ بہ اشک افشاندن
گذشت (اردو) دیکھو اشک افشاندن۔

افشاندن بال | مصدر اصطلاحی مرکب
اضافی بمعنی گذرنہ مرغان است یعنی ریختن
پر مرغان کہ در اوقات مقررہ بسلسلۂ قائمہ
می ریزد۔ سند این بر افشانی می آید (اردو)
گر زمین آنا۔ بقول آصفیہ پرند کا پر جھاڑنا۔
پس اس فارسی مصدر کا ترجمہ پر جھڑنا۔

افشاندن پرتو | استعمال۔ مرکب اضافی
بمعنی پرتو افگندن است متعلق بہ معنی ہشتم افشاندن

چنانکہ ظہوری گوید (ے) آفتاب عشق طالع شد سیہ روزی گذشت ؛ از سواد شام پرتو بر سحر افشاندہ ایم ؛ چون برون آمد نگہ را ہی بجائی می رود ؛ پرتو دیدار بر بام نظر افشاندہ ایم ؛ مخفی مباد کہ معنی افشاندن درین جا مجاز معنی حقیقی است کہ بر لفظ افشان گذشت (اردو) پرتو ڈالنا ۔ سایہ ڈالنا ۔

افشاندنِ تازہ روئی استعمال ۔ بمعنی تازہ روکردن و تازگی بخشیدن و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ے) بر روی گریۂ من خندید غنچۂ او ؛ صد باغ تازہ روئی افشاند بر گلایم ؛ (اردو) تازگی بخشنا ۔

افشاندنِ تخم استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی کاشتن تخم است کہ تخم را بر زمین می زنند و می افشانند و معنی افشاندن درین جا متعلق است از معنی حقیقی و سند این بر معنی ہشتم لفظ افشاندن گذشت (اردو) تخم بونا ۔

افشاندنِ ثمر استعمال ۔ مرکب اضافی ریختن ثمر بمعنی متعدی و معنی افشاندن درینجا مجاز معنی حقیقی است (ظہوری ے) بر سر کوی خرابی جان و دل گردیدہ فرش ؛ از نہال آرزو بر خود ثمر افشاندہ ایم ؛ (اردو) پھل گرانا ثمر حاصل کرنا ۔

افشاندنِ جان مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی نثار کردن جان است و متعلق معنی دوم افشاندن و سند این ہمدر انجا گذشت داز عرفی ہم یافتہ ایم (ے) فرصتم نیست کہ در پای تو جان افشانم ؛ بسکہ می آیدم از دیدن بالای تو خوش ؛ (اردو) جان نثار کرنا ۔ صاحب آصفیہ نے چھڑکنا پہ جان چھڑکنا بھی لکھا ہے ۔

افشاندنِ جرعہ استعمال ۔ مرکب اضافی بمعنی انداختن جرعۂ شراب بر زمین باشد متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (عرفی ے) از جرعۂ خویش

اگر بخاک افشانم ؛ دریای محیط از و بکشتی گذرد
(طالب ـــ) ما صبوحی طلبان صوفی صافی
نفسیم ؛ جرعه بر صبح فشاندلب میخوارهٔ ما ؛ (اولی
ـــ) اگر شراب خوری جرعهٔ فشان بر خاک ؛
ازان گناه که نفعی رسد بغیر چه باک ؛ (اردو)
گھونٹ پھینکنا ۔ بقول آصفیہ شراب بمقدار
جرعہ زمین پر ڈالنا تاکہ اسکے نشہ مین فرق نہ آئے
یا نظر نہ لگ جائے ۔ شرابیون کا دستور ہے
کہ جب وہ شراب پیتے ہین تو اسمین سے ذرا سی
زمین پر گرا دیتے ہین (منیر ـــ) کیا خاک پر
لٹاتی ہین ساقی کی شوخیان ؛ پھینکے زمین پر
مری نیت کے گھونٹ ہین ؛

افشاندن چلہ بر کمان (مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی بمعنی فشاندن و بستن چلّہ بر
کمان است و کمان را زہ کردن متعلق بہ معنی
ششم افشاندن ۔ سند این ہمدر انجا مذکور
شد (اردو) چلّہ چڑھانا ۔ بقول آصفیہ
کمان کو زہ کرنا ۔ تانت کو تان کر کمان کے
اوپر لگانا ۔

افشاندن چیزی از آستین (مصدر
اصطلاحی) ظاہر کردن آن چیز باشد و عرضہ
دادن آن چنانکہ عرفی گوید (ـــ) ہزار حسن
کہ شعرم ز آستین افشاند ؛ کہ روضہ روضہ گلم
از دماغ می روید ؛ افشاندن درینجا متعلق بہ
معنی حقیقی است (اردو) کسی چیز کو ظاہر
کرنا ۔ پیش کرنا ۔

افشاندن خاک استعمال ۔ مرکب اضافی
بمعنی افگندن و انداختن خاک است و
متعلق بہ معنی ہفتم افشاندن (وحشی جوشقانی
ـــ) انچنان گشتہ ام از ضعف کہ می افشانم ؛
خاک کوی تو بامداد صبا بر سر خویش ؛ (اردو)
خاک ڈالنا ۔

افشاندن خزان مصدر اصطلاحی مرکب
اضافی بمعنی دور کردن خزان باشد و اینجا

متعلق و مجاز بمعنی حقیقی است (ظہوری سہ)
خوش آنکہ با و بہار وصال افشاندۂ زنخل گلشن
امید ما ثمرانی چند ؏ (اردو) خزان کو دفع کرنا۔

افشاندنِ خورشید و ماہ | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ کنایہ باشد از روشن کردن۔
(ظہوری سہ) شمع اقبال شبستان تمنا دگرست
یکسہان خورشید و مہ بر بام دور افشاندہ ایم ؏
(اردو) روشن کرنا۔

افشاندنِ خون | مصدر اصطلاحی۔ مرکب
اضافی۔ بمعنی ریختن خون است کہ متعلق و مجاز
بمعنی حقیقی است (عرفی سہ) گرنہ اظہار شفق
می کند از کشتن صید ؏ خون مرغان زچہ در چنگل
باز افشاندہ (ظہوری سہ) خون دل بر خاک
می افشانم از دولاب چشم ؏ تا مرا سودای آن
چاہ زنخدان آمد است ؏ (اردو) خون چھڑکنا۔

افشاندنِ دامن از چیزی | مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی۔ کنایہ باشد از اعراض و کنارہ کردن
از ان چیز۔ اشارۂ این بمعنی چہارم افشاندن گذشت
(ظہوری سہ) نگہ دامن افشاند بر توتیا ؏ بہ مژگان
غبار رہی نخیتم ؏ (ولہ سہ) مرہمی بر دل ز نوک
نیشتر افشاندہ ایم ؏ از د اداد امن زخم جگر افشاندہ ایم
(اردو) دامن جھٹک لینا۔ بقول آصفیہ پیچھا
چھڑالینا۔ الگ ہو جانا۔ انکار کرنا۔ دکن میں
دامن جھٹکنا کہتے ہیں۔

افشاندنِ دانہ | استعمال۔ مرکب اضافی
بمعنی کاشتن است کہ در وقت کاشت دانہ
را در کشت زار می افشانند۔ ما اشارۂ این بہ
معنی ہشتم افشاندن کردہ ایم و این مرادف
افشاندن تخم است کہ گذشت (صائب سہ)
شمع روشن شد چو اشک از دیدۂ بینا فشاند ؏
خوشہ برداشت ہر کس دانۂ اینجا فشاند ؏ (اردو)
دیکھو افشاندن تخم۔

افشاندنِ دُر | استعمال۔ مرکب اضافی
بمعنی نثار کردن دُر است از قبیل افشاندن جان

کہ گذشت و افشاندن گوہر و گہر کہ می آید و این متعلق بہ معنی دوم افشاندن است (عرفی ؎) گرد ل اہل حقیقت در ر ا ز افشاندہ زاہد اندرین دل گرد مجاز افشاندہ (اردو) گوہر نثار کرنا۔ گوہر چھڑکنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ چھڑکنا بقول آصفیہ بمعنی نثار کرنا مستعمل ہے۔

افشاندن دُرد استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی انداختن و افگندن دُرد (ظہوری ؎) خندہ شیرین بکام تلخ در کار است بارہ در دجام تلخکامی بر شکر افشاندہ ایم (اردو) دُرد چھڑکنا۔

افشاندن دست بر چیزی مصدر اصطلاحی مرکب اضافی مرادف افشاندن دامن از چیزی است کہ گذشت (ظہوری ؎) از تو غیر از تو نمی خواہد ظہوری ہیچ چیز دست بر ہر آرزوی مختصر افشاندہ ایم اشارہ این بہ معنی دہم لفظ افشاندن گذشت (اردو) ہاتھ کھینچنا۔

افشاندن دست و پا مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی دست و پا زدن باشد کہ در وقت نزع بسمل و مانند آن بوقوع آید صاحب موارد بہ معنی چہارم افشاندن ذکر این کردہ (باقر کاشی ؎) پس از کشتن خلاصی دہ زبند خویش باقر را مبادا دست و پائی در دم جان کندن افشاندہ (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔

افشاندن دود دل بر روی دعا مصدر اصطلاحی۔ افشاندن درینجا متعلق بمعنی حقیقی است و این کنایہ باشد از موثر کردن دعا و دعا بصدق دل کردن (عرفی ؎) نور عمل و ادشمع صفا و دود دل افشاند بروی دعا (اردو) صدق دل سے دعا کرنا۔

افشاندن راحت مصدر اصطلاحی مرکب اضافی۔ بمعنی راحت رساندن است و متعلق بہ معنی نہم افشاندن شد این ہمہ از انجاندکور شد (اردو) راحت پہنچانا۔ راحت بخشنا۔

افشاندنِ رحمت | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی مورد رحمت کردن و متعلق بمعنی نہم افشاندن شد این ہمہ آنجا مذکور شد (اردو) رحمت نازل کرنا۔

افشاندنِ رقم | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی کہ بمعنی رقم کردن و نوشتن باشد ما ہنارہ این بمعنی سوم افشاندن کردہ ایم و سند این ہمہ آنجا مذکور (اردو) لکھنا تحریر کرنا - رقم کرنا۔

افشاندنِ زلف | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بقول صاحب بحر برباد دادن آن و این متعلق و مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (صائب ؎) بیا در جلوہ ای سرو روان تا جان بیفشانم ؛ بیفشان زلف کافر کیش تا ایمان بیفشانم ؛ (اردو) زلف کو پریشان کرنا - یہ معشوقوں کے ناز و ادا میں داخل ہے۔

افشاندنِ سلسلہ | مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی - بمعنی حرکت دادنِ سلسلہ چیزی است و این مجاز معنی حقیقی افشاندن باشد (عرفی ؎) چہ عجب گر دل محمود فرو ریزد خون ؛ گر صبا سلسلہ زلف ایاز افشاند ؛ (اردو) سلسلہ جنبانی کرنا ہلانا۔

افشاندنِ شکر | استعمال - مرکب اضافی متعلق بمعنی حقیقی است کہ ریختن شکر باشد (ظہوری ؎) چہ شاہی تو کز آن لب ہا شکر بر ہر کس افشانی ؛ نہ پاشی گر نمک بر سینۂ افگار می گنجد ؛ (اردو) شکر چھڑکنا - جیسے نمک چھڑکنا۔

افشاندنِ عنبر | استعمال - مرکب اضافی بمعنی ریختن عنبر باشد متعلق بمعنی حقیقی و کنایہ از بوی خوش رساندن (انوری ؎) تا نسیم عنبر افشانی کہ خلق خواجہ راست ؛ از فلا مانش یکی در باغ ریحان آمدہ است ؛ (اردو) عنبر افشانی کرنا عنبر چھڑکنا - خوشبو پھیلانا۔

افشاندنِ غلہ | استعمال - مرکب اضافی (۱) بمعنی ریختن غلہ از بالا بزیر تا خس و خاشاک جدا شود

در ہوا بہ پرد و غلّہ خالص بر زمین اند ہمین است طریقۂ فلاحان ہند و عجم و معاصرین عجم استعمال این کنند و غلّہ را باد دادن مرادف این و (۲) غلّہ را بہ غلّہ افشان وجا و لی صاف و پاک کردن ہم کہ بعربی نصف خوانند - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) بھوسی اڑانا - یہ دکن کا محاورہ ہے یعنی غلّہ کو بلندی پر سے گرا کر صاف و پاک کرنا تاکہ ہوا سے بھوسی وغیرہ اڑ جائے - اور غلّہ خالص زمین پر گرے - حضرت امیر نے اس کو اسانا کہا ہے (۲) پچھوڑنا -

افشاندن قطره (۱۶۵۵) استعمال - مرکب اضافی است متعلق بہ معنی حقیقی (عرفی ؎) کدام قطرۂ خوی لیلی از جبین افشاند ٭ کہ گاو گریہ برون از دو چشم مجنون شد ٭ (ولہ ؎) عرق شبنم خلد است ہر آن قطرہ خوی ٭ کہ سمند تو بیگاہ تک و تاز افشاند ٭ (اردو) قطرہ ٹپکانا -

افشاندن کرشمه مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی یعنی کرشمہ کردن است و مجاز بمعنی حقیقی و سند این بر معنی یاز دہم افشاندن گذشت (اردو) کرشمہ کرنا -

افشاندن گرد (۱۶۵۶) استعمال - مرکب اضافی متعلق و مجاز بمعنی حقیقی است بمعنی دور کردن گرد و من وجہ بامعنی دوازدہم افشاندن تعلق دارد و سند این از کلام عرفی بر افشاندن دُر گذشت ٭ (اردو) گرد جھٹکنا -

افشاندن گلاب (۱۶۵۷) استعمال - مرکب اضافی متعلق بہ معنی حقیقی افشاندن است بہ معنی پاشیدن گلاب (عرفی ؎) شاہد حسن از ان خون شہید ان طلبید ٭ کان گلابیست کہ در دامن ناز افشاند ٭ (اردو) گلاب چھڑکنا -

افشاندن گوهر و گهر (۱۶۵۸) مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - مرادف افشاندن دُر است کہ گذشت (عرفی ؎) انچہ در انجمن اہل صفا جلوہ کند ٭ دست ہر ذرّہ پر و گوہر راز افشاند ٭

باعجت گہر عجز و نیاز افشاند ؛ حسن مغرور بر و دامن ناز افشاند ؛ (اردو) گوہر چھڑکنا گوہر نثار کرنا۔

(۱۶۵۹) **افشاندن لب از گفتار** (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی کنایہ باشد از ساکت شدن (ظہوری ص) بحمد اللہ عمل نگذشت رنج علم را ضائع ؛ لب از گفتار افشاندم بکردارم در آویختم ؛ (اردو) خاموش ہونا۔

(۱۶۶۰) **افشاندن مرہم** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی قائم کردن و نہادن مرہم بر زخم است صاحب موارد سند این را بمعنی سوم افشاندن متعلق کردہ تابع اوست مانندی از کلام ظہوری بر افشاندن دامن نوشتہ ایم کہ مصرع اول آن سند این باشد (اردو) مرہم لگانا۔

(۱۶۶۱) **افشاندن ناز** (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی بمعنی ناز و ادا کردن است چنانکہ عرفی گوید (ص) مفشانید بیابان دلم نقد مراد ؛ کہ بر و طعنہ زند ہمت و ناز افشاند ؛ (اردو) ناز و ادا کرنا۔

(۱۶۶۲) **افشاندن نغمہ از لب** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی آغاز کردن نغمہ باشد و سرودن مجاز معنی حقیقی است (عرفی ص) اثر نیش دہد در دل ریشم عرفی ؛ مطرب آن نغمہ تر کز لب ساز افشاند ؛ (اردو) گانا۔

افشان ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف افشان کردن است بر کاغذ یا غیر آن - سند این بر افشان چشم مور گذشت (اردو) دیکھو افشان کردن۔

(۱) **افشان سرمور** اصطلاح
(۲) **افشان سرموری** - صاحب بحر نسبت (۱) گوید کہ نوعی از افشان کہ بر کاغذ و غیرہ کنند مرادف افشان چشم مور کہ گذشت فارسیان سرمور بر اشیای بسیار خورد و ریزہ اطلاق کنند (۲) وارستہ این را بیای نسبت

در آخر نوشتہ واز تاثیر سند آوردہ (ف) ابر
سرلوح بیاض انبساط عاشق است نوازترشح
چون ہوا افشان سرسوری کند؛ بخیال او (۲م)
یای وحدت ہم توان گرفت (اردو) (۱)
(۲) نہایت نازک افشان جس کو افشان غبار
کہہ سکتے ہین - مذکر -

افشان کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ ہمان
افشان ساختن است بمعنی حقیقی یعنی کاغذی
یا روئی را بافشان زیب دادن (فکری اصفہانی
ف) گل گل عرق کہ بر رخ پر خال کردہ؛ افشان
نقرہ بر ورق آل کردہ؛ (اردو) افشان کرنا
صاحب آصفیہ اور امیر نے اسکو مخصوص فرمایا ہے
رنگ کے ساتھ حالانکہ لفظ افشان مین صرف
رنگ کی تخصیص نہین ہے - امیر مغفور نے
افشان جانا پر فرمایا ہے کہ سلیقے سے پیشانی اور
رخسارون پر افشان لگانا (سرور ع) افشان
جانا اگر جم جم نصیب ہو؛ اور افشان چننا
اور لگانا کو افشان جانا کا مرادف لکھا ہے
(وزیر ف) یار پیشانی وابرو بہ چنے گا افشان
؛ آج محراب عبادت مین چراغان ہوگا؛
(مونس ف) تارون کے ٹوٹنے کی جو جبین
انکو بھا گئی؛ افشان لگا لگا کے چھڑائی تمام رات
آپ ہی نے افشان چھڑکنا پر فرمایا ہے کہ بالون
پر افشان ڈالنا (آتش ف) افشان چھڑک
کے یار نے زلف سیاہ پر؛ دکھلا دیا وہ جنسے
جو تھے مالدار سانپ؛ آپ ہی نے افشانی
کاغذ پر فرمایا ہے کہ افشان چھڑکا ہوا کاغذ

افشان گشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی افشان شدن و افشان قرار
یافتن است (ملغزای مشہدی ف) افشان
داغ چون دم طاؤس گشتہ ام؛ داغم از ین کہ
غیر نگذر زخمی شود؛ (اردو) افشان ہونا - افشان
کی جانا - افشان قرار پانا -

افشانی حاصل بالمصدر افشاندن ـ و افشانیدن باشد ـ چنانکه بال افشانی که از مصدر مرکب افشاندن بال است (ظهوری ؎) گرد و بر تارک همای بخت بال افشانی ٭ شاهان دل بدام خط و خال انداختیم ٭ (وله ؎) همایون طایر دل ذوق بال افشانی دارد ٭ در ان بستان که از پرهای مرغان دام میرویدﺀ (اردو) پهڑکاو ـ مذکر ـ

افشانیدن بقول صاحب بحر و موارد و نوادر مرادف افشاندن که گذشت کامل التصریف مضارع این افشاند مؤلف عرض کند که اینهم همانست که بر افشاندن مذکور شد یای زائد قبل علامت مصدر زائد است مطابق قاعدۀ فارسی که در مصادر جعلی می آید و با صول ما مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) دیکهو افشاندن ـ

(۱) افشای صاحب شمس ذکر (۱) کرده و صاحب انند **(۲) افشای راز کردن** (۲) را آورده مؤلف گوید که ضرورت این بحث نداشت که افشا و افشا کردن بجایش مذکور شد و یای تحتانی در (۱) زائد است موافق قاعدۀ فارسی و در (۲) زیادت تحتانی بضرورت اضافت است بسوی راز دیگر هیچ (اردو) (۱) و (۲) دیکهو افشا و افشا کردن ـ

(الف) افشر صاحب شمس نبشت (الف) گوید که بضمتین بمعنی سخت دویدن و **(ب) افشردانیدن** خوشی نمودن در خدمت است دیگر کسی از محققین ذکرش نکرد **(ج) افشردن** مؤلف عرض کند که قولش اعتبار را نشاید که با ماخذ هیچ تعلق ندارد و سندی برادعای خود نیارد و کسی از محققین با او نیست بخیال ما جز این نیست که (الف) بحذف الف دوم مخفف افشار باشد که گذشت و ماخذش همدرانجا مذکور شد و اصل این فشر است بدون الف وصلی چنانکه اصل افشار بدون الف اول فشار باشد ـ وجا دارد که فشر را اصل گیریم و فشار را

مزید علیہ آن زیادت الف بہر دو صورت ماخذ این فشَ است کہ ذکرش برافشار کردہ ایم۔
اگر اصلیت فشَر را تسلیم کنیم رای مہملہ را بر آخر لفظ فشَ زائد گیریم۔ چنانکہ فارسیان فشار را فشار
کردہ اند باقی حال (افشر) و (فشر) اسم جامد زبان فارسی و برہمہ معانی افشار و فشار شامل
فارسیان ازہمین اسم مصدر مصدر (ب) و (ج) ساختہ اند۔ صاحب بحر عجم نسبت (ب) گوید کہ
متعدی (ج) باشد و دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ (ب) متعدی بہ دو
مفعول است و (ج) متعدی بیک مفعول و مرادف افشاردن کہ گذشت۔ صاحب بحر
(ب) فرماید کہ (۱) آب از چیزی بزور دست گرفتن و ریختن پی و رپی و (۲) خلانیدن و
(۳) پای محکم کردن۔ سالم التصریف و مضارع این افشرد و بقول صاحب موارد و نوادر
مرادف افشاردن۔ خان آرزو در سراج نسبت (ج) فرماید کہ آب از چیزی برآوردن بدست
مطلقاً نہ بزور دست ازہمین است افشردہ گر کہ بمعنی عصار آمدہ چنانکہ توسی گفتہ و ذکر معنی دوم
ہم کردہ و در چراغ ہدایت معنی سوم را ہم نوشتہ بالجملہ این مرادف افشاردن باشد بہر سہ معانی
کہ تصفیہ آن ہمہ را انجا کردہ ایم۔ انچہ خان آرزو برخلاف جمہور محققین زور دست را از معنی
اول خارج می کند و بتائید خیال خود افشرہ گر یعنی عصار را پیش می فرماید قابل غور است۔
بخیال ما و از افشرہ گر و عصار نپرسید کہ زور دست داخل عمل است یا نی۔ عصار لغت زبان
عربست بمعنی روغن گر و افشرہ گر ترجمہ آن در فارسی است و در زمانہ پیشین عصاران چیزی را
کہ روغن از و می خواستند در ہاونش می کوفتند و پس ازان بزور دست می افشردند تا روغن
می بر آمد و در زمانہ مابعدش آلہ از برای این کار وضع شد کہ بدون زور دست بوسیلۂ آن روغن

می بر آید۔ ہمین سبب باشد کہ محقق نازک خیال زور دست را از معنی مصدر افشردن میخواہد کہ دور کند دنی و اندکہ ماخذ این فشّ است در معنی فشّ ہم غور نمی فرماید کہ دو شیدن شیر است و دوشیدن شیر زور پنجہ می خواہد قائل (اردو) (الف) دیکھو افشار (ب) (۱) نچوڑوانا (۲) جبوانا (۳) جموانا۔ قایم کروانا (ج) دیکھو افشاردن۔

(۱) افشردن آستین — مصدر

(۲) افشردن آستین بر دیدہ — اصطلاحی

(۱) کنایہ باشد از رد گردانیدن و پیدا نکردن و (۲) بمعنی صاف و پاک کردن اشک از چشم و دلاسا شدن و غمخواری کردن (ظہوری سلہ) برنجوشد تا باشک از سینہ گوہرہای غم؛ دیدہ برد دیدۂ تر آستین افشردہ ایم؛ (اردو) (۱) دیکھو آستین افشاندن کے پہلے معنی (۲) غمخواری کرنا۔ دلاسا دینا۔

افشردن پا — (مصدر اصطلاحی) مرکب اضافی بمعنی محکم کردن پای و ثابت قدم بودن کہ پا لغزیدہ نباشد و این متعلق است بہ معنی سوم افشردن (ظہوری سہ) بر دل آشفتہ طغیان

جنون افشردہ پا؛ راہ بیراہی اگر گردیم سر برپا مگیر؛ (ولہ سہ) بر غم پا بمہر غیر افشردہ؛ بفصر دست خود را بیوفا کردہ؛ (عرفی سہ) عرفی از عہد فلک زود نگردی امید؛ این قیامیست کہ افشردن پائی دارد؛ (اردو) قدم گاڑنا۔ بقول آصفیہ پاؤں جمانا۔ جم ہو جانا۔ ثابت قدم ہونا بھی کہ سکتے ہیں۔

افشردن پنجہ — مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی کنایہ باشد از غالب آمدن بر حریف در پنجہ کردن۔ صاحب بحر ذکر این بر پنجہ افشردن کردہ کہ می آید۔ مخفی مباد کہ معنی حقیقی این محکم کردن پنجہ باشد متعلق با معنی سوم افشردن و پیچیدن پنجہ مجاز آن کہ چون در مقابلہ پنجہ کسی

محکم و قائم شود پنجهٔ مقابل خود را مغا می پیچد و
غالب می آید - صاحب موارد باستناد کلام
صائب بذیل افشردن معنی پیچیدن را نوشته و اینش
سند این باشد (ﮯ) فشرده پنجهٔ عقل بلند بازو
را؛ کسی بتاک زبردست برنمی آید؛ (اردو)
پنجہ پھیرنا - پنجہ لیجانا - پنجہ موڑنا - بقول آصفیہ
غالب آنا - مغلوب کرنا - ہاتھ موڑنا -

افشردن پی مصدر اصطلاحی - مرکب
اضافی - ہمان افشردن پا باشد کہ گذشت
(میر خسرو ﮯ) این سخن گفت و پی بکین افشرد؛
او فگندش ز زین و مرکب برد؛ (اردو) دیکھو
افشردن پا -

افشردن چیزی از چیزی مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی صاحب موارد بذیل افشردن
معنی آفریدن و ایجاد کردن ہم آورده جا
دارد کہ از معنی اولش مجاز گیریم ولیکن حاصل
کردن بہتر است از ایجاد کردن و آفریدن
(طالب آملی ﮯ) آنم کہ مہر و مہ ز چراغم فشرده
اند؛ صبح از تبسم گل داغم فشرده اند؛ بخیال
ما جا دارد کہ این را متعلق کنیم بمعنی دوم افشردن
کہ محکم و استوار شدن و کردن آمده و اندرین صورت
ہیچ ضرورت ندارد کہ معنی آفریدن و ایجاد
کردن را ایجاد کنیم (اردو) پیدا کرنا - ایجاد کرنا
حاصل کرنا - اور ہماری رای آخر کے لحاظ سے
محکم ہونا - استوار ہونا - محکم کرنا - استوار کرنا -

افشردن چیزی بدل مصدر اصطلاحی
مرکب اضافی - بدل گرفتن آنچیز باشد یعنی چیزی
را بدل جای دادن و این مجاز معنی دوم
افشردن است (صائب ﮯ) دندان دل
چگونہ فشارم کہ می شود؛ لب باز کردنت پر پروانہ
بوسه را؛ مقصود شاعر این است کہ دندان
را در چگونہ بدل خود جای دہم کہ اگر او لب خود
باز می کند و می کشاید - بوسه را ولبش پر پروانہ
می شود - یعنی حالت بوسه بہ پرواز آید و باقی

(۱۵۰۱)

نماند (اردو) کسی چیز کا خیال دل مین جمانا قائم کرنا۔

(۱۰۶۰) **افشردن خیال** مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی بمعنی قائم کردن خیال باشد و متعلق بہ معنی سوم افشردن (قاسم مشہدی سہ) زبس خیال سر زلف او بدیدہ فشردم ؎ بہر کجا کہ نگاہم فتاد رشک ختن شد ؎ (اردو) خیال قائم کرنا۔

افشردن دل مصدر اصطلاحی مرکب اضافی کنایہ باشد از آوردن دل بقبضہ کہ مجاز معنی اوّل افشردن باشد سند این از کلام صائب برافشاردن کسی گذشت۔ (اردو) دل لینا۔

(۱۰۶۲) **افشردن دندان بر چیزی** مصدر اصطلاحی مرکب اضافی۔ بمعنی دندان را بچیزی فرو بردن کنایہ از میل و خواہش آنچیز کردن (صائب سہ) بوی خون می آید امروز از لب میگون یار ؎ تا بیاد او کہ دندان بر جگر افشردہ است بتو شاعر گوید کہ نمی دانم کہ کدام کس بیاد یار دندان بر جگرش افشردہ است کہ از لب میگون او بوی خون می آید (اردو) دکن مین کہتے ہین دانت لگائے بیٹھنا۔ یعنی کسی چیز کا امیدوار اور خواہشمند رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دانت لگانا پر لکھا ہے کہ کسی چیز کی خواہش کرنا۔ میلان کرنا۔

افشردہ بقول بہار خلاصۂ چیزی کہ از افشردن بیرون آید۔ توسی گوید کہ عصارۂ ہر چیز مثل غورہ و مانند آن و عوام آن را آبشلہ بمد و قصر خوانند (طالب آملی سہ) اول از خونابۂ غم زینت دلہا دہد ؎ آنکہ از افشردۂ دل زیب دامانہا کند ؎ (ظہوری سہ) بامید کہ صیادی کند سرپنجہ را رنگین ؎ ظہوری آہوی یاد در گلو افشردہ را ماند ؎ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول مصدر افشردن است و بس و آنچہ در روزمرہ عوام آبشلہ مستعمل است

اصل آن افشرہ باشد کہ می آید (اردو) نچوڑا ہوا۔ امیر نے افشرہ کی ذیل میں فرمایا ہے کہ افشردہ بھی اردو میں مستعمل ہے (ظفر ص) بوسہ اپنے لب شیرین کا ترش رو ہو کر ؛ وہ جو دیتا تو ہم افشردۂ لیمو پیتے ؛

افشرگر استعمال - بقول صاحب جہانگیری عصار باشد و بقول جامع روغن گر و صاحب (دری وپہلوی) ہم ذکر این کردہ بخیال ما اصل این افشردہ گر باشد کہ بمعنی کشندۂ عرق است مطلقاً دال مہملہ وہای ہوز تخفیفاً حذف شد افشرگر ماند فارسیان برسبیل مجاز عصار را بدین نام موسوم کردند اگرچہ کارش مخصوص است بہ روغن برآوردن (اردو) تیلی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - روغن کش - روغن گر - ایک قوم کا نام جس کا پیشہ روغن کشی ہے -

افشرہ بقول بہار مرادف و مخفف افشردہ کہ گذشت و بقول برہان بضم ثالث و فتح زای قرشت ہر چیز کہ او را افشردہ باشند و بعربی عصارہ گویند - صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر این کردہ اند (سراج الدین راجی ص) افشرۂ خون دل از چشم او پالودہ اند پالاون مژگان فرو ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اوّل و سکون دوم و ضم شین معجمہ و رای مہملہ مفتوح آنچہ از چیزی بفشرند و بجوالہ طوسی فرماید کہ عصارۂ ہر چیز مثل غورہ و آلو و امثال آن و عوام آنرا افشلہ بمد و قصر خوانند و این غلط عوام است و افشرہ لفظ موضوع و مقرر است و معرب این افشرج د فرماید کہ تکلم بہ غلط کردن کلمہ افشلہ مداً و قصراً نمیتوان کرد زیرا کہ تبدیل با بہ فا و را بہ لام قیاسی است و مدّہ نیز وجہی دارد صاحب محیط گوید کہ اصل این افشردہ بود بکثرت استعمال افشرہ شد و آن مخصوص با میوہ ہای آب دار است کہ آنہا را بکوبیدہ فشردہ آب آنہا گیرند خواہ بر آتش

بقوام آرند کہ رُب نامند و یا در آفتاب گذارند تا غلیظ شود کہ عصارہ گویند و بالفعل عبارت است از آب افشردہ فواکہ مائی رسیدہ ترش و چاشنی دار مانند انار و آلو یالو و توت و زرشک یا آب لیمو یا ترنج و یا سرکہ انگوری و یا عرق نعناع و تمر ہندی محلول بہ آب و یا آب انبہ خام و فالسہ و جامن و امثال اینہا کہ صاف کردہ و بقدر حاجت قند یا شکر داخل کردہ و آب نیز آن مقدار کہ خوش مزہ گردد با طعام یا بدون آن بنوشند۔ مزاج ہر افشرہ بہ طبع ہر میوہ ایست کہ از ان افشرہ سازند و لیکن طبع اکثر بارد اند و رطب است مؤلف عرض کند کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط صراحت خوشی کردہ است معاصرین عجم ہم از افشرہ ہمین معنی خاص مراد گیرند۔ چنانکہ صاحب محیط نوشتہ (اردو) نچوڑا ہوا۔ امیر سنے لفظ افشرہ پر لکھا ہے کہ اسم مذکر۔ افشرہ کا مخفف وہ شربت جو لیمو وغیرہ کے عرق سے ترش کیا گیا ہو۔ آتش ؎ افشرے کا بوسہ بازی مین مجھے ملتا ہے لطف ؛ قند کی ڈلیان دو لب ہین خال لب ہین فا نے

افشرہ گر اصطلاح۔ ہمان افشر گر است کہ بدون ہای ہوز گذشت و حقیقت و ماخذ این ہمہ رانجا مذکور۔ صاحبان رشیدی و بحر و بہار ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو افشر گر۔

(۱) **افشک** بقول برہان و جہانگیری و جامع (۱) بروزن خشک و (۲) بروزن
(۲) **افشنگ** فرہنگ شبنم را گویند کہ بر روی سبزہ و گل و لالہ نشیند۔ صاحب ناصری گفتہ کہ ہر دو برای (۱) سندی آوردہ (رودگی ؎) باغ ملک آمد طری از رشحۂ کلک وزیرش ؛ زانکہ افشک می کند مرغان و بستان را طری ؛ صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ انچہ افشاندہ شود مراد از شبنم۔ صاحب سروری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کردہ خان آرزو در سراج

نسبت (۲) فرماید که مخفف افشانک باشد بمعنی هرچه افشانده شود و کاف آخر برای نسبت باشد
و (۱) مخفف (۲) و مجازاً بمعنی شبنم شهرت گرفته مؤلف عرض کند که شک نیست که
(۱) مخفف (۲) باشد بحذف نون و اگر (۲) را مخفف (افشانک) گیریم و کاف آخرش
عربی را برای نسبت اندرین صورت معنی افشانک انچه منسوب به افشان است و
کنایه از شبنم ـ مخفی مباد که فشک و فشنگ هردو لغت ترکی و بقول کنز بمعنی حشوه بارود است
و صاحب انند بر فشنگ گوید که معاصرین عجم کارتوس بندوق را گویند مؤلف عرض کند که جا دارد که فارسیان
قدیم برهمین لغت ترکی الف وصلی زیاده کرده بمعنی قطرهٔ شبنم استعمال کرده باشند واللہ اعلم
و واضح باد که اپشنگ به بای فارسی بعوض فا بهمین معنی بجای خودش گذشته لغت دراز
با خذش هم هدر انجا چیزی نوشته ایم ولیکن مقابلهٔ هردو دینجا عرض کنیم که افشنگ مبدل
افشنگ باشد که فا به بای فارسی بدل شد همچون سفید و سپید و ماخذ افشنگ انچه خان آرزو
بیان کرده قرین قیاس است (اردو) دیکھو اپشنگ ـ

افشنه بقول برهان و ناصری و جهانگیری بفتح اول و ثالث و نون و سکون ثانی
نام دهی است از دههای بخارا ـ گویند ولادت شیخ بوعلی آنجا شده ـ صاحب
رشیدی گفته که در قاموس بحذف الف است ـ خان آرزو در سراج فرماید که وجه آوردنِ
صاحب قاموس در لغات عربی هیچ ظاهر نشد مؤلف گوید که بقول صاحب منتخب که محقق
زبان عرب است فشن بالضم دهیست در مصر پس خبرین نیست که فارسیان الف
وصلی در اول و هاى نسبت در آخرش زیاده کرده نام دهی نهادند که در بخارا واقع است

(اردو) افشنہ۔ دیہات بخارا سے ایک دیہہ کا نام ہے جو شیخ بوعلی سینا کا مولد کہا جاتا ہے

افشو بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم شین منقوطہ۔ بلغت ژندو پاژند بمعنی بیا۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و حالا استعمال این متروک است اگر معنی بیان کردۂ صاحب انند را تسلیم کنیم مصدر این افشونتن باشد ولیکن محققین مصادر ذکر این نکردہ اند (اردو) آ۔ آنا کا امر حاضر۔

افشون بقول برہان و رشیدی و سروری و جامع و سراج بروزن افسون چیزی باشد مانند پنجۂ دست و دستہ نیز دارد کہ دہقانان بدان غلۂ کوفتہ شدہ بر باد دہند تا کاہ ازان جدا شود مؤلف عرض کند کہ معنی این افشانندہ باشد یعنی پریشان کنندہ و مرکب است از فش و آن۔ صاحب برہان بر فش گفتہ کہ بمعنی پریشان است و بر کلمہ آن آوردہ کہ بر اسمی داخل شدہ افادۂ معنی فاعل کند ہمچون فشان کہ بمعنی فشانندہ مستعمل است الف بقاعدۂ فارسی بدل شدہ بہ واو چنانکہ تارغ و تورغ تا فشون شد پس الف وصلی در اولش آوردہ افشون بمعنی افشانندہ آلتی را نام نہادند کہ غلہ را بواسطۂ آن پریشان کنند و بباد دہند بمقصد خاص (اردو) ہاوہ ٹوکرا جس میں غلہ ڈالکر ساتے ہیں یعنی دائیں ہوئے غلے کو ٹوکری میں رکھکر ہوا کے رخ پر اڑاتے ہیں تاکہ بھوسا نکلکر غلہ صاف و پاک ہو جائے۔

افشہ بقول برہان و رشیدی و ناصری و جہانگیری و سراج و جامع بروزن کفچہ (۱) بمعنی بلغور باشد و آن غلہ ایست کہ در آسیا خورد کنند و بشکنند چنانکہ آرد نشود۔ صاحب سروری گوید کہ (۲) بمعنی شبنم است و اوشہ نیز آمدہ۔ مرادف ہمان افشک کہ گذشت و صاحب شمس

گفته که گیاهیست - صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بلغور فرماید که عصیده باشد و بر عصیده نویسد که طعامی است مصنوع و بلغور هم گویند و از صراحت مزید ساکت صاحب برهان بر بلغور فرماید که بروزن پرزور هر چیز درهم شکسته و درهم کوفته عموماً و گندم نیم پخته خصوصاً که در آسیا انداخته شکسته باشند و آشی را نیز که از آن پخته باشند بلغور خوانند و صاحب منتخب بر عصیده فرماید که نوع حلوائیست و بس مؤلف عرض کند که افشه بمعنی اوّل مزید علیه فشه باشد که الف وصلی در اولش آورده افشه کردند و فشه بزیادت های نسبت که افادهٔ معنی مفعولی کند بمعنی پریشان شده که فش بقول برهان بمعنی پریشان آمده پس افشه کنایهٔ غله را نام نهادند که در آسیا خورد کرده باشند چنانکه نوبت به آرد نرسد - صاحب جهانگیری سند این از رضی الدین نیشاپوری آورده (ع) گندم افشه که مهود است ؟ و نسبت معنی دوم عرض می شود که مرادف (افشک) باشد که بصراحت ماخذ گذشت بعوض کاف نسبت های نسبت درین است و او شه که بهمین معنی می آید مبدّل این (اردو) (۱) دلاہوا غلہ جو آٹا نہ ہوا ہو (۲) دیکھو افشک -

افشین بقول برهان بروزن تکین نام شخصی که کریم و صاحب همّت مانند حاتم بود خان آرزو در سراج فرماید که نام امیری است از امرای خلفای عباسیه که مانند حاتم و معین کریم بود و فرماید که در فارسی بودن این لفظ نظر است و صاحب ناصری صراحت کند که اصلش از عجم بود و نزد خلیفه بغداد ملازمت یافته و معتصم او را سردار کرده بجنگ بابک فرستاد و بابک را مغلوب و منکوب کرد آخر الامر متهم بطغیان و کشته شد (قطران سه) یکی چون

معتصم دائم زر افشان است در مجلس ؛ یکی دائم بلبیان درسر افشان است چون افشین ؛
(سوزنی س) ای همه بهنر سندی از صاحب و از صابی ؛ وے به به جوانمردی از حاتم و از
افشین ؛ مؤلف عرض کند که وجه تسمیه این جز این نباشد که این مبدل افشان است الف
به یای تحتانی بدل شد چون تازانه و تازیانه و این اماله باشد و بدین وجه که کریم بود و زرافشانی
می کرد افشین نامش نهاده باشند واللہ اعلم (اردو) افشین ایک عجمی شخص کا نام تھا جو مثل
حاتم کے کریم تھا - اور خلفای عباسیہ کے دربار میں درجہ امارت پر پہونچا تھا -

(۱) **افضال** | لغت عرب است بقول منتخب بالکسر نیکوئی کردن و افزون کردن و بالفتح
بخششها و افزونیها فارسیان استعمال این بالفتح کنند و نیز آنرا با مصدر کردن مرکب ساخته
معنی مصدری گیرند پس --

(۲) **افضال کردن** | بمعنی بخشش ها کردن آمده چنانکه سعدی فرماید (س) سوال
نیست مگر بر خزانه کرمش ؛ زبهر آنکه نه امروز می کنند افضال ؛ همیشه در کرمش بوده ایم و در
نعمش ؛ نه آستان حرتی کجا رو ند اطفال ؛ (اردو) (۱) افضال - بقول امیر (عربی) مذکر
بخشش اور مہربانی کرنا - مؤلف عرض کرتا ہے کہ بالفتح بخشش کی جمع اردو میں مستعمل ہے
(وزیر س) غزل بے مثل کہتا ہوں وزیر افضال ایزد سے ؛ نہ میری طبع عالی ہے نہ میری
فکر عالی ہے ؛ (۲) بخشش کرنا -

افضلی | صاحب مؤید بذیل لغات عرب گوید که بالفتح بزیادت یای نسبت بمعنی منسوب
با فضل - عرف خاقانی باشد که نامش افضل الدین و تخلص خاقانی بود و ظاهر است که افضل

اسم تفضیل است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) افضلی خاقانی کا عرفی آنکہ

(۱) افطار | بالکسر۔ بقول بہار بمعنی روزہ کشادن و بالفظ کردن مستعمل صاحب آصفی فرماید کہ بالفظ نمودن نیز مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند چنانکہ ؎ وقت افطار رسید و برای معنی مصدری بامصادر فرس چنانکہ ---------

(۲) افطار کردن | بمعنی روزہ کشادن است (ملا طغرا ؎) غم روزہ بر من بسی

(۳) افطار نمودن | بار کرد ؛ چو ساغر بی بادہ افطار کرد (نثر حزین اصفہانی ؎) در دو سہ روز یکبار بلب نانی اکتفا و افطار نمودی " (اردو) (۱) افطار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ روزہ کھولنا۔ روزے کی ضد (غالب ؎) افطار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو ؛ اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے ؛ (۲) و (۳) افطار کرنا۔ روزہ کھولنا (رند ؎) بوسہ لب شیرین کا لیا وصل کی شب مین ؛ افطار کیا خرمے سے روزہ رمضان کا ؛

افعی | بقول صاحب آنند بالفتح و بآخر الف بصورت یا لغت عربیست بمعنی بو یہای خوش و نیز نوعی از مار سیاہ کہ بغایت زہرناک و بزرگ باشد و گویند کہ افعی از دیدن زمرد کور می شود و افاعی جمع آن (ظہوری ؎) افعی دست در غم زخم خوردہ ؛ ساغری از دست تو تریاک بادہ ؛ (انوری ؎) نمود عکس نگینت بچشم دشمن ملک ؛ چنانکہ عکس زمرد بدیدہ افعی راہ ؛ (اردو) افعی۔ بقول امیر ایک قسم کا سانپ جو کالا اور بہت زہریلا

ہوتا ہے اور مجازاً ہر سانپ کو کہتے ہین (بحر ؎) ہے اگر اقبال اپنا گیا کر یگی زلف یار ؎ کیون فریدون کو نہ کاٹا افعی ضحاک نے ؎

افعی آتشین دم | اصطلاح - مرکب توصیفی بقول صاحب بحر و انند و غیاث بفتح دال مہملہ بندوق را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد نظر بر تشبیہ بندوق با افعی در طوالت و آتشی کہ از نالش بیرون رود دُم افعی را ماند - آنچہ صاحبان تحقیق دال مہملہ را مفتوح گرفتہ اند قابل نظر است زیرا کہ تشبیہ بندوق اندرین صورت معکوس می شود زیرا کہ دستۂ بندوق مشابہ سر افعی است و نالش با آتشی کہ از و بیرون شود مشابہ دُم افعی نہ دَم آن کہ از دُم خارج شود (اردو) بندوق - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - لغوی معنی گولی - اصطلاحی وہ لوہے کی نلی جسمین بارود بھر کر چھوڑیں تفنگ -

افعی دم | اصطلاح - بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند کہ بفتح دال مہملہ باشد کنایہ از کسی کہ دَم او مثل افعی است یعنی سخنش بہ مخلوق اثر بد کند و زہر افعی را ماند - اسم فاعل ترکیبی است (محمد اسحق شوکت ؎) با فعی دمان نامہ می نویسم ؎ منقش زہر زمرد نگینہ ؎ (اردو) زہریلا - بقول آصفیہ فتنہ انگیز شریر بد ذات غضبناک -

افعی زار | استعمال - بقول بہار و انند معروف مؤلف عرض کند کہ از قبیل لالہ زار و گلزار یعنی جائی کہ در آن کثرت افاعی باشد (محمد اسحق شوکت ؎) عاقلان از دیدن اقبال دولت غافل اند ؎ خویش را زین دشت افعی زار بیرون کردہ اند ؎ (اردو) وہ جگہ جہان سانپ کثرت سے رہین (مونث)

(۱) افعی زرد دام | اصطلاح - مرکب
(۲) افعی زرد فام | توصیفی - (۱) بقول

خان آرزو در سراج کنایہ از قلم و (۲) بقول بحر و برہان و جامع قلم واسطی مؤلف عرض کند کہ قلم واسطی ہمچون افعی دراز باشد و سیاہ و رنگ و صناعان بر و نقش دام کنند یعنی بزمانۂ خام بودنش کہ زرد باشد رشتۂ برنگ دام بر و پیچند و چون پختہ و سیاہ شود رشتہ را دور کنند و نقش زرد مانند دام بر و قائم شود ہمین است حقیقت زرد دام و بدین وجہ کہ روی قلم سیاہ بعد تراشیدنش زرد نمایان شود یعنی رنگ داخلی بیرون می آید کنایتہً قلم واسطی و سیاہ را افعی زردفام گفتند و خیال ما اینست کہ خان آرزو ہم زردفام نوشتہ باشد قلم کاتب آنرا زرد دام کرد زیرا کہ غلبۂ رای محققین بر زردفام است و صاحب انند گوید کہ (۲) کنایہ از زبانۂ آتش ہم و محققین دیگر این معنی را بر افعی زرفام نوشتہ اند کہ می آید حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) (۱) و (۲) واسطی بقول صاحب آصفیہ ایک قسم کا عمدہ قلم جو شہر واسط سے آتا ہے اور وہین کے جنگل مین پیدا ہوتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ اس قلم کا رنگ سیاہ ہوتا ہے زندگی

افعی زرفام اصطلاح - بقول بحر و ضمیمۂ برہان و مؤید (۱) قلم و (۲) زبانۂ آتش - مؤلف عرض کند کہ روی قلم سیاہ بعد از تراشیدنش از رنگ داخلی زرد می باشد و زبانۂ آتش ہم بالای آتش سرخ و زرد بنظر آید ہمچون زرد پیسا افعی زرفام کنایتہً قلم و زبانۂ آتش را گفتند صاحبان انند و ہفت این را کنایتہً بمعنی (۳) فلک و زمانہ گفتہ اند و از معنی اول و دوم ذکری نکردہ حیف است کہ سندی پیش نشد - خیال ما این است کہ قلم کاتب ہفت قلزم قلم را فلک و زبانہ را زمانہ نوشت و صاحب انند نقلش برداشت واللہ اعلم (اردو) (۱) دیکھو افعی زردفام (۲) لَو - بقول آصفیہ مونث - شعلہ - لپٹ - لہب - زبانۂ آتش (۳) آسمان - مذکر - زمانہ - مذکر -

افغی قربان اصطلاح - بقول برہان وبحر وسراج ومؤید ورشیدی وجامع وہفت کنایہ باشد از کمان تیراندازی - صاحب جامع صراحت کند کہ بکسر قاف باشد وصاحب ہفت واند فرماید کہ بضم قاف است مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وقربان بالضم صحیح باشد کہ بقول منتخب لغت عرب است بمعنی ہم نشین پس افغیٔ کہ ہم نشین تیر یا قداب تیر است کنایہ باشد از کمان (انوری سہ) سر جنت کند افغی قربان وچہ آن دیدپر بانگ کند کرکس ترکش طیران را ٭ (اردو) کمان بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم مونث - اس خمیدہ آلہ کا نام جس کے وسیلہ سے تیر چلاتے ہیں -

افغی کاہ ربا پیکر اصطلاح - مرکب توصیفی است بقول بحر وبرہان - کنایہ از شعلۂ آتش باشد صاحبان رشیدی وجامع وسراج وہفت واند وشمس ہم ذکر این کردہ اند - مؤلف گوید کہ کاہ ربا پیکر اسم فاعل ترکیبی است یعنی پیکر کاہ ربا دارندہ واین صفت افغی باشد ومعنی تحقیقی این ماری کہ پیکر او ہمچو کہربا ست وکنایہ گرفتہ اند از شعلۂ آتش کہ کاہ می رباید ومی سوزد (اردو) شعلہ - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - زبانۂ آتش -

افغی گزیدہ از شکل ریسمان می رمد مثل - صاحب اند گوید کہ این مثلی است مشہور یعنی کسیکہ از موذی آزاری کشیدہ باشد ہمیشہ از مثل وشبیہ او ترسد واز مرادفات این است ”مار گزیدہ از ریسمان می ترسد“ (سلیم سہ) سنبل اسیر زلف ترا دام وحشت است ٭ افغی گزیدہ می رمد از شکل ریسمان ٭ (اردو) دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پیتا ہے“ صاحب آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ کہاوت ہے یعنی ایک چیز سے ڈرا ہوا اوس کی ہم شکل ہر چیز سے

ڈرتا ہے۔ دغا کھایا ہوا یا نقصان پایا ہوا آدمی
اونی کام بہی سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور رفتہ
ہاتھ نہیں ڈالتا۔

(۱) افعی مرجان رنگ — اصطلاح
(۲) افعی مرجان عصب — ہردو مرکب

توصیفی است (۱) بقول خان آرزو در سراج کنایہ از شعلہ و (۲) بقول صاحبان برہان و بحر و جامع وہفت و اننددراد فقش مؤلف عرض کند کہ مرجان رنگ و مرجان عصب ہردو اسم فاعل ترکیبی است بمعنی رنگ مرجان و عصب مرجان دارندہ وہردو صفت افعی وکنایہ از شعلہ کہ سرخ نیم رنگ می باشد ہمچو مرجان (اردو) (۱) و (۲) دیکھو افعی کا دربا پکیں

افغان بقول برہان با غین نقطہ دار بر وزن مستان (۱) بمعنی فریاد و زاری و (۲) نام قبیلہ ایست مشہور و معروف و جمعش افاغنہ بروزن فراعنہ بطریق جمع عربی۔ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نالہ باشد و بحذف اول نیز آمدہ صاحب ناصری در معنی اول با برہان متفق و نسبت معنی دوم گوید کہ اصل ایشان از مصر بود و بعد در ہود از میان بنی اسرائیل بیرون رفتہ بہندوستان افتادند و در انجا بکوہستان و قلعۂ خیبر نام بنیاد کردند و بتدریج حکومت و سلطنت در ملک ہندوستان یافتند اکنون افغانستان محکوم خوانین آنہاست و صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این ہردو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بالفتح نالہ باشد و فغان مخففش و بضم فغان لہجہ عراقیان است اقتضا آن دارد کہ افغان نیز بضم اول باشد و نام قبیلہ معروف کہ چندگاہی پیش ازین سلطنت ایران از سلاطین صفویہ گرفتند و در ہندوستان بعد از سلطنت خضرخانیہ

بادشاہی کردند و نیز شیر شاہ از ین قوم ہمایون بادشاہ و لد بابر شاہ را شکست دادہ اکثر ملک را تصرف درآورد و چندگاہ برادر و پسر او ماند و آخر بہ نیروی قدرت آلہی باز ہمایون شاہ ہندوستان را چون عروس دولت یکبار تصرف درآورد پس در ہندوستان و ایران سہ دفعہ باین قوم سلطنت رسید۔ صاحب آنند و بہار بحوالہ تاریخ فرشتہ و او بحوالہ مطلع الانوار آوردہ کہ افاغنہ از نسل قبطیہ فرعون اند وقتی موسی علیہ السلام بران کافران غالب آمد بسیاری از قبطیان توبہ کردہ بدین موسی متحلی گشتند و جماعتی کہ از ایشان از کمال جہل اسلام اختیار نکرد جلای وطن گردید و بہندوستان آمدہ در کوہ سلیمان کہ مابین ملتان و پشاور است ساکن شد و قبائل ایشان چون بسیار شد موسوم بافغان گردید و چون اولاد ایشان بسیار شد بمعمورہ ہندوستان مثل کرمان و پشاور متصرف شد و راجۂ لاہور کہ با راجۂ اجمیر خویشی داشت قصد دفع فتنۂ ایشان نمود امّا افاغنہ بامداد مردم کابل و خلج چند کرت دفع کفار کردند و کفار بجہت خوف آب نیلاب بمقام خود در برسات مراجعت می کردند و مردم کابل و خلج نیز بخانہای خود می رفتند و ہر کہ از ایشان می پرسید کہ احوال مسلمانان کوہستان بکجا انجامید ایشان جواب می دادند کہ کوہستان مگوئید و افغان بگوئید کہ بجز افغان و غوغا در انجا چیزی دیگر نیست دفعاً ہرا بدین سبب مردم فارس الکنہ ایشان را افغانستان و خود شان را افغان میخوانند (سہ) افغان ز تو شوخ نامسلمان افغان ؛ افغان ز تو آفت دل و جان افغان ؛ افغان بچۂ در دل تو رحمی نیست ؛ از دست تو افغان بچہ افغان افغان ؛ مؤلف عرض کند کہ بہار بر لفظ فغان بدون الف اول صراحت کردہ است کہ بالضم۔ امّا مشہور بکسر است و

مزید علیہ آن افغان پس متحقق شد کہ الف اول وصلی است و اصل این فغان کہ اسم جامد زبان فارسی باشد ہم او فرماید کہ اکثر بمعنی نالہ مستعمل ولیکن حقیقت آنست کہ نالہ ۔ فریاد دردمند است خواہ حقیقت خواہ مجاز و فغان شور و فریاد باشد (ع) کہ آہنگ بی پردہ افغان بود یعنی ہر صدائی کہ موافق پردہ اے مقامی از مقامات موسیقی نباشد آن را سرود نمیتوان گفت بلکہ فغان محض است کہ گوش را ایذا رساند (ظہوری ؎) چنین بر دغم او گر توان مردم را ؛ عجب کہ نالہ نسازد فغان مردم را ؛ ازین شعر مستفاد می شود کہ نالہ در کیفیت آواز زیادہ از فغان است ۔ غایتش بمجاز بمعنی نالہ شہرت گرفتہ (ظہوری ؎) تا بر رگہای جان بستیم از قانون درد ؛ میزند خوش ناخنی بر سینہ ہا افغان ما ؛ (الخ) نسبت معنی دوم عرض می شود کہ عجبی نیست کہ فغان مزید علیہ بفتح اول باشد کہ بقول برہان بلغت فرغانہ و ماوراء النہر بمعنی بت و صنم و کنایہ از جوانان خوبصورت و صاحب حسن آمدہ (الخ) پس جادارد کہ فارسیان این طائفہ را نظر بر حسن و خوبی صورتش فغان نام کردند و الف وصلی در اولش آمدہ افغان شد و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) افغان بقول امیر (فارسی) (۱) فریاد ۔ شور و نالہ آپ فرماتے ہین کہ اسکی تذکیر و تانیث مین قطعی حکم نہین ہوسکتا اس لئے کہ وقت استقراے کلام شعرا جو شعر ملے ہین اُن مین شور و فغان یا نالہ و افغان موزون کیا گیا ہے اور بول چال مین افغان کا استعمال ہی نہین آپکی راے یہ ہے کہ فغان پر قیاس کر کے تانیث کو ترجیح دیجاے (ناسخ ؎) اسقدر مشق رہی نالہ و افغان کی ہمین ؛ بنیاد محبوب مین ہم طرز سخن بہول گئے ؛ (قلق ؎)

جوش گریہ سے خوف طوفان تہا؛ لب ساحل پہ شور و افغان تہا؛ صاحب رسالہ تذکیر و تانیث نے اسکو مذکر کہا ہے اور حضرت امیر مغفور کی راے کا بہی اشارہ فرمایا ہے (مومن ســ) بی سبب کیونکہ لب زخم پہ افغان ہوگا؛ شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا؛ (۲) افغان - بقول امیر مسلمانون مین ایک قوم ہے جس کو پٹہان کہتے ہین -

افغان برآوردن استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن است (صائب ســ) از گرانی جانان جدائی قابل افسوس نیست؛ در فراق سنگ افغان چون فلاخن برمیار؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا -

افغان روئیدن استعمال - بمعنی نالہ و فغان برآمدن باشد (ظہوری ســ) رہ احوال ما گویا سخن می زند امشب؛ کہ طور دیگر افغان از نہاد چنگ می روید؛ (اردو) نالہ و فغان نکلنا - بلند ہونا -

افغان سرزدن استعمال - بمعنی برآمدن و بلند شدن نالہ و فغان باشد (ظہوری ســ) افغان زبان سرزدہ از سینۂ دو زخ خوانۂ آتش ہجران تو گرمیتہ شراری؛ (اردو) نالہ و فغان نکلنا - بلند ہونا -

افغان شکستن بسینہ استعمال - بمعنی بند شدن و کردن نالہ و فغان باشد (ظہوری ســ) ریش کردی سینۂ تاثیر را؛ در لب بیچارگی افغان شکست (عرفی ســ) من و شکستن افغان بسینہ در شب غم؛ بنغمہ سنجی مرغ سحر چہ کار مرا؛ (اردو) نالہ و فغان کا بند ہونا بند کرنا -

افغان کردن استعمال - بمعنی نالہ و فغان کردن باشد (ظہوری ســ) ازین افغان کہ بلبل کرد در دام؛ نہ تنہا خود چمن را در قفس کرد؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا -

افغان کشتی کردن استعمال - بمعنی افغان

کردن است کہ گذشت (عرفی ۵) در بزم دی ایدل مکن افغان کشتی انجا؛ بانغمۂ بی شعبہ	و آوازونہ سازد؛ (اردو) نالہ و فغان کرنا۔

(۱) اُفگانہ | بقول جہانگیری با اوّل مفتوح بثانی زدہ وکاف عجمی بچہ را گویند کہ نارسیدہ از شکم مادر بیفتد و آنرا آفگانہ بالف ممدودہ و فگانہ بحذف الف نیز خوانند وصاحب سروری و مؤید فرماید کہ اعم است برای بچۂ آدم یا حیوان کہ از شکم مادر افتادہ باشد (امیر خسرو ۵) فلک را ہمش از در خانہ افتد؛ حوادث زاشکمش افگانہ افتد؛ وصراحت نکردہ کہ بکاف عربی است یا فارسی (شنائی از ناصری ۵) خام گم نام رفتہ از خانہ؛ کہ بود چیز جنین افگانہ؛ صاحب ہفت صراحت کاف پارسی کردہ و در تعمیم معنی با سروری و مؤید اتفاق دارد وخان آرزو در سراج فرماید کہ این مخفف آفگانہ است کہ در ممدودہ گذشت وہم او در ممدودہ برآفگانہ بہ کاف فارسی نوشتہ کہ اغلب کہ ماخوذ است از افگندن لیکن ہنوز معنی ترکیبی آن بوضوح نہ پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ حالا وقت آن رسید کہ معنی ترکیبی بوضوح پیوندد۔ بخیال ما اصل این افکانہ بدون الف اوّل بکاف عربی است کہ فارسیان بر لفظ فک (کہ در عربی زبان بقول منتخب بمعنی جدا کردن دو چیز بہم در شدہ از یکدیگر و در استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر انداختن آمدہ ہمچون فک اضافت) کلمہ آنہ زیادہ کردند کہ برای اظہار لیاقت آید چون جرمانہ وجا دارد کہ آنہ را کلمۂ نسبت گیریم ہمچون ماہانہ وسالانہ وروزانہ (بحث این بر آنہ گذشت) باقی حال فکانہ بمعنی حقیقی۔ لائق فک یعنی لائق انداختن وافتادن باشد و کنایۃ باشد از بچۂ ناتمام پس الف وصلی در اوّل این آوردہ افکانہ کردند۔ آنانکہ این را بکاف فارسی

گرفته اند مبدل این باشد که کاف عربی بفارسی بدل شود همچون کند و گند که بمعنی آله تناسل آمده و آنچه در ممدوده بای عربی و فارسی آبگانه و آپگانه و در مقصوره ابگانه و افگانه گذشت هم مبدل است که فا به بای عربی و فارسی بدل شود چنانکه زفان و زبان و سفید و سپید و آنچه در آبگانه و آپگانه و آفگانه مقصوره بممدوده بدل شد نتیجه لب و لهجه مقامی است (اردو) دیکھو آپگانه۔

(الف) افگن	صاحب آنند ذکر (الف) کرده که امر (ج) است و هم او (ب) را
(ب) افگندگی	بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی افتادگی و بندگی و فرسودگی آورده که حاصل
(ج) افگندن	بالمصدر (ج) باشد و بقول ضمیمه برهان کنایه از فروتنی و تفضل. و

(ج) بقول موارد (۱) بمعنی انداختن و بر زمین زدن فرماید که بکاف فارسی است و مرادف این اگندن و اوفگندن و فگندن و اوگندن و اوگیندن و نیوگندن مؤلف عرض می کند که ما بر اکندن بهای عربی اشاره این کرده ایم و اپکندن به بای فارسی هم گذشت و این هر دو مبدل (ج) است و نسبت دیگر مرادفات این بجایش ذکر کنیم باقی حال (ج) بقول متفننین فرس مصدر سماعی است و اصلی و بقول ما قیاسی و جعلی که اصل این فگندن بدون الف وصلی با کاف عربی است و مرکب بالغت عرب فک و نون زائد و علامت مصدر صراحت فک بر افکانه کرده ایم۔ آنانکه این مصدر را بکاف فارسی گرفته اند خیال به ماخذ نکرده اند و جز این نباشد که آن را مبدل این گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند و گند پس الف اول این وصلی است و بقول صاحب بحر بمعنی انداختن باشد (کامل التصریف) و مضارع

این افکند (کلیم ؎) کلیم از فکر آن لب ہای پرشور ؛ نمک در دیگ سودا بیش افکن ؛ (اردو) (۱) ڈال۔ ڈالنا کا امر (۲) دیکھو افتادگی۔ فضلہ۔ بقول آصفیۃ (عربی) مذکر۔ بول و براز چرک۔ (۳) ڈالنا۔ گرانا۔

(۲) افکندن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن ہمچون واپس افکندن و این مجاز معنی اول است (خسرو ؎) آن حرم قدس چو واپس فکند ؛ راہ در اقصای تقدس فکند ؛ مخفی مباد کہ در مصرع ثانی این شعر راہ افکندن متعلق است بہ معنی ہفدہم (اردو) چھوڑنا۔

(۳) افکندن۔ بقول موارد بہ معنی گستردن است چون افکندن سفرہ و بساط و خوان و این مجاز معنی اول باشد (کمال اسمعیل ؎) ہر کجا چہرۂ تو سفرہ خوبی فکند ؛ دہنت آورد آنجا بلبان شیرینی ؛ (ظہوری ؎) بگلزار افکندہ عشرت بساط ؛ نگنجیدہ در پوست گل از نشاط ؛ (ولہ ؎) گر افکند عشق خوان کرم ؛ کہ گردند ہم کاسہ لا و نعم ؛ (اردو) بچھانا۔

(۴) افکندن۔ بقول موارد بمعنی بریدن چون افکندن زبان یعنی بیکار کردنش کہ مجاز معنی اول است (حسین ثنائی ؎) مگر ز باغ ارم باصفاش حرفی گفت ؛ کہ تیغ باد سحر غنچہ را زبان افکند ؛ (اردو) کاٹنا۔

(۵) افکندن۔ بقول موارد بمعنی مقابل شدن ہمچون باکسی افکندن (شیخ شیراز ؎) منکہ با موری بقوت بر نیایم ای عجب ؛ باکسی افکندہ ام کو بگسلد زنجیر پا ؛ صاحب ضمیمہ برہان ہم این را بمعنی برابری کردن نوشتہ و سندی پیش نکردہ و صاحب ناصری در ضمیمہ کتاب باستناد ہمین شعر سعدی معنی برابری کردن را آوردہ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است

(اردو) مقابل ہونا۔ ہماری رائے میں پالا پڑنا۔ اس کا عمدہ ترجمہ ہے۔ بقول آصفیہ سابقہ پڑنا (مومن ؎) دل بستگی جو ہے کسی زلف دوتا کے ساتھ ؎ پالا پڑا ہے مجھکو خدا کس بلا کے ساتھ ؎

(۶) افکندن۔ بمعنی فرود آوردن وخواباندن چنانکہ خیمہ افکندن یعنی خیمہ استادہ را فرود آوردن وخواباندن۔ صاحب نوادر ذکر این کردہ (؎) بیفکن خیمہ تا محمل براندند ؎ کہ ہمراہان این منزل رواندند ؎ ہم او بحوالۂ خان آرزو فرماید کہ این معنی ضد معنی ہفتم است کہ می آید خصوصاً چون معنی توقف واقامت در موضعی ملحوظ باشد گویند کہ پادشاہ برکنار دریا خیمہ افکند اندرین صورت معنی ہفتم مراد باشد مؤلف عرض کند کہ این متعلق ومجاز معنی اول است وفرق با معنی ہفتم ظاہر شود از صلہ وقرینہ یعنی چون گوئیم کہ از انجا خیمہ ہا افکندیم وروان شدیم معنی خواباندن خیمہ مقصود باشد برخلاف این چون خواہیم کہ درانجا خیمہ افکند ومقیم شد" معنی ہفتم مراد باشد (اردو) اتارنا۔ گرانا۔

(۷) افکندن۔ بقول موارد بمعنی نصب کردن وبرپا نمودن ہمچون چارطاق افکندن وخیمہ افکندن ہم درین داخل است (شیخ نظامی ؎) فلک بر زمین چارطاق افکنش ؎ زمین بر فلک پنج نوبت زنش ؎ مخفی مباد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کھڑا کرنا۔ قائم کرنا۔ ڈالنا۔ جیسے خیمہ ڈالنا۔

(۸) افکندن۔ بقول موارد بمعنی کردن ہمچون شمار افکندن وشکار افکندن وگذر افکندن (نظامی ؎) چو در صید شیران شمار افکنی ؎ بہ تیری دو پیکر شکار افکنی ؎

(جامی ۵) گذر افکن بہر باغ و بہاری ؛ قدم نہ بر لب ہر جویباری ؛ واضح باد کہ این مجاز معنی اول است (اردو) کرنا۔

(۹) افکندن۔ بقول موارد بمعنی بستن چون امید بچیزی افکندن (فرخی ۵) چو زیر گشتم و نومید گشتم از ہمہ خلق ؛ امید خویش فکندم بدستگیر جہان ؛ مؤلف گوید کہ مقصود از بستن سپردن باشد و این مجاز معنی اول است (اردو) سپرد کرنا۔ سونپ دینا۔ وابستہ کرنا۔

(۱۰) افکندن۔ بقول موارد بمعنی نہادن ہمچون پنبہ در گوش افکندن و در آفتاب افکندن و دست بر دوش افکندن و رخت افکندن و داغ بچیزی افکندن و بنیاد افکندن و راہ افکندن و این مجاز معنی اول باشد (ضیاء الدین بخشی ۵) پنبہ اندر گوش خود باید فکند ؛ تا جز از ذکر تو دیگر نشنود ؛ (محسن تاثیر ۵) اندختم بروی تو چشم تر آب را ؛ چندے در آفتاب فکندم گلاب را ؛ (ظہوری ۵) چنان مست از شوق ہر چیز مست ؛ کہ بر دوش شاخ افکند علو دست ؛ (صائب ۵) دور بینان در فراز کوہ میدارند وا ؛ در رہ سیل حوادث رخت خواب افکندہ ایم ؛ (سلیم ۵) در عشق لالہ را سبب اعتبار شد ؛ داغی کہ ما بسینۂ صحرا افکندہ ایم ؛ (میر خسرو ۵) چو این بنیاد دیدرا خود فکندی ؛ گناہ خویش را بر من چہ بندی ؛ (انوری ۵) از تو آباد باد فرخ باد ؛ آنکہ بنیاد فرخ تو فکند ؛ بخیال مؤلف برای بنیاد افکندن معنی قائم کردن بہتر از نہادن است و سند راہ افکندن بر معنی دوم گذشت پس بنیاد افکندن را متعلق بہ معنی مفہوم باید کرد (اردو) رکھنا۔ ڈالنا۔

(۱۱) افگندن - بقول موارد بمعنی شکستن چون دندان افگندن (میر معزی ــه) چو تیغ او شکند شیر شرزه را چنگال ؛ چو تیر او فکند پیل مست را دندان ؛ مؤلف عرض کند که درینجا مقصود از معنی دور کردن و جدا کردن است و مجاز معنی اوّل و ہمین معنی بر معنی چہارم ہم می آید (اردو) توڑنا - گرانا -

(۱۲) افگندن - بقول موارد بمعنی محو ونا پدید کردن ہمچون پی افگندن (امیر خسرو ــه) چو نتوانست خونم را پی افگند ؛ گناہم را سیاست بر وی افگند ؛ و این مجاز معنی اول است (اردو) محو کرنا - مٹانا -

(۱۳) افگندن - بقول موارد بمعنی کاشتن ہمچون افگندن تخم (ثنائی ــه) بسکہ با من سازگاری کرد ومن اندر دروخویش ؛ تخم خواب اندر دماغ پاسبان افگندہ ایم ؛ مؤلف عرض کند کہ از قبیل افشاندن تخم است کہ گذشت - یعنی چون خواہند کہ کاشت تخم کنند تخم را بر زمین بیفشانند و بیفکنند و این متعلق و مجاز معنی اول است (اردو) بونا -

(۱۴) افگندن - بقول موارد بمعنی جدا کردن ہمچون دست از دامان افگندن و لباس افگندن و این مجاز معنی اول است (ثنائی ــه) طاقتم بنگر کزان تیغی کہ بر سر خوردہ ایم ؛ در وطن از دامان لب دست فغان افگندہ ایم ؛ (طالب آملی ــه) آن دل کہ لباس خودی از خویش بیفکند ؛ زین دجلۂ خون دامن خاکی گذرانید ؛ (اردو) جدا کرنا - کھینچ لینا - اتار دینا -

(۱۵) افگندن - بقول موارد بمعنی زدن چون زخم افگندن و این مجاز معنی اول است (صائب ــه) کی بہ شوو بہ مرہم زنگار آسمان ؛ زخمی کہ ما بدل ز تمنا فکندہ ایم ؛ (اردو)

ڈالنا - لگانا -

(۱۶) افگندن - بقول صاحب موارد بمعنی ساختن و درست کردن چنانکہ شراب افگندن (ملی خراسانی ے) بادہ گر خام است بزم عیش ما افسردہ نیست ٭ کردہ ایم از خون صبوحی تا شراب افگندہ ایم ٭ مؤلف عرض کند کہ درین سند افگندن شراب بمعنی ترک کردن است نہ ساختن - اندرین صورت افگندن بمعنی ترک کردن و ترک گفتن باشد نہ ساختن و این مجاز معنی اوّل است (اردو) ترک کرنا - چھوڑ دینا -

(۱۷) افگندن - بقول موارد بمعنی ایجاد کردن و آفریدن باشد چنانکہ نقش افگندن (بابا فغانی کاشی ے) حافظ از شوق بیا فروھد آمرزش خویش ٭ نقش ہر سجدہ کہ بر خاک مصلا افکنم ٭ مؤلف عرض کند کہ دریجا افگندن بمعنی ساختن و قائم کردن است و من وجہ متعلق بہ معنی ہشتم توان کرد و مجاز معنی اول باشد (اردو) قائم کرنا - کرنا -

(۱۸) افگندن - بقول موارد بمعنی منحصر و موقوف داشتن است ہمچون افگندن بر چیزی و این مجاز معنی اول است (صائب ے) راہ رو را لنگر آرام در منزل خوش است ٭ خواب خود را در بین بر خلوت گور افگندہ ٭ (اردو) منحصر کرنا - موقوف رکھنا -

(۱۹) افگندن - بقول موارد بمعنی نوشتن چنانکہ بدفتر افگندن (خاقانی ع) حدیث عشق را بر دفتر افکن ٭ مؤلف عرض کند کہ دریجا افگندن بمعنی متعلق کردن ہم باشد و من وجہ با معنی دوم یعنی گذاشتن ہم تعلق دارد و مجاز معنی اول است (اردو) متعلق کرنا - چھوڑنا - لکھنا

(۲۰) افگندن - بقول موارد بمعنی دادن باشد چون آب افگندن در چیزی و بر چیزی -

(جیلانی گیلانی ؎) برگ ریدہ از محبت خوشہ بند داز وفا ٭ جا می آب از خون ما بر تاک انگور افکند ٭ مؤلف عرض کند کہ درینجا معنی ریختن و افشاندن بہتر از دادن است و این متعلق و مجاز معنی اوّل است (اردو) دینا۔ ڈالنا۔

(۲۱) افکندن۔ بہ تحقیق ما بمعنی آمادہ کردن باشد ہچون افکندن بہ تقلید و افکندن بخون کہ بجایش می آید و سند این ہم در انجا مذکور شود (اردو) امادہ کرنا۔

افکندن آب استعمال۔ این ہمان است کہ در مصدر وہ بر آب افکندن بر چیزی گذشت متعلق بہ معنی بستم افکندن۔ سند این ہم در مصدر گذشت (اردو) دیکھو آب افکندن بر چیزی

افکندنِ امید استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی امید بستن و امید وابستہ کردن۔ متعلق بہ معنی ... افکندن و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) امید وابستہ کرنا۔ سونپ دینا۔

افکندن باکسی (مصدر اصطلاحی) بمعنی مقابل شدن باکسی و این متعلق است بمعنی پنجم افکندن و سند این از کلام شیخ شیراز ہم در انجا گذشت (اردو) کسی کے ساتھ مقابل ہونا۔ پالا پڑنا۔ سابقہ پڑنا۔

افکندن بہ تقلید استعمال۔ آمادہ کردن بر تقلید (ظہوری ؎) سالکان گاہی کریمان را بتقلید افکند ٭ خویش را کردم خراب آخر زبس ابرام خویش ٭ و این متعلق باشد بمعنی بست و یکم افکندن (اردو) مقلد بنانا۔ تقلید کرنا۔ تقلید پر آمادہ کرنا۔

افکندن بخون استعمال۔ آمادہ بہ قتل کردن و این متعلق بہ معنی بست و یکم افکندن است (عرفی ؎) فرح شادی را بخون افکند دیگر دل کجاست ٭ کافرین بر دست و تیغ عرفی غازی کند (اردو) قتل پر آمادہ کرنا۔

افگندن بر دفتر استعمال - بمعنی نوشتن بر دفتر و متعلق کردن و گذاشتن بر دفتر ہم باشد و این متعلق است بہ معنی نوزدہم افگندن و سند این ہمدرانجا مذکور (اردو) دفتر میں لکھنا۔ دفتر سے متعلق کرنا۔ چھوڑنا۔

افگندن بر کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن بہ کسی و بذمہ کسی انداختن و این مجاز معنی اول است و سند این بر معنی دوازدہم افگندن (اردو) سر مارنا۔ بقول آصفیہ ذمے ڈالنا۔ سر ڈالنا (داغ ؎) اے محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا؛ اس کی زلفوں نے لیا اور میرے سر مارا؛

افگندن بساط استعمال۔ مرکب اضافی بمعنی گستردن فرش باشد متعلق بہ معنی سوم افگندن و سند این ہمدرانجا مذکور از قبیل افگندن سفرہ کہ می آید (اردو) فرش بچھانا۔

افگندن بنیاد استعمال مرکب اضافی۔ بمعنی قائم کردن بنیاد باشد متعلق بہ معنی دہم افگندن و سند این از خسرو و انوری ہمدرانجا گذشت (اردو) بنیاد قائم کرنا۔ بنا ڈالنا۔

افگندنِ پنبہ در گوش مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی غفلت داشتن و سخن ناشنیدن صاحب بحر پنبہ در گوش افگندن ذکر این کردہ متعلق بہ معنی دہم افگندن سند این از ضیاء الدین خجندی ہمدرانجا گذشت (اردو) کان میں ٹیل ڈال لینا۔ کان میں تیل ڈالنا بقول آصفیہ اپنے کو بےخبر اور بہرا بنا لینا۔ کچھ نہ سننا۔

افگندنِ پی چیزی مصدر اصطلاحی۔ مرکب اضافی بمعنی محو و ناپدید کردن نشان آن چیز متعلق بہ معنی دوازدہم افگندن۔ سند این ہمدرانجا گذشت (اردو) کسی چیز کو محو کرنا مٹانا۔ بے پتا کرنا۔

افگندنِ تخم مصدر اصطلاحی۔ مرکب

اضافی - بمعنی کاشتن و متعلق بہ معنی سیزدہم افکندن و سند این ہمدر انجا گذشت و سند دیگر از کلام صائب یافتہ ایم (س) نیست صائب غیر آہ نا امیدی خوشہ اش ؎ تخم امیدی کہ من در شورہ زار افکندہ ایم ؎ (اردو) بیج بونا - بیج ڈالنا - تخم ریزی کرنا -

افکندن چار طاق مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - بمعنی برپا کردن خیمہ - متعلق بمعنی ہفتم افکندن و سند این ہمانجا مذکور (اردو) خیمہ ڈالنا - خیمہ استادہ کرنا -

(۱) افکندن چیزی بچیزی مصدر اصطلاحی
(۲) افکندن چیزی در چیزی
مرکب اضافی (۱) منحصر داشتن یک چیز بچیز دیگر باشد و (۲) نہادن و انداختن چیزی در چیزی چنانکہ (۱) افکندن خواب بخلوت و (۲) افکندن گلاب در آفتاب و افکندن آب در شیشہ و مماثل آن و این متعلق بہ معنی ہجدہم افکندن و سند ہر دو ہمدر انجا مذکور شد (اردو) (۱) کسی چیز کو کسی چیز پہ موقوف رکہنا جیسے سونے کو خلوت پر موقوف رکہنا (۲) کسی چیز کو کسی چیز مین ڈالنا - جیسے بچھونا دھوپ مین ڈالنا - پانی بوتل مین ڈالنا -

افکندن خوان مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی گستردن خوان از قبیل افکندن بساط و سفرہ باشد و متعلق بہ معنی سوم افکندن و سند این از کلام ظہوری ہمدر انجا گذشت (اردو) دسترخوان بچھانا -

افکندن خیمہ استعمال - مرکب اضافی بمعنی فرود آوردن خیمۂ استادہ و این متعلق است بمعنی ششم افکندن و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) خیمہ اتارنا - گرانا -

افکندن داغ استعمال - مرکب اضافی بمعنی نہادن و قائم کردن و زدن داغ باشد سند این بر معنی دہم گذشت کہ این متعلق بآن است

(اردو) داغ لگانا- داغ دینا- داغ ڈالنا۔

افکندن دام استعمال - مرکب اضافی - بمعنی گستردن دام باشد متعلق بہ معنی سوم افکندن (عرفی سہ) دانہ می ریزد تغافل می کن دفی (؟) نہان ٭ شیوۂ صیادی افکندن دام است و بس ٭ (ولہ سہ) زمشکلات محبت نیفکنم دامی ٭ کہ مرغ عقل نسازد بآب و دانۂ خویش (اردو) دام بچھانا۔

افکندن درجیب استعمال بمعنی دہم افکندن متعلق یعنی نہادن درجیب (ظہوری سہ) درجیب گل افکندہ صبا نافۂ بوئی ٭ گویا کہ سری بردہ از حلقۂ موئی ٭ (اردو) جیب میں ڈالنا۔

افکندن دست از دامان مصدر اصطلاحی - بمعنی جدا کردن دست از دامان باشد متعلق بہ معنی چہاردہم افگندن و سند این از ثنائی ہمدر انجا مذکور (اردو) دامن سے ہاتھ جدا کرنا- کھینچ لینا- دامن چھوڑ دینا۔

افکندن دست بر دوش استعمال مرکب اضافی - بمعنی نہادن دست بر دوش باشد و متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) کاندھے پر ہاتھ رکھنا۔

افکندن دندان استعمال - مرکب اضافی بمعنی از بیخ برکندن و شکستن دندان باشد و متعلق بہ معنی یازدہم افکندن و سند این ہمدر انجا مذکور (اردو) دانت گرانا- اکھیڑنا- توڑنا۔

افکندن راہ مصدر اصطلاحی مرکب اضافی بمعنی راہ پیدا کردن و قائم کردن کہ بہ معنی دہم و ہفدہم ذکرش گذشت و سند این زمعنی دوم مذکور (اردو) راستہ ڈالنا- رستہ قائم کرنا۔

افکندن رخت مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی نہادن ساز و سامان باشد و متعلق بہ معنی دہم افکندن و سند این از کلام صائب ہمدر انجا گذشت (اردو) ساز و سامان ڈالدینا۔

افکندن زبان مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی بیکار کردن زبان و کنایه باشد از بریدنش متعلق به معنی چهارم افکندن وسند این هم در انجا مذکور - (اردو) زبان کاٹ ڈالنا

افکندن زخم استعمال - مرکب اضافی بمعنی کردن و نهادن و زدن زخم متعلق بمعنی پنجم افکندن وسند این هم در انجا مذکور (اردو) زخم ڈالنا - زخم لگانا -

افکندن سایه استعمال - مرکب اضافی بمعنی انداختن و کردن و قائم کردن پرتو و سایه باشد متعلق بمعنی هشتم و نهم هم افکندن ظهوری

ﮯ) افکنده عشق سایه بفرقم عجیب نیست ؎ گر مهر را بخیمهٔ نیلو فر آورم ؟ (اردو) سایه ڈالنا -

افکندن سفره استعمال - مرکب اضافی از قبیل افکندن بساط و خوان که گذشت وسند این از کلام کمال اسمعیل بمعنی سوم گذشت که این متعلق به آن است (اردو) دیکھو افکندن خوان -

افکندن سُم مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی کنایه باشد از لنگ و عاجز شدن چارپایه واز همین مصدر است افکنده سم که می آید و سندش هم در انجا - و متعلق به معنی یازدهم افکندن که شکستن است و شکستن لازم و متعدی هردو آمده پس شکستن سم سبب لنگ و عجز باشد (اردو) گھوڑے کا لنگڑا ہونا - عاجز ہونا

افکندن شراب مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی ترک کردن شراب باشد صاحب موارد بمعنی شانزدهم ذکر این کرده وافکندن را بمعنی ساختن گرفته ولیکن از سند کلام علی خراسانی که در انجا مذکور است معنی ترک کردن پیدا می شود نه ساختن و ما اشاره این در انجا کرده ایم (اردو) ترک کرنا - چھوڑ دینا -

افگندن شکار استعمال - مرکب اضافی معنی شکار کردن باشد و متعلق با معنی ہشتم افگندن و سند این ہمدرانجا گذشت - (اردو) شکار کرنا -

افگندن شمار استعمال - مرکب اضافی از قبیل افگندن شکار است که گذشت معنی شمار کردن - سند این به معنی ہشتم افگندن مذکور (اردو) شمار کرنا -

افگندن طرح استعمال - مرکب اضافی معنی طرح نہادن و انداختن و قائم کردن است مرادف افگندن بنیاد باشد و متعلق معنی دہم و ہفدہم افگندن (ظہوری ؎) طرح محنت خانۂ افگندہ ام در کوی دل ؛ یک جہان فرہاد و مجنون ہر طرف مزدور باد ؛ (اردو) طرح ڈالنا - بنیاد قائم کرنا -

افگندن عنان بچیزی مصدر اصطلاحی مرکب اضافی - بمعنی حملہ کردن بہ تعجیل و روان شدن بسوی چیزی - صاحب بحر بر عنان افگندن بچیزی ذکر این کردہ (عرفی ؎) نوسید مشو عرفی و افگندہ عنان باش ؛ ہر چند کہ از کعبۂ مقصود نشان نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ چون خواہند کہ اسپ را تیزی و تندی برانند عنان رامی افگنند کہ از تنگ عنانی اسپ نمیتواند کہ بہ تندی بدود و از ہمین معنی حقیقی معنی مجازی پیدا شد (اردو) حملہ کرنا - دہاوا کرنا -

افگندن کسی بچیزی مصدر اصطلاحی بمعنی منسوب کردن کسی بہ چیزی متعلق است بمعنی اول افگندن مجاز (انوری ؎) چندین جرم و جنایت کہ مرا افگنند ؛ ای خداوند خدایت مفگن در اقوال ؛ (اردو) منسوب کرنا -

افگندن گذر استعمال - مرکب اضافی بمعنی گذشتن باشد و سند این بہ معنی ہشتم افگندن گذشت کہ این متعلق بآن است (اردو) گزرنا

افگندن لباس استعمال - مرکب اضافی بمعنی دور کردن لباس باشد بصلۂ از وسند ایم بر معنی چہار دہم افگندن مذکور و این متعلق است بآن (اردو) لباس اتارنا۔

افگندن موج مصدر اصطلاحی - مرکب اضافی بمعنی قائم کردن موج است متعلق بہ معنی ہفدہم افگندن (۱۱. ری ۵) صدف افگندہ موج برکہ او بہم براطراف خویش دریاوش (اردو) موج قائم کرنا۔

افگندن نقش استعمال - مرکب اضافی بمعنی ساختن نقش و قائم کردن آن متعلق بمعنی ہفدہم افگندن - سند این ہم در انجا مذکور شد (اردو) نقش کرنا۔

افگندہ بقول سروری بمعنی (۱) انداختہ و (۲) بمعنی سرگین - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم مفعول مصدر افگندن است بر ہمہ معانی آن شامل و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ڈالا ہوا - گرایا ہوا - ڈالنا - اور گرانا کا اسم مفعول - مصدر افگندن کے جسقدر معنی بیان ہوے ہین اون سب کا مفعول (۲) میلا - بقول آصفیہ (ہندی) بمعنی بول و براز - فضلہ - مذکر -

افگندہ سم اصطلاح - بقول برہان و جامع (۱) کنایہ از عجز و زاری بیار و بقول صاحب بحر و بہار (۲) لنگ و عاجز و از حرکت باز ماندہ صاحب جہانگیری فرماید کہ کنایہ از عجز باشد مؤلف عرض کند کہ این اسم مفعول مصدر افگندن سم است کہ گذشت مخصوص است برای چار پایان سم دار بمعنی چار پائیکہ شکستہ سم باشد و مجازاً بمعنی عاجز آنانکہ معنی این عجز و زاری نوشتہ اند و این را مطلق و عام خیال کردہ اند برای غیر چار پایان ہم سکندری خوردہ اند قائل (میر خسرو ۵) رخش علل و در ہش افگندہ سم ؛ علت و معلول در و

ہر دو گم پ (اردو) (۱) سم گرا ہوا۔ سم ٹوٹا ہوا چارپایہ (۲) لنگڑا۔ عاجز۔

افکندہ عنان باشیدن مصدر اصطلاحی (۱) عنان را تنگ نہ کردن و افکندن لجام تا اسپ تیز و تند بود (۲) کنایہ باشد از مستعد و آمادہ بودن برای حملہ و این متعلق است با (افکندن عنان بچیزی) کہ گذشت یعنی مصدر مرکب باشد از اسم مفعول آن سند این مصدر انجا مذکور شد (اردو) (۱) باگ ڈھیلی کئے ہوے رہنا تاکہ گھوڑا خوب دوڑے (۲) حملے اور دھاوے کے لئے مستعد اور آمادہ رہنا۔

(۱۷۷۶)

افگار بقول برہان و جامع با کاف فارسی بروزن افسار (۱) جراحت پشت چارپا را گویند کہ بسبب سواری و گرانی بار شدہ باشد و (۲) زمین گیر و بجا ماندہ و (۳) آزردہ ہم۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و لیکن نسبت معنی اول بر پشت ریش قناعت کند و خان آرزو در سراج فرماید کہ اگرچہ بقول قوسی معنی اول مخصوص است بہ دواب و لیکن در استعمال اعم ازان است حتی کہ در جراحات و ہمیہ نیز مستعمل چنانکہ خاطر افگار و خیال خود ظاہر فرماید کہ افگار بمعنی جراحت پشت دواب محل تامل بلکہ اعم باشد و فرماید کہ معنی زمین گیر و بجا ماندہ مجاز باشد و گوید کہ معنی سوم از مجرد افگار حاصل نمی شود بلکہ خاطر افگار و دل افگار بمعنی آزردہ است و صاحب سروری بذکر ہر سہ معانی بالا نسبت معنی اول فرماید کہ در کلام اکابر بمعنی مطلق جراحت آمدہ و بقول صاحب رشیدی (۴) ریش و مجروح و آو کار مبدل این۔ بہار گوید کہ مطلق خستہ و مجروح مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این از قبیل فشار و بیمار است۔ اصل این (نگار۔ بکاف عربی) باشد کہ مرکب است

از فک و آر۔ بقول صاحب منتخب فک بزبان عرب بالفتح وتشدید کاف جدا کردن دو چیز بهم در شده از یکدیگر۔ فارسیان در استعمال خود تشدید را به تخفیف بدل کردند و با آر که امر حاضر از آوردن است مرکب ساختند پس فک آر اسم مفعول ترکیبی بمعنی جدائی آورده شده وکنایه از مجروح که بمقام جراحت در جسم نوعی جدائی پیدا کند و جا دارد که اسم فاعل ترکیبی گیریم بمعنی جدائی آرند وکنایه از همان مجروح۔ والف اوّل در افکار وصلی باشد وتحشی خبری وهد ازین که فکار هم بفتح فا بود۔ عوام ناواقف از ماخذ استعمالش بالکسر کردند و خان آرزو بر فکار گوید که نکال به لام هم آمده و این مبدّل باشد وکسر اوّل را نه نوشت وقناعت بر این کرد که مخفف افکار قرار داد وتحقیق ما برعکس اوست یعنی افکار مزید علیه فکار باشد آنانکه افکار را بدون صراحت کاف فارسی بکاف عربی نوشته اند ازان تائید خیال ما می شود و آنانکه صراحت کاف فارسی کرده اند آنرا مبدل گیریم که کاف عربی به فارسی بدل شود همچون کند وگند حالا عرض می شود که معنی چهارم یعنی مجروح اصل است و معنی اول یعنی جراحت اعم ازینکه بطور عام گیریم یا مخصوص مجاز آن که معنی حقیقی فک آر بحیثیت اسم فاعل یا مفعول ترکیبی با معنی کنایهٔ جراحت هم تعلق دارد۔ اکنون باقی ماند معنی دوم وسوم آنرا هم مجاز توان گرفت۔ مخفی مباد که زمین گیر بقول بهار کنایه از چیزیست که از جای خود نتواند جنبید (الخ) یعنی منتهای ناتوان و بجا مانده وصاحب بحر خوش تعریفی کند که افتاده وخاکسار را زمین گیر گویند (انتهی) آنچه خان آرزو در سراج نسبت معنی سوم نوشته که خاطر افکار و دل افکار بمعنی آزرده است نه تنها افکار قابل

غور است بخیال ما او غور نکرد۔ ہرگاہ افگار را بمعنی حقیقی مجروح تسلیم کردیم و معنی آزردہ را مجازی گرفتیم ہیچ محل اشکال نیست فتامل۔ فارسیان استعمال این بصفت سینہ بیشتر کردہ اند و برای دل و خاطر و شخص ہم چنانکہ ظہوری گوید (۵۴) نباشد لذتی در شور بختی زندگانی را ؛ کہ مہ روئی نمک بر سینۂ افگار می ریزد ؛ (صائب ۵۵) عشق فکر دل افگار ز من دارد و بیش ؛ دایہ پرہیز کند طفل چو بیمار شود ؛ (ولہ ۵۶) آہ می باشد مسلسل خاطر افگار را ؛ در درازی نیست کوتاہی دل بیمار را ؛ (ولہ ۵۷) قسمت خاصان بود ہر چند درد و داغ عشق ؛ عام کن این لطف را بخشتی باین افگار دہ ؛ (اردو) (۱) چارپایوں کی پیٹھ کا زخم جو کثرت سواری یا گرانی بار کی وجہ سے ہوا ہو۔ مذکر (۲) افتادہ۔ عاجز۔ صاحب فراش (۳) آزردہ دیکھو آزردہ (۴) افگار۔ بقول امیر (فارسی) مجروح۔ زخمی۔ چاک چاک (ناسخ ۵) پڑ گیا مژگان قاتل کی جو تلوار ذکا عکس ؛ ہو گیا مانند شانہ وہین افگار سینہ ؛

افگار شدن استعمال۔ بمعنی مجروح شدن باشد۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ این را بمعنی ماندہ و خستہ شدن آوردہ عیبی ندارد کہ کار از معنی مجازی افگار گرفتہ (اردو) افگار رہونا۔ اس کی سند لفظ افگار پر گذری۔ خستہ ہونا۔

افگار کردن استعمال۔ بمعنی مجروح کردن باشد (ظہوری ۵) باکہ زد ہجرت دمی کز عمر بیزارش نکرد ؛ سینۂ کو کز خراش کینہ افگارش نکرد ؛ (میر معزی ۵) آن گل ز داغ دست خود افگار کردہ است ؛ ہرگز کسی بدست خود این کار کردہ است ؛

(۱۹۲۰)

(۱۷۰۹)

افگار ماندن استعمال - بمعنی مجروح شدن است۔ (ظہوری ؎) چہ می پرسی	زکار من زبان از کار می ماند؛ بپوشان
(اردو) مجروح کرنا۔	چشم از زخم نگاہ افگار می ماند؛ (اردو دیکھو افگار شدن۔

افگانہ بقول برہان و رشیدی و جامع و (دری و پہلوی) بچہ نارسیدہ کہ از شکم مادر افتد مؤلف عرض کند کہ ہمان افکانہ کہ بکاف عربی گذشت۔ صراحت ماخذ ہمدرا نجا کردہ ایم و این مبدل آن باشد ہمچون کند و گند (اردو) دیکھو افکانہ۔

(۱) افلاطن (۱) بقول برہان بضم طای حطی مخفف و معرب (۲) باشد و او حکیمی (۲) افلاطون بود مشہور و معروف در زمان سکندر و استاد ارسطو است و ساز ارغنون مخترع اوست صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و (۲) بقول بہار افلاطون و فلاطون و فلاطن مرادف یکدیگر (انوری ؎) کمینہ چاکر علت ہزار افلاطون؛ کمینہ بندہ فضلت ہزار اسکندر؛ صاحب انند صراحت کند کہ افلاطون لغت یونانی است (اردو) افلاطن اور فلاطون۔ بقول امیر یونان کے ایک بڑے مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد تھا اور سقراط کا شاگرد (امیر ؎) وہ مے کش ہون کہ یہ سامان میخواری تو کیا غم ہے؛ تہ خاکی خم افلاطون کا چلو ساغر جم ہے؛ آپ فرماتے ہین کہ یہ پہلا حکیم ہے جس نے حکمت اشراقی کے اصول درست کئے ۴۳۰ برس قبل پیدایش مسیح علیہ السلام پیدا ہوا۔ ابتدا مین اسکی طبیعت صنعتون کی طرف متوجہ تھی اور شعر کہنے کا بھی شوق تھا بیس برس کی عمر مین قصائد مثنویان اور کئی دیوان تصنیف کئے بعد اس کے حکمت و فلسفہ

کی طرف مائل ہوکر آٹھہ برس تک سقراطیس کی خدمت مین رہا۔ سقراطیس کے مرنے پر علم کا بہت ذخیرہ جمع کرکے مقام اثینہ مین ایک مدرسہ قائم کیا اور آخر عمر تک پڑہانے کا شغل رکہا۔ اسکی خوش بیانی کی دہوم یہانتک ہوئی کہ عورتین بہی مشتاق کلام ہوکر مردون کے لباس مین آتی تہین ۷۷ برس کی عمر مین انتقال کیا یہ حکیم ذی اخلاق خوش صفت تہا تالیفات مین جو فلسفیات افلاطونہ کے نام سے مشہور ہین پینتیس مباحث اور تیس مکتوبات ہین جن مین مختلف فنون طبعیات منطق۔ سیاست۔ مدن۔ علم تہذیب اخلاق وغیرہ کا بہی ذکر ہے۔ شعرا جو افلاطون کے ساتہہ خم کا ذکر کیا کرتے ہین اسکا منشا تراجم افلاطون سے معلوم نہین ہوتا۔ البتہ صاحب غیاث اللغات نے بحوالہ کتب تاریخ لکہا ہے کہ افلاطون اپنی آخر عمر مین ایک بڑے خم مین بیٹھ گیا شاگردون نے اوس کی وصیت کے موافق اس خم کا منہ بند کرکے ایک پہاڑ کے غار مین رکہدیا۔

افلاک | بالفتح لغت عرب است جمع فلک بمعنی آسمانہا فارسیان این را با الفاظ فارسی مرکب کردہ استعمالش بمعانی خاص کردہ اند کہ در ملحقات می آید (صائب سہ)

یک دل بیدار در نہ پردۂ افلاک نیست ؛ پردہ خواب است گویا پردۂ این سازہا ؛

(اردو) افلاک۔ بقول امیر۔ فلک کی جمع۔ آسمان (بحر سہ) آج دنیا مین گلہ کرتے ہین جو افلاک کا ؛ کل وہی زیر زمین شکوہ کرین کے خاک کا ؛

افلاک شناسان | اصطلاح۔ بقول صاحب بحر عجم و صاحبان ضمیمہ برہان و مؤید ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری از کلام نظامی سند آوردہ (سہ) دفتر افلاک

شناسان بسوز نہ دیدۂ خورشید پرستان مدون زنخ
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این مانند گان
احوال افلاک و سیارگان فلک پس کنایہ باشد
از منجان (اردو) منجمین۔ علم نجوم کے عالم
واقف۔

افلاک ظل اصطلاح۔ بقول بحر معنی
بسیار حمایت صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ مرادف
آسمان سایہ بمعنی بسیار حمایت۔ صاحب مؤید
فرماید کہ بمعنی سخت حمایت کذا فی الادات
و این صفت بادشاہی کہ سایۂ لطف او محیط باشد
جملہ عالم را مانند افلاک۔ پس معنی ترکیبی۔ سایۂ
ہمچون افلاک است چنانچہ شیر دل ای دل
ہمچون شیر است و این ترکیب در اصل صفت
موصوف بود بر وجہ تشبیہ و بعدہ مقلوب کردند
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
یعنی مثل افلاک سایہ گستر و شیر دل ہم ازین
قبیل است (اردو) مثل افلاک کے سایہ گستر۔ بادشاہوں کی صفت۔

افلاک نشینان اصطلاح۔ صاحب
انند بحوالہ بہار گوید کہ بمعنی منجمان است و بہار
ازین ساکت و سندی کہ برای این پیش کردہ
ہمان شعر نظامی است کہ برافلاک شناسان گذشت
بدین تصرف کہ در مصرع اول بجای افلاک شناسان
افلاک نشینان نوشتہ و دیگر کسی از محققین ذکر
این نکرد۔ بخیال ما تسامح او مثل نیست و جا
دارد کہ بلحاظ معنی لفظی این کنایہ گیریم از کواکب
ولیکن سند استعمال باید و نمیشود کہ منجمان را
افلاک نشینان گوئیم فتامل (اردو) دیکھو
افلاک شناسان۔

افلاکیان بقول برہان و ہفت بکسر
کاف (۱) کنایہ از ثوابت و سیارات و
(۲) طائفہ باشد از بیدینان و بدمذہبان و
صاحب شمس بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳)
کنایہ از ملائکہ ہم مؤلف عرض کند کہ ہر سہ معنی

خلاف قیاس نیست و ہر سہ کنایہ باشد۔ اپنچہ طائفہ بی دینان را افلاکیان گفتہ اند وجہ آن این است کہ اعتقاد شان بر سیارگان و اجرام	افلاک است (اردو) (۱) ستارے (۲) ایک طائفہ کا نام افلاکیان ہے جو بد مذہب اور بے دین ہے (۳) فرشتے۔ ملائک۔

(۱) افند | (۱) بقول صاحب نوادر و شمس بمعنی جنگ و خصومت۔ صاحب

(۲) افندیدن | (دری و پہلوی) ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در ممدودہ ہم گذشت ممدودہ و مقصور چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است بہ تحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر (۲) و (۲) مصدریست مرکب از (۱) بزیادت یای معروف و علامت مصدر کہ بقول صاحب بحر و برہان بمعنی خصومت و جنگ کردن است (سالم التصریف) صاحبان ناصری و جامع و سراج و نوادر ہم ذکر این کردہ اند و ہمین مصدر در ممدودہ ہم گذشت بخیال ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و بقول متفننین فرس جبلی کہ اصول شان بر لفظ اسم مصدر گذشت (اردو) (۱) دیکھو آفند۔ (۲) دیکھو آفندیدن۔

افواہ | بقول صاحب منتخب بالفتح جمع فوہ و چیزہای خوشبو کہ بدان بوی خوش را اصلاح دہند و نیکو سازند چنانکہ توابل چیزی کہ بدان طعام را خوشبو کنند چون کشنیز و جز آن و صاحب قاموس گوید کہ افواہ توابل یا انچہ بدان بوی خوش را اصلاح کنند و اقسام شگوفہ و انواع ہر چیز و احدش فوہ۔ صاحب غیاث فرماید کہ مجازاً بمعنی شہرت مستعمل مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بہ معنی بیان کردہ غیاث استعمال کردہ اند

(ظہوری ؎) تا مع زبان بہ بند کہ صد سعی کردہ ایم ؛ تا قصہ برگزیدۂ افواہ گشتہ است ؎
(ولہ ؎) فتادہ در دہن عام قصہ خاصان ؛ حکایت از لب افواہ برنگردانیم ؛ (انوری
؎) تاکہ در افواہ خلق ہست کہ از چار طبع ؛ اصل فنا دجہان فرع کہ گوہر شکست ؛
(اردو) افواہ - بقول امیر (عربی) مونث - فوہ کی جمع جسکے معنی منہ یعنی کوئی بات
بہت سے منہوں مین پڑنا مجازاً اڑتی ہوئی خبر - مشہور بات جس کی اصل نہ ہو (آتش ؎)
چھوڑ کر عشق صنم زاہد نہ ہو مفتون حور ؛ کب یقین لاتا ہے دانا دور کی افواہ کا ؛ (امیر ؎)
کلی سا ہے کہتے ہین منہ یار کا ؛ نہیں معتبر کچھ یہ افواہ ہے ؛

افیلون | بقول برہان بالام بروزن شبیخون درمنہ کوہی را گویند - اگر خاکستر آنرا با روغن
یا دام بر موضع ریش بمالند موی برآرد و آنرا العربی شیح خوانند - صاحب ہفت و جامع
ہم ذکر این کردہ صاحب محیط بہ افیلن فرماید کہ اثیلون و افلیون ہر سہ اسم شیح جبلی است
کہ آنرا بفارسی درمنہ کوہی گویند و بہ درمنہ گویند کہ بکسر دال ہملہ و سکون رای ہملہ و فتح میم و نون
و ہا اسم فارسی است و بیونانی ساریقون و اقدینا دستوریون و بسریانی ایرونا و بہ رومی
ابرتیلون و بعربی شیح و بہندی جوہری جواین گویند و گویند کہ آن اشراس است کہ بیخ
آن خنثی و قسم سوم آنرا بقول بعض افسنتین البحری نیز نامند و جبلی آنرا بیونانی افیلون خوانند
گرم و خشک در سوم و بقول شیخ گرم در دوم و خشک در سوم جمیع اقسام آن محلل ریاح مقطع
ملطف و مسکن و در آن قبض کمتر از افسنتین است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام ترک فرمایا ہے اور شیح یہ لکھا ہے کہ درمنہ ہے

جسکو عربی مین خشخاش بھی کہتے ہین ایک گھانس کا نام مشابہ برگ سداب - سدّون کو کھولتی ہے بلغم کو چھانٹتی ہے اور ادرام کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض جاری کرتی ہے (الخ) اور بقول محیط اعظم اسکا ہندی نام جوہری جواین ہے -

افیون بقول برہان (۱) معروف است کہ تریاک باشد و بعربی لبن الخشخاش گویند اگر قدری ازان بخود بگیرند زحیر را سود دہد و (۲) کنایہ از سیاہ - صاحب ناصری فرماید کہ اصل این اپیون است و ہپیون ہم ہر دو بہ بای فارسی و افیون معرب باشد و اکنون تریاک مشہور - دافع زہر و خود زہر - خان آرزو در سراج فرماید کہ ہمان شیرہ خشخاش کہ آنرا تریاک نیز گویند لیکن تریاک در اصل بمعنی پازہر باشد و بمعنی افیون متحدث و فرماید کہ خود افیون (۳) بمعنی پازہر آمدہ چنانکہ ظہوری گفتہ (۵۳) زخم خوب است اگر سخرہ مرہم نشود ۞ زہر من نیست اگر دستخوش افیون است ۞ صاحب جامع بر معنی اول قانع و وآرستہ معنی اول و سوم را ذکر کردہ بہار گوید کہ بمعنی اول مبدّل اپیون باشد و بمعنی سوم ہم آمدہ و بہ صراحت سند ظہوری فرماید کہ من در ینجا بمعنی چیزی است شیرین کہ مثل ترنجبین از ہوا بریزد و منعقد گردد صاحب سخندان گوید کہ این را در فارسی اپیون و افیون و ہپیون نام است و در سنسکرت اہیپھن کہ مرکب است از آہی بمعنی مار و پھن بمعنی کف کہ بحالت غیض و غضب وغیرہ از دہن انسان بریزد و بدین وجہ کہ از درخت خشخاش شیرہ اش کہ افیون است ہمچو کف می ریزد و رنگش ہم سیاہ می باشد و از خوردنش ہوش ہم از سر رود - اہل سنسکرت این را آہی پھن نام کردند (انتہی) صاحب سوا ء السبیل فرماید کہ بیونانی این را اپیان نامند

صاحب خزانۃ اللغات آوردہ کہ او را در انگلیسی زبان اوپیم نام است و در اردو افیم و صاحب محیط اسم یونانی این ابیون بہ بای عربی نوشتہ و افیون را معرب گفتہ و ما نسبت ماخذ و خاصیت و طبیعت این بحثی مختصر بر آبیون کردہ ایم کہ گذشت۔ صاحب برہان ہبیون را بہ بای عربی ہم آوردہ بالجملہ این قدر متحقق است کہ افیون معرب یا مبدل (اپیون بہ بای فارسی) است ہمچون سپید و سفید و آبیون مبدل (ابیون بہ بای عربی) چنانکہ تب و تپ و ابیون را لغت یونانی گیریم چنانکہ بالا مذکور شد یا خود اپیون را کہ بہ بای فارسی است مبدل (اُپیان یونانی) کہ فارسیان الف دوم را بہ واو بدل کردند ہمچون تاغ و توغ۔ بہر دو صورت بنیاد این از لغت یونانی یافتہ می شود و جا دارد کہ لغت فارسی گیریم و اصلش آبیون باشد و تحقیقش بر ابیون بیان کردہ ایم و نسبت ہبیون عرض می شود کہ بقاعدۂ فارسی تبدیل الف بہ ہای ہوز آمدہ چنانکہ انباز و ہنباز و یاسا و یاسہ (اردو) (۱) دیکھو ابیون۔ (۲) سیاہ۔ کالا۔ (۳) تریاق۔ بقول صاحب آصفیہ (معرب) اسم مذکر۔ زہر مہرہ۔ فاد الزہر۔ ایک خاص قسم کی معجون جو دفع زہر کے لئے بناتے ہیں۔

افیون خوردن حوادث مصدر اصطلاحی بقول بحر و ضمیمۂ برہان کنایہ از معدوم شدن حوادث باشد مؤلف عرض کند کہ این خلاف قیاس است زیرا کہ افیون خوردن کسی را ما و رای معنی حقیقی آن کنایہ توان گرفت از غافل شدنش کہ از خوردن افیون غفلت پیدا شود پس معنی معدوم شدن محتاج سند است حیف است کہ پیش نشد (اردو) حوادث کا دفع ہونا۔ معدوم ہونا۔

افیون دادن (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی یکی است

صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت بخیال
ما کنایه باشد از غافل کردن (خان آرزو سـ۵)
در خور قسمت درین محفل رسد هر خشک و تر؛
ساقی آرد می به محفل شیخ را افیون دهد؛ (ظهوری
سـ۵) جان دهد بیچارگی را چاره سازیهای
چرخ؛ کرده زهرم در گلو فریاد اگر افیون دهد؛
(اردو) افیون کهلانا - غافل کرنا -

(۱) افیون در باده ریختن	مصادر
(۲) افیون در باده کردن	اصطلاحی
(۳) افیون در شراب ریختن	صاحب
(۴) افیون در شراب کردن	بحر ذکر
(۵) افیون در می کردن	(۱) تا

(۴) کرده فرماید که بمعنی پیشت دادن شراب
را تا مستی گذاره آرد - بهار ذکر (۱) و (۴)
کرده معنی با صاحب بحر متفق و صاحب آصفی
(۵) را نوشته از معنی ساکت مؤلف گوید که
همه مرادف یکدیگر باشد بمعنی امداد شراب در
زیادتی نشه کردن (خسرو سـ۵) تا هر که باشد
یار تو بخود شود در کار تو؛ ای زیر لب گفتار تو
در باده افیون ریخته؛ (حافظ شیرازی سـ۵)
ساقی اندر قدحم باز می گلگون کرد؛ در می کهنه
دیرینه ما افیون کرد؛ (اردو) شراب مین
افیون ملانا - اسکی نشه کو بڑهانا -

افیون زدن | (مصدر اصطلاحی) بقول
بحر و بهار بمعنی افیون خوردن (میر خسرو سـ۵)
این تنگنا نه موقع خواب است سر باره افیون
زدست حارس و مست است پاسبان؛
(ملا فوقی یزدی ع) از برای منع انزال آنکه
افیون می زند؛ (اردو) افیون کهانا -

افیونی | بقول صاحب جامع (۱) تریاکی
باشد و (۲) کنایه از عادت کردن بچیزی که
قدرت بترک آن نداشته باشد مؤلف گوید
که کنایه از معتاد و خوگرفته مطلقاً (ظهوری سـ۵)
چرا افیونی زهرش نگردم؛ که خلقی را زشکر بگذرانم

(اردو) (۱) افیونی - اپھی - افیمی - بقول امیر افیون
کا عادی (۲) عادی بقول آصفیہ خوگر - خوگرفتہ
وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو آپ
فرماتے ہین کہ چونکہ یہ لفظ عربی - فارسی مستند
لغات یا کلام مین اس طرح نہین آیا سو جسے
اہل اردو کا مخترع قرار دیا گیا - لتیا -

(۱) **افیونی چیزی شدن** | مصدر اصطلاحی

(۲) **افیونی چیزی گشتن** | (۱) بقول بحر
بہار عادت کردن بچیزی کہ بر ترک آن قادر
نباشد مؤلف عرض کند کہ (۲) مرادف
(۱) (باقر کاشی ۵۱) با تو من و غم جدا نگردیم
زہم * افیونی آشنائی ہم شدہ ایم * (ظہوری
۵۲) کردہ زخمم پس سر آرزدی مرہم را *
حیف در دست کہ افیونی افسون گردد *
سندے از کلام ظہوری بر لفظ افیونی گشت
(اردو) (۱) و (۲) کسی چیز کا نہایت عادی
ہونا جو چھوٹ نہ سکے دکن مین افیونی ہونا
کہتے ہین جیسے ”کرم علی تو پتنگ بازی کا
افیونی ہوگیا ہے“ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پتنگ
بازی کو ترک کرنے پر خود قادر نہین ہے - لتیا ہونا

الف مقصورہ باقاف

اقارون | بقول برہان و ہفت و مؤید بارای قرشت بر وزن فلاطون لغتی است
یونانی و بعضی گویند رومی و آن دوائی باشد کہ بفارسی اگر و بعربی عود الوج خوانند و
سطبر و گرہ دار و سفیدی باشد قوت باہ دہد صاحب محیط بر اقارون فرماید کہ وج را
گویند و برا اگر گوید کہ اسم عود ہندی است و بر وج نوشتہ کہ بفتح واو و تشدید و جیم عود الوج
و بتجبیل العجم و بیونانی اقوروں و برومی اقارون و بہندی بچ نامند (الخ) مؤلف عرض
کند کہ این داروئے است کہ تعریف کاملش بر (اودی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اودی

اقاقیا | بقول برہان بکسر قاف و تحتانی بالف کشیدہ عصارہ خاریست کہ پوست را بدان دباغت کنند و آن صلب و سیاہ رنگ می باشد و بعضی گویند کہ صمغ خار مغیلان است اگر خون برگیرند قطع خون رفتن کند و بقول مؤید صمغ درخت مغیلان کہ بہندی کیکر نامند صاحب محیط فرماید کہ بسریانی وعیا گویند و آن اسم یونانی عصارۂ شجر شوکہ مسمی بہ قرظ است و قرظ ثمر شنط کہ آن را بمصری شوکۃ ام غیلان و بفارسی خار مغیلان و بہندی ببول و کیکر نامند و صمغ آن صمغ عربی و اقاقیا را بہندی (کیکر کا رس) و بفرنگی اکاکیا و آن عصارہ از ثمر آن یا برگ آن یا از ہر دو باہم میگیرند۔ گیلانی گفتہ کہ آن عصارہ ثمر درخت بسیار خار دار است کہ از بلاد روم و ثمر این درخت ادیم را دباغت می دہند و آن شجر را قرظ نامند و صاحب صیدنہ گفتہ کہ اقاقیا اسم رومی است و بسریانی وعیا قرظی و بفارسی طلبند و اطبا اختلاف درین نکردہ اند کہ آن از قرظ است و اختلاف در صفت واقع شدہ جالینوس گفتہ کہ آن صمغ آنست و دیاسوس گوید کہ آن عصارہ آنست کہ خشک می کنند و قرص می نمایند و شیخ الرئیس فرماید کہ آن عصارہ قرظ است و شارح کازرونی زبودہ کہ قول حق آنست کہ شیخ در تعریف آن گفتہ و صحیح ترین اقوال آنست کہ عصارہ نوعی از ام غیلان باشد کہ قرظ نامند و غیر مغسول آن سرد در اول و خشک در دوم و مغسول آن سرد و خشک در دوم بالجملہ اقاقیا مجفف و قابض و مانع سیلان خون و قاطع نفث الدم و مقوی معدہ و جگر و منافع بسیار دارد (ا ح) (اردو) درخت کیکر یا ببول کا رس یا شیرہ۔ صاحب آصفیہ نے کیکر پر ببول کا ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں اسکی چھال سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔

اقامت بقول بہار استادن و برپا داشتن و فارسیان (۱) بمعنی در جای بودن و تمکن گرفتن با لفظ کردن استعمال کنند و (۲) بمعنی ضیافت شخصی که از جای وارد شود با لفظ فرستادن استعمال نمایند - خان آرزو در چراغ گوید که لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی ضیافت شخصی که جائی وارد شود - نیز آرند مؤلف عرض کند که ما صراحت استعمال این با مصادر فرس در ملحقات کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است که استعمال این در فارسی بدون ترکیب با مصدر فارسی بمعنی حاصل بالمصدر باشد و معنی اوّل خصوصیت مصدر کردن نیست چنانکه از ملحقات ظاہر شود و نسبت معنی دوم خیال ما نیست که بعض شعرا آقامت را با مصدر فرستادن مرکب کرده بمعنی سامان مہمانی فرستادن گرفته نه ضیافت اگرچه ضیافت جزو مہمانی است ولیکن بساز و سامان دیگر ہم لازمهٔ آن است و این ہمه لوازم - مجازاً پیدا می شود از معنی اول چنانکه حکیم شفائی گفته (ﻫ) چون آدم بدہر فرستاد آسمان ؛ صد گونه رنج و غصه به رسم اقامتم ؛ اشرف مازندرانی در کلام خود اقامت بمعنی فرش و بساط آورده و این ہم در سامان مہمانی داخل باشد (ﻫ) شب از مہتاب بامش باج می داد ؛ بہر منزل اقامت می فرستاد ؛ شاعر گوید که شب بام ممدوح ما را باجگزار بود از مہتاب یعنی باج مہتاب پیش می کرد و در ہر منزل بامش از مہتاب بساط می گسترد - خصوصاً فرشی که آنرا در ہندی چاننی گویند که با مہتاب تشبیه لفظی و معنوی دارد خان آرزو و بہار ہر دو که باستناد ہمین شعر معنی ضیافت را پیدا کرده اند بخیال ما درست نیست زیرا که از مہتاب ضیافت بام کردن ہیچ لطف ندارد و معنی سامان مہمانی اندرینمقام دل چسپ تر است و این معنی لفظ اقامت نظر بر معنی اول ش

تعلق مجاز ہم دارد فقاتل (اردو) (۱) اقامت - بقول امیر - عربی - مونث - ایک جگہ قیام کرنا - ٹھہرنا (۲) مہمانی کا سامان - مذکر - جس مین فرش فروش سامان حوائج ضروری - مقام اور ضیافت سب داخل ہین -

اقامت بایستن استعمال - بمعنی ضرور و لازم گردیدن و در کار گشتن اقامت باشد (عرفی ے) تا کی شاہد معنی بکشد بند نقاب؛ عمر را بردر اندیشہ اقامت باید؛ (اردو) اقامت لازم ہونا -

اقامت دادن استعمال - بمعنی قائم کردن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو دہلوی ے) قامت خود کرد موزون دراز؛ داد اقامت بستون نماز؛ (اردو) قائم کرنا -

اقامت داشتن استعمال بمعنی سکونت پذیر بودن است - صاحب آصفی ذکر این کردہ (نثر حزین اصفہانی) او در آن شہر اقامت داشت؛ (اردو) سکونت رکھنا -

اقامت طلبیدن استعمال - بمعنی خواہش اقامت کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ے) آنکہ از عمر سبک سیر وفا می طلبد؛ لنگر از سیل و اقامت ز ہوا می طلبد (اردو) اقامت کی خواہش کرنا -

اقامت فرستادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت خان آرزو و بہار بر لفظ اقامت ذکر این بمعنی ضیافت فرستادن کردہ اند و ہردو از کلام اشرف مازندرانی سند آوردہ کہ بر لفظ اقامت مذکور شد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی نمی کنند و از متقدمین استعمال کسی کہ پیش ماست ہمین یک شعر اشرف

ما زندرانی است که از ان معنی ضیافت
را اوّل خان آرزو پیدا کرد و بہار
پیروی او نمود - خان آرزو برای این
معنی بجز جودت طبع و معنی آفرینی خود سندی
از صاحبان تحقیق نه گرفت و محققین فرس از
از استعمال لفظ اقامت بدین معنی ساکت اند
و ما خیال خود را نسبت این مصدر مرکب بر لفظ
اقامت ظاہر کردہ ایم کہ بمعنی سامان مہمانی
فرستادن است (اردو) مہمانی کا سامان بھیجنا

اقامت کردن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ بمعنی قیام
بخشیدن و قائم داشتن است چنانکہ نظامی گوید
(ﻫ) سخن چون گرفت استقامت بمن ؛
اقامت کند تا قیامت بمن ؛ یعنی بمن اقامت
بخشد تا قیامت ای بوجہ سخن خود تا قیامت
نام من زندہ باشد (اردو) قائم رکھنا -

اقامت کشیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی قیام اختیار کردن است (خسرو ﻫ)
مؤذنش انجاکہ اقامت کشید ؛ قامت موزون
نتواند رسید ؛ (اردو) قیام اختیار کرنا -

اقامت نمودن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی سکونت اختیار کردن است (اشرف
حزین اصفہانی) بالجملہ از دو سال افزون در آن ولا
اقامت نمودہ (اردو) سکونت اختیار کرنا - رہنا

اقبال | بقول بہار و منتخب ضمان کسی را قبول کردن و پیش آمدن و رو بچیزی آوردن
و چیزی پیش کسی داشتن و سعادت مند شدن و روی کسی بچیزی گردانیدن - بہار گوید
کہ فارسیان (۱) بمعنی دولت و قوّت و طالع استعمال کنند و این گویا از معنی سعادت مند
شدن اخذ کردہ اند و بلند از صفات اوست و بصلۂ بہ و از مستعمل (صائب ﻫ) بوسہ ہا
بر دست خود دادست معمار ازل ؛ تا باقبال بلند آن طاق ابرو بستہ است ؛ (ولہ ﻫ) ز اقبال

محبت در مقامی می زنم جولان ؎ کہ طفل نی سوار آید بچشم دار منصور ش ؎ (شفیع اثر سے)
چون دولت زمانہ محال است بی زوال ؎ گیرم چو آفتاب شد اقبال من بلند ؎ مؤلف
عرض کند کہ (۲) در استعمال فارسیان اقبال بمعنی قبول کردن ہم بنظر آمدہ کہ در ملحقات بر
اقبال خواستن می آید (اردو) (۱) اقبال۔ بقول امیر (عربی)۔ مذکر۔ ادبار کی ضد۔
خوش نصیبی۔ زمانے کا موافق ہونا۔ (کیف سے) رہیگا چار دن ہی کب ترا اقبال اے منعم ؎
نہیں ممکن کہ اک گھر میں غلام بی وفا ٹھہرے ؎ (۲) قبول۔ گوارا۔ پسند (اسیرع)
جنت نہ ہاتھ آئے تو دوزخ قبول ہے ؎

اقبال ایستادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم و موجود بودن دولت وطالعمندی است (فیضی سے) در ہای طرب بر وکشادہ ؎ اقبال بہر در ایستادہ ؎ (اردو) اقبال قائم رہنا۔

اقبال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواہش اقبال کردن است (حسن مشہدی سے) کش دامن زبخت تیرہ گر اقبال می خواہی ؎ کہ اقبال سیاہی می نشاند نقش خاتم را ؎ (اردو) اقبال چاہنا۔

اقبال سکندر استعمال (۱) مرکب اضافی

اقبال سکندری بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی در (۲) بہ یای نسبت مرکب توصیفی۔ کنایہ از منتہای اقبال است (سیدی محمد عرفی سے) اقبال سکندر بجہان گیری نظمم ؎ بر داشت بیک دست قلم را و علم را ؎ (نظامی سے) کنون بر بساط سخن پروری ؎ زنم کوس اقبال اسکندری ؎ (اردو) (۱) سکندر کا اقبال (۲) انتہای اقبال۔ بہت بڑا اقبال۔

اقبال کردن | مصدر اصطلاحی - بمعنی پسند و قبول کردن - (ظہوری ؎) تکحل گشتہ چشم دولت از خاکسترم آری * بجا شاک وجودم آتش او کردہ اقبالی * (اردو) قبول کرنا - پسند کرنا -

اقبالمند | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی صاحب اقبال است و بقول برہان مند بروزن قند بمعنی صاحب و خداوند باشد ہمچون دردمند و حاجتمند پس اقبالمند از ہمین قبیل است اسم فاعل ترکیبی - معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) اقبالمند - بقول امیر - صاحب اقبال - نصیب والا - خوش قسمت (رشک ؎) ارباب وصل ہنستے ہین ہجوروں پر بجا * اقبالمند او رہے غمناک اور ہے *

اقبالی کردن | استعمال - بیای نسبت بمعنی صاحب اقبال کردن است - بہار بر لفظ اقبالی گوید کہ بمعنی کار اقبال است و سندی کہ از شیخ العارفین پیش کردہ مصدر اقبالی کردن راست (؎) ننگ در عشق و جنون نام مرا عالی کرد * آمد ادبار درین کوچہ و اقبالی کرد * (اردو) صاحب اقبال کرنا - اقبالمند کرنا -

اقبال یک ہفتہ | اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحب بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی دولت اندک روزہ مؤلف گوید کہ کنایہ باشد (اردو) چند روزہ دولت عارضی اقبال - اقبال چند روزہ -

اقتباس | بالکسر - لغت عرب است - بقول منتخب بمعنی آتش فراگرفتن و علم آموختن از کسی و فایدہ گرفتن - بہار ذکر این کردہ - فارسیان این را با مصادر کردن و نمودن مرکب کردہ بمعنی مصدری استعمال کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی استفادہ (صائب ؎) نباشد از اقتباس نور چشم ماہ را اسیری * الہی ہیچ کافر تشنگند نان گدائی را * (اردو)

اقتباس۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ روشنی لینا۔ کسی تالیف یا تصنیف سے کچھ انتخاب کر کر اپنے کلام میں داخل کرلینا (امیر سے) تارے بھر سے جب کفش یار کے چمکین ❊ نجوم دہوں اقتباس ہو کہ نہ ہو ❊

(۱) اقتباس کردن
(۲) اقتباس نمودن

استعمال۔ بمعنی حاصل کردن چیزی و فائدہ گرفتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (انوری سے) انظر دانا تقتبس من نورکم کای گفت چرخ ❊ کانتاب از آفتاب ہمتش کرد اقتباس ❊ (صائب سے) کی بہر چشمی نظر بازان تماشایش کنند ❊ ہم نگہ نور اقتباس از روی زیبایش کنند ❊ (نصیر ہمدانی نثر ۲) از باطن فیض مواطن حیدر نگار خویش و سائر روشندلان آن سرزمین اقتباس نور بختیاری و التماس فتوحات غیبی نمودند۔ (اردو) اقتباس کرنا۔ کسی چیز کا حاصل کرنا۔ استفادہ کرنا۔

اقتدا بقول بہار۔ پیروی کردن فرماید کہ با لفظ داشتن و کردن مستعمل۔ مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بہ معنی حاصل بالمصدر یعنی پیروی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (اردو) پیروی۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث۔ تقلید کسی کے قدم بقدم چلنا۔ اطاعت۔ فرمان برداری۔

اقتدا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیرو بودن و پیروی داشتن است (حزین اصفہانی سے) آموختہ کبک ست بدشتہ از تو قہقہہ ❊ در باغ بلبلان شود دارند اقتدا ❊ (اردو) پیرو ہونا۔

(۱) اقتدا کردن استعمال۔ ہر دو بمعنی

(۲) اقتدا نمودن | پیروی کردن است عقل بدو اقتدا کرد که این کار اوست ؎ صاحب آصفی ذکر هردو کرده (سلمان ساوجی ۷۶۹ھ) جست قضا دری از پی کار جهان ؎ (نثر منشی اصفهانی ۲) او نیز اقتدا به سنن سنیهٔ اجداد عالی نژاد نمود (اردو) پیروی کرنا۔

اقتران | بقول صاحب آصفی بمعنی نزدیک شدن و بقول اننذ نزدیک شدن و یار شدن بدیگری مؤلف عرض کند که لغت عرب است فارسیان این را بمعنی نزدیکی و قرب استعمال کنند که حاصل بالمصدر باشد و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند مخفی مباد که معاصرین عجم هم اقتران را بمعنی قرب آورده اند چنانکه صاحب یوسف سراج گوید (نثر) پانزده روز از نوروز گذشته از اقتران مریخ و عقرب" (اردو) قرب۔ مذکر نزدیکی۔ مؤنث۔ دیکھو اتصال۔

اقتران دادن میان دو چیز | استعمال صاحب آصفی ذکر اقتران دادن کرده که بمعنی قرب پیدا کردن است (حزین اصفهانی ۵ھ) لطفت میان معجز و سحر امتزاج داد ؎ لعلت میان آتش و آب اقتران دهد ؎ (اردو) ایک جگہ جمع کرنا۔ ملانا۔

اقتران یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی قرین شدن است (نثر منشی اصفهانی) هر دعائیکه از درگاه رب العزت مسئلت می نمود بشرف اجابت اقتران می یافت (اردو) نزدیک ہونا

(الف) اقتراح | بقول بهار بی اندیشه سخن گفتن و تحکم در خواستن چیزی مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عرب است۔ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این با لفظ کردن کرده اند یعنی ---------------

(ب) اقتراح کردن | بمعنی بی اندیشه سخن گفتن آورده اند (میر معزی ســ) از دو عقل و فضل کرد اقتراحی ؛ وز دو بخت در وجود کرد امتحانی ؛ (اردو) (ب) بلا تامل کوئی بات کہنا

(۱) اقتصار | بقول آصفی کوتاهی کردن و بر یک چیز ایستادن مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر بر چیزی ایستادن و کوتاه کردن و پی کسی رفتن فارسیان این را با مصادر فرس مرکب کرده بمعنی مصدری استعمال کرده اند چنانکه ---------

(۲) اقتصار کردن | بمعنی قناعت کردن آمده (نثر حزین اصفهانی) تا بسا باشد که
(۳) اقتصار نمودن | بدو بیت و کمتر از ان اقتصار کند؛ و بتحریر اندک از بسیار و یکی

از هزار اقتصار نماید (اردو) (۲ و ۳) قناعت کرنا ۔

اقتضا | بقول صاحب آصفی بمعنی خواستن مؤلف عرض کند که بالکسر لغت عرب است و بقول انند بحواله منتهی الارب وام بازخواستن ۔ فارسیان استعمال این بمعنی خواہش و تقاضا ۔ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس که در ملحقات آید (ظهوری ســ) گر ظهوری رفت رسوا رو مرنج ؛ اقتضای عشق پنهانیست این ؛ (انوری ســ) بدست ما چو این حل و عقد چیزی نیست ؛ بعیش ناخوش و خوش کر رضا دهیم سزاست ؛ که زیر گنبد خضرا چنان توان بودن ؛ که اقتضای قضا های گنبد خضراست ؛ (اردو) اقتضا ۔ بقول امیر ۔ عربی (مذکر) خواهش کرنا ۔ تقاضا (منزاوار ســ) عمر یں مسرور اوس کے دید کی جان ؛ تھا یہی اقتضا محبت کا ؛

(۱) اقتضا فرمودن | استعمال ۔ صاحب (۲) اقتضا کردن | آصفی ذکر این کرد

(۳) **اقتضا نمودن** کہ بمعنی خواہش و تقاضا کردن است (نثر خسروؔ) بلکہ نیر اعظم بامداد بہروزی چنان اقتضا فرمود" (نثر منشی اصفہانی) (۲) کرم جبلی اقتضای آن کرد" (ظہوری ۵۰) نی نالم اگر بر من جفا کرد ؛ چہ جرم اور او فا این اقتضا کرد ؛ (انوری ۵۰) وند ہر انچہ رای تو کرد اقتضای آن ؛ تقدیر حز بعین رضا ننگرستہ باد ؛ (نثر حزین اصفہانی ۳) از مرکز دولت بہر طرف رای شریفش اقتضا نماید سفر گزیند" (اردو) پسند کرنا مقتضی ہونا۔ صاحب آصفیہ نے مقتضی پر فرمایا ہے کہ خواہش کرنے والا ۔ چاہنے والا ۔ تقاضا کرنے والا ۔

اقتضا یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مناسب بنظر آمدن و مناسب نمودن و مقتضی شدن است (نثر نصیر ہمدانی) از سوانح وقت و خواطف زبان انچہ در ہر مقام اقتضا یافت بر آن افزود" (اردو) مناسب نظر آنا ۔ مناسب رائے ۔ مناسب حال ہونا ۔

اقتنا لوقی بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کسرہ فوقانی و نون بالف کشیدہ و لام بواو و قاف بیا رسیدہ لغتی است یونانی و معنی آن در عربی شوکۃ البیضا ست و آن را بفارسی بادآورد گویند و آن بوتۂ خاری باشد سفید ۔ صاحب محیط بر بادآورد فرماید کہ این را کنگر سفید نیز گویند و بہ رومی نوفنیقی و بسریانی ساناخور و بیونانی اقتنالوقی و اقتالونی و بعربی شوکۃ البیضا کہ بمعنی خار سفید است و بقول بعض بہندی جواسا دو دو تا ہا شبیہ بخار خشک الا این در سپیدی شدیدتر و خارہای این درازتر از ان گرم و خشک در اول و گویند در دوم ۔ در یخ این تبرید و تخفیف باندکی تحلیل و در تخم این قبض برای نزوف است و منافع بسیار دارد (اردو) بقول محیط جواسا ۔ صاحب

جامع الادویہ نے جوآسا پر اشترخار لکھا ہے اور دوہاہا کا ذکر بھی فرمایا ہے جو جوآسا کے سوا ہے۔ شوکۃ البیضا پر جواسا ے ہندی۔ ہماری تحقیق مین اشترخار اور چیز ہے جس کا بیان گزر چکا ہے۔ صاحب مخزن نے بھی بادآورد کا عربی نام شوکۃ البیضا اور ہندی نام جوآسا لکھا ہے اور صاحب ساطع نے جوآسا پر خار شتر کا اشارہ کیا ہے ہم خیال کرتے ہین کہ مشابہت نے یہ اختلاف پیدا کیا ہے۔

اقجنوش بقول برہان باجیم ونون بروزن نمدپوش زیم آہن باشد کہ آن را بعربی خبث الحدید خوانند۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ ور خبث الحدید صراحت کافی فرمودہ و این ہمان است کہ ذکرش بر اسقوروں گذشت و این ہم لغت یونانی است (اردو) دیکھو اسقوروں۔

اقچہ بقول ضمیمہ برہان لغت ترکی است بمعنی درم و فارسیان استعمال این کردہ اند۔ صاحب مصطلحات ہم این را نوشتہ (فوقی یزدی سہ) از اقچہ میتوان کرد کام از بجوج حاصل ؛ یارب کہ ہیچ منعلم بی سیم و زرنباشد ؛ (اردو) درم۔ بقول آصفیہ درہم کا مخفف ایک چاندی کے سکّے کا نام مثل چونّی کے ۳ ½ ماشہ کا وزنی۔

اقحوان بقول برہان بفتح اول وحای حطی بروزن ارغوان معرب اکحوان است کہ شگوفہ ریحان و بابونہ باشد۔ گویند اگر آب آن را بگیرند و برخصیہ و آلت مردی طلا کنند نہایت قوت مجامعت دہد۔ آن را بعربی احداق المرضی و خبز الغراب خوانند و در موصل شجرۃ الکافور و در شیراز بابونہ گاو گویند و بضم اول وثالث ہم بنظر آمدہ۔ صاحب محیط فرماید کہ

بضم ہمزہ و سکون قاف وضم حای مہملہ وفتح واو و الف و نون لغت عربی است۔ و احداق المرضی و عین البقر و عرار و خبز الغراب نیز گویند و بمصر کرکاش و بہ مغرب شجرۂ مریم و بموصل شجرۃ الکافور و بافریقہ کافوریہ و رجل الدجاجہ و بیونانی ازبانس وایسیس و بسریانی فرابیون و بعبرانی فیقالقا و بفارسی بابونہ کاو و بابونہ گاو چشم و بہار و گل گاو چشم و گوبلہ و کرہانک و بہندی سوتہل گویند مؤلف گوید کہ این ہمانست کہ تعریف این بربسایس گذشت (اردو) دیکھو اسامیس۔

اقرار بقول بہار بگفت خود ثابت کردن چیزی را و بگفت خود ثابت شدن و فرماید کہ بالفظ آوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عربست بقول صاحب منتخب ثابت کردن بر خود چیزی را و بقرار آوردن کار را و آرام دادن و خنک گردانیدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اعتراف استعمال کنند کہ ضد انکار باشد (ظہوری ع) ہیچ حسنی رد مکن نقد قبولت در کف است ؎ صد زیان بہتر ز یک انکار اقراری بخر ؎ و (۲) بمعنی وعدہ و پیمان کہ سند این بر اقرار شکستن می آید۔ (اردو) اقرار (۱)۔ بقول امیر (ع بی) مذکر۔ انکار کی ضد۔ اعتراف (فقرہ) میرا مجھے تو آپ اپنی خطا کا اقرار ہے۔" (۲) بمعنی وعدہ (امیر ع) غیر ممکن ہے کہ پورا ہو کوئی وعدۂ وصل ؎ مدتوں سے یہی اقرار چلے آتے ہیں ؎ (صبا ع) دیکھئے آج وہ تشریف کہاں فرمائیں ؎ ہم سے وعدہ ہے جدا غیر سے اقرار جدا ؎

اقرار آوردن	استعمال۔ صاحب آصفی	ذکر این کردہ کہ بمعنی اقرار و اعتراف کردن است

زنشر نصیر ہمدانی) در خود بہ ازین کمال ندارم که بی ہنر بہای خود اقرار آرم" (انوری ؎) گشت بر محضر اقبال بزرگیش گواہ ؛ ہر دو گیتی چو قضا و قدر آورد اقرار (اردو) اقرار کرنا بقول امیر اقبال کرنا فقرہ امیر) اپنی خطا کا اقرار کرنا کونسی بے عزتی ہے"

اقرار دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ که بمعنی قبول و اعتراف کردن است (نظامی گنجوی ؎) تا بتو اقرار خدائی دہد ؛ بر عدم خویش گواہی دہد ؛ (انوری ؎) کرد چرخش بسروری تسلیم ؛ دادہ دہرش بہ بندگی اقرار ؛ (اردو) دیکھو اقرار آوردن -

اقرار داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ که بمعنی مقر بودن است و اعتراف داشتن (طالب آملی ؎) اگر عشق کفر است از منکرانم ؛ وگر کفر دین است اقرار دارم ؛ (اردو) مقر ہونا - اقرار کرنا - معترف ہونا -

اقرار ستدن استعمال - بمعنی معترف گردانیدن و باقرار آوردن و اقرار گرفتن و قبول کنانیدن (انوری ؎) ای وقف کردہ دولت موروث و مکتسب ؛ بر تو قضا و بستہ و اقرار روزگار ؛ (اردو) اقرار کرانا اعتراف کرانا - قبولوانا -

(۱) اقرار شکستن - مصدر اصطلاحی -
(۲) اقرار شکستہ صاحب بحر عجم و بہار نسبت (۲) فرماید که اقراری که درست نباشد (میرزا طاہر وحید ؎) ولی دارم چو اقرار شکستہ ؛ پرستش کن بگفتار شکستہ ؛ خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی پیمان شکستن و برخلاف وعدہ عمل کردن است و (۲) مرکب توصیفی و اسم مفعول آنست بمعنی لازم یعنی پیمانی که وفا نشدہ باشد و این متعلق بہ معنی دوم لفظ اقرار باشد (اردو) (۱) عہد توڑنا - وعدہ خلافی کرنا - (۲) جھوٹا

وعدہ - وہ وعدہ جس کا ایفا نہوا ہو۔

اقرار کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی اعتراف کردن است۔ (نظامی ؎) نیکی او بین و بر و کار کن ؛ بر بدی خویشتن اقرار کن ؛ و بہ تحقیق ما (۲) اظہار رغبت و گوارائی کردن ہم کہ متعلق و مجاز معنی اول لفظ اقرار باشد (ظہوری ؎) بہر جور و جفا اقرار کردم و روفا داری ؛ ولی از رشک می ترسم کہ در انکار اندازد ؛ (اردو) (۱) اقرار کرنا - اعتراف کرنا (۲) گوارا کرنا - اظہار رغبت کرنا۔

اقرار کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت بخیال ما بمعنی اقرار گرفتن است یعنی پیمان گرفتن و این متعلق معنی دوم لفظ اقرار باشد (علی خراسانی ؎) تا نگوید راز دل در پیش ہر کس بر ملا ؛ از زبان خویشتن اقرار می باید کشید ؛ امی باید وعدہ گرفت از زبان کہ راز دل را بیرون نیارد۔ (اردو) اقرار لینا - بقول امیر وعدہ لینا - عہد لینا (رشک ؎) جو سمجھے کہ ہے انجام مین خاطر شکنی ؛ تجھسے اقرار ہم اے عہد شکن کیون لیتے۔

اقرار کہ مشروط شود اقرار نیست کہ خوش کند (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ و از معنی و محل استعمال ساکت ما از معاصرین عجم ہمین مثل را باختلاف جزئی شنیدہ ایم یعنی چون کسی پیمان و وعدہ را مشروط بہ شرطی کند مخاطب گوید کہ "اقرار چو مشروط شود نیست مقرر" نمی دانیم کہ صاحب محبوب الامثال الفاظ "کہ خوش کند" را بعوض "نیست مقرر" چگونہ نوشت جا دارد کہ در بعض حصص ہند از الفاظ مزبور شگفتہ باشد تا حال از برای اقرار غیر واثق استعمال این مثل می شود۔ دیگر صاحبان امثال ازین ساکت اند و درین مثل لفظ اقرار بمعنی وعدہ

مشش (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "شرطی وعدہ سر سے جھوٹا" اقرار مین اگر مگر کیا" ان دونون کا یہ مطلب ہے کہ جس وعدہ مین کوئی شرط لگائی جاے وہ قابل اعتبار نہین مثلاً کہین "اگر فرصت ملی تو مین ضرور آؤنگا" ایسے وعدہ شرطی کے ایفا پر بہروسہ نہین کیا جا سکتا۔

اقرار گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیمان گرفتن است (والہ ہروی ۵) دل بدرد امروز بنو آشنا گرفتہ اند * حسن پیش از عشق و عشق از پیش حسن اقرار از و * (اردو) اقرار لینا۔ دیکھو اقرار کشیدن۔

اقرارنامہ استعمال۔ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بہ معنی عہدنامہ دیگر کسی از صاحبان تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نامۂ اقرار است۔ معاصرین عجم کاغذی را گویند کہ متضمن باشد بہ معاہدہ مطلوب (اردو) اقرارنامہ۔ بقول امیر وہ سادہ یا اسٹامپ کا کاغذ جس پر کوئی معاہدہ لکھا جاے۔

اقرار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اقرار کردن باشد و اعتراف نمودن (خسرو ۵) من چو بیگی نمودم اقرار * تو شیری خویش نگہدار * (اردو) اعتراف کرنا۔

اقریطس بقول برہان و ہفت و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و رای بی نقطہ بتحتانی رسیدہ و ضم طا و سکون سین بی نقطہ نام جزیرہ ایست از جزایر یونان (اردو) اقریطس یونان کے جزائر سے ایک جزیرہ کا نام ہے۔

اقسم بقول بہار بحوالہ تلج المصادر بضم سین مہملہ کسیکہ در فکر کاری باشد کہ چسان سرانجام نماید و قسم بسکون فکر کردن در چیزی کہ چگونہ باید کرد و آراستہ ہم ذکر این کردہ

و بند کلام ظهوری فرماید که بنای قافیه این بر تکلم و تبسم است (ظهوری ســه) این قسم اشتلم بحر بفان نکرده کس ز ناخورده باده محتسب شهر اقسم است و صاحب اتند بر قسم فرماید که بالفتح لغت عرب است بمعنی تردد در کاری و اقسم را بحوالهٔ بهار و تاج المصادر ذکر کرده و صراحت نه کند که لغت کدام زبان است بخیال ما اقسم به فتح اول و سوم اسم تفضیل است بمعنی تردد زیاد در کاری کننده و ظهوری به تصرف در اعراب سین مهمله بمعنی متردد تر آورده خبر این نیست که این را لغت عرب گیریم (اردو) بہت متردد متفکر بہت فکرمند۔

اقسوس | بقول برهان بر وزن افسوس یونانی دانه ایست مانند زرشک و چون او را بشکنند چیزی چسپیده و لزج از درون آن بر آید - با زرنیخ بر ناخن تباه شده نهند بر وید و جمیع ورم ها و آماسها را نافع بود و مویزج علی همان است - صاحب محیط گوید که آنرا قرقس هم گویند و آن مشهور بمویزج علی است و بر مویزک علی فرماید که اسم فارسی دبق و بردبق نویسد که به یونانی قسوس و اقسوس و بعربی مویزج عیلی و بفارسی مویزک عیلی و کشمش کاولیان نامند و آن ثمری است کوچک مثل نخود و چون بشکنند در جوف آن رطوبتی چسپنده ظاهر شود گرم در آخر دوم و خشک در اول و گویند گرم و خشک در سوم - تفتیح سدد نماید و جهت عرق النساء و نواسیر و امراض بارده نافع و محلل اورام بارده رشار قبیعه بسیار دارد (الخ) (اردو) اقسوس اور قسوس زبان یونانی مین ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین دبق کہتے ہین اور صاحب محیط نے اس کا مشہور نام مویزک عیلی

مثل زرشک اور نخود کے ایک دانہ نما چیز ہے جسکو توڑنے سے رطوبت نکل آتی ہو دوسرے درجہ مین گرم اور اول درجہ مین خشک۔ تحلیل اورام باردہ کے لئے نہایت مفید دوا ہی اور عرق النسا اور نواسیر کو بھی نفع بخش ہے افسوس ہے کہ اس کا اور کوئی مشہور نام نہین معلوم ہو سکا۔ صاحب جامع الادویہ نے اسکو ترک کیاہے۔

اقشون | بقول برہان با شین قرشت بروزن افیون بلغت یونانی وبعضی گویند رومی دوائی است گرم ولطیف و آنرا الشیرازی سعادہ خبیصی خوانند۔ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ فرماید کہ این را اقیشون ہم گویند بزیادت تحتانی سوم وثای مثلثہ بعوض سین مہملہ اسم یونانی نباتیست شوکی در اندلس برأس الشیخ معروف۔ گرم در دوم وخشک در اول۔ بسیار لطیف۔ ضماد آن جہت تشنج عام در بدن نافع وکذا برای فالج وکزاز خلقی ومنافع بسیار دارد (الخ) ودر اقشوریون فرماید کہ غیر معروف وبحوالہ قانون نویسد کہ اقشون دوائی است کرمانی فارسی۔ گرم ولطیف وگویند ذہن را زکی وحفظ را جید گرداند۔ مؤلف ہفت وانند ہم نقل برہان کردہ اند وحیف است کہ تعریف فرید این معلوم نہ شد وبرنکشود کہ نام این دوا ستہ غیر چہ باشد۔ بخیال ما اتحاد بیان واختصار تعریف اقشون ہمان است کہ صاحب محیط بر اقشوریون نوشتہ کہ برای ادویہ ترک آن بر این قسم بیان تفوق داشت وانچہ صاحب محیط این را بسین مہملہ نوشتہ حقیقت آن ہم بوضوح نہ پیوست الا اینکہ بیانش قدری واضح تراز اقشون است وبس صاحب جامع الادویہ از اسامی معروف این ہردو ساکت واین ہردو اسم را ترک کرد وراس الشیخ وسعادہ خبیصی را ہم کسی نہ نوشت تا آنکہ

صاحب برہان ہم آخر الذکر را بجای خودش بگذاشت (اردو) اقشون ایک دواکا یونانی نام ہے جس کی تعریف مزید سے اہل لغت طب ساکت ہین۔

اقصی بلاد بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار در روزمرۂ معاصر عجم بمعنی انتہای شہر مستعمل و مقصودش جز این نباشد کہ انتہای آبادی بلاد، اگویند اقصی۔ بقول منتخب بالفتح لغت عرب است بہ الف مقصورہ آخر بمعنی دورتر و نہایت رسندہ تر۔ و بلاد ہم لغت عرب باشد جمع بلدہ پس معنی لفظی این مطابق است با استعمال معاصرین (اردو) شہرون کی آبادی کی انتہا۔

اقطاع بقول بہار چیزی را از خود بریدہ بکسی دادن و فارسیان بمعنی راتبہ و جاگیر و زمینی کہ بنوکران و مستحقان دہند از ینجا گرفتہ اند و بالفظ خوردن مستعمل دارستہ گوید کہ بالفتح بمعنی گوشہ ہای زمین است و جمع قطعہ مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالکسر لغت عرب است و بالفتح اطراف زمین فارسیان قطعۂ زمین را اقطاع نام نہادہ اند کہ از مقبوضات خود جدا کردہ بکسی دہند خواہ تبرعاً یا بر سبیل معاوضہ خدمتی و ہیچ خصوصیت با نوکران و مستحقان نیست و این عام است از برای (جاگیر کہ قسمی خاص باشد) و غیر آن و قسم خاص کہ مقطعہ نام دارد کہ بحثش بجای خودش کنیم مشتق از ہمین (اقطاع بالکسر) است صاحب تحقیق الاصطلاحات تعریف خوشی کردہ فرماید کہ بکسر زمینی کہ سلاطین و حکام بر کسی بخشند۔ ما گوئیم کہ بالفتح باشد و مجاز معنی کہ بقول منتخب بالفتح گذشت (اثر شیرازی ؎) ای کہ جور آباد شمشیرت باقطاع من است ؛ سایۂ دستی کہ ایام بکام دشمن است ؛ مخفی مباد کہ جور آباد نام جائی ا

در ایران ؛ (انوری ؎) درکوی ہنر مباش کان کوی ؛ اقطاع قدیم شاہنگ است ؛ (وله ؎) خواستم گفت آسمان رفعت گفتا مگوی ؛ کاسمان از جملۂ اقطاع مایک طارم است ؛ (وله ؎) جزوی ز ملک وجاه تو اقطاع اختران ؛ نوعی ز رسم جود تو آثار روزگار (اردو) اوس زمینی عطا کو فارسیون نے اقطاع کہا ہے جو بادشاہون کی جانب سے عطا ہوتی ہے جیسے مقطعہ اور جاگیر۔ پس اقطاع کا ترجمہ اردو کے استعمال مین جاگیر (مونث) اور مقطعہ (مذکر) ہے

(۱) اقطاع خوار (۱) اسم فاعل
(۲) اقطاع خوردن ترکیبی است

(بمعنی کسی که عطای اقطاع بقبضه او باشد بہار ذکر این کرده فرماید که بمعنی جاگیر دار و راتبه خوار است مؤلف گوید که جاگیر یا مقطعه دار را اقطاع خوار توان کرد ولیکن راتبه خوار ورای این باشد که اقطاع را با عطای غیر زمینی یعنی نقد تعلقی نباشد (ظهوری ؎) ز لطفش صد امید اقطاع خوار ؛ مؤلف ز طبعش چو عشرت هزار ؛ و (۲) مصدر مرکب بمعنی متمتع شدن از عطای اقطاع و اقطاع خوار بودن ۔ (شیخ شیراز ؎) گرفتم که خود خدمتی کرده ؛ نه پیوسته اقطاع او خورده (اردو) (۱) جاگیردار یا مقطعه دار (۲) جاگیر یا مقطعه سے متمتع ہونا۔

اقطاع گردانیدن مصدر اصطلاحی

عطیہ ۔ جاگیر و مقطعه قرار دادن باشد (عرفی ؎) بہ بخشا خلق را یارب جحیم اقطاع من گردان ؛ بسنج اعمال زشت من که طاقت نیست میزان را ؛ (اردو) مقطعه یا جاگیر قرار دینا۔

اقطن بقول برہان بفتح اول و کسر طای حطی و سکون ثانی و نون بلغت اہل مین علت است

کہ آنرا ماش می گویند صاحب محیط فرماید کہ این لغت یونانی است وبقول بعض لغت اہل
یمن و اسم ماش است و بر ماش گوید کہ اسم عربی است وج تیز و بفارسی ہم مشہور بماش
و بیونانی اندامیون و اقطن و بہندی مونگ نامند و ج معرب منگ فارسی است و فرماید
کہ آنچہ بعض مردم ہند ماش می گویند۔ مراد از آن ادمی باشد نہ مونگ بالجملہ مونگ غلہ ایست
معروف و در اکثر بلاد کثیر الوجود و دانہ آن کوچک و مدور اندک طولانی۔ سرد و در آخر اول
مائل بخشکی و گویند خشک در اول کثیر الغذا و مولد خلط صالح ولیکن بطی الانحدار و منافع
بسیار دارد (الخ) (اردو) مونگ۔ بقول صاحب آصفیہ اسم مونث۔ ایک قسم کا غلہ
جو ماش کی قسم سے ہوتا ہے (فارسی) بنوماش۔ ج۔ عربی حکما اسکی دال اکثر بیماروں
کو کھلاتے ہیں۔

اقطی | بقول برہان باطای حطی بروزن افعی بیونانی نام درخت بیل است و بیل میوہ
ایست در ہندوستان مانند انار و آن شیرین واز درختی حاصل می شود مانند زردآلو و
آن درخت را ہم بیونانی خاماقطی گویند و این میوہ را در جوارشات داخل سازند صاحب
محیط فرماید کہ بفتح ہمزہ اسم یونانی خمان کبیر است و بر خمان گوید کہ بروزن مکان اسم قطی
وست و آن نباتی است کہ دو قسم می باشد یکی کبیر کہ ثمر آن را بل و فل گویند دوم صغیر۔ بالجملہ
این سرد و خشک در دوم و سردی آن غالب باندک گرمی مجفف و محلل و ضماد برگ این
جہت التیام جراحات مفید و ذکر این برابل مذکور شد (اردو) دیکھو ابل۔

اقلی | بقول برہان و ہفت و اند بضم اول بروزن قطی بلغت یونانی کلید را گویند (اردو) کنجی

بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث - کلید - چابی - مفتاح - تالی -

اقلیدس بقول برہان بضم اول وکسر دال ابجد وسکون سین بی نقطہ (۱) نام کتابیست در ارقام ریاضی و (۲) نام صاحب کتاب کہ مصنف آن باشد ہم ومعنی آن بزبان یونانی کلید ہندسہ و بکسر اوّل و فتح دال نیز گفتہ اند - صاحب سروری برای ہر دو معنی بالا سند آوردہ (خواجو ۵) در اقلیدس ونحو وطب ونجوم ؛ چنان شد کہ شد داستان در علوم (جامی ۵۲) ز تشکیکش مجسطی سخت آسان ؛ ز تحریر وی اقلیدس ہراسان ؛ (اردو) اقلیدس - بقول امیر (۱) علم ہندسہ میں ایک کتاب کا نام ہے جو اقلیدس کی تصنیف ہے (۲) ایک مشہور ریاضی دان تھا اسکندریہ میں مدرسہ ریاضی کی بنا اسی نے ڈالی تھی اسکو علم ہندسہ سے ایسا ذوق تھا کہ اسکا نام ہی اقلیدس ہو گیا -

اقلیم بقول انند بالکسر لغت عرب است (۱) وآن ہفتمین حصہ باشد از ربع مسکون کہ عبارت از زمین آباد است کہ یک سر بمشرق دارد وسر دیگر بمغرب و ہر اقلیم منسوب بیکی از سبعہ سیارہ و در بعضی کتب - اسمای ہفت اقلیم ومناسبت ہر یکی بسیارہ نوشتہ اند مثلاً صاحب مؤید الفضلا نوشتہ کہ ہندوستان بزحل وچین بمشتری وترکستان بمریخ و ایران بشمس وما وراء النہر یعنی توران بزہرہ وروم بعطارد وبلخ بقمر منسوب است و اطلاق اسم اقلیم برین ملکہا مخالف قرار داد حکماست چنانچہ تفصیلش بر ہفت اقلیم آید و لفظ اقلیم از منتخب وکشف وغیرہ بالکسر ثابت شدہ وبالفتح غلط است ؛ (۲) ہم نام موضعی است بمصر - (ظہوری ۵۱) چہ می ترسی زمردن بار بربند ؛ در اقلیم دغا نام

اجل نیست ؎ (اردو) (۱) اقلیم - بقول امیر - (عربی) مونث - اگلے حکمای یونانی کی تحقیق کے موافق ربع مسکون یعنی کرۂ ارض کی خشکی کے حصے کا ساتوان ٹکڑا - (ذوق سے) ہے مزاج اہل عالم یہ قریب اعتدال ؎ ساتون اقلیمین ہین گویا بخط استوا ؎ (۲) ملک مصر کے ایک موضع کا نام اقلیم ہے -

اقلیما | بقول برہان بر وزن مہ سیا نام دختر آدم علیہ السلام - صاحبان ہفت و ہند هم ذکر این کردہ اند و بہ تحقیق ما لغت عربی است و مخفف اقلیمیا کہ بزیادت تحتانی ششم می آید - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم لغات غریبہ این را لغت ژند و پاژند گفتہ فرماید کہ (۱) نام دختر آدم کہ در حبالۂ نکاح ہابیل بود (۲) ثقل فلزات (اردو) (۱) اقلیما آدم علیہ السلام کی لڑکی کا نام جو ہابیل کی بی بی تہین (۲) فلزات کا ثقل - دیکھو اقلیمیا -

اقلیم زیر نگین در آمدن | مصدر اصطلاحی - فتح شدن اقلیمی باشد و بہ قبض و تصرف در آمدنش (ظہوری سے) بر بیاض سکۂ خاتش رسیدہ محضر خوبی ؎ بلی در آمدہ اقلیم حسن زیر نگینش ؎ (اردو) اقلیم قبضہ مین آنا -

(۱۵۰۸)

اقلیم فتح کردن | استعمال - قابض شدن بر اقلیمی (ظہوری سے) فتح اقلیم سخن کرد در اقلیم دکن ؎ بر زبان حرف شہ گیتی ستان خوش غالب است ؎ (اردو) اقلیم فتح

(۱۵۰۹)

اقلیم کدہ | اصطلاح - بقول بہار معرو وحشی بہار گوید کہ بر قیاس میکدہ و بتکدہ مولف عرض کند کہ آفرین بر بہار و ما این در کلام فرس ندیدیم و در روزمرہ

نہ شنیدیم - مدعی سندی پیش نہ کرد و محققین ازین ساکت (اردو) اقلیم کدہ - بہار نے بہ معنی مقام اقلیم خیال کیا ہے -

اقلیم گرفتن استعمال - بمعنی قابض اقلیم شدن و اقلیم را فتح کردن (ظہوری ؎) از بسکہ کردہ اند مدارا بدشمنان ؛ اقلیم دوستی بہ تطاول گرفتہ اند ؛ (اردو) اقلیم فتح کرنا - قبضہ مین لانا -

(۱۷۶)

اقلیمیا بقول برہان بکسر اوّل و میم و یای ششم (۱) خلطی باشد کہ بعد از گداختن طلا و نقرہ و دیگر فلزات در خلاص میماند و آن بانواع می باشد فضی و ذہبی و نحاسی و معدنی - و اقلیمیای عملی ہم ہست از نقرہ و مرقشیشا کہ یکی از اجزای داروی چشم است و او را حجر النور گویند و بہترین وی آن بود کہ از جزیرہ قبرس آورند و آنرا در میان آب یابند و بعد ازان معدنی بود و باید کہ برنگ لاجورد باشد و بعضی گویند ریزہ نقرہ و طلا باشد و امتحان آن بدین طریق است کہ قطرہ آب لیمو بروی شمشیر و تیغ فولادی ریزند و از ہر قسم کہ باشد بر آن مالند ہمچنان اثری کہ از طلا بر محک میماند باید کہ در ان تیغ نیز بماند و (۲) نام دختر آدم علیہ السلام صاحب سروری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید کہ در نسخہ میرزا - گرانی جید زر و نقرہ باشد کہ بعد از گداختن باقی ماند امّا در اختیارات مذکور است کہ ریزہ زر و نقرہ و بقول بعض کلکت کہ از جوہر زر و نقرہ پدید آید در وقتی کہ آن ہر دو را از معدن بیرون آرند و بعضی گفتہ اند کہ بر جوہر زر و نقرہ بایستد در وقتی کہ زر و نقرہ را بآتش از جوہرش جدا کنند (خاقانی ؎) ازین شیر سگ خوردہ شیری نہ بینی ؛ ز ریم آہن اقلیمیائی نہ یابی ؛ صاحب (دری و پہلوی) ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب سراج بہ نسبت معنی اول بہ نقل زر و سیم قانع - و صاحب انند این را

لغت عرب گوید و صاحب منتخب کہ محقق زبان عرب است فرماید کہ بالکسر وبی ہمزہ ہم چرک زر و سیم باشد کہ در وقت گداختن بالا آید و نام دختر آدم علیہ السلام۔ (اردو) (۱) سونے اور چاندی یا دوسری دھاتوں کا ثقل اور چرک جو بعد گلنے کے نکل آئے (۲) آدم علیہ السلام کی بیٹی کا نام۔

اقنوم | بقول برہان بفتح اوّل وضم نون بروزن معلوم لغت یونانی و نام کتابی است از یہودان و برومی بمعنی اصل و سبب ہر چیز و نصاری گویند کہ اقنوم عبارت از ظہور ذات باری تعالی است اوست وجود کل جل جلالہ داب و ابن و روح القدس اشارہ بدو و اقنوم سہ باشد (۱) اقنوم وجود (۲) اقنوم علم (۳) اقنوم حیات و اینہا نہ عین ذاتند ونہ زاید بر ذات وضم اول ہم آمدہ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ واز حکیم خاقانی سندی آوردہ (سه) سہ اقنوم و سہ قرقف را برہان: بگویم مختصر شرحی موقاف: صاحب سواء السبیل فرماید کہ بیونانی این را گنومی نام است و اقنوم معرب ش و جمع این اقانیم۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ و بمعنی اصل ہر چیز آوردہ و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات غریبہ و دستور پنجم ذکر این فرمودہ (اردو) ہر چیز کا سبب۔ ذات باری تعالےٰ۔ یہود کی ایک کتاب کا نام اقنوم ہے۔

اقوماروثون | بقول برہان بفتح اول و ثانی بواو رسیدہ و میم بالف کشیدہ و کسر رای قرشت و ثای مثلثہ مضموم بواو و نون زدہ بلغت یونانی رازیانہ صحرائی باشد و بحذف ہمزہ ہم آمدہ۔ صاحب محیط فرماید کہ بادیان بری است و بر بادیان گوید کہ اسم فارسی است و بفارسی

عامہ - رازیانہ و معرب آن رازیانج و بشیرازی جولکو و ببستانی بادتخم و یونانی ماریسون
و ماردیون و سرلیا و قومارثون و بروم شمار و بمغربی ببابس و بانگلیسی انیسیڈ و ہندی
سونف و سونپ و بریانی نامند و آن بستانی و بری می باشد بستانی را مارسون و بری را
قومارثون نام است گرم و خشک در دوم و بقول بعض گرم در اول سوم و خشک در آخر
اول - مفتح سدد و مجفف و ملطف و دافع و محلل ریاح است و مدر ع نیار د و منافع بسیار
دارد (الخ) (اردو) سونف - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مونث - اصل میں سونپ
یا سونہپ تھا جو اب بہی دہاتی اور ہند و بولتے ہیں یہ کار آمد دوا ہے -

اقومالی | بقول برہان بامیم بالف کشیدہ و لام بہ تحتانی رسیدہ لغتی است یونانی و معنی
آن بعربی ماء العسل و طریق ساختنش چنان باشد کہ دو جزو آب و یک جزو عسل را باہم
آمیختہ بجوشانند چندانکہ ثلثی برود و ثلثان بماند و منافع آن بسیار است بجہتہ دلستن آبستنی
بخوردزنی بدہند اگر صدا و قرار گیرد و در ناف او بہر سد آبستن باشد و الا نباشد - صاحب
محیط فرماید کہ ماء العسل را بیونانی اقومالی خوانند و بقول صاحب مخزن اقومالی چیزی
است کہ در آن عسل راحل کنند و نگہدارند و جوش ندہند و بماء العسل گوید کہ آن سادہ
و مرکب باشد و سادہ آن گرم و تر و جالی و ملین و قاطع اخلاط لزجہ و منفتح و منضج بلغم غلیظ و مقوی
قوی اعضای باردہ و دافع امراض باردۂ عصبانیہ و دماغیہ و منافع بسیار دارد و طریقش
کہ یک وزن عسل خالص را و دو وزن آب باران یا آب صاف شیرین بآتش ملایم
طبخ دہند و کف آنرا بردارند تا دو ثلث بماند پس صاف نمودہ نگاہدارند و برای مرکب

بعضی ادویۂ مناسبہ گرم یا سرد بحسب عرض و مرض اضافہ نمایند (الخ) (اردو) وہ پانی جس کے دو حصوں میں ایک حصہ شہد ملاکر جوش دیں اور حسب دو ثلث باقی رہ جائے تو ماء العسل کہا جائیگا۔ صاحب مخزن نے جوش نہ دئے ہوئے کو ماء العسل کہا ہے۔

اقوبلیاسمون بقول برہان بفتح اوّل و ضم ثانی بواو رسیدہ و کسر تحتانی و لام بالف کشیدہ و فتح سین بی نقطہ و میم مضموم بواو و نون زدہ بلغت یونانی روغن بلسان را گویند و بعربی دہن البلسان۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و در بلسان نوشتہ کہ بیونانی بلسامن و لوسیرمسلون گویند درختی است مصری۔ روغن آنرا دہن البلسان و تخم آنرا حب البلسان نام است و دہن البلسان۔ لبن البلسان و صمغ البلسان ہم گویند و فی الحقیقت آن شیر است نہ روغن و طریق امتحان خوبی آن این است کہ قطرۂ ازان در شیر اندازند و آن را فی الحال منجمد سازد۔ بقول شیخ گرم تر از عود و حب آن مجفف و مسخن و در قوت الطف از نباتات۔ مقوّی معدہ۔ رافع برودت و منافع بسیار دارد (اردو) روغن بلسان۔ بقول صاحب جامع الادویہ اس کا مشہور نام ہے گرم و خشک دماغ اور پٹھوں اور معدہ اور رحم کو قوت بخشتا ہے اور گردے اور مثانہ کی پتھری کو توڑتا ہے۔

الف مقصورہ باکاف عربی

اک بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی آفت و آسیب و ہلاکت باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آک کہ در ممدودہ گذشت صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ بخیال ما این ماخوذ است از لغت ترکی (ایگ) کہ بقول صاحب

لغات ترکی بکسر ہمزہ و سکون تحتانی و کاف فارسی بمعنی کسل و بیماری آمدہ و صاحب مؤید بذیل
لغات ترکی این را بکاف عربی بمعنی رنجوری نوشتہ و ہم او بر لفظ اک گوید کہ بالکسر بمعنی علت
است و ما در ممدودہ بر لفظ آک صراحت کردہ ایم کہ بمعنی آفت و آسیب آمدہ پس عجبی
نیست کہ فارسیان از لغت ترکی ایگ تحتانی را بالف بدل کردند ہمچون یرمغان و ارمغان
و کاف فارسی را بعربی چنانکہ گند و کند پس آک را بمعنی آفت و آسیب و ہلاکت استعمال
کردند کہ مجاز معنی حقیقی کسل و بیماری است اندرین صورت باید کہ این را مفرس گیریم با لجملہ
اصل این بمدودہ باشد و مقصورہ نتیجہ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آک کے دوسرے معنی

اکارہ بقول برہان و جامع و اننـد بضم اول بر وزن دوچار بمعنی مزارع و زراعت کنندہ
و باغبان و در عربی ہم بہمین معنی آمدہ صاحب منتخب فرماید کہ بالفتح و تشدید کاف چاہ کن و برزگر را
گویند مؤلف عرض کند کہ خبر این نیست کہ فارسیان تشدید را دور کردہ ہمان لغت عربی را
استعمال کردہ اند (اردو) مزارع - باغبان - مالی - مذکر -

اکارس بقول برہان بفتح اول بر وزن مدارس سمارو غ را گویند و آن رستنی باشد کہ
از زمینہای نمناک متعفن مثل زیر سرگین و زیر خم شراب و مانند آن روید و آن نوع را کہ زیر خم
شراب روید چون پوست باز کنند و خشک سازند و بقدار نیم درم بخورند بیہوشی رو دہد و انچہ
زیر سرگین و جاہای نمناک روید خوردنش نسل را منقطع سازد و اگر از دو درہم بیشتر خوردہ شود بیم
ہلاکت باشد و گویند اول نباتات است و بعربی کماۃ خوانند صاحب رشیدی بر سمارو غ
قانع و بقول سروری گیاہیست کہ کاۃ نام دارد و صاحب جامع گوید کہ بعربی کماۃ و بترکی

گوبلک نامند۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو فرماید کہ این را ہندی کھنبھی نام است و صاحب برہان بہ سمارو غ و سمارو غ گوید کہ خایہ دیس و کلاہ دیوان و چتر مارہم گویند مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این در ممدودہ بہ آکارس کردہ ایم۔ جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان باشد ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است صاحب خزانۃ اللغات گوید کہ این را در سنسکرت چترم بہومی و در فارسی چتر زمین گویند (اردو) کھمبی۔ مؤنث۔ گگن دھول۔ دیکھو آکارس۔

اکاریوم بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار معاصرین عجم حوض را گویند۔ صاحب بول چال صراحت مزید کند کہ حوضی کہ در و ماہیان و دیگر جانوران آبی را می پرورند حیف است کہ حقیقت این ظاہر نشد کہ مال کدام زبان است کہ بطور اسم جامد صورت گرفتہ و در فارسی زبان مستعمل شدہ (اردو) وہ حوض جس مین مچھلیون اور آبی جانورون کو پرورش کرتے ہین (مذکر)

اکامہ بقول برہان بفتح اول و میم رودہ گوسفندی باشد کہ آنرا گوشت و مصالحہ پر کردہ باشند و بعربی عصیب خوانند و بضم اول نیز آمدہ و بقول صاحب جامع رودۂ مصالحہ کہ می پزند۔ صاحب منتخب بر عصیب فرماید کہ شکنبہ بارودہ ہا در پیچیدہ و بریان کردہ مؤلف عرض کند کہ بتحقیق ما اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین ہم بر زبان دارند و مطلقاً کباب دل و جگر و رودہ ہای گوسپند را گویند اعم از ینکہ در رودہ مصالحہ و چیز ہای دیگر داخل کردہ بریان کنند یا بدون آن (اردو) بکری کے بھیپڑے اور کلیجی اور دل اور اوجھڑی کی کباب

یا وہ کباب جو بکری کی آنتون مین مصالحہ وغیرہ بہر کر بہونین۔

الکبیا | بقول برہان بکسر بای ابجد بروزن اغنیا بلغت ژند و پاژند بمعنی پی باشد و بعربی عصب خوانند۔ صاحب ضمیمہ برہان را (جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند) ذکراین کردہ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است وحالا استعمال این متروک (اردو) عصب۔ بقول آصفیۃ (عربی) مذکر۔ پے۔ پٹھا۔ ایک سفید چیز کا نام جس سے حس وحرکت اور اعضای حیوانات کی مضبوطی ہے۔

الکت | صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم بکسر اول وسکون دوم این را بمعنی صورت بازی استعمال می کنند۔ وصاحب روزنامہ گوید کہ بمعنی بازی مطلقا۔ بخیال ما این مفرس است از لغت (ایکٹ) کہ در انگلیسی زبان بمعنی کارکردن ونقالی یعنی صورت بازی است معاصرین فرس تحتانی را حذف کردند وتای ہندی را بہ تای عربی بدل کردہ اکت بمعنی صورت بازی یا مطلق بازی استعمال کردند (اردو) بہروپ۔ بقول آصفیہ طرح طرح کے بہیس بدلنا۔ سانگ بہرنا۔ نقالی کرنا۔ صورت بازی۔ بازی۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ کہیل۔ تماشا۔ کرتب۔

الکتاب | بالکسر۔ بقول صاحب منتخب لغت عرب است بمعنی حاصل کردن چیزی بسعی خود مؤلف عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) اکتاب۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ کوشش سے حاصل کرنا (ناصر ۵) دونون جہان مین جہل سے بدتر

نہیں ہے عیب :: انسان کے لئے ہے ضرور اکتساب علم ::

اکتساب کردن استعمال۔ صاحب
اکتساب نمودن آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی حاصل کردن بسعی خود باشد (کمال اصفہانی) سال و مہ دامن گسترد اکوہ رو نشین :: تاکند از فیض جودش خوردۂ زر اکتساب :: (نثر حزین اصفہانی) مراتب سندا و لہ علیہ ما اکتساب نمودہ'' (اردو) زور بازو سے کسی چیز کو حاصل کرنا۔

اکتفا بہار بحوالۂ صراح ذکراین کردہ فرماید کہ بمعنی بسندہ کردن است و بہ تحقیق ما اکتفا بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب بس شدن و برگردانیدن و نگون کردن ظرف آب و مانند آن مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این ترکیب فارسی با مصادر زیر کنند بمعنی کافی و بس کہ در ملحقات آید (اردو) امیر نے اکتفا کرنا کا ذکر فرمایا ہے اس لئے کہ صرف لفظ اکتفا اردو میں مستعمل نہیں ہے جیسا کہ فارسی میں نہیں دیکھا گیا۔ کافی۔ بقول آصفیہ بس۔ بحسب ضرورت۔ دلخواہ۔

اکتفا پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی کافی شدن است (نثر خسرو) عزائم غزوات کہ در مستقبل ایام مصمم خواہد شد با بشارت فتح و فیروزی اکتفا پذیرد'' (اردو) کافی ہونا۔

(۱) **اکتفا فرمودن** استعمال۔ صاحب

(۲) **اکتفا کردن** آصفی ذکراین کردہ
(۳) **اکتفا نمودن** کہ بمعنی بس کردن است (نثر منشی اصفہانی)[1] کرم جبلی اقتضای آن کرد کہ از خون او درگذرد لاجرم بہمان قدر اکتفا فرمود'' (کلیم ہمدانی ۵۴) حوض می باید دہ و در دہ بہنگام وضو :: میکنی از پنج وقت اما بیک وقت

اکتفا: (نثر۔ نصیر ہمدانی (۳) تکلف نمی کند و بوظیفۂ وقت اکتفا می نماید	(اردو) اکتفا کرنا۔ بقول امیر قناعت کرنا جیسے "وہ وہی سطر پر اکتفا کی"۔

اکت ملکت بقول ابن البیطار بفتح اول وکسر ثانی وسکون فوقانی ومیم مفتوح وکاف مکسور وفوقانی ساکن ملکت سریانی دانہ باشد سیاہ وبسیار سخت وبہ بزرگی جوز بوا وآنرا حجر الولادۃ خوانند چہ ہرگاہ زنی دشوار زاید ورزیرو می دو دکنند بآسانی خلاص شود وآن را بشیرازی کن ابلیس گویند یعنی خایۂ شیطان واگر بردرختی بند ندکہ میوآن ناپختہ بیفتد۔ دیگر نیفتد وآنرا حجر النسر وحجر العقاب گویند۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت سریانی است وگویند عربی وبیونانی اناطیطس بمعنی سنگ ولادت ودر مصر معروف بحجر ایلاقی وحجر الولادت وحجر الماسک وحجر النسا وبعضی حجر النسر وبعضی حجر العقاب ودر فارسی خرمای ابوجہل وعوام آنرا خایۂ ابلیس وبخراسان اشک مریم وبہندی کرنجوہ۔ کرنجہ۔ کنجہ ودر زبان سنسکرت کاکہولہ وآن ثمر درختی است پرخار شبیہ بسنگ درسختی۔ گرم درسوم وخشک دراول وبعضی سرد وخشک درسوم نوشتہ اند برای عارضہ صرع نافع ومانع اسقاط وسہولت درولادت پیدا کند۔ محلل اورام حابس نزف الدم ومنافع بسیار دارد (اردو) کرنجوا۔ بقول صاحب جامع الادویہ خایۂ ابلیس ایک خاردار درخت کا پھل ہے وبلے ہوائی کو دفع کرتا ہی بخار کہنہ کو نافع۔

الج بقول برہان وسراج وجامع بفتح اول وثانی وسکون جیم میوہ ایست صحرائی کہ در خراسان علف شتران وبعربی تفاح البری وزعرور خوانند صاحب محیط فرماید کہ زعرور

است وبقول گیلانی انزروت مؤلف عرض کند که بحث این بر ازدف گذشت واین لغت یونانی است (اردو) دیکھو ازدف ۔

انجج | بقول برہان وجہانگیری بفتح اول وسکون ثانی وکسر حای حطی وجیم ساکن جلاب را گویند: آن داروئی چند است جوشانیده وصاف کرده شده تکمیل بحث این بر (انجخ) کنیم که به خای معجمه سوم می آید (اردو) دیکھو انجخ ۔

(الف) اکحل | بقول صاحب مؤید لغت عرب است بمعنی رگ وسرمه چشم ہم کذا فی الدستور وبقول صاحب منتخب بالفتح آنکه جای رستن پلک چشم او سیاه باشد وسرمه در چشم کرده ورگی در دست میان قیفال واسلیم که فصد آن می کنند وآنرا رگ ہفت اندام گویند فارسیان استعمال این با مصدر کشادن یعنی

(ب) اکحل کشادن | بمعنی فصد اکحل گرفتن کرده اند از قبیل رگ کشادن (انوری ۵) وزبی آنکه نتراوش نکند فاسد خون * سرنخ بید از ہمه اعضا بکشایدا کحل (اردو) (الف) اکحل ایک رگ کا نام جس کو رگ ہفت اندام کہتے ہیں ۔ (ب) اکحل کی فصد لینا ۔

الکحوان | بقول برہان وجامع بروزن ومعنی اقحوان است که گذشت ۔ خان آرزو در سراج گوید که چون قاف وحای حطی در فارسی نمی آید معلوم می شود که اصل این الکهوان بهای ہوز است واقحوان که گذشت معرب این به تبدیل کاف به قاف وہای ہوز به حای حطی مؤلف عرض کند که ما بتحقیقش اتفاق داریم تسامح محققین سلف است که این را به حای حطی قائم کردند والکهوان به ہای ہوز را ترک کردند ما بجای خودش قائم کنیم ۔

(اردو) دیکھو اقحوان۔

(۱) **اکخ** | صاحب شمس نسبت (۱) گوید کہ باکاف مفتوح و خای منقوطہ زدہ (۲)

(۲) **اکخ** | بفتح کاف و سکون ما بعدش بمعنی جلاب است و صاحبان سروری و جامع (۲) را بفتح ہمزہ وکسر خای معجمہ بمعنی جلاب نوشتہ اند و صاحبان برہان وجہانگیری و ہفت و انند ہمین لغت را بہ حای حطی سوتم بعوض خای معجمہ آوردہ اند چنانکہ بجایش گذشت وہمین لغت در ممدودہ ہم مذکور شد وہم در انجا ہمین قسم اختلاف در حای مہملہ و منقوطہ واقع و صاحب جہانگیری ہم در انجا بر (آکخ) نوشتہ کہ چون این لغت فارسی زبان است حای حطی غلط باشد و ما درینجا ہم با رایش اتفاق داریم کہ حای حطی را درین دخلی نیست تسامح اہل تحقیق است کہ بجای حطی آوردہ اند و این ہر دو اسم جامد فارسی قدیم و حالا در روزمرہ معاصرین عجم متروک است۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ تبدیل و لہجۂ مقامی است (اردو) (۱ و ۲) جلاب۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر مسہل۔ دست آور دوا۔

اکد | بقول صاحب رہنما و بول چال مرادف اکت است کہ بہ تای فوقانی گذشت و ما صراحت ماخذ و تعریف ہم در انجا کردہ ایم و جز این نیست کہ درین لغت تای عربی بہ دال مہملہ بدل شد چون زرتشت و زردشت و توت و تود باید کہ این را ہم بکسر اول و سکون دوم خوانیم و از لغت انگلیسی ایکٹ مفرس دانیم (اردو) دیکھو اکت۔

اکدش | بقول برہان بکسر اول و دال ابجد بر وزن کشمش و بفتح اول نیز (۱) دو تخمہ را گویند از حیوان و انسان مطلقاً و جمع این اکدشان۔ خان آرزو در سراج ذکر این

کرده فرماید که مبدل این یکدش آمده - صاحب سروری هم ذکر این کرده صاحب رشیدی
فرماید که دو تخمه از ترک و ہند و مانند آن که بعربی مولد گویند مؤلف عرض کند که
این لغت ترکی است - صاحب لغات ترکی ذکر این کرده فرماید که بکسر اول و سوّم
ترکی که مادر او ہندی بود و آنچه از دو جنس پیدا آید (انتہی) (اردو) دوغلا - بقول
آصفیہ دو نسلا وہ شخص جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں -
(۲) اکدش - بقول برہان و ناصری امتزاج و اتصال دو چیز با یک دیگر - صاحب جامع
فرماید که امتزاج و اتصال دو چیز و دو تخم بہ یکدیگر - مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این در
ترکی زبان بر نمبر اول گذشت فارسیان مجازاً این را بمعنی مجموعۂ دو چیز استعمال کرده اند
(نظامی ؎) دل که بر خطبۂ سلطانی است * اکدش روحانی و جسمانی است * (اردو)
دو چیز کا مجموعہ -
(۳) اکدش - بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع و سراج اسپی که پدرش از
جنسی و مادرش از جنسی دیگر باشد که آنرا بعربی مجنس خوانند - صاحب سروری بحوالہ
فرہنگ ذکر این کرده (ظہیر فاریابی ؎) نعل می بستند روزی اکدشانت را بروم * حلقۂ
گم شد از ان در گوش قیصر یافتند * صاحب سروری بحوالہ نسخۂ نیازی گوید که بمعنی اسپی
که یک طرفش تازی باشد و طرف دیگرش ہندی مؤلف عرض کند که این متعلق است
بہ تعمیم معنی اوّل که بقول صاحب لغات ترکی گذشت پس تخصیص تازی و ہندی درست
نباشد (اردو) مجنس (عربی) دکن میں اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو عربی اور ہندی کے

نسل سے ہو یا دو مختلف نسل سے۔

(۴) اکدش۔ بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی محبوب و مطلوب۔ صاحب سروری هم ذکر این کرده و از کلام نزاری سند آورده (ع) تنها نشین ندارد از عمر هیچ لذت دریاب هر دو عالم ترتیب اکدشی کن ؛ مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده صاحب سروری استعمال اکدش بمعنی محبوب و مطلوب ثابت نمی شود و با معنی حقیقی این لغت ترکی که بر نمبر اول مذکور شد این معنی را تعلق مجاز هم نیست۔ طالب سند دیگر باشیم و سند پیش شده را متعلق به معنی دوم دانیم که بخیال ما مقصود از ترتیب اکدشی۔ ضد تنهائی است یعنی شاعر گوید که تنها نشینی از عمر هیچ لذت ندارد پس با میانه هر دو عالم ترتیبی کرد که اکدشی باشد یعنی جامع هر دو عالم قائل (اردو) محبوب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ پیارا محب۔ دوست۔ معشوق۔

(۵) اکدش۔ بقول برہان باعتقاد محققین نفس ناطقهٔ انسانی که آن مرکب است از لاهوتی و ناسوتی مؤلف عرض کند که جا دارد که مجاز معنی دوم گیریم و طالب سند استعمال باشیم (اردو) نفس ناطقه۔ دیکھو اسپهبد۔

(۶) اکدش بقول خان آرزو در سراج هر مرکب از دو ضد دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد و نه تعلق دارد با معنی حقیقی که بر نمبر (۱) مذکور شد و طرفه نباشد که مصداق معنی آفرینی است۔ بخیال ما خان آرزو از تعریف معنی اول غلط افتاده و این معنی را از پیدا کرد یعنی صاحب برہان بر معنی اول نوشته که نتیجه را گویند از حیوان و انسان مطلقاً که محقق

تا زک خیال و انستہ باشد کہ از یک انسان و یک حیوان دو تخمہ مراد است و مقصود برہان غیر این است ازینجاست کہ معنی مرکب از اضداد را پیدا کردو برای این معنی از کلام نظامی سندی آورد (س) نظامی اکدش خلوت نشین است چو کہ نیمی سرکہ نیمی انگبین است بخیال ما کلام نظامی سند معنی دوم است و معنی دوم کہ مجاز معنی اول باشد اجتماع اضداد نمی خواہد و سند دیگر ہم از کلام نظامی ہمدرانجا ند کور کہ جامع روحانی و جسمانی را اکدش گفتہ اگر بوسیلہ این ہر دو سند سرکہ و انگبین و روحانی و جسمانی را من وجہ اضداد یکدیگر گیریم تعلق مجاز با معنی حقیقی خوش نمی نماید کہ محقق ترکی گوید کہ " آنچہ از دو جنس پیدا آید" اکدش است فقاتل (اردو) دو ضد کا مرکب۔

(۱) اکدش روحانی — اصطلاح	دارندۂ روح و جسم است متعلق بہ معنی
(۲) اکدش روحانی و جسمانی — بقول صاحب	دوم اکدش و کنایہ از دل۔ و نسبت نمبر (۱)
بحر بمعنی دل باشد و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این	البتہ وجہ کنایہ پیدا نیست۔ طالب سند
نکرد مؤلف گوید کہ (۲) موافق قیاس	باشیم (اردو) دل۔ بقول آصفیہ (فارسی)
است و مرکب توصیفی کہ بمعنی امتزاج	اسم مذکر دیکھو آئینۂ خاکیان۔

اکدوک | بالفتح۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی آبشخور مؤلف عرض کند کہ تباہ کنندگان زبان فارسی این را از السنہ غیر اخذ کردہ مفرس کردہ باشند و نمی گشاید کہ حال کدام زبان است و چقدر تصرف راہ یافتہ این لغت ہم یکی از آثار تنزل زبان فارسی است کہ متاع حقیقی زبان را معدوم می کند (اردو)

گہاٹ ۔ دیکھو آبشخور ۔

اکراد | بقول صاحب انند بالفتح (۱) لغت عرب است جمع کُرد بالضم کہ قومی است از عجم ۔ اکثر ایشان صحرا نشین ۔ صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (اردو) اکراد ۔ کُرد کی جمع اور کرد عجم کی ایک صحرا نشین قوم ہے ۔

اکرام | بقول بہار گرامی کردن و بزرگ داشتن و نواختن و بخشش کردن مؤلف گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی بزرگی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید اردو اکرام ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ بزرگی ۔ توقیر ۔ عزت (رشک ؎) جو قدر نبی پیش خدا ہی دو جہان تھی ؛ اتنا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا ؛

اکرام کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی

اکرام نمودن | ذکر این کردہ کہ بہ معنی بزرگی کردن و بزرگ داشتن است (معزی نیشاپوری ؎) بندگان در خدمت او چون خداوندان شوند ؛ از پس اکرام خداوندی کہ با ایشان کنند ؛ (ز شرو دولت شاہ ثمرقندی) شیخ بہاء الدین ذکریا ہموارہ مراقب حال عراقی بودی و اکرام نمودی (اردو) اکرام کرنا ۔ اسکی سند لفظ اکرام پر گزر چکی ہے

اکراہ | بقول بہار نزور بیکاری داشتن و فارسیان بمعنی کراہت و سماجت استعمال نمایند مؤلف عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ (ظہوری ؎) خوش شست رغبت احرام کعبۂ دل را ؛ ز راہ دیر باکراہ برنگرد انجم ؛ (اردو) اکراہ ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مذکر ۔ کراہت ۔ نفرت (امیر ؎) چلے ہم اگر تمکو

اکراہ ہے؛ فقیروں کی اللہ ہی اللہ ہے ؛

اکراہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی نفرت داشتن است (ناظم ہراتی ؎) ز بوی پیرہن اکراہ دارد؛ ہوای شستہ گاؤ زگاہ دارد (اردو) نفرت رکھنا۔

اکراہ کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کراہت کردن باشد (قدسی مشہدی ؎) چنان ز عدل تو با ہم مخالفان صافند؛ کہ داغ سینہ ز مرہم نمی کند اکراہ؛ (اردو) کراہیت کرنا۔ نفرت کرنا۔

اکرفس بقول برہان کرفس باشد و آن معروف است گویند خوردن آن شہوت را زیادہ کند خواہ مرد خورد خواہ زن؛ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و صاحب محیط فرماید کہ ہمان کرفس است و بر کرفس نویسد کہ معرب است از کرفش فارسی و گویند از کرسب فارسی کہ بیونانی کرفنا و سالیون و بسریانی کرفتا و بر ومی باطراصیون و بشامی سرد و بفرنگی سلری و بلاطینی سلدہری و بہندی اجمود نامند و آن نباتیست و اقسام آن بسیار۔ گرم و خشک در اول دوم مفتح و محلل و مطیب و مسکن اوجاع غضا و آن تنہا با عسل محلل اورام و منافع بشمار دارد (ع) مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر کرفس معرب۔ الف وصلی زیادہ کردہ اکرفس کردہ اند و ما ذکر اجمالی این بر اجمود کردہ ایم کہ گذشت؛ (اردو) اجمود۔ صاحب جامع الادویہ نے بھی اسکا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہی مشہور نام ہے۔

اکروفس بقول برہان لغت رومی است و بفارسی مستعمل ما ذکر این بر اغیرس کردہ ایم

کرجوز رومی است بہ تحقیق ما فارسیان بر لغت رومی کردنش الف وصلی زیادہ کردہ اند (اردو) دیکھو اغیرس۔

اکروہک | بقول برہان بفتح اول وہای ہوز وسکون کاف صمغ خاریست کہ آنرا مشاہکیم خوانند وآن بسیار تلخ می باشد ودر مرہم ہا بکار برند وعنزروت ہمان است صاحب محیط فرماید کہ انزروت باشد وبر انزروت گویند کہ بعین مہملہ بعوض الف عنزروت ہم آمدہ کہ بسریانی صرتولا وباصفہانی انجدک وکنجدہ واکروہک وبشیرازی کدرو وبعربی کحل فارسی وکحل کرمانی وبہندی لائی ولاہی نامند وآن صمغ درختیست خار دار در بلاد فارس می روید گرم وخشک در اول وگویند در دوم۔ منفتح محلل مجفف بلا لذع وشرب وضماد آن مسکن اورام ومنافع بسیار دارد (اردو) لائی۔ بقول صاحب جامع الادویہ کنجدہ۔ انزروت۔ ایک خار دار درخت کا گوند جسکو عربی مین سانگہ کہتے ہین۔

اکسپوزیسیون | صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ فرماید کہ نمایشگاہ را گویند مؤلف عرض کند کہ مفرس (اکزی بیشن) لغت انگلیسی است معاصرین عجم نمایشگاہ را کہ لغت خاص شان بود پسند نکردند ودر روزمرہ خود ہمین مفرس را استعمال کمرند ودرین قسم تفریس کہ معاصرین عجم می کنند در تبدیل وحذف ہیچ دخل قیاس وپابندی قواعد فارسی نیست (اردو) نمایشگاہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث وہ جگہ جہان صنعت وحرفت کا میلا ہو۔

اکستم | بقول صاحب شمس بمعنی ناقص خلقت وبریدہ گوش فرماید کہ لغت فارسی است

...عرب ساکت دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و مؤلف عرض کند ... شمس لغت عرب اکثم را که بقول منتخب به ہمزہ و کاف عربی و شین معجمہ و میم بر ہمین ... کاتبین جا بکدست تحریف در کتابت کردند و منتظمین مطبع فای علامت فارسی ... این است حقیقت سرمایۂ تحقیق اگر قرنی دیگر برین بگذرد و مؤلفی نقلش بردارد ... زبان فارسی زیادہ شود و خیال کنیم کہ فارسی قدیم است ۔ تحقیق ماخذ کہ در ... داخل است حقیقت این را ظاہر کرد ۔

اکسو ... بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بواو رسیدہ و لام بالف کشیدہ و تحتانی بالف و فوقانی بواو رسیدہ و بنون زدہ لغت یونانی رستنی باشد کہ آنرا بعربی حماض الما گویند و آن پیوستہ در آب روید و برگ آن بدرازی انگشتی باشد نزدیک ببرگ کاسنی و بر سر آن تخمی بود سیاہ رنگ مائل بسرخی صاحب محیط ذکر این نکرد و بر حماض مائی گوید کہ در کنار آبہامی روید و بی گل است و شبیہ بکاسنی و آنرا حماض الماء و حماض السواقی و حماض البقر و سلق مائی نامند سرد و خشک و قابض و نافع خفقان حارہ و غثیان و منافع بسیار دارد (الخ) بہ تحقیق ما نام این در فارسی زبان و ہندی یافتہ نشد (اردو) صاحب جامع الادویہ نے ان ناموں کو ترک کیا ہے اور سلق پر فرماتے ہیں کہ چقندر کا نام ہے اور حماض پر چوک لکھا ہے اور صاحب محیط نے حماض پر لکھا ہے کہ اس کا ہندی نام چوکا اور رچوکے کی بہاجی اور اسی کو خماض بری کہتے ہیں ۔ حاصل یہ ہے کہ حماض مائی کا اردو یا مشہور نام محققین طب نے نہیں لکھا اور اسقدر متحقق ہے کہ چوکے کی ایک قسم ہے جو کاسنی سے

مشابہ اور کنارۂ آب پر پیدا ہوتی ہے۔

اکسون بقول برہان بفتح اوّل بروزن افسون جامۂ سیاہ قیمتی باشد کہ اکابر بجہت تفاخر پوشند و بکسر اول ہم آمدہ بمعنی نوعی از دیبای سیاہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ و از شیخ عطار سند آوردہ (ع) اطلس و اکسون مجنون پوست است ؛ پوست پوشد ہر کہ لیلی دوست است ؛ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ جامۂ سیاہ کہ ملوک و سلاطین پوشند و بحوالہ معیار جمالی گوید جامہ ایست مثل دیبقی و بحوالہ حسین وفائی نویسد کہ نوعی از دیبا ظہیر فاریابی (ع) برسم خدمتی اندر پی جنیبت تو ؛ فگندہ دہر ز روز اطلس و ز شب اکسون ؛ خان آرزو در سراج و صاحبان رشیدی و مؤید و جہانگیری و (دری دہلوی) و جامع ہم ذکر این کردہ اند و باتفاق ہمہ محققین اسم جامد زبان فارسی است (اردو) اکسون۔ ایک قیمتی اور سیاہ کپڑے کا نام ہے از قسم دیبا۔

اکسیر بقول برہان بکسر اول و ثالث بروزن دلگیر (۱) کیمیا را گویند و آن جوہریست گدازندہ و آمیزندہ و کامل کنندہ یعنی مس را طلا کند و (۲) ادویہ مفیدہ و (۳) نظر مرشد کامل را نیز مجازاً اکسیر گویند بخیال ما معنی دوم و سوم استعارہ باشد یعنی از محض اکسیر پیدا می شود بلکہ در استعمالش معنی حقیقی اکسیر قائم باشد مثلاً گویند کہ "این نسخہ مرکب بحق بیمار اکسیر است" یعنی خیلی مفید است پس اکسیر درینجا بمعنی خیلی مفید مستعمل شد و خصوصیت با ادویہ ندارد و ہمچنین "نظر مرشد بحق مریدش اکسیر شد" یعنی حالت مرید را متغیر کرد و خیلی سودمند شد و تبدیلی پیدا کرد کہ خلاف قیاس بودہ درینجا ہم لفظ اکسیر بمعنی نظر مرشد کامل نیست بلکہ صفت او واقع شد بالجملہ تحقیق

این است کہ استعمال لفظ اکسیر بمعنی مجازی مخصوص با دویہ یا نظر مرشد نباشد بلکہ برای غیر آن ہم مستعمل ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ف) می کنم بیرون بجوش از دل بخار آرزو ؛ عشق اکسیریست آری جسم را جان می کنم ؛ وبہ تحقیق ما (۴) اکسیر بمعنی نایاب ہم آمدہ واین ہم مجاز ؛ یعنی اول است کہ خود اکسیر یعنی کیمیا نایاب است ومعدوم شد این بر اکسیر باشیدن می آید ؛ ہمچنین (۵) اکسیر بمعنی قیمتی باشد چنانکہ سند این بر اکسیر شدن مذکور شود (اردو) اکسیر ۔ بقول امیر (عربی) مؤنث (۱) کیمیا ۔ وہ شے جس سے تانبے کو سونا اور رانگ کو چاندی بناتے ہین (ناسخ ف) سفید آگے ترے چاند اور سورج زرد ہے ظالم ؛ یہ ہے اکسیر سونے کی وہ ہے اکسیر چاندی کی ؛ (۲) کسی مرض کے لئے نہایت مفید اور سریع الاثر دوا (فقرہ امیر) دوا کیا ہے اکسیر ہے ۔ ادہر گلے سے اتری ادہر بخار کافور ہوگیا " (۳) معنی سوم کے متعلق امیر نے صرف اسقدر لکھا ہے کہ عموماً ہر ایک مفید مطلب اور پراثر بات کی نسبت اکسیر کہتے ہین جیسے " میرے حق مین آپکی ذرہی سفارش اکسیر ہوگئی " (نواب میرزا شوق ف) لکھتے ہین صوفیان با توقیر ؛ عشق اللہ ہے عجب اکسیر ؛ پس ہماری راے مین مرشد کی نظر کو بھی اکسیر کہہ سکتے ہین جس سے مرید کی حالت بدل جاتی ہے جیسے " مرشد کی ایک نگاہ اکسیر ہے " جس طرح کلام شوق مین عشق اللہ اکسیر ہے (۴) ہماری راے مین لفظ اکسیر نایاب کے معنون مین بھی مستعمل ہوسکتا ہے ۔ جیسے " آجکل آپ کا کلام اکسیر ہوگیا یعنی ملتا ہی نہین " امیر نے اس استعمال کا ذکر نہین کیا ہی پس اس معنی کا ترجمہ صرف نایاب اور نادر اور معدوم ہے (۵) اکسیر ۔ بمعنی قیمتی جیسے " آپکے آستان کی خاک اکسیر ہے جس کو مل گئی وہ مالامال ہوگیا " امیر نے اس استعمال کو بھی

ترک فرمایا ہے بنا ءعلیہ معنی چہارم کا ترجمہ قیمتی ہے۔

اکسیر باشیدن استعمال۔ بمعنی نایاب بودن است و این متعلق باشد بمعنی چہارم لفظ اکسیر چنانکہ ظہوری گوید (س) در آن شہری کہ باشد درد اکسیر ؛ ظہوری قدر افسونگر چہ باشد (اردو) نایاب ہونا۔ عنقا ہونا۔ معدوم ہونا۔

اکسیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن اکسیر است (عرفی س) تقدیر پی کاہش اجزای وجودش ؛ اکسیر فنا داد گذارش گر غم را ؛ (اردو) اکسیر دینا۔

اکسیر رنگ اصطلاح۔ بقول بحر و آر و بہار کنایہ از شراب یعنی چیزی کہ ہمچو اکسیر است ورنا فع (صائب س) بدہ بدست من اکسیر رنگ ای ساقی ؛ کہ ہمچو برگ خزان دیدہ است رخسارم (اردو) شراب مونث

اکسیر ریختن بخاک استعمال۔ صاحب آصفی ذکر اکسیر ریختن کردہ است کہ بمعنی ضائع کردن اکسیر است (کلیم ہمدانی س) انتظار ساغر از ساقی نکش دیگر کلیم ؛ فکر خود کن کس نمی ریزد بخاک اکسیر را ؛ (اردو) اکسیر کو پھینکدینا۔ ضائع کرنا۔

اکسیر زدن بر چیزی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (اکسیر زدن) کردہ کہ بمعنی انداختن اکسیر بر چیزی و اثر اکسیر رسانیدن بر آن است (اثر شیرازی س) تربیت سودی نمی بخشد چو استعداد نیست ؛ بر مس نا بیدہ می باید زدن اکسیر را ؛ (نظیری ع) قلب ما را نزد اکسیر ہو ا بگداخت و ریخ ؛ (اردو) اکسیر ڈالنا۔ اکسیر کا اثر کسی چیز پر پہنچانا۔

اکسیر ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی درست کردن اکسیر است (ظہوری س) گر اکسیر سرور و سوز سازند ؛ ز خاک پاک نیشاپور سازند ؛ (اردو) اکسیر بنانا

کیمیا بنانا۔

اکسیر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اکسیر قرار یافتن است و این متعلق است بہ معنی پنجم لفظ اکسیر (شانی مشہدی ؎) چون بہ آتیم زشکر عمت ای عشق کہ ما؛ خاک بو دیم و باصلاح تو اکسیر شدیم؛ (اردو) اکسیر ہو جانا۔

اکسیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ساختن و درست کردن اکسیر است (حافظ شیرازی ؎) جز قلب تیرہ ہیچ نشد حاصل و ہنوز؛ غافل درین خیال کہ اکسیر می کنند؛ (اردو) اکسیر بنانا۔ کیمیا بنانا۔

اکسیر گر استعمال۔ بقول بہار و صاحب بحر و انند کیمیا گر باشد بمعنی حقیقی (خواجہ نظامی ؎) چو در کورہ مرد اکسیر گر؛ فرو بردہ آہن بر آورد زر؛ (اردو) کیمیا گر۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ جہوس۔ کیمیا بنانے والا۔

اکسیر مردمی اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر و وارستہ و بہار کنایہ از شراب باشد (حیاتی گیلانی ؎) نقد جان را بجرعۂ امروز بفروش و نیک ارزان است؛ زود بستان و در بہا بغرست؛ آنچہ اکسیر مردمی آنست؛ (اردو) شراب (مؤنث)

اکسیری بقول بہار بمعنی کیمیا گر مؤلف گوید کہ بہ یای نسبت باشد یعنی منسوب بہ اکسیر (درویش والہ ہروی ؎) بہ عایہیچ دیا بی دریب باز نکرد؛ گرچہ اکسیری این قلب چو تیا شدیم (اردو) کیمیا گر۔

اکسیہ بقول برہان و جامع و ہفت بروزن الفیہ بوزہ را گویند و آن شرابیست کہ از آرد و جو و امثال آن سازند و بعربی نبیذ خوانند۔ خان آرزو در سراج این را بہ شین معجمہ نوشتہ بخیال ما ہمین اصح است کہ مرکب است از کشی کہ در فارسی زبان بقول برہان بمعنی

سرور و تند رستی آمده فارسیان الف وصلی در اول و ہای نسبت در آخر این آورده اکشیه
کروند که معنی این منسوب به سرور و تند رستی است و شرابی را نام نہادند که ذکرش بالا
گذشت آنانکه این را بسین مہملہ نوشته اند مبدل باشد که شین معجمه به مہملہ بدل شود۔ ہمچون
شار و سار (ارد و) ایک قسم کی شراب جو جو یا اور کسی غلہ کے آٹے سے بنائی جاتی ہو
جسکو فارسیون نے اکشیہ اور عربون نے نبیذ کہا ہے۔

اکشوث | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی کشوت است و آن رستنی باشد
مانند درمنه که تخم آنرا بعربی بذر الکشوث خوانند و چون با سرکه بخورند فواق را تسکین دہد
و آنرا بتازی حامض الارنب گویند۔ صاحب محیط ذکر این کرده گوید که ہمان کشوت و برکشوث
فرماید که اسم عربی است و بقول بعض معرب و کشوثا و لیف کتی نیز گویند و بیونانی بشسر و طوس
و بسریانی و نیار و برومی کشموریں و بفارسی برتش و فرہنج و زجول گویند زجول اسم تخم
کشوت است و بہندی امر بیل و اکاس بیل۔ ہم او بر افتیمون ترجمه ہندی آن آکاس بیل
ولایتی نویسد و بر اکاس بیل گوید که مشابه به افتیمون باشد بائی حال اکشوث و رای افتیمون است
و مشابه آن گیاہی است مانند ریسمان باریک بر درختہا می پیچد۔ بقول شیخ گرم در اول
و خشک در آخر دوم۔ مقوی احشا و مجفف رطوبات۔ ملطف و مفتح و مخرج فضول لطیفه
و منافع بسیار دارد۔ بخیال ما فارسیان الف وصلی بر کشوت زیاده کرده مفرس کرده اند و
ہمان است که تعریفش بر افرہنج کرده ایم (ارد و) امر بیل۔ اکاس بیل۔ دیکھو افتیمون

اکفا | بقول منتخب بالفتح لغت عربست بمعنی ہمسران و مانند آن جمع اکفو بالضم) و بالکسر

نوعی از عیوب قافیہ کہ بعضی ابیات را حرف روی دیگر باشد و بعضی را دیگر صاحب غیاث
نسبت معنی اصطلاحی صراحت مزید کند کہ بالکسر یکی از عیوب قافیہ را گویند کہ حرف روی یا قید
مختلف باشد بشرط قرب مخرج چون صباح و سپاہ و تجر و شہر مؤلف گوید کہ فارسیان
ہمین اصطلاح را بہمین معنی استعمال کنند و لفظی دیگر در فارسی برای آن ندارند (اردو)
قافیہ مین جب حرف روی یا قید مین اختلاف ہو اور دونون قریب المخرج ہون تو اس کا
نام اکفا ہے اور یہ عیوب قافیہ سے ہے جیسے صباح و سپاہ - تجر - اور شہر اردو مین
بہی یہ اصطلاح اسی نام سے مستعمل ہے -

اکفودہ | بقول برہان و جامع و سراج با فا بر وزن افزودہ نام دریای گیلان - صاحب
ناصری فرماید کہ نام دریای مازندران و آن را ازراہ کفودہ گویند و زراہ بمعنی مطلق دریا آمدہ
و دریای خزر و دریای گیلان و دریای خزران و خزروان و آبسکون و آسکون نام ہمین
دریاست مؤلف عرض کند کہ اصل این کفودہ باشد مبدل کفیدہ بہ تبدیل واو با یای
تحتانی برخلاف قیاس کہ بمعنی شکافتہ و از ہم باز شدہ و ترکیدہ آمدہ جا دارد کہ در آغاز این
دریا زمین آنجا شگافتہ شدہ فارسیان الف وصلی در اولش آوردہ اکفودہ کردند (اردو) مازندران
کی ایک دریا کا نام اکفودہ ہے -

(۱) اکگرا | بقول برہان (۱) بروزن فلک سا و (۲) ہموزن حرم سرا دارویی است
(۲) اککگر | کہ آنرا عاقرقرحا گویند - صاحب محیط بر عاقرقرحا گوید کہ معرب اکرکرہ ہندی
است و گویند لغت نبطی و بقول بعض لغت عرب است مشتق از عقر و تفریح جہت آنکہ

اصل آن تفریح است واین را بیونانی فورد ثون و فورثون و قوس دره و توبردن و بلغت بربری تاغند و بفارسی کاکرہ و کالو و کالوہ و کرترخون دکر دم وبشیرازی اکلوا ماند نباتیست کہ دربلاد مغرب یافتہ می شود۔ گرم وخشک در آخر سوم تا اوائل چہارم و بقول بعض سرد لطیف و نیز جذاب و محرق و مفتح سدد و منقی فضول دماغی و جالی بلغم و نافع امراض عصبانی و منافع بیشمار دارد (الخ) فارسیان در اول لغت (کاکرہ) الف وصلی آوردہ اکاکرہ کردند و الف دوم بکثرت استعمال حذف شدہ (اکرہ) ماند پس ہای ہوز را بقاعدۂ خود بالف بدل کردند ہمچون خارہ و خارا و نسبت اکلکرا عرض می شود کہ در اکرکرۂ ہندی رای مہملۂ اول را بالام بدل کردند چنانکہ چنار و چنال پس (۱) لغت فارسی باشد و (۲) مفرس صاحب جامع ہم ذکر ہر دو لغت کردہ (اردو) عاقر قرحا۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ اکرکرا ایک تیزاور ردلدار جڑ کا نام جو دانتون کے درد تقویت باہ وغیرہ کے کام مین آتی ہے اور آگ کا اثر زائل کردیتی ہے۔

اکلید بقول خان آرزو در سراج ہمان کلید معروف و اقلید و مقلید معرب آن ومقالید جمع واین لفظی است کہ در کلام مجید واقع شدہ و دراصل فارسی است چنانکہ علامہ سیوطی در مہذب آوردہ (انتہی) دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ کلید لغت ترکی است بمعنی مفتاح۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و فارسیان الف وصلی دراولش آوردہ اکلید کردند و کلید ہم در فارسی زبان مستعمل است اما لغت فارسی نیست ازینجاست کہ اکثر اہل تحقیق کہ پابند لغت فرس اند این را ترک کردہ اند البتہ

اکلید را مفرس توانیم گفت (اردو) کنجی - موث - دیکھو اقلید -

اکلیل الملک بقول صاحب برہان رستنی باشد کہ آنرا بفارسی گیاہ قیصر خوانند مؤلف عرض کند کہ ما ذکر این بر ارحیقنہ کردہ ایم (اردو) دیکھو ارحیقنہ -

اکلیون بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول و ثانی و ضم تحتانی بر وزن طبرخون (۱) کتاب ترسایان باشد و (۲) نام انجیل عیسی و بعضی گویند (۳) صفحہ ایست کہ مانی نقاش ساختہ بود و او را معجزۂ او میدانستند و (۴) بوقلمون را نیز گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد ژند و پاژند بمعنی اول و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) آتش پرستون کی ایک کتاب کا نام ژند و پاژند مین اکلیون ہے (۲) مجازاً انجیل عیسی کو بہی فارسیون نے اکلیون کہا ہے (۳) بر سبیل مجاز اس صفحہ کو بہی اکلیون کہا گیا ہے جو مانی نقاش نے بنایا تہا (۴) بوقلمون یعنی دیبا ے رومی کو بہی فارسیون نے مجازاً اکلیون کہا ہے -

(الف) اکماک بقول برہان بامیم بر وزن افلاک بمعنی (۱) قی و استفراغ و شگوفہ باشد و (۲) بہتر کی نان را گویند و ہم او --------

(ب) اکمال بہ لام در آخر بر وزن بدحال بمعنی اول آوردہ - صاحب سروری ذکر (الف) کردہ بہ معنی اول تا رنج و بقول صاحب جامع (الف و ب) بمعنی اول - صاحب جہانگیری (الف) بمعنی اول و بضمن آن ذکر (ب) ہم کردہ و صاحب رشیدی ذکر (الف) بہر دو معنی کند و فرماید کہ در بعضی فرہنگ ہا بجای کاف اول لام بنظر آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ (الف) درست است و در (ب) تصحیف و فرماید کہ انچہ در سروری

را الماک به لام دوم آورده این نیز تصحیف باشد مؤلف عرض کند که صاحب سروری ذکر الماک نکرد البته صاحب رشیدی ذکر آن کرده بخیال ما (الف) مفرس است از المک که لغت ترکی است بمعنی رش و نثر - رش در عربی بمعنی چکیدن آب و اشک و خون و جز آن و باران اندک و نثر هم بعربی بمعنی نشاندن پس فارسیان بزیادت الف دوم بعد میم مفرس کرده باشند و بمعنی استفراغ استعمال کرده و بعد (ب) کاف بدل شد به لام و این قسم تبدیل در فارسی زبان آمده و صاحب تو این دستگیری ذکر این کرده و بهمین تبدیل خیال صاحب رشیدی نسبت آلماک هم درست باشد و خیال خان آرزو نسبت تصحیف الماک و المال قابل غور و نسبت معنی دوم عرض می شود که در ترکی زبان المک بمعنی نان است نه الماک کذا فی الکنز (اردو) (۱) قے - مؤنث - دیکھو اشگفتہ - (۲) نان - مذکر - روٹی - مؤنث

المونزان | بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بواو رسیده و بنون زده و فتح بای ابجد و زای ہوز بالف کشیده و نون ساکن دانه ایست مابین ماش و عدس اندا منقشر کرده به گاو و ہندگاو را فربه کند به فارسی آنرا گشنگ و بعربی رعی الحمام خوانند - صاحب محیط ذکر این نکرد و برگشنک فرماید که کرسنه باشد ما صراحت این برادرس کرده ایم و وجه تسمیهٔ این اسم مرکب جز این نباشد که فارسیان لفظ کمون را که بعربی زبان بمعنی زیره آمده مضاف کرده باشند بسوی بزان و معنی مرکب این زیرهٔ گوسفند این در الف و صلی درا و لش آورده و نون اوّل حذف شد بکثرت استعمال المونزان باقی مانده صاحب محیط ترجمهٔ گشنک که درهسته متعدده نوشته که ذکرش بر اندرس گذشت در اینهم الکمون نزان داخل نیست

ولیکن ہمدر اینجا این قدر تحقیق شد کہ برای زبہی گو سغندان بکار می خورد (اردو) دیکھو اروٹس۔

اکنون | بقول سروری و برہان و جامع بمعنی این زمان و الحال۔ بہار گوید کہ کنون و نون مخفف این است صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بفتح اول و ضم نون باشد و صاحب برہان ہم بروزن مجنون آوردہ اما صاحب غیاث درست گوید کہ کنون بضم اول است و این مزید علیہش پس باید کہ بضم الف باشد کہ چون الف در اول ثلاثی و رباعی وغیرہ در آورند ما بعد او ساکن کنند و ہمان حرکت ما بعد بدو دہند مؤلف گوید کہ اندرین صورت باید کہ نون را مخفف کنون گیریم و اکنون را بزیادت الف وصلی مزید علیہش ولیکن بزبان معاصرین اکنون بالفتح است و اتفاق برین است کہ این لغت فارسی زبان باشد صاحب کنز کہ محقق ترکی است اعتراف این کردہ (صائب سے) اکنون کہ خبردار شد از چاشنی درد ۂ مشکل کہ علاج دل بیمار توان کرد ۂ (اردو) اب۔ بقول امیر (ہندی) شاید آدھے سے بگڑ کر بنا ہے جس کے معنی سنسکرت میں اس وقت ہیں (فقرہ امیر) جاتے ہو تو اب جاؤ پھر جانے سے کیا حاصل ۂ مجھے روپیہ کی اب ضرورت ہے۔

اکوان | بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و واو بالف کشیدہ و بنون زدہ (۱) نام دیویست کہ رستم را بدریا انداخت و ہم بدست رستم کشتہ شد و بفتح اول و ثانی (۲) گل ارغوان را گویند و صاحبان ناصری و جہانگیری و رشیدی و سراج بر معنی اول قانع۔ صاحب مؤید این را بہر دو معنی بکاف فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بمعنی دوم باشد کہ

مبدّل و مخفف ارغوان است یعنی فارسیان غین معجمہ را حذف کردند و رای مہملہ را بکاف فارسی بدل ساختند و جادارد کہ مبدّل و مخفف ارجوان گیریم کہ برارغوان گذشت اندرین صورت رای مہملہ را محذوف گیریم و کاف فارسی را مبدّل جیم عربی چنانکہ تہجیج و آخشیگ - تحریک کاف مؤید خیال ماست آنانکہ این را بکاف عربی گرفتہ اند مبدل بہ تبدیل ثانی است کہ کاف عربی بہ فارسی بدل شود ہمچون گنہ و کنہ بالجملہ معنی اول مجازمعنی دوم باشد کہ رنگ دیو مذکور ہم مثل ارغوان - سرخ باشد (اردو) (۱) اکوان ایک دیو کا نام ہے جس نے رستم کو دریا میں پھینکا تھا اور بالآخر رستم ہی کے ہاتھ سے مارا گیا (۲) ارغوان - دیکھو ارغوان -

اکول صاحب بول چال فرماید کہ معاصرین عجم این را بمعنی مدرسہ استعمال کنند و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بخیال ما معاصرین عجم از لغت انگلیسی (اسکول) بہ تخفیف سین مہملہ مفرس ساختہ اند و بکسر اول وضم دوم استعمال کنند - (اردو) مدرسہ - درسگاہ - مذکر -

اکھوان این ہمان است کہ تعریف این بر اکوان بجاے خود گذشت واشارہ این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو اکوان -

الف مقصورہ با کاف فارسی

اگ بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی بلغت ژند و پاژند گندم را گویند و بعربی حنطہ خوانند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند

مندرجۂ دستور چہارم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حالا در استعمال معاصرین عجم متروک است
صاحب محیط بگندم فرماید کہ اسم فارسی است و بعربی بُر و قمح و حنطہ و بیونانی و فیری و
فعدوس و خوردس و بترکی بوقدہ و بہندی گیہون گرم در اول و معتدل در تری و خشکی
و تازہ خشک نشدہ آن در دوم تر و بہترین اغذیہ تندرستان سمن بدن و مضر صاحبان
سدہ و عرق و احشا و منافع بسیار دارد (اردو) گیہون۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم
مذکر۔ گندم۔ کنک۔ ایک غلہ کا نام۔

اگال | بقول بہار بالضم نفضلہ پان کہ بعد چاویدن پان برکسی و ہندیا جنیدا زند و این لفظ
ہندیست (ظہوری ــہ) چمن از پان گزیدنت رنگین ؛ غنچہ چون بگشفد گرفتہ اگال چمنا حب
تحقیق الاصطلاحات ہم از ظہوری سندی آوردہ (ــہ) شود چہرۂ زرد خورشید آل ؛
و ہندش اگرماہ رو یان اگال ؛ مؤلف عرض کند کہ این لغت سنسکرت است بقول
ساطع نفضلۂ ہر چیز خائیدہ عموماً و نفضلۂ پان خصوصاً و از ہمین است اگالدان لغت
زبان اردو بمعنی تف دان (اردو) اگال۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ گلوری کا پھوک
(ظفر ــہ) بستر پہ تیرے دیکھے ہین کس کے اگال کے ؛ اسکو بھو لاؤنگا اسکا نکال کے ؛

اگپ | بقول اننددو مؤید بالفتح با کاف فارسی و بای عربی بحوالہ زفانگو یا لغت فارسی
است بمعنی رخسارہ و بحوالہ ادات الفضلا گوید کہ از اسلاف ہمچنین معلوم می شود کہ معنی این
بفارسی رخسارہ باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر اہل تحقیق ازین لغت سکوت ورزیدند
و ما در ممدودہ آکپ و آگپ را بہ کاف و بای عربی و فارسی بیان کردہ ایم و ہمہ را اینجا

معنی این که متحقق شد رخساره نیست بلکه حصہ اندر رخساره باشد و اشاره این هم هدت انجا
مذکور (اردو) کلا - دیکھو آگپ -

اگج بقول آنند بفتح اول و ثالث و سکون جیم عربی بحواله کشف اللغات لغت فارسی است بمعنی قلاب آهنین سرکج که بدان برف از رود خانه ها و دیگر آبگیرها بدرکشند و اخچ مثله - دیگر محققین ازین ساکت مؤلف عرض کند که با صراحت معنی این بر آگج در ممدوده کرده ایم که بکاف عربی گذشت و همین لغت در ممدوده بکاف فارسی هم مذکور شد - ممدوده و مقصوره چیزی نیست نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است این قدر متحقق است که اسم جامد زبان فارسی است (اردو) دیکھو آگج -

اگر بقول برهان و ناصری و جامع بر وزن سفر (ا) (الف) کلمهٔ شرط است بهار گوید که ترجمه تو - وانِ (صائب ؎) آب می گردید در چشم ترازو گوهرش ٭ یوسف مصری اگر می دید بازار ترا ٭ و بقولش (ب) در لغت سرخسیان بجای ترديد مستعمل کما فی حدائق العجم - و فرماید که حق آنست که خصوصیتی با اهل سرخس ندارد بلکه عموماً و اهل خراسان خصوصاً استعمال این بدین معنی کرده اند (؎) این طرفه ترکه هست بر اعدات نیز تنگ ٭ پس چاه یوسف است اگر چاه بیژن است ٭ و بقولش (ج) بمعنی اگرچه هم (فراهانی ؎) روز می خوردن و شادی و نشاط و طرب است ٭ ناف هفته است اگر غرهٔ ماه رجب است ٭ فرماید که در زمان قدیم هر سه شنبه ملوک جشنی می کردند و می خوردن و عشرت مشغول می شدند و در آن سال که حکیم این قصیده گفته غرهٔ ماه رجب بحسب اتفاق سه شنبه بود - مدوح یعنی بادشاه

ارادہ داشت کہ آن سہ شنبہ بواسطہ تعظیم ماہ رجب جشن نہ کند و مجلس نساز د پس شاعر خطاب بہ ممدوح کردہ می گوید کہ اگرچہ غرہ رجب است اما روزی است کہ ناف یک ہفتہ باشد یعنی در وسط ہفتہ (اعنی سہ شنبہ) بہار گوید کہ انسب واصوب آنست کہ در ینجا اگر عوض یا ی تردید گیریم یعنی این روز و بہتین است ازین کہ ناف ہفتہ است فراخور عیش یا ازین جہت کہ غرہ رجب است مستحق زہد و عبادت (الخ) و ما خیال آخرش را پسند نہ کنیم قائل (امیر خسرو سہ ج) ای کہ نہی گنہ خود گفتہ ٭ مردہ توان گفت اگر خفتہ ٭ (محسن تاثیر سہ) افتادی اگر دیر بسر وقت ہلاکش ٭ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ٭ صاحب تحقیق القوانین آوردہ کہ در بعض جا این لفظ مکرر آمدہ مفید معنی مساوات باشد چنانکہ درین قول ظہوری (سہ) ہر سو زدہقانی صبحدم ٭ خیابان خیابان ہوای ارم ٭ اگر شام اگر چاشت از خرمی ٭ ہوا صبحی و سبزہ ہا شبنمی ٭ یعنی از شدت خرمی چہ بشام و چہ بچاشت ہوا صبحی و سبزہا شبنمی می نماید د فرماید کہ حذف این ہم بضرورت اختصار و وزن شعر در نظم و نثر وارد ہست چنانکہ ''خدا خواہد باصفہان می روم'' یعنی اگر خدا خواہد (سعدی سہ) سخن آخر بدہان می گذرد موذی را ٭ سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین کن ٭ و این لغت فارسی است (اردو) (۱) الف۔ اگر بقول امیر (فارسی) حرف شرط (فقرہ امیر) اگر آپ سے پوچھا جائے تو کیا بتائیے گا'' (ب) یا بقول صاحب آصفیہ۔ حرف تردید جیسے یہ لوگے یا وہ'' (ج) اگرچہ۔ بقول امیر (فارسی) کلمۂ شرط۔ باوجودیکہ۔ ہر چند (د) کیا بقول آصفیہ مساوات کے لیے جیسے ''کیا شیر کیا بشیر کی لات''

(۲) اگر - بقول برہان وناصری وجامع بر وزن سفر بمعنی سرین وکفل ہم آمدہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) چوتڑ - دیکھو اَست -

(۳) اگر - بقول برہان وناصری وجامع (الف) نام دوائیست کہ آن را فَنج گویند وآن سفید وخوشبوی وگرہ دارمی باشد - گرانی زبان را سوددارد وقوت باہ دہد و(ب) چوب عود را نیز گویند وبقول صاحب جہانگیری برلوبزادۂ عود مؤلف عرض کند کہ (الف) ہمان است کہ تعریف آن برادوی گذشت واسم فارسی این اگر ترکی و(ب) لغت سنسکرت باشد کذا فی الساطع بمعنی چوب عود وفارسیان استعمالش کردہ اند - بقول صاحب محیط اسم ہندی درخت عود است وبقول ہندیان پنج نوع بود وہریکی را نامی علحدہ ودرخواص باندک تفاوت طعم آن زدخت وتیز وگرم وخوشبو وخشک وسبک دافع بیماری چشم وقدری صفرا انگیزہ ومشتہی ومقوی باہ (اردو) (الف) دیکھو ادوی (ب) اگر بقول امیر (سنسکرت) مذکر - ایک پہاڑی عظیم الشان درخت کی لکڑی جس کا رنگ بہوراسیاہی مائل ہوتا ہی جلنے سے خوب خوشبو دیتی ہے اور پانی مین ڈالنے سے غرق ہوجاتی ہے اس کا مزاج دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک خفقان یغشی - کہانسی نقرس وغیرہ کے لئے مفید - اسمین اور بہت سے منافع ہین -

اگرا | بقول برہان وناصری وجامع وسروری بضم اول بر وزن بقرا نوعی از آتش آرد باشد - صاحب رشیدی فرماید کہ بہای ہوز زورآخر ہم آمدہ صاحب جہانگیری آوردہ کہ شمس کاچی از آرد بیزند (بو رہای جامی ؎) کنج کلدی ز فراق تو تبر غو

خوردم پ نا چشیده و بهم از توی دصالت اگرا نه خان آرزو در سراج گوید که آنچه بهندوستان ماش و برنج که شوربا در ریخته به بیماران دهند و اطبای هندوستان آنرا اگره گویند صحیح نباشد صاحب محیط فرماید که نام هندی این آوگرا بوا و دوم است و آن غذائی است رقیق که از برنج و ماش و توابل گرم برای مریضان سازند **مؤلف** عرض کند که اگ بزبان زند و پازند بمعنی گندم گذشت و را در فارسی زبان بمعنی از هم آمده (کذا فی القوانین) پس (اگ را) بمعنی از گندم بود و نام آشی که از آرد سازند (اردو) گیہون کی آش - مؤنث صاحب محیط نے تسامح کیا ہے جو اس کا ہندی ترجمہ اوگرا لکھا ہے - اوگرا - بقول امیر ہندی مین بدمزہ غذا کو کہتے ہین - ایالا (مصرع) اوگرا بھی ہزار نعمت ہے" بدینوجہ کہ بیمارون کی گنجی یا آش بدذائقہ ہوتی ہے لہذا اطبای یونانی اسکو اوگرا کہنے لگے اور یہ حقیقت مین لغت فارسی اگرا کا ترجمہ نہین ہے -

اگر این بار جان برم ز غمت | دیگرم عاشقی هوس نبود | مثل - صاحب خزینه ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید که چون کسی دست خود مبتلای مصیبتی شود و از کرده خود منفعل گردد این مثل را زند (اردو) ابکی بچ گئے تو عمر بھر ہاتھ نہین لگے" یہ دکن کی کہاوت ہے اوس موقع پر کہی جاتی ہے جب کہ کوئی شخص اپنے ہاتھون کسی مصیبت مین مبتلا ہو -

اگر باور کنم عقلم نباشد | مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر فارسیان قبلی را نا قابل وثوق و محض دروغ دانند این مثل را زنند (اردو) احمق ہو جو

باور کرے" وہ کسی بے وقوف سے کہئے"
دکن مین اس موقع پر کہتے ہین جب کسی کا
کلام محض غلط معلوم ہو۔

اگر بر آسمان رفتہ است از وانیکار نمی آید

مثل۔ صاحب بحر فرماید کہ یعنی اگر خواہد بلند
پروازی کند وسعی فوق مقدور بجا آرد این
کار از دستش بر نیاید (کلیم ۔۔) نمک زگریہ و
تاثیر از فغان رفتہ است ؛ دعا اثر نکند گر بر آسمان
رفتہ است ؛ و آرتہ سندی دیگر از شفیع اثر
آوردہ (۔۔) اگر بر آسمان رفتست ماہ نو
زنگیانی ؛ بنون توسی ابروی یار مانمی ماند ؛
بہار وانند ہم ذکر این کردہ واز ہمین دو شعر
سند آوردہ مؤلف گوید کہ چون فارسیان
کسی را در کاری مبتلای خیالات بلند بینند و دانند
کہ او سلیقہ این کار ندارد این مثل را زنند یعنی
اگر او انتہای بلند پروازی کند کامیاب نشود
(اردو) دکن مین کہتے ہین" اگر وہ آسمان پر
اڑے جب بھی یہ کام نہین کر سکتا" یعنی
اسکی بلند پروازی بیکار ہے وہ اس کام کا
اہل نہین ہے۔

اگر بحسن ارادت نظر کنی در دیو ؛ فرشتہ ات بنماید بچشم کروبی م

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز معنی و
محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان
این مثل را باظہار خاطر بندی کسی زنند یعنی
چون کسی بد صورتی را بپسندد در چشم او محبوبی
است (اردو) من بہاوے تو گھیلا سیاری"
صاحب محبوب الامثال نے اسکو لکھا ہے دکن
مین کہتے ہین کہ جس کو پیا چاہے وہی سہاگن"

اگر بشکار شغال بروی سامان شیر کن

مثل۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی و حسن
ذکر این کردہ واز معنی و محل استعمال ساکت اند
مؤلف گوید کہ این مثلی است کہ فارسیان
برای حزم واحتیاط زنند مقصود شان اینست کہ

م افسوس ہے کہ مقدم موخر ہو گیا۔

اگر عزم شکار شغال کنی و بصحرا روی ممکن است

که از شیر دوچار شوی پس باید که حفظ ما تقدم کنی و سامان شکار شیر با خود مهیا داری ورنہ جا دارد که زیان برداری (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہر حال میں احتیاطا اولی" یہ عام معنون میں اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز کہتے ہیں "پتا ہلے تو بندوق چلے" اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ نواح مدراس میں کہتے ہیں "بلیوں کی لڑائی پلٹن آگے بڑھائی" اس مثل کا ایک قصہ مشہور ہے پرانے لوگ انگریزی افواج کی چوکسی اور ہوشیاری کا ذکر اسطرح کرتے ہیں کہ غدر کے زمانے میں جب رات دن فوجیں تیار رہتی تھیں تو ایک شب میں بلیاں آپس میں لڑیں اور چوکیداروں نے انتہائی احتیاط کے لحاظ سے بیوگل بجائی اور فوج تیار ہوگئی تحقیق سے معلوم ہوا کہ کوئی نئی بات نہیں صرف بلیوں کی لڑائی ہے۔

اگر بگوئی ماس سپید است باور نمی کنم

مثل۔ بہار گوید که در مبالغۂ تکذیب و تحمیق و تجہیل کسی گویند و صاحب انند ہم بانش ما در روزمره معاصرین عجم این مثل را شنیده ایم که بجای گوئی استعمال گوید کنند۔ صاحب بحر عجم ودا سته ہم موافق استعمال معاصرین نوشته و بر آخر این مثل بجای الفاظ نمی کنم لفظ نیست آورده مؤلف عرض کند که فارسیان چون دروغ گوئی کسی را ضرب المثل کنند مبالغۂ بیانش بوسیلۂ این مثل کنند (سلیم ۵) ہر که نشنید نفسی خواجه چین را از گاو زرگوساله خود گفت و شنید است از بسکه سفیدی زند از ماست بمردم باور نکنم گوید اگر ماست سپید است (اردو) دکن میں اوس شخص کے لئے جو جھوٹ بولنے میں مشہور ہو مبالغة کہتے ہیں "واه رے سفید جھوٹ دن کہے تو رات سمجھو"

اگر پدر نتوا ند پسر تمام کند

مثل۔ صاحب

محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ومحل
استعمال ساکت مؤلف گوید که این اشاره یا مثلش
بدین که آغاز کاری باید کرد که اگر انجامش در
حیات بادی نشود پسرش بانجام رساند
و زائد ازین نباید توقع کرد که نسل های آینده
بانجامش پردازد و این هم منتهای امید
است که اگر کاری در حیات پدر بانجام
نرسد جا دارد که پسرش سرانجام دهد واز
تفرقهٔ لیل ونهار پیش ازین توقع نباید کرد
یعنی آغاز کار مختصری کن که خود بانجامش
رسانی واگر نرسانی پسر تو برساند وبس حد
توقع مدار که ابن الابن واولادش بانجام
رساند که گردش وتفرقهٔ لیل ونهار مقتضی
آن نیست اگر فارسیان کسی را بادی کاری
بینند همین مثل را بطور پند وموعظت زنند
واگر پسر کسی را به تکمیل کار پدر مشاهده کنند
همین مثل را زنند واین منتهای توقع وامید
کاروبار جهانیان باشد (اردو) دکن مین
کہتے ہین " باپ کا کیا بیٹے تک " باپ کا کیا
پوت سنبھالے الا ماشا اللہ " اس کا یہ مطلب
ہے کہ جس کام کو باپ آغاز کرتا ہے صرف
بیٹے سے توقع ہوتی ہے کہ اوسکو پورا کرے
اور یہ توقع بھی شاذ ونادر ہے اس سے
زیادہ آیندہ نسلون سے توقع کرنا غلطی
ہے دکن مین اس فارسی مثل کو بھی استعمال
کرتے ہین اوس مقام پر جہان بیٹے کو کسی
ایسے کام کی تکمیل مین دیکھین جس کی ابتدا
باپ نے کی تھی مقصد یہ ہے کہ چونکہ بیٹا اپنے
باپ کے مقاصد اور اصول سے واقف رہتا
ہی ممکن ہے کہ وہ باپ کے کسی کام کو ادھورا
نہ چھوڑے پوتے اور پرپوتے سے ہرگز
توقع نہ کرنی چاہیے ۔

اگرچند بقول برہان وبحر باجیم فارسی
بروزن کمربند بمعنی ہرچند باشد کہ مرادف

چندان است۔ صاحب ناصری فرماید که
بمعنی اگرچه و ہرچند و چندان (فردوسی ؎)
گرفتار فرمان یزدان بود ؛ اگرچند دندانش
سندان بود ؛ صاحب ضمیمۂ برہان فرماید که
مخفف اگرچه اند۔ صاحب مؤید گوید که یعنی
ہرچند کذا فی شرفنامه وقیل مختصر اگرچه اندک
و نیز مرکب از اگر و چند مؤلف عرض کند
که ما خیال خود را بر اگرچند ظاہر کرده ایم که گذشت
و درینجا این قدر صراحت کنیم که تسامح اہل
تحقیق است که این را مرادف چندان گرفته
اند که معنی چندان آنقدر باشد نه ہرچند (اردو)
دیکھو ہرچند۔

اگر چنین شده است او می کند مقوله
صاحبان وارسته و بحر و بہار گویند که چون
امر مکروہی سرزند از ہر که بگمان خصمی داشته باشند
گویند " ہرچه می شود او می کند " سید اشرف
(؎) رشتۂ جان گر گسست آن تار گیسو
می کند ؛ خانۂ دل گر شکست آن طاق ابرو
می کند ؛ مؤلف عرض کند که این درخور
آن نبود که مقوله عجم گردانیم و ہرچه درین است
(او می کند) که معنی حقیقی است و ضمیر او بسوی
خدای تعالی و یار و خصم بسوی ہر که خواہیم دفع
ہر که پیدا کنیم راجع توان شد و خصوصیت با کار
مکروہ ہم ندارد۔ ازینجاست که محققین اہل زبان
این را بطور مقوله قائم نکرده اند بادی این و آنست
و پیرو او بہار و بحر و اند است و مخالف اینها
مؤلف (اردو) وہی کرتا ہے۔

اگرچه بقول ضمیمۂ برہان بمعنی ہرچه چنانچه
اگرچند بمعنی ہرچند صاحب مؤید و اند گوید
که بمعنی ہرچه نیز می آید مؤلف گوید که مرادف
ازچه باشد که ذکرش گذشت و بمعنی ہرچه نباشد
از مدعیان معنی ہرچه طالب سند باشیم (انوری
؎) اگرچه دل ہدف تیر محنت و غم است
وگرچه تن سپر تیغ آفت است و بلاست ؛ بزرد رنگ کاہ

خوش است این ہمہ جز آنکہ لیم ؛ زدستبوس
نہاد ندروزگار جداست ؛ (ولہ ۵) تقد
اگرچہ رزق بحکم خدای بود ؛ توجیہ رزق ازتو
بانس وبجان رسید ؛ (اردو) دیکھوار چہ۔

اگر حریف انگشت بکونش می گذارد
خیال کند جیب قبائیش می دوزد

مقولہ۔ صاحبان بحر وارستہ ذکراین کردہ گویندکہ بہ تحمیق وتجہیل کسی گویند۔ بہار ازین مقولہ انگشت راترک کردہ فرماید کہ محاورہ اوطیان است درمقام حماقت شخصی استعمال کنند موءلف عرض کند کہ بہار برای خصوصیت محاورہ ترک انگشت وجود مابعدش راا عتبار کند۔ ونمی داند کہ لفظ حریف خصوصیت نخواہد (اردو) فارسیان کسی سادہ لوح اور احمق کے بیان مین اس مقولہ کا استعمال کرتے ہین۔ دکن مین مشہور ہے کہ کسی جنگلی اور دیہاتی کو جوتا رسید کیا تو وہ بگڑا جب کہا گیا کہ گرد جھاڑی ہے تو جھک کر سلام کیا۔

اگر حنظل خوری از دست خوش خو
بہ از شیرینی از دست ترش رو

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکراین کردہ ازمعنی ومحل استعمال ساکت موءلف عرض کند کہ فارسیان دربیان خوبی خوشخوئی ومذمت ترش روئی این مثل رازنند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین کہتے ہین "میٹھی زبان کی گالی بھی میٹھی" اس کا مطلب یہ ہے کہ اخلاق اور خوش خوئی سے سخت کلامی ناگوار نہین ہوتی

اگر خاری کاری سمن نہ دروی

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکراین کردہ ازمعنی ومحل استعمال ساکت۔ موءلف گوید کہ فارسیان این مثل رابجائی زنندکہ نتیجۂ کاربدبرآید (اردو) جو بوئے گیہون نکائے کانٹے بوئے کانٹے پائے" دکن مین مروج ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "

جو بوؤگے وہی کاٹوگے " صاحب محبوب الامثال
فرماتے ہیں " جو بو کر گیہوں کاٹنے کی امید "
ان سب کا مقصد یہ ہے کہ اچھے عمل کا نتیجہ اچھا
ہوگا اور برے عمل کا برا۔ جیسا بیج ہوگا ویسا پھل

اگر خر نمی بود قاضی نمی شد

مثل۔ صاحب خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ
در زمانہ سلف اکثر علماء و فضلا عہدہ قضا را
نظر بر اہمیت فرائضش قبول نمی کردند کسی کہ
قبول می کرد فارسیان بجتا این مثل می زدند
مقصود شان این است کہ بر خری و ابلہی کسی
دلیل است کہ فرائض نازک قضارت را قبول
کرد و بعضی از معاصرین گویند کہ در ای ابہام
یعنی در انتخاب قضارت عالمی را قبول
می کردند کہ در سواری او خری باشد کہ سواری
خر در انجا عام است و مقصود شان این بود
کہ کسی کہ با وجود علم و فضل چیزی فارغبال و
و صاحب سواری است عہدۂ قضائت را
سزاوار است و عالم فلاکت زدہ در خور
آن نیست پس سوقیان اشارہ بہمین دستور
نیست قاضی می گفتند کہ اگر خر نمی بود یعنی اگر
خر سواریش نمی بود قاضی نمی شد و ازین مقصود
فی المعنی خریت قاضی ہم ظاہر می شود واللہ
اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) اگر گدھا نہ ہوتا تو
قاضی نہ ہوتا۔ یہ صرف ترجمہ ہے۔ ہند میں
کوئی ایسی کہاوت نہیں ہے جس سے قاضی
کی توہین ہو۔

اگر خفتی مردی اگر مردی جان بردی

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ
فارسیان باظہار مشکلات و مخمصہ ہای دنیا
و خوبی ہای موت این مثل را زنند گویند کہ
خفتن ہمچو مردن است کہ از دنیا و ما فیہا خبری
نباشد و مردن۔ جان بردن یعنی نجات یافتن

از ہمہ تکالیف دنیوی - معاصرین عجم برانند کہ
در مذمت خفتن مستعمل کہ خواب انسان را غافل
کند و مماثل مردہ گرداند و مردن بہتر است
از خفتن کہ نجات از مشکلات دنیا حاصل شود
مقصود این است کہ تا آنکہ انسان زندہ باشد
بہ بیداری بسر کند یعنی غافل نہ شود (اردو)
جاگے سو کا سجے سووے سو روو ے "
صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر
کیا ہے - دکن مین کہتے ہین " سویا سو رویا
سونے سے موت پہلے " اس کا مطلب یہ ہے
کہ مرے ہوے پر اور لوگ روتے ہین - سویا
ہوا یعنی غافل شخص اپنی حالت پر خود روتا ہے

اگر در خانہ کس است حرفی بس است
مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت و معاصرین
عجم ہم این را بر زبان دارند - مؤلف گوید
کہ فارسیان این مثل را بصفت عقل زنند
یعنی اگر رمقی عقل در سر است یک اشارہ
کافی و اگر خانہ خالی یعنی سر از عقل خالی است
بعوض یک حرف صدای بلند سودی نہ بخشد
(اردو) صاحب محبوب الامثال نے لکھا
ہے " عقلمند کو اشارہ احمق کو پھٹکارا "
دکن مین کہتے ہین " عاقل کو اشارہ
کافی ہے -

اگردک بفتح اول و دوم - بقول صاحب شمس مخفف آب گردک کہ نیلوفر باشد
ضعیف است کہ آب گردک در حدود دہ ترک شد و سبب آن بود کہ از ہمہ محققین کسی ذکرش
در انجا نکرد مؤلف خیال می کند کہ فارسیان نیلوفر را آب گردک بدین وجہ گفتہ باشند
کہ گل آن دائما بر آب می باشد و گردشی می کند پس آب گرد اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی گردش بر آب کنندہ و در اصطلاح فرس گرداب را گویند کہ در حدود دہ گذشت و کاف

تصغیر یا تحقیر بہ آخرش زیادہ کردہ آب کروگ نیلوفر را نام کردہ باشند کہ گرداب حقیر را
ماند صاحب محیط بر نیلوفر فرماید کہ در ہندی نیلو تپر و بیونانی نیقا و بقول گیلانی نیقاد
بسر یانی کرنیادمایا و بہندی لکو دبیلا و کوتیل گلڑی و آن گلی است معروف و نبات
آن در آبہای ایستادہ کہ بہندی جہیل و تالاب نامند می روید و برگ آن شبیہ برگ
توف و برروی آب مفروش و برسر آن گل بیرون از آب درد و م سرد و تر منوم
مسکن صداع حار مفرادی مضعف دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) نیلوفر
بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - ایک قسم کے نیلے رنگ کا پہول جس کی دو قسمین ہین ایک
نیلوفر آفتابی جو کنول گٹے کا پہول ہے اور سورج نکلنے کے وقت کہلتا ہے دوسرا نیلوفر
مہتابی جسکی بیلین ہوتی ہین یہ بیمارون کو دوا کے طور پہ دیا جاتا ہے (ظفر ۵) خال
مشکین آتش رخسار پہ پیدا ہوا ٭ چشمہ خورشید مین بہی نیلوفر پیدا ہوا ٭

اگر دل خونابہ باشد از دیدہ بتراود

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و آن
ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ مراد این است کہ اگر در دل
رنج و غم است از گریہ ظاہر شود فارسیان
این را بحق مغمومان و عاشقان زنند
یعنی چون کسی را بحالت غم و ہم و گریہ و بکا
بینڈ گوید راست است ٭ اگر در دل خونابہ
باشد از دیدہ بتراود ٭ و استعمال این را نوعی
از غمخواری دانند (اردو) دکن مین کہتے ہین
٭ دل کا غم آنکھون سے ٹپکتا ہے ٭ خون
دل آنکھون سے بہتا ہے ٭ یہ دونون کہاوتین
کسی مغموم کے حق مین بطور دلاسا و غمخواری کہی
جاتی ہین -

اگر روزی بدانش بر فزودی	مثل
ز نادان تنگ روزی تر نبودی	صاحب

محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان چون نادانی را بر پایہ جلیل ببیند این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین خدا کی دین مین کیا دانا اور کیا نادان ۔ جب کسی نا اہل اور نادان کو بڑے مرتبہ پر دیکھتے ہین تو اس فارسی مثل کا بھی استعمال کرتے ہین ۔

اگر زانکہ استعمال ۔ بقول بہار مزید علیہ اگر کہ حرف شرط است و صاحب اننید ہنر بانش و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ حالا بزبان معاصرین عجم استعمال این متروک و قواعد فارسی ہم ازین ساکت (صائب ؎) خورشید بدر کردمہ ناتمام را ۔ بانا قصان بساز اگر زانکہ کاملی ۔ (طالب آملی ؎) شعلہ گر زانکہ درین فصل میان بکشاید ۔ دستہای گل نوریش ببنید زبغل ۔ ہم او سندہ استعمال مانند انکہ بذیل اگر زانکہ پیش کردہ (اسیر لاہجی ؎) ساقی جا نہا شراب ارزانکہ زین دستان دہد ۔ منت عالم بہر جامی بستان می نہد ۔ (اردو) دیکھو لفظ اگر کے پہلے معنی ۔

اگر ساقی تو باشی می توان خورد	مثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی استعمال کنند کہ مقصود شان از اظہار انتہای اعتبار و اعتماد و امتثال ممدوح و مخاطب باشد یعنی با وجودیکہ می حرام مطلق است ۔ اگر ممدوح ما ساقی شود باعتبار و اعتماد و امتثال حکمش عذری نیست در خوردن شراب (اردو) دکن مین کہتے ہین ۔ تو کہے تو آگ مین کود جاؤن ۔ انتہائے اطاعت کا اظہار ہے اور بس ۔

اگر سوی خورشید تیز بینی چشم	مثل

> ترازیان است نہ خورشید را

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مصداق و مرادف (تہ درویش بجان درویش) و (تف بروی فلک بروی خود است) باشد مقصود این است کہ با بلندان تندی بکار نباید جز این کہ نقصانی بمقابل ضعیف برسد (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سورج پر تھوکو اندھا ہوا" یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جب کہ کوئی چھوٹا شخص بلند مرتبت کا مقابلہ کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ صاحب محاورات ہند نے انہیں معنوں میں لکھا ہے "آسمان کا تھوکا حلق میں پڑتا ہے" آپ ہی نے صراحت کی ہے کہ اگر بڑے بزرگ کی حقارت کرتا ہے تو آپ بے عزت ہوتا ہے۔

> اگر شہ روز را گوید شب است این
> بباید گفت اینک ماہ و پروین

(مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ پند است برای مقربین سلطان کہ خلاف رایش رفتن خطرہا دارد (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کو عام و خاص استعمال کرتے ہیں۔

> اگر صد سال در مشکی کنی دوغ
> ہمان دوغ و ہمان دوغ و ہمان دوغ

مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود اینست کہ بد سرشت از صحبت نیک اثر نگیرد اگرچہ مدتی دراز بگذرد و این مرادف است بہ (سے) خر عیسی اگر بمکہ رود چون بیاید ہنوز خر باشد (اردو) "بری عادت کبھی نہیں ٹلتی" صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "گدھا سو برس کے بعد بھی گدھا ہے" اور فارسی شعر متذکرہ بالا بھی دکن میں مستعمل ہے۔

اگرفت بقول برہان وجامع بفتح اوّل وکسر ثالث بروزن نگرفت بقانون فارسیان تعدی ار
باشد معین از گناہان آدمی - صاحب ناصری فرماید کہ مثال این در عربی اخذ و مواخذہ
صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر این بذیل لغات ژند و پاژند
کردہ مؤلف عرض کند کہ گرفت اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اخذ والف زائد در
اول این وصلی باشد فارسیان این را مجازاً بمعنی مواخذہ گناہان استعمال کردند و تعریف
اہل تحقیق مواخذہ را ظاہر نمی کند (اردو) انسان کے گناہون کی ایک مقدار معین -
مواخذہ - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - گرفت - بازپرس - جواب طلبی - بدلہ - مکافات

اگر فی المثل دُر فشاندن ندانی
ہمہ حال دُر چیدن آخر توانی

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از
محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
این مثل را بحق کسی زنند کہ باوجود تمول و قدرت
ممسک و آمادہ باخذ باشد (اردو) دکن مین
کہتے ہین " دینے مین نہین لینے مین توشاق
ہین " یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو باوجود
مالداری کے سخت بخیل اور جر منافع کے لئے
آمادہ ہو یعنی بلا لحاظ اپنی مالداری کے ذلت

قبول کرکے بہیک مانگنے مین بہی دریغ نکرے -

اگر قارورہ پاک است از طبیب چہ باک

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی و انجمن
و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند و از محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین
عجم این را بہ تقدیم و تاخیر بعض الفاظ برای شخص
پاکدامن زنند و گویند (ع) قارورہ چو پاکست
چہ حاجت بہ طبیب ٭ و این مرادف باشد
با " آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک "
(اردو) سانچ کو آنچ نہین " صاحب

الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے دکن
ۃ ہین " پاک رہو بے باک رہو " دیکھو
ساب پاکست از محاسبہ چہ باک "
الرجال افتد ازین سہ انس کم گیری
فغان دوم کمبو سوم بدذات کشمیری
- صاحب خزینہ ذکر این کردہ از محل
ل ساکت مؤلف عرض کند کہ عجیبات
فان و کمبو و کشمیری خیال نیک ندارند و
سی را از نہاد معاملہ بنیند این مثل را زنند
و دانیست کہ بجائ قحط الرجال ہم ازین
احتراز اولی باشد و بعض اوقات بطور
ت ہم با اینہا استعمال این مثل کنند (اردو)
ثل اردو مین بہی مستعمل ہے صاحب محاورات
نے اسکو لکہا ہے فرماتے ہین کہ یہ تینون
بت اپنی طبائع مین ایذا رسانی رکہتے ہین
ن تولا وری سے اور کمبوہ دغا سے اور
یری حیلہ اور فریب سے (سو) زافغان

کینہ می آید ز کنبو حیلہ می آید ؛ زکشمیری نمی آید بجز
اندوہ و دل گیری ؛

اگر ماند شبی ماند شب دیگر نمی ماند | مثل
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
و از محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را
در مذمت ناپائداری دنیا می زنند برای غم و
شادی ہر دو و مصرع اول این (ع) حجاب
نو عروسی در زن و شوہر نمی ماند ؛ (اردو)
دکن مین کہتے ہین " جو آج ہے وہ کل نہین
جو کل ہے وہ پرسون نہین " نیز یہی فارسی مثل
بہی دکن مین مستعمل ہے دنیا کی ناپائداری کے
بیان مین ہر خوشی اور غمی مین اسکا استعمال کرتے
ہین لیکن اکثر خوشی کے موقع پر مستعمل ہے صاحب
محاورات ہند نے بہی اسکا ذکر فرمایا ہے -

اگر من بمار شوم می میرم | مثل - صاحب
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ ما از زبان معاصرین

مجمع فصل اوّل را در نفی شنیدہ ایم می گویند کہ اگر
بیمار نشویم بمیریم واکثر اہل ولایت کہ تولید خون
در ملک شان بسیاری شود ہمین طور می گویند و
ہمین سبب استرہ بر سر می زنند تا خون زائد
خارج شود شنیدہ ایم کہ صاحب خزینہ و امثال
فارسی ہر دو فصل را در اثبات بخیال نوشت
بخیال ما غلطی کتابت بیش نباشد و اگر ہمین مثل
را صحیح دانیم معنیش جزین نباشد کہ قائل این
مقولہ بتعریف صحت خود گوید کہ صحت من آنقدر
خوب است کہ بیماری را راہ نمی دہد و اگر با وجود
این بیماری راہ یابد محال است موت است گویند
کہ اگر اہل ولایت مبتلای مرضی شوند حملہ مرض
بہ قوت تمام می شود و بدینوجہ کہ عوام ایشان بلکہ
اکثر خواص ہم خوگر معالجہ نمی باشند و علاج کمتر
کنند۔ بعد لحوق مرض زود می میرند و گویند کہ
مرض با دیر عارض شود و زود ہلاک کند جا دارد
کہ این مقولہ کہ حکم مثل ندارد۔ مصداق آن باشد

(اردو) بیماری کیا ہے موت کا پیام ہے
یہ دکن میں اس بیمار کے لئے کہتے ہیں جس کے
مرض کا حملہ قوی ہو۔ دکن کے بعض قدیم لوگوں
کو جنکی تندرستی بہت اچھی تھی ہم نے یہ کہتے
سنا ہے کہ ؎ ارے میاں ہم تو کبھی بیمار نہ ہونگے
اور جس دن بیمار ہونگے پھر نہ بچینگے۔

اگر منعم بود آرایش اوست
اگر درویش باشد دستگیر است
مثل۔ صاحب

محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بہ
صفت علم می زنند کہ زینت منعم است و دستگیر
درویش بخیال ما این مقولہ ایست نہ مثل (اردو)
بقول صاحب محبوب الامثال ؎ علم غریبوں
کی دولت امیروں کی زینت ہے۔

اگر مورچہ بر سر سلیمان رود عیبش نگیرد
مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف

عرض کند که فارسیان این مثل را بصفت تحمل و بردباری عالی مرتبان زنند که اگر از کم پایه خلاف ادب حرکتی سرزند اغماض کنند و عیبش نگیرند (اردو) مگس رانی نہ کی منظور تیری بردباری نے ؛ بنایا جب مگس سے تخت اپنا تاج شاہی کو تم

غالباً یہ حضرت جلیل کا شعر ہے جس سے آصف دکن کے تحمل اور بردباری کی صفت ظاہر ہوتی ہے اور فارسی مثل کا ترجمہ ہے -

اگر مولی نظر سازد بہائی بی بہا گردد

مثل صاحب خزینہ ذکر این کردہ از تعریف مزید ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان برای متوجہ کردن ممدوح و مخاطب یا بہ ذکر توجہ ممدوح این مثل را زنند (اردو) دکن میں ایسے موقع پر جبکہ ممدوح مخاطب کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہتے ہیں یہ شعر پڑھتے ہیں (س) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؛ آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند ؛ تیر کہتے ہیں "بادشاہوں کی ایک نگاہ بس ہے"

اگر نان گندمی نیست زبان مردمی را چہ باشد

مثل - صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و صاحب محبوب الامثال بجای لفظ مردمی - گندمی نوشتہ - معاصرین عجم با محبوب الامثال اتفاق دارند و گویند کہ این مثل بحق کسی زنند کہ باوجود بخل زبان ہم شیرین ندارد و درشت گوید - مخفی مباد کہ زبان گندمین در محاورہ عجم کنایہ از زبان ملائم و چرب و نرم باشد (صائب س) نان تو پختہ است بہر جا کہ می روی ؛ صائب بنان خویش اگر گندمی کنی ؛ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "شکر نہ دے نہ دے میٹھی زبان سے کام لے" "کچھ نہ دے مگر گالی بھی نہ دے"

اگر نویسی قلمی تراش

مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را

بطور پند و موعظت از برای بیکاران زنند مقصود اینست که اگر نتوانی حرفی رقم کنی از بیکاری بهتر است که قلم را بتراشی تا دیگران ازو بنویسند مخفی مباد که قلم نے غیر از تراشیدن و درست کردن بکار کتابت نمی خورد و تراشیدن قلم هم در زمانہ سلف کاری بود و قلم تراشان ملوک و امرا معین و مقرر بودند این کار هم همچون خدمتی مخصوص بود اما سهل ترین کارها حاصل اینست که بیکار مباش و چیزی شغل خود کن (اردو) دکن مین کہتے ہین "بیکار مباش کچھ کیا کر"

اگر نہ | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ یعنی الّا نه و ورنه مؤلف گوید که ورنه مخفف وا رنه باشد پس ورنه مرادف واگرنه باواو عطف بود و بخیال ما اگرنه مخفف (اگرنه چنین بودی) باشد و استعمال این و اکثر با واو عطف بنظر آمده چنانکه "بنده بیمارم واگرنه هم رکاب جناب می بودم" پس کلمه نه درین جا نفی فعلی می کند که ما قبل او گذشت یعنی اگرنه چنین بودی و بیماری عارض نبودی هم رکاب جناب می بودم پس بخیال ما باید که این را در ردیف واو (واگرنه) قائم بکنیم که مرادف (ورنه) باشد نه اگرنه دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) ورنه بقول امیر فارسی واگرنه - نہیں تو - (غالب ؎) عشق نے غالب نکما کر دیا ٭ ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے ٭

(الف) اگره | بقول رشیدی و سروری همان اگرا باشد که بجنش با الف در آخر بجای خود گذشت و -

(ب) اگره انجین | بقول رشیدی کاردی که بدان آتش اگره بُبرند (ابن یمین ؎) و دائم آتش بود تنور آشوب ٭ اگره انجنش این بود دپوست ٭ مؤلف گوید که انجیلت

م صاحب ازاحة الاغلاط گوید که الّانه لفظیست که ملایان کتب نویسند و این غلط محض -

بقول صاحب بحر بمعنی ریزہ ریزہ کردن وانجین بقول برہان بمعنی ریزہ ریزہ و امر این معنی ہم یعنی ریزہ ریزہ کن (الخ) پس (ب) اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی ریزہ ریزہ کنندہ و کنایہ از کاردی کہ بدان آتش اگرہ را ریزہ ریزہ کنند و ببرند (اردو) (الف) دیکھو اُگرا (ب) فارسیون نے اگرہ انجین اس چھری کو کہا ہے جس کے ذریعہ سے اُگرے کی باریک تار قاشین کاٹی جاتی ہین۔

اگر ہوس است ہمین قدر بس است

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان چون کسی را بہ بینند کہ از ہوسناکی مبتلای مصیبتی شدہ است خطاب با و کنند و ہمین مثل زنند مقصود آن باشد کہ بیش ازین ہوس مکن۔ حاصل ہوس ہمین قدر کافی است (اردو) دکن مین کہتے ہین "بس ہوس پوری کرلو" یعنی آیندہ ہوس نہ کرو۔ یہ اوس شخص کے لئے کہتے ہین جو بوالہوسی سے کسی آفت اور مصیبت مین پھنس جاے۔

اگر ہیمہ آتش شوی خود را بسوزی

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ این مرادف (ہر کہ آتش افروزد اندران بسوزد) باشد یعنی ہیمہ وسیلۂ آتش افروزی است کہ وجودش آتش را روشن کند۔ خود در آن بسوزد مقصود این است کہ فتنہ پرداز و برپا کنندۂ فتنہ و فساد۔ اول خود نقصان بردارد (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو آگ لگائے وہی جل مرے"

اگر یار اہل است کار سہل است

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این

کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در فرق اہل و نااہل زنند مقصود این است کہ اگر یار نااہل باشد کار بآسانی نگراید و اگر اہل است بر آمد کار آسان باشد یعنی کار با کسی کہ متعلق است اہلیت او شرط است برای کامیابی و کار برآری (اردو) دکن مین کہتے ہین "وہ نااہل نااہل سے توقع کرے" یعنی جس نے نااہل سے کسی کامیابی کی توقع کی وہ خود نااہل ہے یہ کہاوت بالمعنی اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے نیز کہتے ہین "وہ نااہلون سے عذاب مین جان ہے" یعنی نااہل کا کوئی کام اپنے موافق نہین ہوتا۔

اگریون | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع دانند بایای حطی بر وزن طبرخون علتی و مرضی است کہ آن را بعربی توبا گویند و بہندی وآو اتفاق برین است کہ لغت فارسی است و اصل این گریون والف اول وصلی است ما ذکر این بر آدرفن کردہ ایم (اردو) دیکھو ادرفن۔

اگست | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون سین سعفص و تای قرشت ستارۂ سہیل را گویند و بقول ساطع بزبان سنسکرت نام فرشتہ محققین فرس این را لغت فارسی گفتہ اند و جا داد کہ فارسیان ہمان لغت سنسکرت را کہ بمعنی فرشتہ بود برای ستارۂ سہیل استعمال کردہ باشند (اردو) سہیل۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ ایک نہایت تابان تارے کا نام جو ملک یمن مین طلوع ہوا کرتا ہے اس کی تاثیر سے چمڑے مین خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور کل حشرات الارض مرجاتے ہین۔

اگنش بقول برہان وناصری وجامع وسروری ورشیدی بکسر نون بر وزن ورزش
بر آوردن دیوار عمارت وامثال آن باشد خان آرزو در سراج گفته که صاحب رشیدی
این را مرادف اشکنش گوید ودر حقیقت مخفف اشگنش است وما صراحت این بر (اشگنش
به کاف فارسی) کرده ایم واگر بقول خان آرزو این را مخفف اشگنش خیال کنیم جا دارد
ولیکن چیزی که درینجا بخیال ما میرسد وراهی آنست یعنی آگنش به ممدوده واگنش مقصوره
هردو یکی است وما بر آگنش در ممدوده بقول صاحب شمس بیان کرده ایم که بمعنی بر آوردن
وپر کردن دیوار هم باشد یعنی حاصل بالمصدر آگندن وآگنیدن ومجازاً به معنی خاص
پس آنچه برای بر آوردن دیوار اندکی بقدر ضرورت توی زمین تا ته سخت آن مغاک
کرده آنرا به سنگ وخشت وغیره پر کنند تا بالای آن دیوار قائم کنند همین است آگنش و
اگنش که معنی لفظی این پری است ومقصود از پری پایهٔ دیوار (اردو) پایهٔ مکان یا دیوار
کی بھرتی جو پایہ کھود کر پتھر۔ اینٹ۔ مٹی یا چونے سے بھرتے ہیں اور اسکو درحقیقت پایۂ
دیوار یا مکان کہ سکتے ہیں ۔

اگوش بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آغوش است دیگر کسی ذکر این نکرد و نه سند
استعمال پیش شد اعتبار را نشاید معاصرین عجم هم بر زبان ندارند همین لغت در ممدوده
گذشت که مبدل آغوش است همچون غلوله وگلوله (اردو) دیکھو آگوش ۔

اگه بقول انند بفتحتین وسکون هائ هوز لغت فارسی است وآن آهنی است که بدان گوشت
از دیگ کشند وبتازی منشار خوانند ۔ صاحب مؤید بحواله قنیه ذکر این بذیل لغات فارسی

کردہ مؤلف عرض کند کہ مِنشار - بقول منتخب در عربی زبان ترجمہ ارہ باشد - معاصرین عجم بر آنند کہ این حالا بر زبان متروک است و فارسیان قدیم آلہ را اگہ می گفتند کہ بشکل ارہ آہنی بر چوبی قائم می کردند و در مطبخ مہیا می بود پارہ ہای گوشت بر وی می بریدند یعنی برای این کار آن آلہ را حرکت نمی دادند بلکہ تکہ گوشت را از دو دست گرفتہ بر دندانہ ہایش می کشیدند کہ پارہ ہا بوسیلہ آن جدا می شد و بعضی از معاصرین بر آنند کہ چنین باشد بلکہ آلہ را اگہ نام بود کہ بوسیلہ آن گوشت نیم پختہ را از دیگ می کشیدند تا بہ بینند کہ سخت است یا نرم شدہ بای حال منشار ترجمہ این نباشد (اردو) دکن مین در انتی اس آہنی آلہ کا نام ہے جو باورچی خانہ مین ایک تختہ پر قائم ہوتا ہے جس کے دندانے مثل ارہ کے ہوتے ہین اسی آلہ پر گوشت کے تکڑون کو کاٹا جاتا ہے اور بقول محققین فارسی اگہ اوس آلہ کا نام ہے جس کے ذریعہ سے نیم پختہ گوشت دیگ سے نکال کر دیکھا کرتے ہین کہ آیا نرم ہو چکا ہے یا ہنوز سخت ہے دکن مین یہ کام کفگیر سے لیا جاتا ہے -

الف مقصورہ بالام

اِل بقول برہان و جامع بضم اول (۱) بمعنی او باشد کہ ضمیر غائب است و بعربی ہو گویند و بکسر اول بزبان سریانی (۲) از نامہای خدای تعالی جل جلالہ و (۳) نام شہر و ولایت ہم و (۴) در عربی عہد و پیمان را خوانند - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب در دستور پنجم بذیل لغات غریبہ ذکر معنی دوم و چہارم کردہ و در اصل کتاب معنی اول و سوم را - صاحب سروری بمعنی دوم قانع و فرماید کہ بدین معنی ایل ہم آمدہ - خان آرزو در سراج

نسبت معنی اوّل گوید که معلوم نیست که فارسی کجاست و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب مؤید این را
بمعنی سوم لغت ترکی گفته بهار ذکر معنی اول کرده با خان آرزو همزبان و فرماید که در آوردن
الف و لام بر مسند الیه و مضاف الیه و مانند آن مخصوص عرب است لیکن بعضی از متاخرین
در پارسی نیز آورده اند و این نوعی از تصرفات ایشان بود چنانکه استاد درویش واله هروی
(ذو الخورشیدین) بصیغهٔ تثنیه استعمال فرموده (ﮨ) تا مهر تو گشت نور افشان ❊ ذو الخورشیدین
شد خراسان ❊ و همچنین درین بیت نعمت خان عالی (ﮨ) گل مگر لاف انا الیار گلش زده است
بر سر دار خیال سر منصور کنم ❊ و ازین عالم است این مصراع مادهٔ تاریخ سال ولادت
پسر محمد فرخ سیر بادشاه معلوم که میرزا عبد القادر بیدل یافته (مصرع) النوید آفتاب
عالم تاب ❊ (الخ) مؤلف عرض کند که آنچه فارسیان الف و لام را بقاعدهٔ عربی بر الفاظ
فارسی آورده اند محض تصرف ایشانست بقاعدهٔ عربی و آنچه میرزا بیدل در مادهٔ تاریخ آورده ضعف
اوست در فن جمل۔ معاصرین ذی علم ازین احتراز می کنند و باید که احتراز کنند۔ نسبت
معنی اوّل تحقیق ما اینست که اوّل بتفخیم ضمه همزه و سکون لام در ترکی زبان بمعنی او آمده
صاحب لغات ترکی ذکر این کرده و عجبی نیست که فارسیان ضمیر غائب فارسی بحذف لام انہ
ہمین آول وضع کرده باشند باتی حال محققین ناواقف از حقیقت حال اُل را به ضم
اول کلمهٔ فارسی خیال کردند ❊ هم او گوید که در ترکی زبان اَیل بالفتح بمعنی ولایت آمده و همین
است حقیقت معنی سوم و نسبت معنی چهارم عرض می شود که بقول صاحب منتخب اَلّ۔
بالکسر و تشدید لام است بمعنی پیمان پس بخیال ما این لغت بهیچ وجه در خور آن نبود که پابند ان

لغت فارسی ذکرش کنند۔ حالا ہمین تحقیق ماخذ از حقیقت ہر چہار معنی واقف شدیم (اردو) (۱) اول۔ ترکی مین ضمیر غائب یعنی وہ (۲) اِل سریانی زبان مین خدای تعالی کا نام (۳) اِل ترکی زبان مین شہر اور ولایت کو کہتے ہین (۴) آل۔ عربی زبان مین معنی عہد و پیمان۔

الا بقول برہان و ہفت بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ کلمہ خطابت یعنی آگہی و بعربی یا گویند۔ صاحب جامع فرماید کہ بمعنی ای و آگاہ باش خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید درست گوید کہ ہمان کلمۂ عربی است کہ برای تخصیص و آگاہانیدن استعمال کنند و کلمۂ خطاب کہ مراد از کلمہ ندا داشتہ نیست (اردو) ہان۔ بقول آصفیہ کلمہ تنبیہ۔ خطاب تاکید جو آگاہ اور تنبیہ کرنے جتانے اور ہوشیار رکھنے یا کرنے کے واسطے آتا ہے۔

الاجتناب اجتناب لغت عرب است بقول صاحب منتخب بکسر اول و سوم معنی دور شدن و جنب شدن ما ذکرش بجای خودش کردہ ایم فارسیان در اول این لغت عربی الف و لام آوردہ بمعنی خبردار باش استعمال کنند۔ چنانکہ انوری گوید (ع) لطف تو ہر ساعتم گوید کہ ہین الاعتذار ٭ قہر تو ہر لحظہ ام گوید کہ ہان الاجتناب ٭ (اردو) خبردار بقول آصفیہ حرف تنبیہ۔ جیسے "خبردار یہ کام نہ کرنا"

الاچق بقول صاحب اننذ بحوالہ فرہنگ و صراف و غیاث بضم اول و ضم جیم فارسی لغت فارسی است بمعنی خانۂ صحرائیان کہ از موسازند و آنرا الاچوق ہم گویند مؤلف عرض کند کہ اَلَچوق بقول صاحب لغات ترکی بفتح ہمزہ و لام و تفخیم ضمہ جیم فارسی و سکون قاف

زبان ترکی کاشانہ را گویند معلوم می شود کہ اصل این در ترکی آلچُق باشد بفتح اوّل و دوم
وضم سوم و بقاعدۂ ترکی در رسم الخط - الف بعد لام برای اظہار فتحہ و واو بعد جیم فارسی برای
اظہار ضمہ زیادہ کردند ازینجاست کہ صاحب انند ذکر آلاچوق ہم کردہ است فارسیان بنتیجہ
از ماخذ و بکثرت استعمال واو علامت ضمہ را حذف کردند و برای سہولت تلفظ الف دوم را قائم
داشتند باقی حال این لغت ترکی زبان است بمعنی کاشانہ و تصرف فارسیان در معنی ہمین
قدر کہ معنی عام را خاص کردند ضم اوّل در لفظ ہم تصرف باشد - دیگر کسی از محققین فارسی
ذکر این نکرد - معاصرین عجم این را بزیادت تحتانی بعد جیم فارسی آلاچیق گویند - صاحب
سوز نامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب بول چال این را خیمہ
ہندی یا سائبان خس پوش گفتہ و بقول صاحب رہنما کلبۂ خس پوش (اردو) وہ چھپر سائبان
یا خیمہ یا چھولداری جو جنگلی لوگ ٹاٹ یا نمدے وغیرہ سے قائم کرتے ہین -

الاچی | بقول صاحب برہان با جیم فارسی بہ تحتانی رسیدہ و ہیل را گویند و بعربی قاقلہ
صغار - صاحب انند گوید کہ بالفتح و کسر جیم فارسی لغت فارسی است و صاحب جامع ہمزبانش
صاحب محیط بر الاچی فرماید کہ اسم معروف در ہندی است و در ہندی ہالک نیز گویند
و در سنسکرت ایلا نامند و بر قاقلہ گوید کہ بیونانی قطیداوس و بعبرانی فیا و بسریانی شترنیون
و شوشنا و بانگلیسی کارڈمم و بفارسی ہیل و بہندی الاچی نامند و آن از جملہ افادیہ عطریہ
ثمری است ہندی - دو نوع باشد صغیر و کبیر - قاقلہ کبار گرم و خشک در سوم و بقول صاحب
تحفہ در دوم مفرح و مسخن و محلل و مقوی دل و معدہ و ہاضم طعام و محرک آروغ و مفتح سدہ

وملطف وجالی وقاقلہ صغار گرم وخشک در دوم وبا قوت تریاقیہ وقابضہ ومفرح
وملطف وجالی ومحلل وخوشبو کنندہ عرق ورائحہ دہان ومنافع بسیار دارد الخ
صاحب ساطع صراحت کردہ کہ آلاچی لغت ہندی است پس جزین نیست کہ
فارسیان استعمالش در فارسی کردہ اند (اردو) الاچی - دیکھو ایل کے دوسرے معنی

الاچیق | این ہمان است کہ بدون تحتانی گذشت - صاحب روزنامہ ورہنما
وبول چال ذکر این کردہ اند وصراحت ماخذ این ہم ہدر آنجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو الاچق -

الارم | بقول صاحب رہنما بیدار کردن از خواب وبقول بول چال متنبہ کردن
مؤلف گوید کہ ناصر الدین شاہ قاچار در سفرنامۂ خود استعمال این کردہ وجز این نیست
کہ این در انگلیسی زبان بمعنی متنبہ کردن ہم است وساعت بیدار کنندہ را ہم گویند
(اردو) متنبہ کرنا - بیدار کرنا - بیداری کی گھنٹی - مؤنث - امیر نے الارم کلاک کا ذکر
کیا ہے بمعنی جگانے والی گھڑی جو وقت معینہ پر اسقدر بلند آواز دیتی ہے کہ سوتا آدمی
جاگ پڑتا ہے -

الاساندرا | بقول برہان نام اسکندر ذو القرنین است واسکند مخفف آن با سجز بش
صاحب جامع گوید کہ اسکندر معرب این باشد صاحب انند صراحت کند کہ لغت
فارسی است ما صراحت اسکندر بجایش کردہ ایم وبخیال ما الاساندرا لغت فارسی
نباشد بلکہ یونانی واللہ اعلم (اردو) دیکھو اسکندر -

الاطینی بقول برہان بروزن قباچینی بلغت رومی گیاہی است کہ بر درختہای پیچد و آن را لبلاب و عشقہ و حبل المساکین خوانند و ما صراحت کامل این بر آریغ کردہ ایم (اردو) ایک پیچ دیکھو

الاغ بقول برہان بروزن چلاغ و بقول جامع بروزن سماخ (۱) قاصد و پیک را گویند و بجای غین قاف ہم درست است۔ صاحب سروری گوید کہ کسی را کہ بہ تعجیل بجائی فرستند و بجہت او در ہر منزل اسپ آسودہ نگاہدارند یا او ہر جا اسپی بیند بگیرد گویند الاغ گرفت۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ قوسی گفتہ کہ اسپی کہ راکب آن بسرعت بجائی فرستادہ باشند و اسکدار مرادف آن ولیکن این خطاست چرا کہ خود در تحقیق اسکدار نوشتہ کہ اسکدار شخصی کہ بہ اسپ مذکور نشیند زیرا کہ اسپ الاغ را اسک می گویند و ہمچنین در لفظ اسک قاصد را الاغ نوشتہ و این نیست مگر تناقض بخیال ما مقصود خان آرزو چنین نباشد کہ الاغ بمعنی قاصد است نہ اسپ قاصد و ہم او ذکر قول برہان و رشیدی کردہ و بالاختصار فرماید کہ این لفظ ترکی است و بقاف صحیح است کہ عراقیان بہ تغیر لہجہ بغین معجمہ خوانند و اگر بغین می بود بقاف می خواندند چنانکہ ضابطۂ انہاست ولیکن در اشعار بعضی از متاخرین کہ چندان قابل اعتماد نیستند الاغ را با باغ قافیہ کردہ اند و این ظاہر از ان باشد کہ قاف در فارسی نیست۔ قدما بنا بر استعمال قاف آلاق را بغین بدل کردہ باشند۔ پس این تفریس باشد مولف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی ذکر الاغ کردہ فرماید کہ بضمہ ہمزہ تیز روی کہ برای او اسپ و توشہ مہیا دارند تا بجائی کہ نامزد باشد بزودی برسد پس متحقق شد کہ این لغت ترکی است بمعنی قاصد و پیک او را انچہ فارسیان این را بہ قاف ہم استعمال کردہ اند کہ می آید مبدل

این است کہ بقاعدۂ فارسی غین معجمہ بہ قاف بدل شود چنانکہ چناغ وچناق و آروغ
و آروق وعراقیان این قسم تبدیل اکثر کنند اندرین صورت تحقیق ما برخلاف خان آرزوست
زیراکہ الاق باقاف در ترکی بدین معنی بیامدہ والاغ با غین مفرس نیست بلکہ بالعکس این
الاق بقاف را مفرس توان گفت (اردو) دیکھو اسکدار۔
(۲) الاغ ۔ بقول برہان اسپی کہ در راہ ہا بجہت قاصدان گذارند۔ صاحب جامع
فرماید کہ اسپ باشد یا خر۔ صاحب سروری فرماید کہ اسپ خرد وبحوالہ تحفۃ السعادت گوید
کہ برخر نیز اطلاق کنند (شیخ شیراز ؎) مثال اسپ الاغ اندمردم سفری ؛ نہ چشم بستہ
وسرگشتہ ہمچو گاو عصار ؛ ۔ صاحب مؤید ذیل لغات ترکی گوید کہ اسپ را گویند اسپی کہ
مہیا دارند تا بجائیکہ نامزد بود دبرو دو برسد مؤلف عرض کند کہ اسپ الاغ بمعنی اسپ
قاصد باشد وہمچنین خر الاغ نہ مجرد الاغ بمعنی اسپ یا خر وسند شیخ شیراز موافق ادعای
ماست وصاحب مؤید سکندری خوردہ کہ آلاغ را در ترکی بمعنی اسپ نوشتہ و ماصراحت
معنی لغت ترکی بہ معنی اول کردہ ایم۔ بہار این را مطلقاً بمعنی خر نوشتہ واز سنجر کاشی سند
آوردہ (؎) لنگان لنگان مسیح ازین دشت ؛ می رفت وزپی الاغ خالی ؛ مؤلف
عرض کند کہ این بمجاز باشد کہ خر الاغ را سنجر بمعنی مطلق خر از لفظ الاغ پیدا کرد (اردو)
ٹپہ کا گھوڑا ۔ یا گدہا ۔ مجازاً مطلق گھوڑا یا گدہا ۔
(۳) الاغ ۔ بقول برہان بیگار ونیز کار فرمودن وبقول جامع کاربی مزد فرمودن
وبقول سروری ہر شخصی کہ او را بی مزد کاری فرمایند وبقول رشیدی مرکبی کہ بیگار گیرند

ویدالچوکی در راه گرفته بران سوار شوند و شخصی که بی مزد او را کار فرمایند و فرماید که این
ترکی است و با قاف بعوض غین هم آمده مؤلف عرض کند که اصلا این معنی در لفظ الاغ
نیست کم غوری محققین است دیگر هیچ صاحبان تحقیق این معنی از ان واقعه پیدا کرده اند
که ذکرش بر معنی اول گذشت یعنی چون الاغان یعنی قاصدان بر دالچوکی اسپ سواری
نیابند هر کجا اسپی بینند به بیگار گیرند ازین طرز عمل شان فارسیان الاغ گرفتن را بمعنی سخره
گرفتن استعمال کرده اند که بجای خودش می آید و معنی لفظی الاغ گرفتن به قاصدی گرفتن اسپ
و خری باشد و بس - پس ازین لازم نمی آید که الاغ را بمعنی مصدری بیگار و بزور کار
فرمودن و بی مزد فرمودن گیریم فتأمل (اردو) اس کا ترجمہ بلحاظ معنی بالائی بیگار میں پکڑنا -
تحکماً کام کرانا - بغیر معاوضہ کے جبراً کام لینا - کسی گھوڑے کو بیگار میں پکڑنا - دیکھو الاغ گرفتن

الاغ دادن مصدر اصطلاحی - صاحب
ناصری در ضمیمهٔ کتاب گوید که کنایه باشد از
خرج سفر دادن و فرماید که این مرکب است
از ترکی و فارسی چه الاغ لغت ترکی است
یعنی برید که بسرعت راه طی نماید دیگر کسی
از اهل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند که صاحب ناصری از معاصرین ما زباندان
است قولش اعتبار را شاید ما بر لفظ الاغ
صراحت کاملش کرده ایم پس فارسیان معنی
الاغ درین جا بسبیل مجاز بمعنی خرچ سفر گرفته اند
و خصوصاً معاوضه باشد که برای سفر خرچ پیک
بدهند تعمیم معنی بیان کرده صاحب ناصری
قابل غور است (اردو) خبر رسان اور پیک
کو خرچ سفر دینا -

الاغ گرفتن مصدر اصطلاحی - معنی
بیگار گرفتن است یعنی اسپ و خری را بفرو رشت

خبر رسانی یا نامه بری بدون ادای معاوضه
برای سواری پیک گرفتن - ناصر احت این
بر معنی سوم الاغ کرده ایم (شیخ آذری سه
کند شان کوه را گرفته الاغ؛ حدت از کند
شان گرفته داغ؛ (خلاق المعانی سه)
تخته گردنش کند امین؛ مرد را از گرفت و گیر
الاغ؛ گرفت و گیر الاغ همان عمل جبریست که ذکرش
بالا گذشت و بیانش بذیل معنی اول الاغ هم از (اردو)
کسی گھوڑے یا گدھے کو ٹٹو کی بیگار میں پکڑنا -

الاق | مبدل و مفرس الاغ است که
به غین معجمه گذشت و ذکر این بر لفظ الاغ
کرده ایم (اردو) دیکھو الاغ -

(الف) الام | بقول برهان و ناصری و جامع (الف) بر وزن غلام (۱) پیغام
(ب) الام الام | و نوشته را گویند که زبان بزبان و دست بدست برسانند و (۲)
پیغام رساننده را نیز گفته اند و تکرار الام نیز همین معنی دارد خان آرزو در سراج بذکر هر دو
معنی بالا گوید که ظاهرا یکی ازین دو تصحیف باشد صاحب انند نسبت الف بذکر هر دو
معنی بالا بحواله فرهنگ وصاف فرماید که بمعنی اول مبنی (۳) جای و منزل باشد صاحب جهانگیری
در خاتمهٔ کتاب بذیل دستور پنجم متعلق به لغات غریبه ذکر (ب) کرده و از حکیم نزاری سند آورده
(سه) هزار نامه سیه کرده ام بدود دل؛ بدست باد صبا داده ام الام الام؛ مؤلف گوید
که (الف) اسم جامد زبان فارسی و (ب) تکرارش و از هر سه معنی بالا معنی اول حقیقی است
و معنی دوم مجاز آن که پیغام بمعنی پیغامبر مستعمل - سند این از نظر ما نگذشت و ضعیف است که پیش
انند و خیال خان آرزو نسبت تصحیف یکی ازین هر دو بوضوح نه پیوست که بچه حجت این را
تصحیف داند نسبت معنی سوم عرض می شود که محققین فرس ازین ساکت اند طالب سندیم

(اردو) (الف وب) (۱) پیغام۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیام جو کچھ کہلا کر بھیجیں (۲) خط بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نوشتہ۔ تحریر۔ لکھت۔ نوشت (۳) جائے مونث۔ موضع۔ مقام۔ مذکر۔

الامان بقول بہار کلمہ ایست کہ در وقت نزول حوادث و آفات گویند و معنی آن فریاد کردن و امان خواستن بود و با لفظ برخاستن و برداشتن و زدن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ امان لغت عرب است بمعنی ایمن بودن و ایمنی و زینہار فارسیان بقاعدۂ عربی استعمال این با الف و لام بمعنی پناہ بخدا کردہ اند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخصیص این سہ مصدر بیان کردہ بہار نباشد (ظہوری ؎) کند تیغ ستم ہر جا علم جلاد ہجرانش ٭ ز خون تا روز محشر خاک جوش الامان دارد ٭ (ولہ ؎) سخت و شوار است جان از رشک دادن الامان ٭ گر دہم در ہجر پندارم کہ آسان تر دہم ٭

(اردو) الامان۔ بقول امیر۔ مونث۔ کسی بات سے تنگ آ کے مصیبت اور خوف وغیرہ کی حالت میں کہتے ہیں۔ حاصل اسکا یہ ہوتا ہے (الامان مطلوب) لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے خبر گرا دی گئی فقط مبتدا مستعمل رہا یہ الف لام محض تعریف کا ہے جو مبتدا پر داخل ہوتا ہے (داغ ؎) موت آئی ہوئی ٹلجائے یہ آئی نہ رکے ٭ الامان داغ قیامت ہے طبیعت تیری ٭

الامان برخاستن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی بلند شدن صدای الامان باشد (صائب ؎) ز رفتار الامان از عالم ایجاد برخیزد ٭ بجای گرد از بنیاد ہستی داد برخیزد ٭ (اردو) الامان کی صدا بلند ہونا۔

الامان بر داشتن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر بانگ الامان بلند کردن (صائب ے) ملامت از دل بیباک من فغان برداشت ز سخت جانی من سنگ الامان برداشت ؛ (اردو) الامان کہنا ۔ بقول امیر پناہ مانگنا (مومن ے) ماجرا سن کے تیغ کا تیری ؛ الامان الامان کہین کا فر ؛ ہماری رائے مین الامان پکار اٹھنا بھی کہ سکتے ہین ۔

الامان خاستن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف الامان برخاستن است (حزین اصفہانی ے) جائیکہ ریزد از خم تیغ تو برق کین ؛ روزیکہ خیزد از صف خصم تو الامان ؛ (اردو) دیکھو الامان برخاستن ۔

الامان زدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی الامان گفتن است مرادف الامان برداشتن (صائب ے) تیر از خم برآورد انگشت زینہار ؛ از خون گرم من لب تیغ الامان زند ؛ (اردو) دیکھو الامان برداشتن ۔

الامان کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی پناہ خواستن از خدا است (رضی ارتیمانی ے) الامان اینجا کنند از الامان ؛ الامان اینجا کنند از الحذر ؛ (اردو) الامان کہنا ۔ دکن مین الامان کرنا بھی کہتے ہین ۔ صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کو ترک کیا ہے ۔

الامان گفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی الامان کردن است (سعدی شیرازی ے) بکندی درم کہ ممکن نیست ؛ زینہار گر بہ الامان گفتن ؛ (اردو) الامان کہنا ۔

الان بقول برہان بفتح اول بر وزن کلان (۱) نام ولایتیست از ترکستان و بعضی گویند (۲) نام کوہی ہم است در عرفات ۔ صاحب جامع فرماید کہ این مرادف آلان است

کہ بالف ممدودہ گذشت - صاحب سروری بذکر معنی اول گوید کہ بقول بعض نام شہری (نظامی سہ) بگرد اگر دخرگاہ کیانی :: فروہشتہ نمدہای الانی :: و فرماید کہ در معجم البلدان بہ تشدید لام آوردہ وگفتہ کہ نام بلاد و اسعہ ایست از جبال قبق و ملوک آن را کنداج گویند بضم ہر دو کاف و میان مملکت الان و جبال قبق قلعہ ایست کہ باب اللان نام دارد - (خاقانی سلہ) تف تیغ ہندیش ہندوستانی :: علی الروس و ردوس و الآن نماید :: صاحب رشیدی ہمزبان سروری است کہ بحوالہ معجم البلدان بالا گذشت - صاحب (دری و پہلوی) بر معنی اول قانع - صاحب انند بذکر ہر دو معنی گوید کہ این لغت فارسی است مؤلف گوید کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد و ہمین لغت در ممدودہ ہم گذشت و صاحب ناصری در ان جا سند خاقانی را کہ بالا مذکور شد ذکر کردہ کہ دران لفظ آلآن بمدہ آوردہ نہ بہ لام مشدد (دارد)
(۱) ترکستان سے ایک ولایت کا نام آلآن ہے (۲) نیز عرفات مین ایک پہاڑ بھی اسی نام سے مشہور رہے -

الانیون بقول برہان بکسر نون و تحتانی مضموم بواو و نون دیگر زدہ بلغت یونانی راسن را گویند و آن نوعی از فیلگوش است بیخ آن نام تر باکنند و آنرا زنجبیل شامی خوانند نافع جمیع دردہا و المہاست کہ از سردی باشد و بجای تحتانی بای ابجد ہم بنظر آمدہ صاحب محیط این را الانیتون بزیادت تای فوقانی بعد تحتانی نوشتہ فرماید کہ اسم رومی راسن است و گویند کہ دوائی دیگر باشد و بر راسن نویسد کہ لغت ہندی باشد و باین اسم در بلاد دیگر مشہور گردیدہ و آنرا سوسن جبلی و زنجبیل شامی نیز گویند و بعربی قلموج و بیونانی انیسون -

دبسر یانی ربیہ و بلغت اہل مغرب جناح و باندلس کلموخ و بفارسی ناتران و بہندی عام
راسین نامند و باتی سرنی نیز و آن بیخی است چوبی خوشبو و تند و تلخ بقول شیخ گرم و خشک در
دوم۔ نافع جمیع آلام و او جاع بارده و ہیجان ریاح و نفخ است و منافع بیشمار دارد
(الخ) مؤلف گوید که در صحت نام این که در یونانی انیسون گفته محل نظر است و صراحتش
بر انیسون آید (اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا فارسی نام راسن لکہا ہے اور یہی
مشہور نام ہے اور اسی پر زنجبیل شامی کا بھی اشارہ کیا ہے گرم و خشک و مفرح و مقوی باہ
و معدہ (الخ)

الاو بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیده و به واو زده آتش شعله ناک را گویند
صاحب جہانگیری گوید که آلاو باشد که در ممدوده گذشت بمعنی آتش خان آرزو در سراج فرماید
که مخفف آلاو بمده که آتش مشتعل باشد و در ممدوده گوید که آلاوه زیادت ہا بہر آمده مؤلف عرض
کند که آلاو در ممدوده بمعنی آتش شعله ناک گذشت و آلاوه مرادفش و ہم آلاوه بمعنی جائیکه
آتش روشن باشد بتحقیق ما آلاو بمدوده لغت ترکی است بمعنی آتش شعله دار کذا فی لغات
ترکی و آلاوه بزیادت ہای نسبت در آخر مفرس آن بمعنی جائیکه در انجا آتش شعله دار باشد
فارسیان بلب و لہجهٔ مقامی ممدوده را بمقصوره بدل کردند و در بعض مقامات بمدوده ہم
استعمال کردند و آنچه آلاوه را ہم بمعنی آلاو گرفته اند مجاز و برخلاف حقیقت است ما صراحت
ماخذ در ممدوده نکرده ایم بناء علیه درین مقام تلافی مافات شد و آلاو در ہندی بقول
صاحب ساطع بمعنی آتش باری است پس معلوم می شود که ترکان این لغت را از سنسکرت

گرفته معنی مطلق آتش شعله ناک یا ہندیان از ترکی گرفته بمعنی آتش بازی استعمال کردند و اللہ اعلم (اردو) الاو بقول امیر (فارسی) مذکر۔ آتش زن شعلہ۔ کوڑا کرکٹ اور گھانس پھونس وغیرہ جمع کرکے ڈھیر لگاتے اور جاڑوں میں جلاکر تاپتے ہیں۔ اس ڈھیر کو الاو کہتے ہیں

الاچی خان آرزو در سراج و صاحب محیط ہم ذکر این کرده و ما بحث این بر الاچی کرده ایم (اردو) دیکھو الاچی

البا بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و بای ابجد بالف کشیده (۱) قلیه پوتی را گویند و آن دل و جگر قیمه کشیده و در روغن بریان کرده باشد و حسرة الملوک همان است و بفتح اول (۲) بلغت زند و پازند بمعنی شیر باشد که عربان لبن گویند و (۳) خطمی صحرائی را نیز گفته اند و باین معنی بجای بای ابجد یای حطی هم بنظر آمده صاحب جامع بر معنی اول و سوم قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اول فرماید که طعامی است ترکان را و آلبه به های هوز هم آمده (حکیم سوزنی ؎) رویت چوکی کاسه اکراشده زار ژنگ ٭ وز کاج قفا گشته ترنگ شش الباء تا روی پر آژنگ و خفای تو بدیدند ٭ میرند همه خلق ز البا و ز اکراء ٭ صاحب جہانگیری ہم بتنہا ہمین کلام سوزنی بر معنی اول قانع۔ و خان آرزو در سراج ذکر معنی اول کرده مؤلف عرض کند که محققین ترکی ازین لغت ساکت اند و بقول انند بحواله منتهی الارب بالکسر لغت عرب است بمعنی شیر نخستین دادن مادر بچه را انجیال ما البا بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مفرس به تصرف در اعراب از لغت عربی بمعنی مطلق شیر و نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب محیط بر خطمی فرماید که این را یونانی البا گویند و بعربی خبازی شجری و بفارسی ہشت و ہاز و غیره و آن نباتی است معروفه بقول جالینوس سرد و تر مسکن اوجاع

...ن ادرام ومانع آنہا از تزئید و محلل و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) ایک خاص
...م کے قلیے کو جو دل اور جگر کے قیمے کو گھی مین بہون کر پکاتے ہین فارسیون نے البا کہا ہے
...) دودھ - مذکر (۳) خطمی - بقول صاحب آصفیۃ عربی - اسم مونث - گل خیرو - ہماری
...ے مین البا کے تیسرے معنی کا ترجمہ خنگی خطمی ہے -

...باد | بقول برہان وجہانگیری و جامع بکسر اول بروزن دل شاد پنبہ زن وحلاج را
...یند - صاحب ناصری از حکیم سوزنی سند آوردہ (سو) نزدی مشتہ البادی درکون
...ست نہ بجا گفتن ازین مجلس بیرون کمت نہ خان آرزو در سراج فرماید کہ رشیدی
...حلاج را حلاجی خواندہ کہ بہ تحتانی رسیدہ معنی مصدر رسیت ونوشتہ کہ چون البادا ز لبد
...معنی ندا است گرفتہ اند بمعنی ندمالیدن عربی است نہ فارسی لیکن در عربی این مصدر
...فت نشدو لبّاد بمعنی ندمال آمدہ رشیدی گوید کہ شاید کہ درین شعر سوزنی لبّاد بود نہ البّاد
ولیکن رای خان آرزو انیست کہ البّاد بمعنی مصدری درینجا ہرگز منظور وملحوظ نیست
چنانکہ گذشت ولبّاد را بجای الباد بمعنی ندمال گفتن غلط محض است چراکہ کلمہ مشتہ
دلالت صریح دارد کہ بمعنی حلاج بود مؤلف عرض کند کہ باخان آرزو اتفاق داریم
ومحققین فارسی صراحت کنند کہ این اسم جامد فارسی زبان است وبہ تحقیق ما مفرس کہ
مرکب است از ایل کہ بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ وسکون یای حطی و
لام بمعنی مردم آمدہ و باد لغت فارسی است بمعنی ہوا پس معنی ایلباد مردم ہوا است و
کنایہ از حلاج کہ بتائید ہوا کار خود سرانجام دہد - فارسیان یای علامت کسرہ را کہ در

رسم الخط ترکی بود حذف کردہ الباد کردند و مفرس ساختند (اردو) نداف۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ روئی دھنکنے والا۔ دُھنیا۔ دُھنا۔

(۱) **الباغ** بقول سروری (۲) بضم ہمزہ قسمی باشد از جامہ و فرماید کہ البلاغ ہم بنظر

(۲) **الباق** آمدہ کہ غین معجمہ بجای قاف باشد (سجاق گوید ؎) آن قامت دراز کہ زناج برکشید ؛ الباق نان بہین تقدیش تصیر شد ؛ (احمد اطعمہ ؎) قلیہ راپو شد کدو الباق سبز از خرمی ؛ میدہد چنگال خرما را قبای ششتری ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ بای فارسی لغت ترکی است و بہ غین وقاف در آخر ہردو آمدہ و بحوالہ فرہنگ گوید کہ پارچہ ایست کہ برگریبان جامہ از جانب پشت دوزند بجہت خوش آیندگی و بفارسی تورنیم خواند صاحب ضمیمہ برہان فرماید کہ (۲) بقول بعض پارچہ ایست کہ در پس جامہ دوزند و در سر او بندہای آنرا بر پیشانی بندند تا گردن را گرم نگاہدارد خان آرزو در سراج ذکر (۲) کردہ و اسم فارسی این زیرتنیم گوید و صراحت کند کہ الپاق بہ بای فارسی لغت ترکی است صاحب مؤید (۲) را بہ بای عربی بذیل لغات فارسی آوردہ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند و لیکن از معاصرین تصدیق می شود کہ (۲) بہ بای فارسی لغت ترکی است جز این نیست کہ فارسیان بای فارسی را بہ عربی وقاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ الباغ و الباق ہردو را استعمال کردہ اند ہمچون تپ و تب و آروغ و آروق پس (۲) بہ تبدیل یک حرف و (۱) بہ تبدیل دو حرف مفرس باشد (اردو) فارسیون نے البلاغ اور الباق اوس کپڑے کو کہا ہے جو اہل ولایت اپنے لباس میں گردن کے

زیب ٹانک دیتے ہین اور موسم سرما مین اسکو گردن پر بلند کر کے اوس کے بندون کو پیشانی پر باندھ دیتے ہین تاکہ ہوا سے سردسے گردن محفوظ رہے اور یہ ویسا ہی ہے جیسا کہ واٹر پروف یعنی برساتی لباس مین حفاظت سر کے لئے ہوتا ہے ۔

البتہ زیر کاسہ بود نیم کاسہ (مثل) صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت فارسیان این مثل را بجای زنند کہ مقصود شان از بیان اصلیت و وجہ چیزی باشد و این مرادف (تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزہا) است معنی حقیقی این مثل آنست کہ در زیر ہر کاسہ پایئن ظرف بودن لازم است کہ بعربی آنرا سافل گویند و بفارسی بن کاسہ تا کاسہ بوسیلہ آن بر زمین قائم شود و چون کاسہ را معکوس کنند بن کاسہ ہمچون کاسۂ خورد ظاہر شود و ازینجاست کہ فارسیان بن کاسہ را نیم کاسہ ہم گفتہ اند۔ مقصود ازین مثل آنست کہ وجود نیم کاسہ یا بن کاسہ در زیر ہر کاسہ بنیاد آن کاسہ باشد کہ کاسہ بدون آن قائم نشود پس برہمین قیاس چیزی کہ شہرت یافتہ باید کہ بنیادش ہم چیزی باشد و محض بی اصل نبود (اردو) صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "آگ بن دہوان کہان" "بات ہوگی تو منگڑا سنے گا" دکن مین کہتے ہین "کچھ تو ہوگا جب تو شور مچا"

البرز بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و رای بی نقطہ و زای نقطہ دار (۱) نام کوہی است مشہور میان ایران و ہندوستان و (۲) نام پہلوانی ہم و (۳) کنایہ از مردم بلند قامت و دلاور۔ صاحب ناصری بحوالہ صاحب رشیدی گوید کہ کوہی است بمازندران از نواحی طالقان گذشتہ در رستم۔ قباد را از انجا آوردہ چنانکہ (سے) قباد

ازین . از البرز کوہ ؛ من آوردہ ام در بیان کردہ ؛ فرماید کہ این کوہ معروف ایران است کہ کوہ
قفقار دا آفری داغ گویند و البرز قلہ ایست ازین کوہ و ارتفاع آنرا در جام جم ہفدہ ہزار و
ہفتصد و نود و شش فوٹ نوشتہ واللہ اعلم و این کوہ را در ہر جا بنامی خوانند در تبرستان بنام
قارن ملک الجبال کوہ قارن خوانند ندی و در حدود ری کوہ البرز گویند و در شام کوہ لکام
خوانند و کوہ قاف و جبل عام ہمین است ابتدای این کوہ از جبل قمر است کہ در
مملکت ستار از بلاد سوودان و زنگبار در اواسط خط استوا است و منبع رود نیل از انجا باشد
کہ دو شاخ میگردد۔ یکی بطرف شمال ممتد شدہ باقلیم صعید و مصر از اقلیم دوم و سوم و وسط اقلیم
چہارم بجانب مغرب کشیدہ بہ محیط منتہی می شود و دیگری بجانب مشرق و شمال رفتہ تقرامان
و اناطولی آمدہ از وسط اقلیم رابع ببلاد کرجستان و آذربایجان و شیروان و گیلان گذشتہ از
شمالی طہران و جنوب تبرستان و خراسان و زابل و کابل و ترکستان و بدخشان و کشمیر و تبت
و ختا و چین از بنگالہ مرور کردہ بمحیط منتہی می شود طول آن یکہزار و پانصد فرسنگ است دوازدہ
ہزار شہر و ولایت در جوانب آن آباد و ہفتاد لغت اسم آن کوہ مذکور می شود و سی صد طائفہ
کہ مذاہب مختلفہ دارند در آن مسکن کردہ اند (انتہی) خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ و
صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اول قانع و صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم بعض اہل
تحقیق گفتہ اند کہ لغت فارسی است و بخیال ما اینکہ فارسیان البرز عربی را کہ بمعنی ظہور است
بہ تخفیف داد البرز کردہ این کوہ را نام کردند کہ مفرس باشد یا بلغت بزرگ کہ بقول برہان بمعنی مطلق

نوٹ[۳] مفرس فوٹ است کہ در انگلیسی زبان قدم را گویند مؤلف

بلندی آمدہ بقاعدۂ عربی الف ولام در اولش زیادہ کردہ این کوہ را نام نہادند و این قسم زیادتی برلغات فارسی بنظر آمدہ کہ ذکرش بر لفظ آل گذشت و معنی دوم و سوم بر سبیل مجاز باشد و متعلق بہ معنی اول بر سبیل تشبیہ (اردو) (۱) البرز ایک پہاڑ کا نام ہے جس کو کوہ قاف کہتے ہیں مذکر۔ (۲) البرز ایک پہلوان کا نام (۳) فارسیوں نے ہر بلند قامت اور دلاور کو بھی البرز کہا ہے۔

البوم | بفتح اول در روزمرہ معاصرین عجم کتابی را گویند کہ دران نقوش و تصاویر جمع کنند ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این در سفرنامۂ خود کردہ و صاحب رہنما دبول چال این را آوردہ و این مفرس است بزیادت (ا) و لعد بای موحدہ از لغت انگلیسی آلبم کہ بہ ہمین معنی باشد (اردو) البم بقول امیر انگریزی (مذکر) وہ کتاب جس میں تصویریں لگائی جاتی ہیں۔

البہ | این ہمان است کہ بحث این بہ الف در آخر گذشت صاحبان رشیدی و سروری و ضمیمۂ برہان ذکر این کردہ اند اسحق ؎) سوز درون بسیخ کباب جگر بریز؛ مستان البہ را بساغر نوشتہ اند؛ ولہ ؎) دوش ترکانہ مرا البہ دلارام افتاد؛ معدۂ سوختہ ام در طمع خام افتاد؛ (اردو) دیکھو البا۔

التجا | بقول بہار پناہ گرفتن و بالفظ آوردن و بردن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بہ معنی درخواست منت و سماجت ہم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند و تخصیص با ہر سہ مصادر بالا نیست (اردو) التجا۔ بقول امیر عربی۔ مؤنث۔ منت۔ سماجت۔ گزارش

درخواست (ولہ ع) خدا ہے حشر کے دن التجا تیری نہ مانون مین ؛ مرے منہ سے نہین نکلے ترے منہ سے قسم نکلے ؛ (ولہ ع) دل جو واپس طلب کیا تو کہا ؛ یہ نئی التجا نکالی ہے ؛

التجا آوردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ آوردن و عرض حال کردن است (حافظ شیرازی ع) رسانَد رایت منصور بر فلک حافظ ؛ چو التجا بجناب شہنشہی آورد ؛ (اردو) التجا لیجانا - بقول امیر کچھ عرض حال کرنا - تمنا ظاہر کرنا - آپ فرماتے ہین کہ اس محاورہ کا استعمال آگے اور پاس کے ساتھ ہوتا ہے (رشک ع) پیر مغ کے التجا لیجا سے جو پیش مرید ؛ پیر کے دن سے برا گنتا ہون ایسے پیر کو ؛ (رند ع) رند پہنچایا کسی نے بھی نہ اس دلبر کے پاس ؛ لے گیا یہ التجا مین بشیر اکثر کے پاس ؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ التجا لانا بھی کہ سکتے ہین جیسے "آپکی بارگاہ مین ایک ادنیٰ التجا لایا ہون"

التجا بردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التجا آوردن است (صائب ع) گر احتیاج ارہ گذارد بتار کشتی غیرت کجا بہ ہیچو خودی التجا برد ؛ (اردو) التجا لیجانا - دیکھو التجا آوردن -

التجا کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عرض حال کردن بہ عاجزی باشد (سلمان ساوجی ع) گرچہ ز ہمت فگند سایہ بر زمین ؛ دیگر با سمان نکند خاک التجا ؛ (انوری ع) ای کردہ مومنان بجناب تو التجا نکان جانب از حوادث ایام بامن است ؛ (اردو) التجا کرنا - بقول امیر منت اور خوشامد کرنا - گڑگڑانا (ع) بجز خدا کر رہے مقدر پر ؛ کس و ناکس سے التجا نہ کرو ؛

التجا گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التجا بردن است و شاید بطرا سنے

سہ) از بیم غمزہ دل بدعا التجا گرفت ؛ وزین فتنہ خویش را بہ پناہ خدا گرفت ؛ (اردو) دیکھو التجا بردن۔

التجا نمودن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التجا کردن است (نثر منشی اصفہانی) التجا نمودن طہورث خان بدرگاہ جہان پناہ بوساطت داؤد خان ولد الشدر دیخان (اردو) دیکھو التجا کردن۔

التزام — بکسر اول وسوم لغت عرب است و بقول منتخب برخود لازم کردن و برگردن گرفتن کاری را۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی لزوم استعمال کنند و برای معنی مصدری بامصادر فارسی کہ در ملحقات آید (ظہوری سہ) سخنصمان بحث الزام ظہوری کی درست آید ؛ سخن در لب شکستن تا نباشد التزام کس ؛ (اردو) التزام۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ کسی بات کو لازم کر لینا (منیر سہ) التزام ایسے قواعد کے کئے ہین مین سنے ؛ جن شرائط مین حریفون سے بہ مشکل ہو غزل ؛

التزام یافتن — استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی لازم التزام کردن است (نثر خسرو دہلوی) در یکی نسبت تتبع التزام یافتہ دوم بہ نسبت خاصہ شرفا شرف گشتہ (اردو) لازم کر لیا جانا۔

التفات — بقول بہار بگوشہ چشم نگریستن و دم بدم از صفات او ست و با لفظ بودن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ فارسیان را بمعنی توجہ و مہربانی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری سہ) بار افزودن مرحمت ہای گدایان درست ؛ ار زندوی التفات خان و سلطان کم شدہ است ؛ (اردو) التفات بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ توجہ۔ مہربانی (ناسخ سہ) مجکو ساقی سوا سے جام شراب ؛ جم کی جانب

بھی التفات نہیں ؎

التفات افتادن استعمال۔ بمعنی واقع شدن التفات و توجہ باشد۔ (ظہوری ؎) التفات افتادہ خوش سرشار با بیگانگان پیغام ایم نیست حرف آشنا خواہم نوشت ؎ (اردو) التفات واقع ہونا۔

التفات بودن استعمال۔ بمعنی توجہ بودن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (حافظ شیرازی ؎) مرا بکار جہان ہرگز التفات نبود ؎ رخ تو در نظرم این چنین خوشش آراست ؎ (اردو) التفات ہونا۔

التفات خواستن استعمال۔ بمعنی خواہش توجہ کردن است (ظہوری ؎) ہر کہ رسوا شد خوش کند رسوا ؎ التفات نہان نمی خواہم (اردو) التفات چاہنا۔

التفات داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوجہ بودن است (رضی ارتیمانی ؎) چہ التفات بخار و خس چمن داری کہ عار و ننگ ز نسرین و نسترن داری ؎ (اردو) التفات رکھنا۔ متوجہ ہونا۔

التفات فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ است کہ بمعنی توجہ کردن و متوجہ بودن باشد (نثر نصیر ہمدانی) ہم مگر خود التفات فرمایند و این نیم بسمل ہجران را چارہ سازند" (اردو) التفات کرنا۔ التفات فرمانا۔

التفات کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات فرمودن باشد (صائب ؎) از آب زندگی بشراب التفات کن ؎ از طول عمر صلح بعرض حیات کن ؎ (اردو) التفات کرنا۔

التفات نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف التفات کردن است (میر کرمانی ؎) اگر بر نظر روی تو نسخہ بہشت ؎

کی التفات نماید کسی بصورت حور؎ (اردو) التفات کرنا۔

التماس بقول بہار بمعنی درخواستن واین در عربی بحالت مساوات باشد چنانچہ در کتب قدیم مذکور است ودر فارسی از خردان بہ بزرگان ونیز کاغذیکہ خوردان احوال خود در آن نوشتہ بہ بزرگان دہند واین مجاز است خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و بہار نقل قولش بر داشتہ (ظہوری ؎) زخضرم التماس این مدد ہست ؎ کہ تشنہ برکنار جو بمیرم ؎ و فرماید کہ در مقام شفاعت می گویند مؤلف عرض کند کہ فارسیان مجرد التماس را بمعنی عرض حال ودرخواست وعریضہ و برای معنی مصدری با مصادر فرس استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) التماس۔ بقول امیر (عربی) مؤنث۔ عرض۔ گزارش (منیر ؎) گدا کی ہے غفور سے التماس ؎ سیہ بخت کی نور سے التماس ؎ آپ فرماتے ہین کہ دتی مین مذکر بولتے ہین (میر حسن ؎) سب کی عرضی سے خوش ہو ایک ولی ؎ ہو خفا التماس سے میری ؎

التماس افتادن بر زمین (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر التماس افتادن کردہ نہ معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از مقبول نشدن التماس باشد (وحید قزوینی ؎) مردمان چون بارغ از انجا گل بدامن می برند ؎ التماس عاشقان افتادہ ہر جا بر زمین ؎ (اردو) التماس قبول نہ ہونا۔

التماس بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عرض حال بودن است (فغانی شیرازی ؎) ہمین قدر کہ نمک بر جراحتم نزنند ؎ بود زمردم آسودہ التماس مرا ؎ (اردو) التماس ہونا۔

التماس پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قبول شدن عرض حال است معاصرین عجم ہم برزبان دارند (خان آرزو سے) ناکردہ التماس پذیرفتن از رقیب ؛ عرض نیاز ما ہمہ نشنفتن ایچنین ؛ (اردو) التماس قبول ہونا۔

التماس دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پیش کردن عرض حال و التماس کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ (ظہوری سے) گدای شاعر شاہ و شاعر شناس ؛ ز لطفت فلک دادہ این التماس ؛ (اردو) التماس کرنا۔ عرض حال کرنا۔

التماس داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی التماس و عرض حال کردن است (عرفی شیرازی سے) آنجا کہ لطف او عمل کیمیا کند ؛ زر دارد التماس خلاص از نحاس ؛ (اردو) التماس کرنا۔

التماس روئیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن و پیش شدن عرض حال باشد (عرفی سے) آن شکارم کز برم تیر و سنان می رویدم ؛ التماس زخم تو از لامکان می رویدم ؛ (اردو) التماس ظاہر ہونا۔ عرض حال پیش ہونا ؛

(۱) التماس کردن (۲) التماس نمودن استعمال۔ صاحب بحر و خان آرزو در چراغ ذکر (۱) کردہ فرماید کہ در محل شفاعت مستعمل (مخلص کاشی سے) مرا زکشتہ شدن نیست آن زمان پروا ؛ کہ پیش یار کند غیر التماس مرا ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی این عرض حال کردن است و درخواستن و درخواست کردن و تخصیص با محل شفاعت بخیال ما ضرورت ندارد (۲) مرادفش (عرفی سے) التماس خون من کردند و از خونم گذشت ؛ یاری یاران کم از خونخواری دشمن نبود ؛ (طالب آملی سے)

چو شعر طالب از وشوق التماس نمود ؛ بصد مضائقه بیت دوئی بخواند و برفت ؛ (اردو) (۱ و ۲) التماس کرنا ـ عرض کرنا ـ

التماس نوشتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی عریضه نوشتن است (عالی شیرازی ـ) بنویس التماس که دائم علاج تو ؛ نواب مستطاب معلی جناب کرد ؛ (اردو) عریضه لکھنا ـ

التمغا بقول صاحب اسند همان آل تمغا باشد که در ممدوده گذشت دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرده ما صراحت ماخذ این همه ـ انجا کرده ایم ـ در ترکی زبان آل بمعنی سرخ به ممدوده باشد نه بمقصوره پس استعمال التمغا بفتح اول بنظر ما نیامده طالب سند باشیم (اردو) دیکھو آل تمغا ـ

(۱) **التهاب** بقول بهار برافروخته شدن و زبانه کشیدن آتش مؤلف عرض کند که لغت عرب است بکسر اول و سوم صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی با مصدر داشتن کنند و صاحب آصفی ذکر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(۲) **التهاب داشتن** کرده و از معزی نیشاپوری سندی آورده (ـ) آهن ودیو لاد با عزت ندارد محکمش ؛ آتش غور داد با خشمت ندارد التهاب ؛ (اردو) (۱) بھڑک نمودن (۲) بھڑک اٹھنا ـ دیکھو امیر اللغات ـ

التیام بقول بهار بمعنی باهمدیگر پیوسته شدن و بهم آمدن و استقرار کردن سر زخم مؤلف عرض کند که لغت عرب است بکسر اول و سوم ـ صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند که در ملحقات آید و مجرد این بمعنی حاصل بالمصدر (انوری ـ) ای جوادی کز اثر و حام سحاب ؛ با کفت هست التیام لیام ؛ و به تحقیق ما بمعنی

غیر زخم ہم بمعنی موافقت و اتحاد باہمی انسانان کہ سند استعمال این در ملحقات بر التیام داشتن و یافتن می آید (اردو) (۱) التیام۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ زخم کا بھر جانا (بمعنی حاصل بالمصدر) یعنی چنگا پن (ناسخ سے) زخم دہان خلق کو ہے اس سے التیام ؛ مرہم سے ہی زیادہ اثر میری بات کا ؛ (۲) التیام۔ بقول امیر آپس میں ملجانا۔ میل ملاپ (فقرہ) ایسے دشمن سے التیام کی کیا ضرورت ہے ؛ (بحر سے) اب مجھ سے التیام کی باتیں نہ کیجئے ؛ دل تمسے بہت چکا جگر افگار ہوگیا ؛

التیام پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہم پیوستن و خشک شدن زخم باشد (نزاری قہستانی سے) کراحت عشق است گو امید مدار ؛ کہ التیام پذیرد بہ صنعت جراح ؛ (اردو) چنگا ہونا۔ التیام پانا۔

التیام دادن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی پر کردن (انوری سے) چون سد بمعنی فلک چرخ رخنہ کرد ؛ آن رخنہ را بہ تیغ و بپرداے التیام داد ؛ و (۲) بمعنی اتحاد و اتفاق پیدا کردن (انوری سے) تا چہ افعالی کہ چرخ ستنند ہرگز نداد ؛ دیگی فرمان میان امر و نہیت التیام ؛ (اردو) (۱) بھرنا۔ بند کرنا۔ (۲) ملانا۔ متحد کرنا۔ میل ملاپ پیدا کرنا۔

التیام داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی موافقت و یکرنگی داشتن است (شرحزین اصفہانی) سخن لطف التیامی داشت و اشعارش یکدست ہموار بود ؛ (اردو) موافقت رکھنا۔

التیام یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی پر شدن و (۲) موافق شدن باشد (ظہوری سے) زخم دلم زبان ہرگز نداد ؛ تشکایت کشودہ است ؛ یا بہ نگر بہ مرہم لطف

تو التیام ؛ (نثر ابو الفضل (۲)) روابط قرابت قدیم با ضوابط مخبر جدید بدان گونہ انتظام و	التیام نیافتہ ؛ (اردو) (۱) التیام پانا بھرنا (۲) موافق ہونا -

الج بقول برہان و جہانگیری و ناصری و سروری و جامع و رشیدی و سراج بفتح اول و سکون ثانی و جیم مردم صاحب غرور و متکبر را گویند و خرامیدن بناز و تنعم را نیز گفتہ اند مؤلف گوید کہ مقصود بہار از خرام ناز باشد - صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ اسم جامد باشد صاحب شمس این را لغت عرب گوید و ما در لغات عربی نیافتیم (اردو) متکبر - بقول آصفیہ (عربی) تکبر کرنے والا مغرور - خود پسند - اترانے والا -

(۱) الجہ بقول بہار مال و جنسی و بندی کہ در تاخت از ملک بیگانہ گیرند (والہ ہروی)

(۲) الجی در ہجو ترکی ۵) اگر صاحب الزمان را وقت ظہور می بود ؛ از بہر الجہ میرفت دنبال لشکر او ؛ (خواجوی کرمانی ۵۳) آن سرو سہی چون قدح می بگرفت ؛ از آتش می برگ گلش خوی بگرفت ؛ بیچارہ دل ریش مرا سوختہ بود ؛ آن دلبر ماہ چہرہ الجی بگرفت ؛ صاحب انند صراحت کردہ کہ ہر دو بالضم لغت ترکی است و ہم او بحوالہ غیاث ہر دو را بہ جیم فارسی و کسر آن آوردہ و صاحب غیاث بحوالہ مصطلحات بالفتح نوشتہ گوید کہ لغت ترکی است وارستہ ہم ذکر این ہر دو لغت کردہ صراحت کند کہ ترکی است و محققین ترکی ازین ساکت مؤلف عرض کند کہ غلطی کتابت بہار باشد کہ بہ جیم عربی نوشت و از سند خواجوی کرمانی می کشاید کہ (۲) بفتح جیم است نہ کسر آن (اردو) مال غنیمت جس مین غلام اور لونڈیان بھی داخل ہین -

الچخت بقول برہان و ناصری و سراج و سروری و رشیدی بفتح اول و جیم فارسی بر وزن بدبخت بمعنی طمع و حاجت و امید و حشمداشت فرماید کہ بکسر و ضم اول آمدہ (فردوسی ؎) بالچخت خود رہنگن بدام ٭ میان دلیران شوی نیک نام ٭ (شمس فخری ؎) یگانہ شیخ ابو اسحق شاہی ٭ کہ انس و جان بدو دارند الچخت ٭ صاحبان انند و شمس صراحت کنند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) طمع - مذکر - حاجت - امید - مونث -

الچنگ بقول صاحب ضمیمہ برہان بحوالہ ظفرنامہ بفتح اول و جیم فارسی (۱) بمعنی رعیت پرور و فرماید کہ در بعضی از تواریخ مسطور است کہ (۲) مغول جد سوم را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد - بخیال ما شان لغت گوید کہ ترکی است ولیکن محققین ترکی ہم ازین ساکت - حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) (۱) رعیت پرور - بادشاہ کی صفت (۲) پر دادا کا باپ جس کو دکن میں سترو دادا کہتے ہیں اور بقول صاحب آصفیہ دلی میں سکڑ دادا -

الچہ ہمان است کہ با جیم عربی بجایش گذشت و ذکر این ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو)

الچی دیکھو الجہ و الجی -

الحاصل بقول بہار چون از ادا کردن مطلبی عاجز شوند و خواہند کہ سخن را مختصر کنند ہمین لفظ و حاصل کلام و سخن مختصر و سخن کوتاہ و امثال آن گویند و اینہا گویا مرادف ہم اند و فی الجملہ نیز ازین عالم است مولف عرض کند کہ لغت عرب است و فارسیان بمعنی بالجملہ استعمال این کنند نہ فی الجملہ و فی الجملہ ورای این است نہ مرادف این و انچہ بہار استعمال این را مخصوص

کند بحالت عجز در ادای مطلب درست نیست بلکہ بعد ادای مطلب کامل نتیجہ آن را با این لفظ ظاہر کنند و مقصود ازین آنست کہ سخن را دراز نہ کنیم و مختصر کنیم و نتیجہ عرض کنیم (اردو) الحاصل۔ بقول امیر (عربی) آخر کار۔ قصہ کوتاہ۔

الحال | بقول صاحب انند بحوالہ غیاث بالفتح لغت عربی است بمعنی اکنون و مرکب است از الف ولام عہد و کلمۂ حال و فرماید کہ بعض مردم یک لفظ مفرد دانند و بالکسر خواندن خطاست۔ صاحب ازاحۃ الاغلاط ہم ذکر این کردہ و در فارسی مستعمل است بمعنی حالا (اردو) الحال۔ بقول آصفیہ (عربی) اب۔ بالفعل۔ ابھی۔ اسی وقت۔ امیر نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

الحق | بقول انند۔ بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت عرب است بمعنی فی الواقع درست و یقیناً و بیشک۔ در فارسی مستعمل معاصرین عجم ہم بر زبان دارند۔ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بمعنی تحقیق است (انوری ؎)
حال من بندہ ز حال دیگران بودی بتر ؛ حال رعد الحق بتر باشد کہ باشد بی رباب ؛ (اردو) الحق۔ بقول امیر (عربی) حق ہے۔ سچ ہے (انشا ؎) ہو اک سر و حید ر صفدر سے۔ جنہیں بغض ؛ الحق کہ وہ کافر ہیں احادیث کی رو سے ؛

الدنگ | بالفتح و فتح دال مہملہ و سکون نون و کاف فارسی در روزمرہ معاصرین عجم بمعنی بی پروا مستعمل۔ ناصرالدین شاہ قاچار استعمال این در سفرنامۂ خود ہم کردہ بخیال ما جز این نیست کہ معاصرین عجم لغت دنگ را کہ بقول برہان بمعنی بی خبر و بیہوش است بزیادت الف

و لام ورا ولش بمعنی بی پروا استعمال کرده اند و ذکر این قسم زیادت بر کلمہ آل گذشت -

(اردو) بے پروا -

الرد بقول برہان و جامع و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون را و دال بی نقطہ جوالی باشد از ریسمان کہ مانند دام بافند و آن را باغبانان و سبزی فروشان پر از شلغم و چقندر و پیاز و امثال آن سازند و بر خر و گاو کار و بار کنند و ہر جا کہ خواہند برند - صاحب ناصری فرماید کہ این شکل دام ساختہ می شود کہ بدان کاہ و امثال آن کشند - خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ترجمہ این در ہندی جالی است صاحب رشیدی بضم لام گفتہ ہمام تبریزی سے) لباز پر شلغم از زردک و چقندر خام ﴿ کہ جای شلغم و زردک بود ہمیشہ الرد ﴾ بخیال ما اسم جامد فارسی زبان است و صاحب انند ہم نوشتہ (اردو) وہ جالدار تھیلا جس مین گھانس ترکاری وغیرہ بھر کر کاروبار کے لئے بیلون پر لیجاتے ہین -

الزام بقول بہار لازم کردن و بر گردن کسی انداختن کاری و معترف بعجز گردانیدن کسی را بالفظ دادن مستعمل - صاحب منتخب ذکر ہر دو معنی اول الذکر کردہ فارسیان این را بمعنی خطا مندی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (ظہوری سے) بخصمان بحث الزام ظہوری کی درست آید ﴿ سخن در لب شکستن تا نباشد الزام کس را ﴾ (اردو) الزام - بقول امیر (عربی) مذکر - قصور دار ٹھہرانا - خطاواری - حرف گیری (آتش سے) عاشق ہوں ہر طرح سے گنہگار ہوں ترا ﴿ حاجت قصور کی نہیں الزام کے لئے ﴾

الزام بازدادن بہ صفتی	استعمال بمعنی	برگردانیدن الزام بمرح کہ باز دادن بقول بحر

بمعنی برگردانیدن آمدہ (عرفی ؎) ای وہم
آبرو مدہ از کف کہ بارہا ؛ الزام وسوسہ بخرد
باز دادہ ایم ؛ (اردو) الزام کا تعریف سی
بدل دینا جیسے وسوسہ کے الزام کو عقلمندی سی
بدل دینا جیسے "ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ وسوسہ مین
مبتلا ہین مگر آخر پر ثابت ہوا کہ وہ عین عقلمندی تھی"

الزام دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی ملزم گردانیدن کسی راست
و عائد کردن الزام بذمہ کسی (شانی شہدی
؎) چہ جای صبر کہ آتش بکائنات زند ؛
تجلی تو کہ الزام اہل طور دہد ؛ (ظہوری ؎)
در بحث صنم برہمنان را ؛ الزام باعتقاد دادیم
(ولہ ؎) بحث طاقت چو درمیان آمد ؛
ہمہ طفلان دہند الزامم ؛ (ولہ ع) می دہی
در ہر سخن الزام من انصاف نیست ؛ (اردو)
الزام دینا - بقول امیر خطا وار ٹھیرانا کسی
کے ذمے قصور قرار دینا (مومن ؎) یہ غدر
امتحان جذب دل کیسا نکل آیا ؛ مین الزام
انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا ؛

الزام ساختن | استعمال - منسوب کردن
کسی بہ الزامی و در فکر الزامی بودن (ظہوری
؎) خموشی بر ظہوری گشت لازم ؛ برائش
ہر دم الزامی نسازند ؛ (اردو) الزام گھڑنا
الزام دینے کی فکر کرنا -

السا | بقول برہان و ہفت و آنند بفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بالف کشیدہ
تخمیست کہ بر روی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند صاحب محیط فرماید کہ نانخواہ است
کہ آنرا اسم نیز خوانند و بر نانخواہ فرماید کہ اسم فارسی است بمعنی طالب نان بہر آنکہ اشتہای
طعام بسیار آرد و بشیرازی زنیان و یونانی الیتی و قرمینون و اخیلوس و باسلیقون و بعربی
کمون و در انگریزی بیٹی کونٹیس و ہندی اجوائن تخمی است شبیہ بانیسون - بقیل شیخ

گرم وخشک در سوم وگویند در دوم ودر آن قوت مسخنہ مجففہ تریاقیہ محللہ ملینہ مفتحہ است ہاضم طعام ومنافع بسیار دارد صاحب انند صراحت فرماید کہ ایں ہم لغت فارسی است (اردو) اجوائن - مونث - دیکھو امیر اللغات و جامع الادویہ -

الست | بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول وثانی وسکون سین بی نقطہ وفوقانی کفل وسرین را گویند - صاحب برہان ہمین لغت را بہ ہمین معنی در ممدودہ ہم ذکر کردہ مولف عرض کند کہ بخیال ما فارسیان این را از لغت عرب الاست گرفتہ اند کہ در عربی زبان است بالکسر بقول منتخب بمعنی مقعد وحلقہ دبر آمدہ وبقاعدہ عربی چون الف ولام در اولش آوردند الاست شد واز ہمین لغت در فارسی بکثرت استعمال الف دوم حذف گردیدہ باقی ماند واین را معفرس توان خواند کہ تصرف در حروف واعراب ہم شدہ است (اردو) دیکھو آلست -

الط | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وسکون طای حطی بلغت رومی ریحانیست کہ اورا اسپنسبر گویند وآن حشیشی باشد میان نعناع وپودینہ فواق را نافع - صاحب محیط برالط فرماید کہ نمام وسوسنبر است در سوسنبر گوید کہ ہمان سنبر وسنبر را ذکر نکرد وبر نمام فرماید کہ اسم عربی است بمعنی تیزرو وآنرا نمام الملک ونماما نیز گویند وبہندی کالی تلسی وبیونانی ہرفولیون وبہ تنکابن زر داش وبقول شیخ آن سیسنبر است وبغدادی سیسنبر را غیر نمام دانستہ وابن جلجل گفتہ کہ سیسنبر بیونانی نمام را گویند ونمام بری است بالجملہ آن نباتی است از قسم ریحان بری وبستانی - بقول شیخ گرم در سوم وخشک تا سوم مفرح ومفتح ومقوی

احشا و روح دماغی و قلبی باقوت تریاقیہ و مدر و محلل ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
جنگلی تلسی۔ کالی تلسی۔ صاحب جامع الادویہ نے تلسی پر جنگلی تلسی کا ذکر کیا ہے۔

الطریق الطریق بہار گوید کہ بطور تحذیر واقع می شود ای احذروا اللہ و صاحب انند
نقل نگارش (اسیری لاہجی ؎) وقت کوچ آمد نفیر الطریق است الطریق ؛ رہ خطرناک
است یاران وا نمائید از رفیق ؛ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مقولہ
عرب است کہ چون کثرت واژدحام خلائق باشد راہرو گوید الطریق الطریق یعنی راہ
بدہید و راہ بگذارید تا بگذرم۔ دیگر ہیچ عجب است از ہردو محققین بالا کہ معنی تعجب خیز
پیدا کردند و فارسیان درین تصرفی نکردہ اند و اسیر لاہجی ہمان محاورہ عرب را بمعنی خود ش
استعمال کردہ است (اردو) ہٹو ہٹو۔ راستہ دو۔

العطش بقول بہار بالتحریک تشنگی و تشنہ شدن فرماید کہ بالفظ گفتن و زدن بمعنی اظہار
تشنگی خود کردن است۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ در محاورہ عرب
تشنہ بشدت تشنگی بطلب آب گوید" العطش العطش " معنی لفظی این تشنگی و تشنگی فارسیان
آب آب گویند و ہمین است ترجمہ این در فارسی دیگر ہیچ۔ استعمال این با مصادر فارسی
در ملحقات آید و انحصار و مصادر بیان کردہ بہار خوش نمی نماید (عرفی ؎) بہ العطش کشاد
لب کہ خضر وادی عشق چگلوی تشنہ بآب حیات و زمزم سوخت ؛ (اردو) العطش بقول
امیر (عربی) پیاس کی شدت۔ فرماتے ہین کہ یہ لفظ مبتدا ہے خبر اوسکی شدید ہے۔ کثرت
استعمال سے خبر محذوف۔ اگرچہ العطش سے مطلق پیاس سمجھی جاتی ہے لیکن غلبۂ شدت تشنگی

ین کہتے ہین کبھی بہ تکرار بھی مستعمل ہوتا ہے۔ الف لام جنس کا ہے جو محض تعریف مبتدا کے واسطے لایا گیا (ناسخ ؎) دہان غنچہ روے گل ترے آنے سے کیا سوکھا ؛ کہ بانگ العطش آتی ہے گلشن مین لب جو سے ؛

العطش چیزی زدن استعمال - صاحب آصفی ذکر العطش زدن کردہ فرماید کہ بمعنی اظہار تشنگی کردن است و بخیال ما از سندش (العطش چیزی زدن) پیدا است کہ بمعنی طالب و مشتاق چیزی بودن است و این معنی مجاز نیست یعنی چنانکہ تشنہ لب در طلب آب بیقرار و خواہان آب بدل می باشد ہمچنان در طلب چیزی کہ اضافت العطش بسوی اوست بیقرار و خواہان او بودن بدل (ظہوری ؎) گرم پرواز گیم العطش شعلہ زنیم ؛ نمکسان قدرہ کہ سیر از شکر و شیر شدیم ؛ (اردو) کسی چیز کے طلب مین بیقرار ہونا اور دل سے اس کا خواہان ہونا کسی چیز کا پیاسا ہونا بھی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے پیاسا پر لکھا ہے۔ خواہشمند حاجتمند غرضمند جیسے "ہر درشن کی پیاسی انکھیان ہر درشن کی پیاسی"

العطش خواستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی صدای العطش بلند شدن است (حزین اصفہانی ؎) ہنوز حوصلۂ دردم العطش خیز است ؛ پر از چکیدۂ دل گر کنند کاس مرا ؛ (صائب ؎) زشوق تیغش از خاک شہیدان العطش خیزد ؛ کہ ہر کس تشنہ خوابد آب را در خواب می جوید ؛ (اردو) صدائے العطش بلند ہونا۔

(۱) العطش گفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آب گفتن است یعنی بسبب تشنگی تقاضای آب کردن (ملک قمی ؎) جان فدای دو زنخ آشامی کہ در گرمای حشر

العطش می گفت ومیل چشمۂ کوثر نداشت ۔ وانہ ہمین مصدر است اسم فاعل ترکیبی و اسم حال (۲) العطش گو کہ (۲) بمعنی عام تشنہ (۳) العطش گویان و (۳) فرید علیہش باشد	(ظہوری ص) تا سحاب کرم فرو بارد ۔ العطش گوگیاہ میخواہد ۔ (ولہ ص) العطش گویان صحرای غمت ۔ تشنگی در نیل وجیحون می کشند ۔ (اردو) (۱) العطش کہنا (۲ و ۳) پیاسا۔

الغ | بقول برہان وجامع وہفت بفتح اول وکسر ثانی وسکون غین نقطہ دار حیز ونامرد ومخنث را گویند و (۲) بضم اول وثانی بلغت ترکی بمعنی بزرگ باشد کہ مقابل کوچک است وارستہ وبہار وشمس بر معنی دوم قانع (جلالای طباطبا در توحید ص) کافر وترسا یہود وگبر ومغ ۔ جملہ را روسوی آن سلطان الغ ۔ مؤلف عرض کند کہ در ترکی زبان کلان وبزرگ را اولوغ گویند بہ واو علامت ضمہ بعد الف وواو دوم بعد لام ہم علامت ضمہ باشد صاحب لغات ترکی ذکر این کردہ فارسیان ہر دو واو را حذف کردہ بمعنی دوم استعمال کردہ اند واین مفرس باشد ۔ نسبت معنی اول عرض می شود کہ صاحب مؤید صراحت کند کہ این ہم لغت ترکی است حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت اند ولیکن شان لغت مؤید قول مؤید ۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی است آیلق را بمعنی عادۃ النسا گفتہ جا دارد کہ فارسیان یای تحتانی را حذف کردند وقاف را بہ غین معجمہ بدل کردند چنانکہ آردق را آروغ کردند وبحذف وتبدیل این را بمعنی اول استعمال کردند اند ۔ بدین صورت اینہم مفرس باشد۔
(اردو) (۱) مخنث ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خنثی بنایا ہوا ۔ زنا ۔ ہیجڑا ۔ زنخہ وہ شخص جسکو نامرد بنایا ہو ۔ (۲) بزرگ ۔ بڑا۔

الغدہ بقول برہان و جامع و ہفت واند بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و دال بی نقطہ مفتوح بمعنی مخلوط و آمیختہ مؤلف عرض کند کہ مصدر آغاردن بمعنی آمیختن گذشت۔ و اسم مفعولش آغارده بمعنی آمیختہ شده و مبدلش آغالده کہ رای مہملہ بلام بدل شود ہمچون چنار و چنال و مخفف آن بحذف الف دوم اغلده و مقلوب بعضش الغده چنانکہ استخر و استطرخ و افزار و افزاز جا دارد کہ این را اسم جامد گیریم مگر توجیہ بالا خوش می نماید

(اردو) مخلوط۔ ملا ہوا۔

الغمزه ہمان غمزه کہ حرکت چشم و مژه برہم زدن باشد از روی ناز کہ بجای خودش می آید فارسیان در اول این بقاعده عرب الف و لام آورده اند چنانکہ ذکرش بر ال گذشت (ظہوری سہ) بصد بی باکئی اول بخون خود کند بازی ؛ چو فرداکشتۂ الغمزۂ بیباک ہرخیزد

(اردو) غمزه۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ معشوق کا آنکھہ یا بہون سے اشاره کرنا چشمک۔ ہلا کرشمہ۔ عشوه۔

الغنجار بقول برہان و جامع و سراج بضم ثالث و جیم بروزن گندم زار (۱) آلو گرده را گویند و آن میوه ایست شبیہ بہ زرد آلو و رنگ آن زرد و بنفش و سبز و برنگہای دیگر می باشد و طعمش بیخوش بود و (۲) خشم و اعراضی را نیز گویند کہ خوبان از روی ناز و عشوه کنند صاحبان رشیدی و سروری و جہانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده و سند مختاری آورده (سہ) چو پیر گشتی بیمار گشتی ای نادان ؛ ترش بود پس ہفتاد لاشک الغنجار ؛ صاحب ناصری فرماید کہ این شعر قصیده ایست کہ عثمان مختاری در باب غلام سیاه ہندی خود گفتہ

کہ الفاظش چنین است (ع) ترش بود پس ہفتاد شرک استغفار ؛ وگوید کہ از معنی بیت واضح می شود کہ بعد از ہفتاد شرک طلب مغفرت کردن بی حاصل است و بالآخر فرماید کہ الغنجار را کہ صاحبان رشیدی و برہان و فرہنگ جہانگیری آوردہ اند لفظاً و معنیً غریب است مؤلف عرض کند کہ انچہ صاحب ناصری در مصرع دوم شعر مختاری الغنجار را استغفار نوشتہ است و این لغت را لفظاً و معنیً غریب گوید جز این نیست کہ از استعمال زمانہ سلف خبر ندارد جادارد کہ در زمانہ حال معاصرین عجم ازین لغت آگاہ نباشند کہ متروک الاستعمال باشد بہ تحقیق ما وجود این لغت ثابت است (انوری گفتہ ؎) از کریمی و حلیمی است کہ می نیوشی ؛ کہ بود از پس ہفتاد ترش الغنجار ؛ صاحب ضمیمہ برہان صراحت فرماید کہ بمعنی اول لغت اہل بلخ است بہ تحقیق ما غنج بقول صاحب منتخب لغت عرب است بالضم و بضمتین بمعنی کرشمہ و ناز و بفتحتین کرشمہ و ناز کردن و مردم والف و لام در اولش موافق قاعدۂ عربی است پس فارسیان لغت عرب الغنج را با لفظ آر مرکب کردند کہ امر است از مصدر آوردن پس مجموعۂ این مرکب اضافی شد بہ معنی ناز و کرشمہ آرندہ و کنایہ از خشم و اعراض خوبان - این است حقیقت این لغت بمعنی دوم و نسبت معنی اول عرض می شود کہ صاحب محیط از آلو گردہ و الغجار ہر دو ساکت اما صاحب ضمیمۂ برہان صراحت فرماید کہ بلغت اہل بلخ انواع آلو را گویند ہمچو زرد آلو و سرخ آلو (انتہی) پس این قسم خاص آلو نباشد و ہمین سبب باشد کہ صاحب محیط بذکر ہمہ اقسام آلو این را ترک کردہ - انچہ خان آرزو نام این گردآلو و غلو کردہ گوید وجود آن در برہان یافتہ نشود کہ

کہ بقولش گردہ آلو بضم اول میوہ ایست شبیہ بزرد آلو و برخلو نوشتہ کہ آلو باشد و آن میوہ ایست معروف از آلوی بزرگ و بعضی گویند شبیہ بشفتالو و ذکر این بر انخلوک کردہ ایم (اردو) (۱) ایک قسم کا آلو جسکو فارسیون نے گردہ آلو اور خلو گردہ او رخلو کہا ہے اور یہ شفتالو اور زرد آلو سے مشابہ ہوتا ہے۔ دیکھو انخلوک (۲) محبوبون کا منہ پھیر لینا اور غصہ جو ناز و عشوے سے کرین۔

الغونہ بقول صاحب انند لغت فارسی است بمعنی سرخی کہ زنان بر روی مالند۔ صاحب شمس مؤید ہم ذکر این کردہ صراحت کند کہ فارسی است مؤلف عرض کند کہ مبدل الگونہ و مرادف گلگونہ باشد۔ فارسیان کاف فارسی را بہ غین معجمہ بدل کنند ہمچون گلولہ و غلولہ و آل بزبان ترکی بمعنی سرخ و گونہ در فارسی بمعنی غازہ آمدہ پس معنی لفظی این غازہ سرخ باشد۔ ما صراحت این در ممدودہ کردہ ایم و ممدود و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است۔ (اردو) دیکھو آلغونہ۔ ممدودہ مین۔

الف بفتح اول و کسر لام لغت عرب است۔ بقول صاحب انند مرد جواد و سخی و بقول لی مرد بی زن و نام یکی از حروف تہجی و آن خط مستقیم است کہ در میان لفظی یا آخر لفظی ساکن واقع شود بی ضغطہ زبان و اگر آن خط مستقیم در ابتدای لفظ متحرک باشد یا در میان یا در آخر لفظ ساکن بضغطہ زبان واقع شود ہمزہ نامیدہ بود مگر در عرف و محاورت فارسی ساکن باشد یا متحرک بہر دو حال آنرا الف گویند (انتہی) مؤلف گوید کہ الف باعتبار صورت و صوت بر دو قسم است (۱) ممدودہ (۲) مقصورہ و باعتبار معنی قسم ہا دارد کہ بحث آن در ملحقات آید۔ فارسیان الف را بحرف دیگر ہم بدل کنند و بالعکس آن ہم چنانکہ صاحب قوانین دستگیری آوردہ۔۔۔

(۱) الف بدل شود بہ بای عربی ہمچون اندیشہ و بندیشہ و الفختن و بالفختن و اسغدیدن و بسغیدن

(۲) الف بدل شود بجای عجمیہ چنانکہ اشتہ و خستہ۔ ---------

(۳) الف بدل شود بہ دال مہملہ چنانکہ باآن و بدآن و باین و بدین کہ درین ہر دو یک الف از دو الف ممدودہ بہ دال بدل شد یعنی فارسیان قدیم الف ممدودہ را بدو الف می نوشتند یعنی رسم الخط آن بدو الف (اآن) بود از ہمین دو الف۔ الف اول بدل شد بہ دال مہملہ

(۴) الف بدل شود با زای ہوز چنانکہ باگفتم و زگفتم و باوگفتم و بازوگفتم۔ مثال اول محاورہ اہل خراسان است۔ برین تقدیر زروغ۔ مبدل اروغ صحیح باشد۔

(۵) الف بدل شود با کاف فارسی ہمچون اورنج و گرگانج کہ نام دار الملک ولایت خوارزم است۔ سراج الدین سگزی گوید (ے) تہنیت را خدمتی ترتیب کن گز اورنج رایت سنجر شہی بر طالع میمون رسید ۞ ---------

(۶) الف بدل شود بہ لام ہمچون سگ آبی و سگ لابی کہ جانوریست (پور بہای جامی ے) گرچہ سگ لابی بدریا در شود ۞ پوستینش کند خواہم چون فنک ۞ ---------

(۷) الف بدل شود بہ نون چنانکہ اغل و نغل ---------

(۸) الف بدل شود بہ واو ہمچون آرنج و وارنج و تاغ و توغ و یکسان و یکسون۔

(۹) الف بدل شود بہ ہای ہوز چنانکہ اپون و ہپیون انباز و ہنباز۔ یاسا و یاسہ۔

(۱۰) الف بدل شود بہ یای تحتانی ہمچون ارمغان و یرمغان الکدش و یکدش مخفی مباد کہ عدد الف در جمل یک است (اردو) الف۔ حروف تہجی عربی کا پہلا حرف جو کھڑی

لکیر کی شکل مین ہوتا ہے۔ مذکر۔ جمل مین اس کا عدد ایک ہے۔

الفاختن بقول برہان با فای سعفص بر وزن پرداختن بمعنی بہم رسانیدن و اندوختن و جمع کردن باشد صاحب بحر گوید کہ کسب کردن ہم (سالم التصریف) صاحب موارد فرماید کہ الفختن و الفخیدن و الفخدن و الفغدن و الفقدن و الفنجیدن و الفیدن ہمہ مرادف این است۔ صاحب سروری بمعنی کسب کردن قانع و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع و ناصری و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ الفنج در فارسی قدیم بمعنی ذخیرہ آمدہ و اہل تحقیق غور نکردہ اند۔ بوشکور گوید (س) ز الفنج دانش دلش گنج بود بہ جہاندیدہ و دانش الفنج بود ٭ و از ہمین اسم جامد وضع شد مصدر الفنجیدن کہ می آید و اسم مصدر الفاختن ہم ہمین الفنج باشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل آنرا الفاخ کردند بہ تبدیل نون بالف ہمچون تنق و اتق و جیم بخای معجمہ چنانکہ اسفاناخ و اسفاناج و پس ازان علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ الفاختن را بمعنی جمع کردن و اندوختن استعمال کردند و حقیقت دیگر مصادر بجایش مذکور شود محققین فرس این مصدر سماعی گفتہ اند و بہ تحقیق ما قیاسی و موضوع و بدین وجہ اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) جمع کرنا۔

الف از باندانستن اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کہ در ضمیمۂ کتاب بالف از با ندانستن گوید کنایہ از مرد نادان و بی سواد چنانکہ صاحب دیوان علی آبادی گفتہ (س) ہنوز از الف با ندانستہ علم ٭ بزور راہ دانش نگہ نیست نہ در خورش ٭ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد (اردو) دکن مین کہتے ہین الف کا نام بھالا نہ جاننا۔ یعنی محض جاہل ہونا۔ امیر نے لکھا ہے

تہ الف کے نام بے نہین جانتے" یعنی بالکل انپڑھ ہین۔

الف استوا اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از خط استوا و آن سطحی باشد از منطقۂ معدل النہار کہ بر سطح کرۂ زمین دائرۂ عظیمہ احداث کند صاحب بحر بر خط استوا قانع (انوری ۵) بامدی الف استواش تا ابد ؛ ز شرم رای تو سر پیش و رفگندہ چو جیم ؛ (اردو) خط استوا۔ بقول آصفیہ۔ (عربی) اسم مذکر وہ فرضی خط جو زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے اور اسپر آفتاب پہنچنے سے راتدن مساوی ہو جاتا ہے۔ مجازاً معدل النہار کو بہی کہتے ہین یہ خط مشرق سے مغرب تک فرض کیا گیا ہے۔

الف اصلی استعمال۔ مرکب توصیفی۔ این الف کلمہ نیز گویند بر دو قسم باشد (۱) آنکہ بہیچ وجہ آنرا حذف نتوان کرد ہمچون ناز و نیاز و عبا و قبا کہ بصورت حذف الف معنی اصلی این الفاظ فوت شود (۲) آنکہ اگر آنرا بنابر ضرورت وزن شعر یا در محاورہ حذف کنند در بنای کلمہ خلل روی ندہد بلکہ آن کلمہ بر معنی حقیقی ثابت باشد چون راند و ماند و شاہ و ماہ و خاموش و مانند اینہا (اردو) الف اصلی اس الف کو کہتے ہین جو جزو کلمہ ہو۔ یہ بعض الفاظ مین حذف نہین ہو سکتا جیسے ناز و نیاز اس لئے کہ بحالت حذف اس لفظ کے معنی باقی نہین رہتے اور بعض الفاظ مین یہ حذف بہی ہوتا ہے اور معنی لفظ مین کوئی نقصان نہین واقع ہوتا جیسے شاہ و شہ۔

الف اقلیم اصطلاح۔ بقول صاحب جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور دوم نوشتہ کنایہ از اقلیم اول است و بقول برہان و جامع و بحر اقلیم اول از اقالیم سبعہ (اردو) پہلی اقلیم۔ مونث۔

الف الصاق استعمال مرکب اضافی بقول

صاحب قوانین الفی است کہ بہ معنی مع درو
اسم متجانس آمدہ افادہ الصاق واتصال دہد
چنانکہ دردنا دم ودوشا دوش وسالا سال
وشباشب کہ بہ معنی دم بدم ودوش بدوش
وسال بسال وشب بشب باشد (اردو)
الف الصاق وہ الف ہے جو دو اسم متجانس
مین آکر اتصال کی معنی پیدا کردیتا ہے۔ جیسے
شباشب بمعنی راتون رات۔ تمام رات۔

الف انحصار استعمال۔ مرکب اضافی
بقول صاحب قوانین الفی کہ بمعنی تای انتہائی
میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم ہمہ وتمام
بود چنانکہ سراسر وسراپا بمعنی از یک سرتا بدیگر
واز سرتا پا (ہلالی ؎) یارما ہرگز نیازارد دل
اغیار را ٭ گل سراسر آتشست اما نسوزد خار
را ٭ (اردو) الف انحصار فارسی مین اس
الف کا نام ہے جو دو اسم کے درمیان بمعنی
تائے انتہائی واقع ہو کر تمام کی معنی پیدا کردیتا ہے
جیسے سراسر اور سراپا۔

الف باتا اصطلاح۔ بقول برہان وبحر
وجامع کنایہ باشد از لوح وقلم وکرسی۔ صاحب
جہانگیری در خاتمہ کتاب ذیل دستور دوم فرماید
کہ کنایہ باشد از چیزی کج مؤلف عرض کند
کہ تسامح یا غلطی کتابت صاحب جہانگیری بیش
نیست کہ برخلاف محققین است۔ صاحب ناصری
در خاتمہ بر لوح وقلم قانع وکرسی را ترک کرد صاحب
ہفت بذکر لوح وقلم وکرسی فرماید کہ سہ حرف
اول جمل مشہور نیز۔ مؤلف گوید کہ خیالش بزا جمل
آدم رفتہ کہ جمل غیر معروف است واز جمل مشہور
سہ حرف اولش الف وبا وجیم باشد۔ مخفی مبادا
کہ آنچہ صاحب ناصری بر لوح وقلم قناعت کردہ
کرسی را گذاشت نزاکت خیال اوست کہ قلم
با الف ولوح با با وتا مشابہ باشد وخداوند
تعالی اول از ہمہ احوال عالم را از قلم قدرت بر لوح
محفوظ نوشت والف با نام حرف اول از حروف تہجی

است (سعدی ؎) اگر خود ہفت سبع از بر نخوانی؛ چو آشفتی الف با تا ندانی؛ (اردو) لوح و قلم - بقول آصفیہ اسم مذکر - لوح محفوظ اور قلم قدرت -

الف بتن کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف الف بر تن کشیدن کہ می آید (اردو) دیکھو الف بر تن کشیدن -

الف بخاک کشیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر مرادف الف برخاک کشیدن کہ می آید خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ ما صراحت این مصدر اصطلاحی بر (الف بر خاک کشیدن) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو الف برخاک کشیدن -

الف بر تن کشیدن مصدر اصطلاحی بقول صاحب بحر و بہار مرادف الف بر سینہ کشیدن (ملا منیر ؎) ز رشک قطعہ رنگینش گلشن؛ الف ہا می کشد ز سرو بر تن؛ (اردو) دیکھو الف بر سینہ کشیدن -

(۱) الف برخاک کسی کشیدن مصدر

(۲) الف بر خاک کشیدن اصطلاحی

(۲) بقول بہار کنایہ باشد از خجالت کشیدن و فرماید کہ در مذہب امامیہ رسم است کہ میت را در خاک دفن کردہ ہفت بار سورہ انا انزلناہ خوانند و ہر بار بر قبر خط کشند صاحب بحر عجم معنی آخر الذکر را متعلق بہ (۱) کند و وارستہ ہم بانش مؤلف گوید کہ (۱) بمعنی حقیقی اوست متعلق بہ رسمی کہ بالا مذکور شد وجز این نباشد کہ خطوط بشکل الف برای شمار می کشند و (۲) کنایہ شد از عادت فطری یعنی چون کسی خجل و نادم شود بر زمین نشیند و نظر بر زمین کند از ندامت و نظر خجالت از انگشت خود بر زمین نقش ہا کشد اشکال الف ہا (صائب ؎) برخاک ما بجای الف تیغ می کشد؛ خصم سیہ دلی کہ پی ما گرفتہ است؛ (ولہ ؎) ز سایہ سرو صنوبر الف کشد بر خاک

بہر چمن کہ کند جلوہ قد رعنایش ؎ (اردو) (۱) مذہب اثنا عشریہ مین یہ دستور بیان کیا گیا ہے کہ میّت کے دفن کے بعد وہ سات دفعہ سورہ انا انزلناہ پڑھا کرتے ہین اور ہر دفعہ ایک خط بشکل الف قبر پر کھینچتے ہین اور غالباً یہ خط شمار کے لئے ہے اسی کو فارسیون نے (الف بر خاک کسی کشیدن) کہا ہے (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

الف بر زمین کشیدن

مصدر اصطلاحی

بقول بحر و بہار و وارستہ و (خان آرزو در چراغ) مرادف الف بر خاک کشیدن که گذشت صاحب بحر ذکر الف بر زمین کشیدن ہم بہمین معنی کردہ (صائب سنہ) بلند بخت نہالی کہ از خجالت او ؎ الف کشد بہ زمین سرو جویبار این جا ؎ (اردو) دیکھو الف بر خاک کشیدن۔

(۱) الف بر سینہ بریدن

مصدر اصطلاحی

(۲) الف بر سینہ کشیدن

صاحبان بحر و بہار و خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو مصادر کردہ اند۔ بہار گوید کہ در ولایت رسمیست کہ عاشقان و قلندران و ماتمیان الف بر سینہ کشند و گاہی نعل و داغ ہم می کشند و خان آرزو بر معروف قانع و صاحب بحر خوش صراحتی کند کہ بمعنی خط کشیدن بر سینہ از جارحہ بشکل الف و داغ بصورت الف بر بدن سوختن و بقول بعض در ایام ماتم استرہ ہا بر سینہ زدن کہ نشانہا بشکل الف ہا پیدا می شود مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد (ظہوری سنہ) داغداران تو بر سینہ برید ند الف ؎ ای خوشا جلوہ گریہای سر گردن داغ ؎ (صائب سنہ) خلوت فانوس جای شمع عالم سوز نیست ؎ این الف بر سینہ پروانہ می باید کشید ؎ (ولہ سنہ) تو کہ بر سینہ الف می کشی از جلوہ سرو ؎ آہ از ان روز کہ آن قامت دلجوبینی ؎ (محسن تاثیر سنہ) الف ہا

می کشد بر سینه هر دم ؛ دل از دنبالهٔ چشم سیاهی
(اردو) سینہ کو آلہ جارحہ سے بحالت غم مجروح
کرنا جس سے جراحت کے خطوط بشکل الف
ظاہر ہون ۔

(۱) الف بر سیب افزودن | مصدر اصطلاحی
صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب ذکر این کرده
فرماید که کنایه از رنج رسانیدن پس از نعمت
است (خاقانی ؎) سیب سلطانان الف
فزوده را اول ؛ تا خورم آسیب جانگزای صفاهان
بقوله از استادی دیگر ؎) از بلغ وصال آن
مه مهر فریب ؛ گفتم که بری برم پس از بار تکلیب ؛
انگشت نهادم بر نخدانش گفت ؛ بر سیب
الف منه که گیرد آسیب ؛ مؤلف عرض
کند که این هم یکی از اصطلاحات تازهٔ پیدا
کردهٔ معاصر محقق عجم است بخیال ما از سند
خاقانی (الف بر سیب افزودن) پیدا نیست
و نه معنی بیان کرده اش و از سند دیگرش ۔

(۲) الف بر سیب نهادن | پیدا است
که کنایه باشد از داغدار کردنش که چون خطی
بر سیب پخته قائم شود زود خرابش کند ازوی
(اردو) سیب پر خط ڈالکر داغدار بنانا ۔

الف بر زمین کشیدن | دیکھو الف بر زمین کشیدن

الفت | بقول بہار بالضم خوگر شدن و بالفظ دادن و کردن و گرفتن و نهادن
مستعمل مؤلف گوید که لغت عرب است بالفتح و ضم فارسیان بمعنی انس و محبت استعمال
کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) تسخیر وحشت
کرده ام در فکر الفت یاس کو ؛ میایدش رامی شدن آری رمی خوش کرده ام ؛ (اردو)
الفت ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مونث ۔ دوستی ۔ محبت (آتش ؎) الفت جو زلف سے
ہے دل داغدار کو ؛ طاؤس کو یہ عشق نہ ہوگا سحاب کا ؛
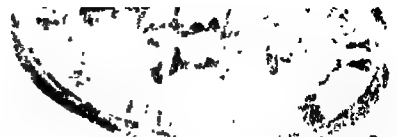
الفت آموز استعمال ۔ بقول بہار معروف وصاحب انند نقل نگارش بخیال ما اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی تعلیم انس و محبت دہندہ وکنایہ باشد از صانع مطلق خدای جل جلالہ ومصدر این الفت آموختن باشد (ظفر خان میرزا ؎) خار خاری در دلت از عشق پیدا می کن ؛ الفت آموزی کہ پنہان کرد آتش را بسنگ ؛ (اردو) الفت آموز یعنی لفظی الفت سکھانے والا لیکن اس کا ترجمہ ترجمہ الفت دلون مین پیدا کرنے والا یعنی خداوند تعالیٰ شانہٗ ۔

الف تازیانہ اصطلاح ۔ مرکب اضافی بقول بحر نطی کہ از ضرب تازیانہ بر بدن ظاہر شود و وارستہ ہم ذکر این کردہ (میرالہی ہمدانی ؎) حرف تخت ابجد لوح جفای تست ؛ ہر جا کہ بر دلم الف تازیانہ است ؛ (اردو) وہ خط جو کوڑے کی مار سے جسم پر نمایان ہو ۔

(۱۰۷۰)

الفت افزودن استعمال ۔ بمعنی زیادہ کردن محبت و انس است چنانکہ ظہوری گوید ؎ رمیدن ہای آہو چشم شیر اندازرا نازم ؛ کہ کرد آزادم از ہستی نگاہ الفت افزایش ؛ (اردو) الفت و محبت زیادہ کرنا ۔

(۱۰۷۱)

الف تاکید استعمال ۔ مرکب اضافی بقول صاحب قوانین الفی کہ بنابر تاکید مفہوم دعا بعد الف دعا آوردہ شود چنانکہ بادا و مبادا و دہادا و مرسادا (ہلالی ؎) از یار دور ماندہ ام دا وطن جدا ؛ کس از دیار و یار مبادا چو من جدا ؛ (اردو) الف تاکید وہ الف ہے جو مفہوم دعا کو موکد کرنے کے لئے آخر کلمہ مین لایا جاتا ہے جیسے مبادا ۔

الفت بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انس و محبت بودن است (شعیب جوشقانی ؎) ہجوم بلبلان دیدم بگرد خویش بنشستم ؛ کہ باہم الفتی می بود دلہای

پریشان را ؛ (اردو) الفت ہونا۔ الفت رسنا

الفت پذیر | استعمال - اسم فاعل ترکیبی
است از مصدر الفت پذیرفتن - بمعنی قبول
کنندۂ محبت وانس (ظهوری سہ) افغان
جملہ از دل وحشت گرای تو ؛ فریاد من زخاطر
الفت پذیر تست ؛ (اردو) الفت پذیر۔
اردو مین کہ سکتے ہین بہ معنی محبت رکھنے والا۔

الفت پناه | استعمال - بقول بہار وآنند
معروف مؤلف گوید کہ معنی لفظی این پناه
دہندہ الفت اسم فاعل ترکیبی وکنایہ از
انس ومحبت دارندہ (ظهوری سہ) دل
وحشت گزین الفت پناه است ؛ بخود نازش
محبت دستگاه است ؛ (اردو) محبت رکھنے والا

الفتہ | بقول صاحب شمس بضم لام
کسی کہ رندوار واہل مشرب باشد وبحوالہ
جہانگیری گوید کہ بمعنی آشفتہ وفرماید کہ ماخذش
ظاہر نیست مؤلف عرض کند کہ ما در جہانگیری
این را نیافتیم ودیگر اہل تحقیق ہم ازین ساکت
اند وبقاعدہ فارسی ہم وضع این از لفظ الفت
خلاف قیاس است وسندی ہم پیش شد
ومعاصرین عجم ہم بزبان ندارند۔ بخیال ما
تسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ
الفتہ را بزیادت تای فوقانی دوم نوشت واین
بالف مقصوره ہمان آلفتہ باشد کہ صراحت ماخذش
ہم را انجا کردہ ایم (اردو) الفتہ - بقول امیر
فارسی - مفت خور۔ لچا - شہدا (فقرہ) میر
انکے یہان دنیا بہر کے الفتے جمع ہین ہوئے
کہاتے ہین ؛؛

الفت خاستن | استعمال - بمعنی پیدا
شدن محبت وانس باشد (ظهوری سہ)
الفت از احتراز می خیزد ؛ ذوق دارم ز
احتراز کسی ؛ (اردو) الفت ومحبت پیدا ہونا

الفت دادن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی مانوس وموافق کردن

باشد (شمس شہرستانی ﮯ) بہ زمی تنگ را
باشیشہ الفت می توان دادن ؛ دران ساعت
کہ بای کارسازی درمیان باشد ؛ (اردو)
مانوس کرنا۔ موافق کرنا۔

الفت داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکراین کردہ کہ بمعنی محبت وانس داشتن
باشد (ظہوری ﮯ) زعجب زہد باردان
ندارد الفتی ناہد تو بہ و رحمست پندارم درین
پنداری ماند ؛ (اردو) محبت رکھنا۔

الفت دانستن | استعمال۔ یعنی واقف
وآگاہ بودن از محبت وانس (ظہوری ﮯ)
زترک الفتش جانم بہ بین الفت نمی داند ؛
زشوق صحبت ا دخلوتی خلوت نمی داند
(اردو) محبت سے آگاہ رہنا۔

الفت شدن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی پیدا شدن محبت
وانس باشد (غضنفری گلچاری ﮯ) یارو
رقیب را ہم ایہمہ الفت ازچہ شد ؛ شرم
رقیب برطرف تندی خوی یار گو ؛ (اردو)
الفت ہونا۔ الفت پیدا ہونا ؛

الفت طلبیدن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی خواہش انس و
محبت کردن است (نثر علوی) ملوی دارست
ازخاطر یاران جہتہ شوق گزاری و الفت طلبی
پیشہ دارد" (اردو) الفت چاہنا۔

الف تعظیم | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔
بقول بہار عبارت از الفی است کہ در وسط
لفظ تعظیم درحرف ظا مندرج است صاحب
آنند نقل نگارش (میرزا اسمعیل ایما ﮯ) سر
بلندان جہان کی بہ پی تقدیم اند ؛ در نشستن
ہمہ جاچون الف تعظیم اند ؛ مولف عرض کند
کہ الف تعظیم کنایہ باشد از اقامت کہ بعرض
تعظیم کسی برخیزند دیگر ہیچ۔ مخفی مباد کہ تعظیم
لغت عرب است بقول منتخب بمعنی بزرگ

کردن و بزرگ داشتن فارسیان قدیم و معاصرین عجم در محاورهٔ خود تعظیم قیامی را گویند که صاحب منزل برای شخص وارد اختیار کند یعنی اگر صاحب خانه نشسته باشد و عزت مندی بملاقاتش و آید مالک منزل از جای خود برمی خیزد و گوید خوش آمدی بیا و بنشین و همین عمل استادنش را تعظیم گویند و همین عادت است و رهند هم پس شاعر گوید که آنانکه سربلند اند در پی تقدیم نباشند یعنی نمی خواهند که شخص نو وارد تقدیم در سلام کند بلکه تقدیم سلام خود می کنند و در مصرع ثانی گوید که سربلندان در نشستن هم مانند الف تعظیم می باشند یعنی راست و سرافراخته می نشینند و آماده به تعظیم شخص وارد می باشند. حیف است که معنی پیدا کرده بهار و اتباع اند را هیچ نه فهمیدیم (اردو) قیام تعظیم - یعنی وہ قیام جو مالک مکان آنیوالے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے جس کو فارسیوں نے الف تعظیم کہا ہے۔

الفت کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی محبت کردن باشد (متین اصفهانی سه) استم پروردگان با جور الفت کرده ایم ؛ در دل ما می کند جا هر چه خار پای است ؛ (اردو) الفت کرنا - بقول امیر - محبت کرنا (سرور سه) دل کو سولی ہے یاد قامت کی ؛ تجھسے الفت جو کی قیامت کی ؛

الفت گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی مانوس شدن و انس گرفتن باشد (دانش مشهدی سه) بسکه دل الفت بمشک از شوق آن کاکل گرفت ؛ داغ ما عادت ببوی خوش چو زخم گل گرفت ؛ (اردو) مانوس ہونا - محبت کرنا - الفت پیدا کرنا -

الفت گری | استعمال - بقول صاحب آنند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی دوستی و موافقت و موانست باشد مؤلف گوید که از قبیل محبت گری باشد - دیگری از محققین فرس ذکر این نکرده و در

روزمرۂ معاصرین عجم گوش مالخورد (اردو) روشنی محبت

الفت نهادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی الفت وانس پیدا کردن است (واله هروی ﮯ) آنقدر کاندر طبیعت عشق را الفت نهاد چون را از ربط صد چندان معرا ساختند ؛ (اردو) محبت اور انس پیدا کرنا - الفت کرنا -

الفته | بفتح اول وضم دوم وسکون سوم وفتح تای فوقانی همان آلفته که در ممدوده گذشت و اشاره این بر آلفته مذکور شد که تسامح صاحب شمس قائم شد (اردو) الفته دیکهو آلفته -

الفجیدن | بقول صاحب بحر بفتح اول وثالث بمعنی اندوختن وجمع کردن - سالم التصریف دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد وبخیال ما مخفف الفنجیدن باشد که می آید بحذف نون اول مرادف الفاختن که گذشت و ماخذ این هم الفنج که ذکرش بر الفاختن کرده ایم (اردو) دیکهو الفاختن

(۱) الفخت | (۱) بقول برهان بر وزن

(۲) الفختن | بدبخت ماضی الفختن صاحبان

(۳) الفخته | ناصری و رشیدی هم ذکر

این کرده اند - صاحب سروری فرماید که فعل ماضی از اندوختن مطلقاً (شمس فخری ﮯ) بجز دی کیست کاندر بادشاهی ؛ بعدل و داد نام نیک الفخت ؛ مؤلف عرض کند که حیف است از طرز بیان صاحب سروری که الفخت را ماضی اندوختن نوشت و چرا نه نوشت که ماضی مطلق الفختن است معلوم می شود که لفظ را گذاشت و از معنی کار گرفت و نمیداند که درینجا ضرورت لفظ است نه معنی - نسبت (۲) عرض می شود که مصدریست که صاحب موارد مرادف الفاختن گفته و بقول صاحب بحر و خان آرزو در سراج) مخفف الفاختن - صاحبان رشیدی و جهانگیری و نوادر و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند (امیر خسرو ﮯ) آنکه مرادش درم الفختن است پیشهٔ او سوختن و سختن است ؛ صاحب بحر صراحت کرده

کہ سالم التصریف باشد مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہمان الفنج کہ ذکرش بر الفاختن کردہ ایم و (۳) بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری و نواور بمعنی اندوختہ (شمس فخری ؎) تا جہان باشد بجا کز اصطناع ٭ نام نیکو در جہان الفختہ (امیر خسرو ؎) غزی کو بغارت بہ بند دمیان ٭ در الفختہ خویش بتید زیان ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول الفختن است وبس (اردو) (۱) جمع کیا (۲) جمع کرنا (۳) جمع کیا ہوا اندوختہ

(۱) **الفخدن** صاحبان رشیدی و موارد

(۲) **الفخدہ** و نواور ذکر (۱) کردہ کہ مراد الفختن است و صاحب رشیدی ذکر (۲) ہم کہ معنی اندوختہ باشد مؤلف گوید کہ (۱) مخفف الفخیدن است کہ می آید۔ فارسیان یای تحتانی را حذف کردہ الفخدن کردند و الفخیدن مرکب باشد از الفاغ کہ مبدل الفنج باشد و ذکر این تبدیل بر الفاختن کردہ ایم۔ پس فارسیان بہ تخفیف الف دوم آنرا الفغ کردند و پس ازان بقاعدۂ مصدر جعلی یای معروف و علامت مصدر دن در آخرش زیادہ کردہ الفخیدن ساختند و جادارد این مصدر را مبدل الفختن گیریم کہ گذشت فارسیان تای فوقانی را بدال مہملہ بدل کردند ہمچون زرتشت و زردشت و جادارد کہ تبدیل علامت مصدر گیریم یعنی بعوض علامت مصدر تن کہ در الفختن بود دن آوردہ الفخدن کردند و (۲) اسم مفعولش مخفی مبادکہ ذکر این مصدر بر الفاختن کردہ ایم (اردو) دیکھو (۱) الفاختن و (۲) الفختہ

الف خنجری اصطلاح۔ مرکب توصیفی بقول بحر و بہار الف خرد کہ در رسم الخط قرآن بجای فتحہ نویسند۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و از تاثیر سند آوردہ (؎) جز من کہ زخمیم زقد خردسالگی ٭ کس کشتۂ ستم بالف خنجری نشد ٭ مؤلف گوید کہ خنجر بہ نسبت تیغ خردتر می باشد چنانکہ گویند (ع) تیغ چون شکست

منجری شود ؛ پس نظر بر تشبیہ کوچکی خنجر۔ الف خنجری الف خرد را نام نہادند و بہ تحتانی آخرہ کہ برای نسبت است معنی این الفی کہ منسوب بہ خنجر است و الف خنجری درین شعر بفک اضافت باشد۔

(اردو) فارسیون نے الف خنجری اس چھوٹی الف کو کہا ہے جو رسم الخط قرآنی مین بعوض فتحہ لکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

الفخیدن مرادف الفاختن و اصل الفخدن کہ مخفف ہمین است) و صراحت ماخذ این بر الفخدن کردہ ایم۔ صاحبان مؤارد و مؤید و جامع ذکر این کردہ اند و ہم اشارہ این بر الفاختن گذشت (اردو) دیکھو الفاختن۔

الف داغ اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول صاحب بحر و بہار و (خان آرزو در چراغ) (۱) داغیکہ بصورت الف سوزند و (۲) در ہندوستان داغیکہ بر سرین اسپان امرا کنند (وحید در تعریف عطار ﷺ) دگر نسبت اصلا درین شک مرا ؛ کہ سوزد الف داغ منیخک مرا ؛ (ولہ ﷺ) حلقہ ہای دیدۂ بینندگان زنجیر شد ؛ چون الف داغ تبان شد جامۂ پیری مرا ؛ (فوقی ﷺ) ساجت حاصل دنیا و دین شان ؛ الف داغی لوندی بر سرین شان ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی اول عام است برای انسانان کہ بعضی طفلان را برای دفع امراض از سوزن بر پشت و شکم داغ زنند و بعضی بیماران را بسیخ آہنی یا میخ و بعضی ملزمین را بحکم سلاطین بر سرین و (۲) مخصوص است برای اسپان کہ بطور علامت ملازمت سرکار بر کفل شان زنند و لیکن در ہند رسم الف داغ نیست بلکہ (صح) بہ صاد و حا کہ مخفف صحیح باشد و الحال بخیال ما ہر سہ سند یا لا تعلق بہ معنی اول است (اردو) (۱) الف داغ۔ فارسیون نے اس داغ کو کہا ہے جو سیخ آہنی یا سوئی یا تکلے سے انسانون کے پیٹ یا پیٹھ پر بضرورت علاج مرض یا سرین پر بطور سزا لگایا جاتا ہے (۲) سرکاری

لازم گھوڑون کے پیچھے پر بطور علامت لازم ہے

الف دعا استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ بنا بر حصول مفہوم دعا در صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پیش حرف آخر آوردہ شود چنانکہ رساناد و رفتاد و گرداناد و چون برای تخفیف از بواو بعد دور کردن ضمۂ با و نقل نمودن فتحہ واو بر آن واو را حذف کردند باد باقی ماند و مستعمل جمہور ہمین لفظ مخفف است (حافظ ؎) حسن تو ہمیشہ در فزون باد ﴿ رویت ہمہ سال لالہ گون باد ﴿ لیکن در صورت منفی بودن آن فعل نون نفی را بمیم نہی بدل نمایند بدین مناسبت کہ دعا نیز مانند نہی دلالت کند بر معنی طلب چنانکہ مباد و مکناد و مبیناد (سعدی ؎) جوان مرد را تنگدستی مباد ﴿ کہ سفلہ خداوند ہستی مباد ﴿ (اردو) الف دعا - وہ الف ہے جو حصول مفہوم دعا کے لئے صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پر حرف آخر کے قبل لایا جاتا ہے جیسے رساند سے رساناد -

الف زاید استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب قوانین الفی است کہ محض بضرورت شعر بہ بعضی اسما و افعال ملحق چنانکہ بلفظ کشورا و گوہرا و رفتا و گفتا - (اردو) الف زائدہ وہ الف ہے جو آخر اسما اور افعال پر زیادہ کیا جاتا ہے بضرورت وزن شعر اور معنون پر کچھ اثر نہین کرتا جیسے کشورا - گوہرا - رفتا - گفتا -

(۱۰۰۱)

الف شدن مصدر اصطلاحی - بقول صاحبان بحر و ضمیمہ برہان مجرد و مفلس گردیدن - صاحب ہفت ہا نند ذکر ماضی مطلق این (الف شد) کردہ بمعنی مجرد شد و مفلس گشت مؤلف گوید کہ الف مجرد است از نقط و مرکز و غیر ذلک بہمین تشبیہ کنایہ باشد از مفلس شدن (اردو) مفلس ہونا - غریب ہونا -

الف شدن اسپ مصدر اصطلاحی

بقول صاحب آنند بحواله فرہنگ فرنگ کنایه از بر داشتن اسپ ہر دو پای مؤلف عرض کند که چراغ پا شدن وبدین وجه که قد الف راست وبلند است فارسیان درینجا الف را بمعنی بلند وراست گرفته اند یعنی چون اسپ ہر دو پای پیشین را بلند کرد وچراغ پا شد مشابه شد به الف (اردو) چراغ پا ہونا۔ بقول آصفیہ گھوڑے کا الف ہونا۔ سیدہا کھڑا ہوجانا۔ یعنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوجانا۔ آپ ہی نے الف ہوجانا کو بفتح لام لکھا ہے۔

(۱۸۰۶)

الف عطف استعمال۔ مرکب اضافی

بقول صاحب قوانین الفی که در دو کلمه متغائر واقع شده مفید معنی واو عطف باشد چنانکه تکاپو وسالاماه وشبارروز وکمابیش بمعنی تک ودو وسال وماه وشب وروز وکم وبیش باشد (اردو) الف عطف وہ الف ہے جو دو کلمہ متغائر کے درمیان واقع ہوکر واو عطف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے کمابیش بمعنی کم وبیش۔ صاحب آصفیہ نے تکاپو پر فرمایا ہے (فارسی) اسم مونث۔ دوڑ دہوپ۔

(۱) الفغدن (۱) بقول صاحبان برہان

(۲) الفغده وموارد وبحر ورشیدی وسراج وناصری ونوادر بمعنی اندوختن و (۲) بمعنی اندوخته۔ مؤلف عرض کند که باشاره (۱) بر مصدر الفاختن کرده ایم وذکر ماخذش ہم ہمدرانجا گذشت والفختن مخفف آن بجایش مذکور شد والفغدن مبدل الفختن ہم پس این مبدل الفخدن باشد فارسیان خای معجمه را به غین معجمه بدل کنند چنانکه تاخ وتاغ و (۲) اسم مفعول (۱) باشد وبس (ناصر خسرو سله) تو بی تمیز را الفغدن ثواب مراد اگر ندانی فردور رایگان شده ثو (اردو) دیکھو (۱) الفخدن۔ (۲) الفخده۔

(۱۸۰۷)

الف فاعل ومفعول استعمال۔ مرکب

اضافی - بقول صاحب قوانین الفی است کہ باآخر صیغہ واحد امر مخاطب معروف متصل شدہ مفید معنی اسم فاعل بود چنانکہ دانا و بینا و شنوا و گویا بمعنی دانندہ و بینندہ و شنوندہ و گویندہ فرماید کہ جائی این الف مفید معنی اسم مفعول نیز باشد و برین تقدیر با الف مفعول موسوم گردد چنانکہ بلفظ پذیرا (اردو) الف فاعل اور الف مفعول وہ الف ہے جو صیغہ واحد امر مخاطب معروف کے آخر مین داخل ہو کر معنی فاعلی اور مفعولی پیدا کرتا ہے - جیسے دانا اور پذیرا

(۱۰۰۹) **الف قامت** استعمال - الف قامت قامت باشد کہ نظر براستی و بلندیش با الف تشبیہ داوند (صائب ؎) پیش از اندم کہ وہد خامہ بدستش استاد ؛ الف قامت او مشق قیامت می کرد (اردو) قامت یار کو الف قامت کہہ سکتے ہین -

الف قامتان مژگان اصطلاح - بقول صاحب بحر دانند و بہار و وارستہ نگاہ باشد مؤلف عرض کند کہ محل نظر است زیرا کہ الف قامتان اسم فاعل ترکیبی است یعنی قامت الف دارندگان و این را کنایہ توان گرفت از مژگان ولیکن ہرگاہ اضافت این بسوی مژگان کردند بمعنی مژگان مستقل شد مید انیم کہ ہر چہار محققین بالا این را بمعنی نگاہ چہ طور گرفتند شاید شان بکار شان می خورد - جزین نیست کہ الف قامتان مژگان - مژگان باشد - (طالب آملی ؎) خمیدہ است الف قامتان مژگانش ؛ زبار غمزہ کہ در چشم فتنہ بار شکست ؛ (محمد قلی سلیم ؎) کرشمہ سنج نگاہ ستیزہ خو یانیم ؛ سواد خوان الف قامتان مژگانیم ؛ (اردو) مژگان بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث - مژہ کی جمع - پلکین - ظفر نے واحد بھی باندھا ہے (؎) ہجوم عشق سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی ؛ تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی ؛

الف قد استعمال۔ بدون اضافت بقول بہار روانند از اسمای محبوب است از جہت راستی قامت وی از عالم سرو قد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی ہمچون الف دارندہ (ابوطالب کلیم سہ) شوخ الف قد من ہرگہ کمان کشیدہ ؎ بیند اشتم خدنگی در خانہ کمانست ؎ (صائب سہ) الف قدی کہ منم سینہ چاک بالایش ؎ سپہر سبزۂ خوابیدہ ایست در پایش (اردو) فارسیون نے یار کو الف قد کہا ہے۔

الفقدن بقول صاحبان موارد و نوادر مرادف الفاختن مؤلف عرض کند کہ مبدل الفغدن یا الفخدن است کہ گذشت فارسیان غین وخای معجمہ را بقاف بدل کنند ہمچون آروغ و آروق و چخماخ و چقماق و اشارۂ ماخذ بر الفخدن و الفغدن کردہ ایم (اردو) دیکھو الفغدن۔

الف کش اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و نتیجہ کاف تازی سودای بلا شرط کہ برنگردد چنانکہ خط کش در ہندوستان مصطلح دلالان نخاس است مؤلف گوید کہ عموماً بمعنی مسلمہ وطی شدہ و این اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خط کشیدہ شدہ کہ معنی حقیقی اینست۔ رسم است کہ چون فہرست اشیا را ببینند بر ہر شی کہ دران بحثی نباشد اشارۂ الفی کنند ازینجاست کہ خط کش بمعنی مسلمہ مستعمل شد (کلیم سہ) دو جہان حسرت کمالات الف کش دارد ؎ سرورا با تو بیک فاختہ دعوی نرسد ؎ (اردو) طے شدہ۔ مسلمہ جس میں کوئی گفتگو باقی نہ رہے۔

الف کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر مرادف الف بر سینہ بریدن و الف بر سینہ کشیدن کہ گذشت و بسند این مصرعی را آوردہ کہ تاریخ نوت اکبر بادشاہ معروف است و منی فرماید کہ مال کیست (ع) الف کشیدہ ملک ز نوت اکبر شاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد الف

کشیدن بدون الفاظ برسینہ چیزی نیست ومعنیٔ
مرادف (الف برسینہ کشیدن) ہرگز نباشد واین
مصرع مجہول پسند را کافی نیست واگراز نام
مصنفش آگاہ شویم در آن مخالت ہم خیال ما
جز این نباشد کہ ضعف اوست در فن حمل
ازینجاست کہ دیگر محققین مجرد الف کشیدن
راترک کردہ اند (اردو) دیکھو الف برسینہ
کشیدن ۔

(الف) **الف کوفی** اصطلاح ۔ بقول

(ب) **الف کوفیان** بحر دانند (۱) ہر چیز
کج و (۲) آلہ تناسل نیز ۔ صاحب شمس نسبت
(الف) بمعنی اول قانع وگوید کہ کوفیان طرہ
الف را بجانب چپ باز میگردانند و (ب)
بقول برہان وبحر وجامع وسروری بہر دو معنی
بالا (خلاق المعانی ۵۲) عجم ونقطہ زیبق و
شنجرف زد مرا ۔ گردون کہ کرد چون الف
کوفیان تمم ۔ بہار بر معنی اول قانع مؤلف
عرض کند کہ تعریف الف کوفی کہ بقول صاحب
شمس بالا مذکور شد وجہ کنایہ بہر دو معنی باشد
(اردو) (الف وب) (۱) ہر شے ٹیڑھی چیز اور
(۲) آلہ تناسل کو فارسیون نے الف کوفی و
کوفیان کہا ہے ۔ دیکھو ابوالحیہ ۔

الف گرفتن استعمال ۔ بکسر اول معنی
الفت گرفتن است کہ الف در عربی زبان
بمعنی الفت آمدہ وفارسیان این را با مصدر
گرفتن استعمال کردہ اند (انوری ۵) با دایہ
عفو وسخطت الف گرفتند ۔ چون ناف برید
شغار او الم راۂ (اردو) دیکھو الفت گرفتن ۔

الف گندم اصطلاح ۔ مرکب اضافی ۔
بقول بحر خطیکہ درمیان دانہ گندم باشد بہار
گوید کہ زخمیکہ بصورت الف در سینہ گندم است
از عالم الف داغ ۔ (صائب ۵) گریبان
چاکی عشاق از ذوق فنا باشد ۔ الف بر سینۂ
گندم ز شوق آسیا باشد ۔ مؤلف عرض کند

(۱۷۱)

که بخیال ما صائب درین شعر الف را بمعنی نشان آورده و خصوصًا نشان جراحت که ذکرش بر الف بر سینه کشیدن گذشت و ازین سند۔ اصطلاح؛ الف گندم قائم کردن قابل نظر است (اردو) گیہون کا خط جو بشکل الف ہوتا ہے۔ مذکر۔

(۱۰۱) **الف مبالغه** | استعمال۔ مرکب اضافی۔ بقول صاحب قوانین الفی که باسم صفت لاحق گشته افادهٔ معنی بسیار دہد چنانکه بدا و خوشا و فراخا (جامی ـــــ) خوشا حال آن زیرک پند گیر؛ که از مرگ غیر است عبرت پذیر؛ (اردو) الف مبالغه وہ الف ہے جو اسم صفت کے آخر مین داخل ہوکر معنی مبالغه پیدا کرتا ہے جیسے خوشا۔

(۱۰۲) **الف مصدر** | استعمال۔ مرکب اضافی بقول صاحب قوانین الفی که باسم صفت لاحق گشته افادهٔ معنی مصدر دہد چنانکه پہنا و فراخا و درازا که بمعنی پہنائی و فراخی و درازی است (ظہوری ـــــ) در کمالات خرد پہنا ببین؛ کم ز رشحه پیش او دریا ببین؛ (اردو) الف مصدر وہ الف ہے جو اسم صفت پر داخل ہوکر مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے پہنا بمعنی پہنائی۔

الف مقصوره | استعمال۔ مرکب توصیفی در فارسی زبان الفی است که در آغاز کلمه آید و بغیر مد خوانده شود و یکی از حرکات ثلاثه ہمچون ابرام و الف واو است و الفی که در وسط یا آخر کلمه ساکن باشد آنرا ہم فارسیان بمقصوره تعبیر کنند (اردو) الف مقصوره۔ بقول صاحب آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ الف ہے جو مد نه رکھتا ہو جیسے ابا۔ امان۔ نانا۔

الف ممدوده | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ در فارسی زبان الفی را گویند که مرکب بمد و الف باشد و بمد خوانده شود و در اول کلمه آید چنانکه آب و در رسم الخط قدیم این را به تکرار می نوشتند چنانکه اآب اما متاخرین الفی را حذف کرده عوض او مد بالای الف گذارند ہمچون آب (اردو)

الف ممدودہ بقول صاحب آصفیہ عربی۔ اسم مذکر ممدًا لا	الف لمبی آواز کا الف جیسے آنا۔ آٹا۔ وغیرہ کا الف اول

البغنج بقول برہان وہفت بروزن شطرنج (۱) ماضی البغنجیدن یعنی جمع کرد و اندوخت و (۲) جمع کردہ شدہ و (۳) بمعنی مصدر ہم کہ جمع کردن و اندوختن باشد و ۴۔ امر بدین معنی ہم یعنی جمع کن و بنید وزو (۵) فاعل را نیز گویند کہ جمع کنندہ باشد۔ صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل وچہارم وپنجم کردہ وسند آوردہ (سنہ ۵۴) با قناعت کش ار کشی غم و رنج ؛ ورنہ بگذر ز عقل وعشق البغنج ؛؛ ابو شکور (۵۵) ز البغنج دانش ولش گنج بود ؛ جہاندیدہ و دانش البغنج بود ؛ وصاحب سروری گوید کہ اندوختن و امر باندوختن و اسم فاعل ہم۔ صاحب ناصری کہ محقق است از معاصرین عجم می فرماید وصاحب انند نقل نگارش کہ ماضی وجمع کردہ شدہ ومعنی مصدری ہم وارد و امر ہم۔ صاحب جامع کہ ہم اہل زبان است گہر ریزد کہ البغنج و البغنگ ماضی البغنجیدن وبس وصاحب (دربی وپہلوی) کہ زباندان عجم است ارشاد کند کہ البغنج بمعنی اندوختن بود وبقول صاحب شمس بمعنی جمع کردن وجمع کردہ شدہ۔ بہار در نوادر المصادر زیر البغیدن فرماید کہ البغنج مثلہ و اسم فاعل و امر۔ مؤلف عرض کند کہ این است تحقیق محققین عجم وسند برای یک اسم جامد فارسی زبان۔ (ع) اگر بہرِ او خون بگریم رواست ؛ بہ تحقیق ما البغنج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ذخیرہ وسند این از مصرع اول ابو شکور پیداست کہ بالا مذکور شد ومصدر البغنجیدن کہ می آید وضع شدہ از ہمین اسم مصدر بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن۔ مطابق قاعدۂ فارسی ومعنی اوّل بیان کردہ محققین با نام ونشان سر بسر غلط کہ ماضی این البغنجید باشد نہ البغنج ومعنی دوم البتہ درست است کہ مراد از ان ہمان ذخیرہ

گیریم کہ ذکرش کردہ ایم و معنی سوم خالی از تسامح نیست البتہ حاصل بالمصدر این بروزن الفنج آمدہ نہ مصدر است و نہ معنی جمع کردن دارد نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ درست باشد کہ امر الفنجیدن غیراز الفنج نباشد و معنی پنجم غلط است کہ الفنج بمعنی اسم فاعل نیامدہ و در سند ابوشکور دانش الفنج اسم فاعل ترکیبی است نہ مجرد الفنج (اردو) ذخیرہ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ جمع کیا ہوا۔ جمع کر (امر)

| الفنجار | بفتح اوّل و سوم بقول صاحب شمس و ہفت مرادف الغنجار کہ بہ غین معجمہ بمعنی اول گذشت۔ صاحب ہفت ذکر این کردہ و مرادف ہر دو معنی الغنجار نوشتہ مؤلف عرض کند کہ فارسیان غین معجمہ را بہ فا بدل کنند ہمچون غلیو و فلیو و ما صراحت ماخذ این بر الغنجار کردہ ایم (اردو) دیکھو الغنجار۔

| (۱) الفنجہ | بقول نوادر (۱) بمعنی اندوختہ و (۲) بقول برہان بمعنی اندوختن۔

| (۲) الفنجیدن | صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است صاحبان شمس و رشیدی و سروری و موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ ما اشارہ این بر الفاختن کردہ ایم و این مرکب است از الفنج کہ اسم جامد و اسم مصدر است بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن و حقیقت الفنج بر الفاختن بیان کردہ ایم متقنن فرس این را مصدر جعلی نامند و ما اصلی گوئیم۔ زیراکہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و (۱) مخفف الفنجیدہ باشد کہ اسم مفعول الفنجیدن است و جا دارد کہ الفنجہ را بزیادت ہای نسبت بر الفنج گیریم کہ بہ معنی منسوب بہ ذخیرہ باشد یا ہای تسمیہ گیریم ہمچون زبانہ و دندانہ یا ہای زائد گیریم

ہمچون ہالہ و پیالہ و خونخوارہ (اردو) (۱) دیکھو الفختہ - (۲) الفاغتن -

الف ندا استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب قوانین الفی کہ بآخر اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ بمعنی ای باشد چنانکہ خدایا و صنما و بزرگی دہا (صائب ع) خدایا در پذیر این نغمۂ مستانۂ ما را (نظامی ۵) بزرگا بزرگی دہا بیکسیم تو ئی یاور ی بخش و یاری رسم صاحب قوانین فرماید کہ یای تحتانی در مثال خدایا بر مذہب آنانکہ لفظ خدا را اسم غیر صفت مفرد دانند یای وقایہ است کہ بنا بر دفع اجتماع ساکنین و وقایۂ فتح میان الفین زیادہ نمودہ شد و بر مذہب کسانیکہ آنرا صفت مرکب یعنی مخفف خود آیند از مذہب صلیبست کہ در صورت الحاق الف برای امکان تلفظ عود کردہ مفتوح گشت مؤلف گوید کہ اندرینصورت یا را زائد گیریم ہمچون جا و جای و پا و پای (اردو) الف ندا وہ الف ہے جو اسم صفت اور غیر صفت کے آخر میں داخل ہو کر اسے کے معنی پیدا کرتا ہے - جیسے خدایا بمعنی اے خدا -

الف نقش بست اصطلاح - بقول بحر بمعنی حرف صورت بست و بوجود آمد صاحب ضمیمہ برہان ہمزبانش و صاحب مؤید فرماید کہ اول چیزی کہ آفریدگار آفرید و اول چیزی کہ از حروف تہجی وضع شد کذا فی الادات) و اول نقش بست نقص ترکیب است و تمام ترکیب انیست کہ تختہ اول کہ نقش بست ای الف مصور شد و اول تختہ کہ بچگان را برای نوشتن می دہند ہمین الف می نویسند و می گویند کہ چون قلم را فرمان شد اکتب یا قلم - قلم از ہیبت آن در خوی شد و قطرہ ازوی بر لوح محفوظ چکید از ان نقش اول الف پدید آمد (الخ) مؤلف عرض کند

کہ مقصود جز این نباشد کہ الف را موصوف کریم و الف نقش بست کنایہ باشد از اول چیزی کہ آفریدگار آفریدپس درین صورت الف بمعنی اول چیز کریم و این استعارہ باشد کہ الف از حروف تہجی اول حرف است (اردو) سب سی پہلی چیز جسکو خداوند تعالی نے پیدا کیا۔

الفنگ بقول صاحب جامع مرادف (الفنج ماضی الفنجیدن) است و ما بر الفنج حقیقتش را ظاہر کردہ ایم وجز این نباشد کہ الفنگ را مبدل الفنج گیریم کہ فارسیان جیم را بکاف فارسی بدل کنند چنانکہ آخشیج و آخشیگ و لجام و لگام اندرین صورت این ہم اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی ذخیرہ واندوختہ (اردو) دیکھو الفنج۔

الف ودال و میم اصطلاح۔ بقول صاحب بحر اشارہ بہ آدم علیہ السلام۔ صاحب ہفت گوید کہ این کنایہ باشد و صاحب موید فرماید کہ یعنی آدم علیہ السلام مؤلف عرض کند کہ حروف لفظ آدم را بطریق ملفوظ بیان کردہ اند دیگر ہیچ و کنایہ نباشد و باشد کہ اشارہ گیریم شعرای قدیم درنظم ہمچنین کنند برای اکثر اسما کہ کن را کاف و نون و ذل را دال و لام گفتہ اند (اردو) آدم علیہ السلام کو فارسیون نے الف ودال و میم کہا ہے۔

الف وصلی استعمال۔ مرکب توصیفی۔ فارسیان الفی را گویند کہ در اول لفظ داخل شود و ہیچ اثر در معنی نہ کند چنانکہ اشکم و شکم۔ اشتر و شتر۔ اشگرف و شگرف و این منحصر است بر محاورۂ عجم (اردو) الف وصلی وہ الف ہی جو فارسیون نے اسکو ابتدای لفظ مین زیادہ کیا ہی جس سے معنی پر کوئی اثر نہین پڑتا جیسے شکم کو اشکم کیا اور یہ زیادتی اختیاری نہین ہے بلکہ جن الفاظ پر اہل زبان نے الف وصلی بڑھایا ہی انہین کا استعمال اس الف کے ساتھہ جائز ہے۔

(۱۷۱۸)

الف هیچ ندارد مثل۔ صاحب بحر وبہار گوید که مثلی است مشہور (صائب سه) تصویر میانش زخم وپیچ ندارد ؛ حرفیست که گویند الف هیچ ندارد مؤلف عرض کند که فارسیان این را برای	کسی زنند که بی سروسامان محض باشد بدینوجه که الف نه مرکزی دارد و نه دائرهٔ و نه نقطهٔ فارسیان این مقوله را مثل گردانند دیگر هیچ (اردو) وکن مین کہتی ہین ۔؟ وہ تو ننگے ہین یعنی محض بی سروسامان ہین ۔

الفیدن بقول بحر بمعنی اندوختن وجمع کردن (سالم التصریف) صاحبان برہان وسراج وجہانگیری ونوادر وموارد وجامع ہم ذکر این کرده اند ما اشارهٔ این بر الفاختن کرده ایم و جز این نباشد که این مخفف الفخیدن است بحذف یای تحتانی وحقیقت الفخیدن بجایش مذکور شد واسم مصدر این ہمان الفنج است چنانکه بر الفخیدن اشاره اش کرده ایم (ناصر خسرو سه) صورت عملی ترا خود باید الفیدن بجهد ؛ در تو ایزد آفرید است انچه در کس نا فرید ؛ (اردو) دیکھو الفاختن ۔

(۱) الفینه بقول برہان وجامع وجہانگیری بروزن چرمینه آلت مردی را گویند و بقولش ۔

(۲) الفیه بروزن شلفیه ہم بہمین معنی آمده۔ صاحب ناصری بذیل (۱) ذکر (۲) ہم کرده وارسته نسبت (۲) صراحت فرماید که کنایه باشد وصاحب بحر بذیل (الفیه شلفیه) ذکر این کرده وصاحب رشیدی ہم این را آورده (حکیم سوزنی سه) حکیم نورده را علتی پدید آمده ؛ که سخت ازسر الفینه کلان بنید ؛ (وله ۲ ع) آنکه باسیرت او الفینه ناکاو آید ؛ (حکیم انوری سه) شد بجان الفیه غلام اوراء نخورد شیفته تمام اوراء خان آرزو وسراج گوید که الفیه بفتح وسکون دوم

وکسرفا وتشدید تحتانی وہای مختفی و بہ تخفیف یا نیز آلت تناسل وفرماید کہ در فارسی مشدد در مخفف خواندن غیرازد ولفظ خرم فرخ کہ بہ تخفیف دیدہ وتشدد جائز است وفارسیان الفاظ عربیہ را نیز مخفف کنند۔ چون قد وخد وچون صاحب برہان ازین معنی غافل اند الفیہ بیای مشدد را در اشعار استادان الفینہ بروزن چرینہ برای وزن خواندہ اند وآن خطاست مؤلف عرض کند کہ تحقیق خان آرزو واکثر کلام قدما را اصلاح دہد مقصودش جز این نیست کہ (۱) چیزی نیست دانچہ در کلام حکیم سوزنی گذشت (۲) باشد بہ تشدید تحتانی۔ تحقیق ما اینست کہ (۱ و ۲) ہردو صحیح ولغت فارسی است۔ فارسیان یای تحتانی ونون قبل ہای ہوز نسبت بر لفظ الف آوردہ الفینہ آلہ تناسل را نام نہادند کہ بمعنی منسوب بہ الف است در استادگی ہمچون پشمینہ وگنجینہ و در (۲) صرف یا وہای نسبت است وجاوارد کہ یای نسبت وہای فصاحت گیریم وکسرۂ لام الف در ہردو بکثرت استعمال بہ سکون بدل شد دیگر ہیچ وبخیال ما الفیہ را بہ تشدید تحتانی فارسی گرفتن والفینہ را تصحیف قرار دادن غلط است فتامل۔ (اردو) (۱ و ۲) آلہ تناسل بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو ابو الحیہ۔

(الف) الفیہ شلفیہ | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کتابیست کہ حکیمی برای تقویت باہ پادشاہی مشتمل بر اشکال عجیبہ جماع ترتیب دادہ بود وفرماید کہ الفیہ کنایہ از آلہ تناسل وشلفیہ کنایہ از فرج۔ ازین جہت زن بدکار را شلف گویند۔ بہار گوید کہ تحقیق آنست کہ ۔۔۔۔۔۔

(ب) الفیہ وشلفیہ | کتابی است از حکیم ازرقی۔ وبقول ناصری کہ بذیل الفینہ نوشتہ طغان شاہ سلجوقی بود کہ برای او این کتاب نوشتہ شد و (۲) بقول بہار الفیہ وشلفیہ نام دو زن

بدکار (حکیم انوری ۵۲) علمی چند بودہ اند حریف * الفیہ شلفیہ بناز و تعب * ہمہ در آرزوی ایر بزرگ * دست برکس زنان کہ من یرغب * وارستہ با بحر اتفاق صاحب انند کہ نقل نگار بہار است ذکر (ب) کردہ مولف عرض کند کہ بمعنی اول و دوم (الف) صحیح باشد و مارا با حقا بحر و وارستہ اتفاق و سند معنی اول ہم مطابق (الف) یافتہ ایم چنانکہ طالب آملی گوید (سلہ) بتی دیدم کہ در عشق نمایان حسن پنہانش * بہر تار ازار او رقابت می توان کردن * بنوک خامہ حمد ان بہر لوح سرین او * ہزار الفیہ شلفیہ کتابت می توان کردن * (اردو) (۱) الفیہ شلفیہ ایک کتاب کا نام ہے جو تقویت باہ کے متعلق حکیم ازرقی کی تالیف ہے (۲) الفیہ شلفیہ فارسی میں ان دو عورتوں کو کہتے ہیں جو بدکار ہوں یعنی چھپی کھیلیں یا لڑیں۔جن کو اردو میں چپٹ باز اور طبق زن کہتے ہیں۔

القاب | بقول بہار جمع لقب و فرماید کہ فارسیان در محل مفرد استعمال کنند (حسن ہروی سہ) شد وقت کہ گرمی ہوا تاب شود * باد سحری سموم القاب شود * از آتش مہر بسکہ گرم است فسان * بر روش اگر تیغ کشی آب شود * صاحب انند نقل نگارش و فرماید کہ بفتح اول لغت عرب است جمع لقب مؤلف عرض کند کہ در رباعی حسن ہروی استعمال القاب بمعنی مفرد نیست البتہ در کلام انوری استعمال این بنظر آمدہ (سہ) ہم با جابلی تو می یا بد ز سلطان جہان * اسپ و طوق و جامہ و فرمان و القاب و عذاب * (اردو) القاب۔ بقول امیر لقب کی جمع (رشک سہ) بدنام دہر و دشمن ناموس و عار خلق * القاب یہ ہیں آپ کے بے نام و ننگ کے * آپ ہی نے فرمایا ہے کہ بمعنی خطاب مستعمل ہے

(مرزا والاجاہ عاشق ۵) کرہ فرقت کو اٹھا کر ہوے رستم عاشق ؎ ورنہ یہ راز کہاں اور یہ القاب کہاں ؎

الکا | بقول برہان و جامع و ہفت بضم اول و سکون ثانی و کاف بالف کشیدہ ملک و بوم و زمین را گویند صاحب انند فرماید کہ این لغت ترکی است۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است این را بمعنی مملکت و مقاطعہ و دیا رگفتہ و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی کشور (اردو) مُلک۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ دیس۔ بہوم۔ ولایت۔ کشور مملکت۔ پرگنہ۔

(الف) الکترسیتہ | استعمال معاصرین عجم استعمال این کنند۔ ناصرالدین شاہ قاجار
(ب) الکتری سیتہ | درسفرنامہ خود آوردہ کہ بقول صاحب روزنامہ (الف) بمعنی چراغہای کہربا و (ب) بقول صاحب رہنا کشش کہربائی و ازمادہ برقی تاری۔ و بقول صاحب بول چال مادّہ برقی کشش کہربائی آلہ برقی مؤلف گوید کہ این مفرس باشد از لغت انگلیسی (الک ٹرِسٹی) کہ بمعنی تار برقی است و برای معنی (الف) در انگلیسی زبان الکٹرک لیٹس باشد۔ بخیال مامعنی مستعلہ الف مجاز است و معنی (ب) حقیقی باشد۔ (اردو) (الف) برقی روشنی (مونث) (ب) برقی تار۔ برقی مادہ۔ برقی آلہ۔ مذکر۔

الکوس | بقول برہان و سروری و ناصری و سراج بروزن محبوس نام یکی از پہلوانان تورانی کہ بردست رستم کشتہ شد و بخیال ما این لغت ترکی باشد و اللہ اعلم (اردو) الکوس ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو رستم کے ہاتھ سے مارا گیا۔

الگونہ | بقول صاحب انند بفتح اول وضم کاف فارسی وفتح نون لغت فارسی است بمعنی گلگونہ وغازۂ روی۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در ممدودہ گذشت ومرکب است از لغت ترکی آل کہ بہ معنی سرخ باشد وگونہ کہ در فارسی بمعنی منسوب بہ رنگ است بمعنی حقیقی این منسوب بہ رنگ سرخ وکنایہ از غازہ۔ بجز صاحب انند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آلگونہ۔

اللہ اکبر | (اصطلاح) بقول صاحب بحر وبہار نام کوہی است در شیراز۔ گویند ہر کہ بالای آن بر می آید وبزیری نگرد بی اختیار می گوید اللہ اکبر از جہت استعجاب وغرابت این صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این کردہ (صائب سہ) در زیر پای عشق فتادست آسمان؛ عشق این سواد راتل اللہ اکبر است؛ (حافظ شیراز سہ) فرق است زآب خضر کہ ظلمات جای اوست؛ با آب ما کہ منبع اللہ اکبر است؛ (اردو) اللہ اکبر۔ شیراز مین ایک پہاڑ کا نام ہے جو بہت بلند ہے۔

اللہ اللہ | اصطلاح۔ بقول بحر در مقام تعجب استعمال کنند۔ بہار گوید کہ از قبیل الطریق الطریق بطریق تحذیر واقع شدہ ای احذر واللہ۔ در جائیکہ کسی کاری بکند یا حرفی بزند کہ مناسب وی نبودہ باشد استعمال نمایند وفارسیان در مقام تعجب نیز استعمال کنند وبمعنی حاشا ہم مؤلف گوید کہ عمل حاشا نکند یعنی اثبات را نفی ونفی را اثبات نگرداند (ملا وحشی سہ) اللہ اللہ محرم راز تو سازم حرف وصوت؛ این زبان وتیغ اگر حرفی ز جائی سرزدست؛ (خوشدل سہ) ہم نماید چو گل از خندۂ شادی دہان ما؛ چہ خوش نامی بر آمد اللہ اللہ از

زبان ماہ (اردو) بقول امیر صفت مین کمال مبالغے کی جگہ بولتے ہین (مومن ؎) کیا تن تہ خاک اللہ اللہ ہ کیا صورت پاک اللہ اللہ ہ (رشک ؎) اللہ اللہ اس بت خوش چشم کے منہ کی شبیہ ہ آنکھین بھر آنے لگین آنکھونکا نقشہ دیکھکر ہ

اللہ بس باقی ہوس مثل - صاحبان امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند واز معنی ومحل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بصفت قناعت و مذمت ہوسناکی زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین " بس میان اللہ اللہ کرو " نیز اس فارسی مثل کو بھی استعمال کرتے ہین - ان دونونکا استعمال اس مقام پر ہوتا ہے جہان قناعت کی تعریف مقصود ہو اور ہوس کی مذمت

الم بقول برہان وجامع بضم اول وثانی وسکون میم (۱) بمعنی فوج وگروہ وبفتح اول (۲) غلہ ایست کہ آن را کاورس وارزن گویند بہار گوید کہ (۳) بالتحریک درد کردن و آلام بالفتح جمع آن وبالفظ کشیدن مستعمل - صاحب ناصری و (خان آرزو در سراج) ذکر معنی اول و دوم کردہ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم گوید کہ الم الم بمعنی فوج فوج است و صاحبان سروری وجہانگیری بر معنی دوم قانع و صاحب انند صراحت کند کہ بمعنی اول لغت فارسی باشد - صاحب مؤید بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرماید کہ الم الم بمعنی پیاپی و فوج فوج وزد وزد و آمدہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی دوم لغت شیرازی کہ صراحت این بر ارزن کردہ ایم وبمعنی سوم لغت عربی کہ بمعنی درد ہم آمدہ کذا فی المنتخب فارسیان استعمال این بمعنی مصدری با مصادر فرس کنند کہ در ملحقات آید (اردو) (۱) فوج - گروہ - مونث (۲) دیکھو ارزن (۳) الم بقول امیر

(عربی) مذکر۔ رنج و غم (برق ۵) جاتے رہے ملال و الم کام ہوگیا ٭ مرکر فراق یار میں آرام ہوگیا ٭

الماس | بقول برہان و رشیدی و جامع و سروری بروزن کرپاس (۱) گوہریست مشہور۔ و بقول بہار جوہریست معروف و قیمتی و ماس ظاہرا معرب اینست و با لفظ افتادن و تراشیدن و چکیدن مستعمل ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ الف لام این اصلی است مثل آلبرز و آلوند و فرماید کہ صاحب قاموس الف لام تعریف قرار دادہ این لفظ را در مادہ موس آوردہ و حق این است کہ در مادہ ملس گرفتہ شود۔ صاحب سواطع الالہام گوید کہ این جوہر را کہ سفید و شفاف و بنہایت سخت و گران است بہندی ہیرا گویند و در یونانی آدماس نام است صاحب ناصری فرماید کہ این اغلب جواہر رامی بُرد خاقانی از زر در سراج فرماید کہ جوہری است معروف گران بہا کمیاب و در تراشیدن و سفتن جواہر کہ شیوہ حکاکان است بوجود او احتیاج تمام افتد و مشہور است کہ الماس ہیچ چیز شکستہ نشود مگر آنکہ بطرقہ و سندان از سرب باشد و بحوالۂ طوسی فرماید کہ معدن آن معلوم نیست و بحیلۂ گوشت عقاب از درہ عمیق کہ راہ انسان در ان نیست بیرون می آرند و در آئے خود فرماید کہ این حیلہ غلط است و از خرافات اہل تاریخ و معدن او در ملک دکن در صوبۂ حیدر آباد موجود و فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ نظر است مؤلف عرض کند کہ خیال قطعی ما اینست کہ ماس لغت عرب است و محققین لغات عربی این را معرب نگفتہ اند و الف لام در او لش ہم بقاعدہ عربی است و فارسیان استعمال این با الف لام بقاعدہ

عربی کردہ اند و در اکثر الفاظ عربی این گونہ استعمال کنند تا آنکہ بر بعض لغات فارسی ہم الف لام
بقاعدۂ عربی زیادہ کنند کہ ذکر آن بر لفظ آل کردہ ایم - آنانکہ الف لام این را اصلی و ماس را
معرب قرار دادہ اند غور نفرمودہ اند و در ترکی ہم نام این الماس است و جا دارد کہ این را
مفرس خوانیم از اداماس یونانی کہ بقاعدۂ فارسی دال مہملہ بلام بدل شود ہمچون تیغ و تلغ
صاحب محیط آوردہ کہ ماس فارسی است و بہندی ہیرا و الف لام آن جزو اسم و اسم عجمی
است و بیونانی تیموس و بعربی شمور - بخیال ما تسامح اوست کہ ماس را فارسی نوشت و
آنچہ الماس را بالف و لام عجمی گوید و ہمین را صحیح داند غیر از مفرس نباشد کہ ذکرش بالا گذشت
و در بودن ماس لغت عرب شک نیست و فرماید کہ سنگیست جلیل القدر بیش قیمت و سخت
ترین و خشک ترین سنگہا و جواہر را بدان سوراخ و قطع و نقش می کنند و احجار دیگر و آلات
آہنی ہیچ یک در آن اثر نمی کند و آتش نیز مگر بدشواری بسیار و گویند کہ آنرا بادزیر سوراخ
و قطع می کنند و گویند کہ از خواص آنست کہ بغیر شکل مثلثہ شکستہ نمی شود و مختلف الالوان باشد
سفید و زرد و سیاہ و سرخ و سیاہ کم رنگ کہ بہندی تیلیا نامند سفید آن کثیر الوجود و زرد و
سرخ و سیاہ و سبز کم رنگ کمیاب و بہترین ہمہ سفید یک رنگ شفاف براق - بزرگ و
معدن قدیم آن در ملک دکن حوالی قلعہ گولکنڈہ - سرد و خشک در چہارم و گویند گرم و خشک
و در آن و اندر آن جلای شدید - سنون محرق آن نہایت جالی دندان است الا در استعمالش
خطر و گویند نہادن آن در دہان یا گذاشتن آن بر دندان بدون کلفتی قطع دندان کند و تعلیق
آن مقوی دل و دافع خوف و فزع و باعث سرعت ولادت و منافع بسیار دارد و ذو الجیب

است کہ از داخل استعمال آن نکنند کہ سم قاتل است (ظہوری ؎) یکی در خوابگاہ بیغمی گلہای تر ریزد ؛ یکی بر بستر از الماس حسرت نیشتر ریزد ؛ (اردو) الماس - بقول امیر (عربی) مذکر - ہیرا - ایک بیش بہا جواہر کی قسم ہے جو نہایت چکیلا اور سخت ہوتا ہے -

(۲) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از تیغ و شمشیر و کارد و تیر - صاحب رشیدی فرماید کہ تیغ تیز باشد - بہار گوید کہ بالفتح فولاد جوہردار و تیغ و خنجر باشد از ینجاست کہ پنجہ فولاد کشتی گیران را پنجہ الماس گویند (صائب ؎) قصۂ خنجر الماس مگوئید بما ؛ کہ درینجا سخن از تیغ زبان می گذرد ؛ (علی خراسانی ؎) مرا کہ در دل صد پارہ ذوق مرہم نیست ؛ ہزار خنجر الماس گر رسد غم نیست ؛ صاحب ناصری گوید کہ کنایہ از تیغ و شمشیر صاحب سروری فرماید کہ جنسی از فولاد جوہردار و بر تیغ ہم اطلاق کنند (نظامی ؎) از ان آتش کہ الماسش فروزد ؛ عدو گر آہنین باشد بسوزد ؛ وارستہ ہمزبان بہار و بقول خان آرزو در سراج بمعنی فولاد و خنجر و امثال آن بمجاز باشد مؤلف گوید کہ انوری استعمال این بمعنی تیغ کردہ (؎) از عمل حجاب سازد الماس ؛ رخسارہ ہمچو کہربا را ؛ ولیکن این کنایہ نباشد بلکہ استعارہ باشد و از برای کل اسلحہ نظر بر جوہر و جلا و آبش و بدین وجہ کہ الماس خود جوہریست فارسیان - استعمال این مجازاً بمعنی جوہردار ہم کنند و از خنجر الماس تنجر جوہردار مراد است و فولاد جوہردار را الماس گفتن ہم استعارہ باشد دیگر ہیچ (اردو) فارسیون نے تلوار - خنجر - چھری - اور تیر وغیرہ اسلحہ کو اور نیز جوہردار فولاد کو استعارۃً الماس کہا ہے -

(۳) الماس - بقول برہان و جامع کنایہ از آبگینہ مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد نظر

برجوہر وصفای آبگینہ قائل (اردو) دیکھو آبگینہ۔

(۴) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از مردم جلد و چابک حیف است کہ دیگر محققین بر این ساکت اند وسند استعمال ہم پیش نشد۔ اگر سندی بدست آید و وجہ تشبیہ ظاہر شود استعارہ توانیم گفت نہ کنایہ (اردو) چالاک شخص۔

(۵) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از قلم تراش مؤلف گوید کہ این ہم استعارہ باشد و بمعنی دوم داخل است ضرورت ندارد کہ معنی قلم تراش را از کار جدا گیریم و وجہ تشبیہ ہمان است کہ بمعنی دوم بیان کردہ ایم۔ (اردو) قلم تراش۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ قلم بنانے کا چاقو پتلے پھل کا چاقو۔ آپ فرماتے ہین کہ لکھنو والے مونث بولتے ہین (رشک سے) میری لئے تراش رہی ہے سر قلم۔ کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلم تراش۔ صاحب تانیث وتذکیر فرماتے ہین کہ دہلی مین مذکر بولتے ہین اور لکھنؤ مین دونون طرح سنا ہے (ظفر سے) گردن پر وہ ہار رکھ کے بولے۔ تو سے نہ قلمتراش میرا۔

(۶) الماس۔ بقول برہان وجامع کنایہ از دندان باشد مؤلف عرض کند کہ وجہ تشبیہ ظاہر است واین ہم استعارہ باشد نہ کنایہ طالب سند استعمال باشیم حیف است کہ پیش نشد وبدست ما ہم نیامد (اردو) دانت۔ مذکر۔

(۷) الماس۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از ہر چیز تند و برندہ وسندی پیش می کند (سے) بہ تیری کہ تابان چو الماس بود۔ زرہ پیش او ہمچو قرطاس بود۔ مولف عرض کند کہ تعمیم معنی پیدا کردۂ محقق ومعاصر عجم باشد او مطابق نیست واز این سند معنی اول الماس ظاہر است

وازتشبیہ تیزی لازم نیاید کہ کنایہ گیریم از برای ہر چیز تندو برندہ اگر سندی دیگر بدست آید استعارہ توان گرفت نہ کنایہ قاتل (اردو) سخت اور کاٹنے والی چیز۔

(۴) الماس۔ بہ تحقیق ما بمعنی عرق وقطرہ ہای خوی ہم آمدہ واین استعارہ باشد بہ تشبیہ سپیدی وجلا۔ سنداین بر الماس خجالت در ملحقات می آید (اردو) عرق۔ پسینہ کا قطرہ۔ مذکر۔

الماس اشک استعمال۔ مرکب اضافی تشبیہ اشک باشد باالماس چنانکہ ظہوری گوید (ے) درخشک سال گریہ حیز الماس اشک من ؛ سوراخہا کہ درجگر ابر ترنہاد ؛ (اردو) الماس اشک اردو مین بھی کہ سکتے ہین یعنی الماسی اشک۔ صرف سپیدی اور چمک دمک کی تشبیہ کی وجہ سے۔

الماس افشاندن در چیزی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر الماس افشاندن کردہ وازسندش الماس درجگر افشاندن پیداست وتعلق ازہمین مصدر عام باشد کہ خصوصیتی با جگر ندارد وکنایہ باشد از قصد ہلاکت کردن و زہر دادن کہ ریزہ ہای الماس زہر قاتل است (حزین اصفہانی ے) الماسم اگر در جگر افشاند عطا کرد ؛ خون دل اگر در قدحم کرد بجا کرد ؛ (اردو) زہر دینا۔ ہلاکت کا ارادہ کرنا۔

الماس بار اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بارندہ الماس۔ فارسیان در صفت تیغ آوردہ اند نظر بر تشبیہ آب وتاب وجوہرش واین کنایہ باشد صاحبان بحر وبہار وانند ذکر این کردہ اند حیف است کہ سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است ومعاصرین عجم ہم اتفاق دارند (اردو) الماس بار تیغ کی صفت مین کہ سکتے ہین۔ (حضرت جلیل

۵) اسکی نگاہ کرتی ہے ٹکڑے دل وجگر ؎ یہ تیغ وہ چلی ہے جو الماس بار ہے ؎

الماس بلب سائیدن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از زہر خوردن ناصراحت این بر (الماس سودن) کنیم (اردو) زہر کہانا۔ الماس چبانا۔

الماس بیرلیان اصطلاح۔ معاصرین نجم الماس باآب وتاب راگویند۔ صاحب بول چال ذکر این کردہ گوید کہ (بیری لیانت) در انگلیسی زبان الماسی را نامند کہ پہلوہایش تراشیدہ باشد والماس ہشت پہلو و الماس مثمن ہم نامند کہ بواسطہ آن آب وتابش از ہر پہلو ظاہر شود و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار ہمین اصطلاح را بحذف تحتانی اول (الماس برلیان) نوشتہ باشی حال این مفرس باشد بحذف تحتانی یا و تا۔ از لغت انگلیسی (اردو) چمکدار ہیرا۔ پہلو تراشا ہوا ہیرا۔ ہشت پہلو ہیرا۔

الماس پارہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف آتش پارہ کہ بمعنی شوخ و شنگ است کہ ذکر این در ممدودہ بمعنی اول آتش پارہ گذشت (خان خالص ۵) مرہم علاج زخم دل ما نمی کند ؎ الماس پارہ برساند خدا مین ؎ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و در کلام خان خالص الماس پارہ بمعنی حقیقی ہم توان گرفت کہ قلب اضافت پارہ الماس باشد۔ یعنی شاعر گوید کہ چون علاج زخم دل ما از مرہم نمی شود خدا کند کہ پارہ الماسی بدستم رسد کہ از و زخم را تازہ کنم تا صورت اندمال پیدا شود یا بخورم وہلاک شوم کہ الماس پارہ ہم قاتل است (اردو) دیکھو آتش پارہ کے پہلے معنی۔

الماس پیکانی اصطلاح۔ مرکب توصیفی بقول بہار نوعی از الماس کہ بشکل پیکان بود مؤلف عرض کند کہ در آخر این یای نسبت است

یعنی الماسی کہ منسوب بہ پیکان و نوکدار است
از ہمین قسم الماس در ہر قسم جوہر و سنگ خارا
سوراخ کنند کہ بشکل برمہ باشد (محمد قلی سلیم
س) اختیار اختر طالع گناہ من نبود؛ آسمانم
گفت این الماس پیکانی بگیر؛ (اردو) وہ
برما جس کے نوک پر ہیرکنی ہو۔ دکن مین اسکو
ہیرے کا برما کہتے ہین جس سے ہر قسم کا آئینہ
اور بلور اور سخت سے سخت پتھر مین سوراخ
کیا جاتا ہے۔ یا نوکدار الماس۔

الماس تر | استعمال کنایہ از الماس نوکدار
کہ تر صفت آنست و آب و تاب نوکش روشن تر
باشد ہمچون قطرہ آب و تر بمعنی روشن ہم آمدہ
چنانکہ عرفی گوید (س) داغی بنہم بر دل وان
داغ کہ باشد؛ لب تشنۂ الماس تر و تشنۂ مرہم؛
(اردو) ہیرکنی۔ مونث۔ ہیرے کا نوکدار ٹکڑا
مذکر۔

(الف) الماس تراش | اصطلاح میاجبان

(ب) الماس تراشیدن | بحر و بہار
و (خان آرزو در چراغ) ذکر الف کردہ اند
(۱) نوعی از شیشہ و جواہر حکاکی کردہ مؤلف
گوید کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی تراشیدۂ
الماس و کنایہ از شیشہ و جواہری کہ بواسطہ
حکاکی نقش بر او کردہ باشند و (۲) بتحقیق
ما آئینہ و جواہری کہ آنرا از قلم الماس تراشیدہ
و شکستہ باشند یا خود از الماس صورت دادہ
باشند یعنی از الماس ساختہ باشد مثلاً ما الماس را
بتراشیم و بشکل گوہری۔ مدور یا بشکل دیگر درست
کنیم و این معنی ہم حاصل اسم مفعول ترکیبی است
و (۳) بقول محققین بالا آنکہ الماس را بتراشد
مؤلف گوید کہ بدین معنی اسم فاعل ترکیبی
است و (ب) مصدر این باشد۔ بہار و
خان آرزو از برای معنی اول سندی آوردہ
(س) عشق بر داغ دلم سودہ الماس
نشاندہ؛ مُہر اشکم چہ عجب گر بود الماس تراش؛

ہر دو محققین نازک خیال می فرمایند کہ مراد از
دُرِّ دریچا دُرِّ نجف است و آن سنگیست مشہور
کہ از کوہ نجف اشرف خیزد و تا صورت دُرّ دعویٰ
بہم رساند (انتہیٰ) مؤلف عرض کند کہ عجب
است ازین تشریح کہ دُرِّ نجف و سنگ کوہ نجف
را از معنی این شعر تعلقی نیست بخیال ما دُرِّ دریچا
بمعنی حقیقی است و اضافت آن بسوی اشک
بر سبیل تشبیہ و دُرِّ اشک اشک باشد و شاعر
آنرا الماس تراش گفتہ بمعنی دوم کہ نتیجہ تحقیق
ماست یعنی شاعر گوید کہ دُرِّ اشک ما از الماس
تراشیدہ شدہ است یعنی حقیقتش از الماس
است کہ آنرا مدوّر کردہ بشکل دُر کردند و سودہ
آن یعنی برادہ کہ از تراشیدنش بہم رسید آن برا
عشق من بر داغ دلم بفشند تا تازہ شود بخیال
ما ہمین است معنی شعر و بس نمیدانیم کہ محققین
نازک خیال چگونہ این را متعلق بہ معنی اول کردہ اند
و چہ طور بار معنی دُرِّ دُرِّ نجف را پیدا کردہ اند

تاثل (اردو) الف (۱) دکن مین الماس
تراش ایک خاص قسم کے نقش کا نام ہے جو
نگی گوٹے پر کیا جاتا ہے اور نیز آئینون پر بھی
اور موتی چور بھی ایک قسم کا نقش ہے جو آئینون
پر مثل موتیون کی لڑی کے بذریعہ ہیرکنی کندہ
کیا جاتا ہے ہمکو ان دونون کا نام محاورہ اردو
مین نہین ملا۔ پس اوس آئینے یا جواہر کو فارسیون
نے الماس تراش کہا ہے جس پر ہیرے کے
قلم سے نقش کیا گیا ہو۔ (۲) وہ آئینہ یا جواہر
جو ہیرے کے قلم سے تراشا گیا ہو۔ یا وہ چیز جو
خود ہیرے کو تراش کر بنائی گئی ہو جیسے ہم نے
ایک ہیرے کے ٹکڑے کو مدوّر تراش کر موتی کی
شکل بنالی جس کو ہیرے کا موتی کہ سکتے ہین
پس فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش کہا ہے
اور یہ اسم مفعول ترکیبی ہے یعنی الماس کا تراشا
ہوا۔ (۳) ہیرے کا قلم یا وہ قلم جس کی نوک پر
ہیرکنی لگی ہوئی ہو جس سے آئینون اور جواہرات

نقش کرتے ہین یا آئینون اور جواہرات کو تراشتے
ہین - فارسیون نے اسکو بھی الماس تراش
کہا ہے اور یہ اسم فاعل ترکیبی ہے - یعنی الماس
کو تراشنے والا (ب) الماس کو تراشا -

الماس تو | اصطلاح - بقول صاحب سفت
وموید بکسر سین مہملہ وضم فوقانی بمعنی دندان تو
مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است ومتعلق
بہ معنی ششم الماس - ضرورت نداشت کہ
ذکر این کنیم (اردو) تیرے دانت -

الماس خالدار | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول بحر وبہار نوعی از الماس معیوب کہ داغہا
سیاہ یا سرخ داشتہ باشد وبہمین رہ بسیار زبونش
شمارند خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ -
(سـ۵) نقش داغی عیب باشد لوح ہای
سادہ را پہ قیمتش نازل شود الماس چون شد
خالدار ؂ (اردو) خالدار الماس - جس پر
سیاہ یا سرخ خال ہون اور یہ کم قیمت ہوتا ہے
اور عیب دار - مذکر -

الماس خجالت | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بہار وبحر کنایہ باشد از عرق خجالت -
مخفی مباد کہ الماس بمعنی عرق مذکور شد بر معنی ہشتم
الماس واین متعلق بہ ہمان است امیرزا جلال
اسیر (سـ۵) بستون معدن الماس خجالت
گردید ؂ شبنم گل تراشیدم ز تیشۂ ما ؂ (اردو)
عرق شرم - پسینے کے قطرے جو ندامت کی
وجہ سے چہرے پر آئین - مذکر -

الماس دندان شدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر دانند کمال الحاح وفروتنی کردن
صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ ومعاصرین
عجم ہم تصدیق این کنند مؤلف گوید کہ معنی
لفظی این دندان کسی ہمچو الماس تابیدن وتابیدن
دندان ہمان وقت ظاہر شود کہ لب باز شود و
دندان ظاہر گردد واین در وقتی می شود کہ
کسی بہ عجز والحاح شکلی ظاہر کند کہ مشابہ خندہ

ندامت باشد فارسیان این را وندان نمودن هم گفته اند که بجای خودش می آید (اردو) دانت نکالنا۔ بقول آصفیہ عجز ظاہر کرنا منت سماجت کرنا (میر سجاد سه) زلفوں کے جب الجھتے ہیں اس ساتھ آکے بال؛ دیتا ہے شانہ عاجزی سے دانت تب نکال؛

الماس رنگ استعمال۔ بقول بہار بجر در صفت تیغ مستعمل مؤلف گوید که موافق قیاس است که تیغ در آب و تابش مشابه الماس باشد وعیبی نیست اگر برای دیگر اسلحه هم استعمال این کنیم که مماثل تیغ باشد در صفا و جلا (اردو) الماس رنگ۔ تیغ کی صفت میں کہ سکتے ہیں۔

الماس رود اصطلاح۔ بہار باستناد کلام فردوسی ذکر این کرده از معنی ساکت وصاحب اننـد نقل نگارش مؤلف گوید که جز این نباشد که نام مقامی یا رودی باشد که دران معدن الماس بود معاصرین عجم تصدیق خیال ما کنند و گویند رودی است در اصفاهان (سه) فرستم همه سوی الماس رود؛ نه هنگام گنج است و باج و درود؛ (اردو) الماس رود اصفهان میں ایک ندی کا نام ہے جس میں الماس کی کان ہے۔

الماس ریختن استعمال۔ بمعنی الماس مصنوعی ساختن چنانکه عرفی گوید (سه) بگداختم مرهم و الماس ریختم؛ آن بر مراد راحت و این در گلوی دل؛ (اردو) الماس ڈھالنا۔

(۱۷۲۱)

الماس ریزه استعمال۔ بقول بہار وانند تقلب اضافت معروف مؤلف گوید که اگرچه معنی این عام است ولیکن فارسیان الماس ریزه پاره الماسی را گویند که بغایت کوچک و بالای انگشتر باشد یا بنوک قلم الماس که بکار حکاکی و نقاشی و هم برای بریدن و سوراخ کردن بلور و آئینه و جواهر و سنگ سخت و فولاد و امثال آن استعمالش کنند یا یکی از ریزه های الماس

کہ بعد شکستن آن حاصل شود و استعارۃً چیزی تیز و نوکدار را ہم گفتہ اند کہ در جسم بخلد و تکلیفی دہد (عرفی ؎) الماس ریزہ کس نخرد در دیار عشق ؛ کانجا بتوتیا نبود صلح دیدہ را ؛ (ظہوری ؎) برہم نمی زند ہمہ شب دیدہ کز سرشک ؛ الماس ریزہ در تہ پہلوست خاک را ؛ (اردو) بقول آصفیہ ہیرے کی کنی۔ دکن میں ہیرکنی اور ہیرکسی بھی کہتے ہیں۔ ریزہ الماس جو حکاکی اور نقاشی کے کام میں آئے یا الماس کا ٹکڑا یا کوئی تیز اور نوکدار چیز جس کے چبھنے سے تکلف ہو۔

الماس سفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است از قبیل دُر سفتن و این ادعای محض است (فیضی ؎) سیماب بموج گریہ رفتہ ؛ الماس بنوک شعلہ سفتہ ؛ (اردو) الماس پرونا۔

(۱) الماس سودن استعمال (۱) بمعنی **(۲) الماس سودہ** حقیقی است کہ سائیدن الماس باشد (عرفی ؎) زحمت مکش ای خضر کہ از بیم ملامت ؛ الماس بسایند بلب تشنہ لبانش ؛ مولف عرض کند کہ از ہمین سند مصدر اصطلاحی (الماس بلب سایدن و سودن) پیدا می شود کہ کنایہ باشد از زہر خوردن و (۲) بقول (صاحب ناصری در خاتمۂ کتاب) کنایہ از برف ریزہای یخ بستہ (ناصری ؎) الماس سودہ بیختہ بر طرف صحرا ریختہ ؛ تا ہر کہ زو بگر نخیزد مجروح از انش پاستی ؛ مولف گوید کہ این در حقیقت مرکب توصیفی است (اردو) (۱) الماس کو پیسنا گھسنا (۲) برف کے ٹکڑے۔ مذکر۔

الماس شربتی استعمال۔ مرکب توصیفی بقول بہار و انند نوعی از الماس مولف گوید کہ الماس سرخ نیم رنگ باشد و کمیاب۔ (اردو) شربتی الماس۔ گلابی الماس۔ مذکر۔

الماس شیرین اصطلاح۔ بقول صاحب بحر ۵

نوعی از الماس مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ ہمین قسم را الماس شربتی نامند کہ گذشت (اردو) الماس شیرین ایک قسم ہے الماس کی اور یہ الماس سرخ کے اقسام مین داخل ہے جس کا ذکر لفظ الماس پر ہوا ہے۔

الماس فعل اصطلاح۔ بقول بحر و بہار در صفت تیغ مستعمل۔ یعنی چیزی کہ فعل او در کشتن مثل الماس باشد و در جلا و صفا ہم (اردو) فارسیون نے تیغ کی صفت مین الماس فعل کا استعمال کیا ہے جیسے الماس رنگ۔ الماس بار۔

الماس گداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است و ادعای شاعری چنانکہ فیضی گوید ؎ بگداختہ الماس جگر تاب کہ دیدہ ٭ بر آتش تیز موج آب کہ دیدہ ٭ (اردو) الماس گلانا۔

الماس گون اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف الماس رنگ کہ گذشت و بصفت تیغ مستعمل (اردو) دیکھو الماس رنگ۔

الماس نباتی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر از قبیل الماس شیرین نوعی از الماس۔ بہ تحقیق ما الماسی کہ رنگش سپید محض نباشد ہمچو مروارید (اردو) الماس کی ایک قسم کا نام الماس نباتی ہے۔ جس کا رنگ مثل موتی کے میلا ہوتا ہے۔

الماس نشاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی است (فیضی ؎) یا قوت ز دیدہ ام فشاندی ٭ الماس بہ سینہ ام نشاندی ٭ (اردو) الماس جڑنا۔ بٹھانا۔

الماس نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سندی کہ پیش کردہ مصدر مرکب (الماس بر دل افگار نہادن) پیدا است کہ معنی آن تازہ کردن زخم است و بس (عرفی ؎) گر راہ بہ حرم کدۂ عشق بیابی ٭ الماس بنہ بر دل افگار دگر ہیچ ٭ (اردو) الماس زخم پر چھڑکنا۔ زخم کو تازہ کرنا۔

الماس یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی حاصل کردن الماس است وبس (ظلمہ مزوری س) الماس لطافت از کجا یافتہ ؛ کان لعل چنان بحیلہ بشکافتہ ؛ (اردو) الماس پانا۔

الم الم | بقول برہان بضم دو ہمزہ و لام وسکون دو میم گروہ گروہ و فوج فوج بود چہ الم بمعنی فوج و گروہ است۔ صاحبان بحر و سروری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب تحت دستور پنجم (لغات غریبہ) بذیل (الام الام) این را آوردہ بخیال ما جزین نیست کہ مخفف آلام الام باشد کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا مذکور۔ (اردو) دیکھو الام الام۔

الم داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم داشتن و مبتلای آن بودن است (رفیع قزوینی س) گو کہ صید حرم گر شدم چہ غم دارم ؛ کہ از تغافل صیاد صد الم دارم ؛ (عرفی س) در وصل تو دانم دل عرفی المی داشت ؛ آخر بکنایت گلہ از شرم و ادب کرد ؛ (اردو) مبتلائے غم و الم ہونا۔

الم دیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رنج و غم کشیدن است (قاآنی گونابادی س) ہمہ عاجزیم و الم دیدہ ایم ؛ ز بیداد دوران ستم دیدہ ایم ؛ (اردو) رنج و الم میں مبتلا ہونا۔

الم رسیدن | استعمال - بمعنی رنج رسیدن است (انوری س) از تیغ تو ای بقای دولت منکر الم رسد قضا را ؛ (اردو) الم پہنچنا۔ بقول امیر رنج پہنچنا ؛ (نواب مرزا شوق س) پہنچا ماں باپ سے اگر ہے الم ؛ اس کا کرنا نہ چاہیئے انہیں غم ؛

الم زدہ | استعمال - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی اندوہناک و دیگر کسی از محققین ذکر

این نکرده ولیکن موافق قیاس است ومعاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) الم زده۔ غمزده۔

صح **الم فزودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی زیاده شدن غم والم است۔ (شاپور طہرانی سہ) چه در طرب کشاید زنوای عود ما را؛ که زهر ترانۂ او المی فزود ما را؛ (اردو) رنج وغم زیاده ہونا۔

م **المعنی فی بطن الشاعر** مثل۔ بقول بحر استعمال این در جائی کنند که معنی بیتی یا عبارتی خوب دریافت نشود یا محض بی معنی باشد بہار گوید که عنصر دانش آورده که معاویه لفظی گفته بود در نہایت فصاحت وبلاغت وپیچیدگی وقصد امتحان امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیه الصلوٰة والسلام داشت که آیا معنی آنرا می توانند برآورد یا نه وازان لفظ غنجر بر می آمد وقتی که آن ابیات را پیش حضرت می فرستد با معان نظر قصداً در فہمیده برگوشه آن پاره کاغذ می نویسد که "المعنی فی بطن الشاعر" وازان روز مثل شد واستعمال این در جائی کنند که معنی بیتی وعبارتی خوب دریافت نشود یا آن محض بی معنی باشد انتہی۔ مؤلف گوید که فارسیان ہمین مثل را بجائی زنند که معنی مقصود از الفاظ بر آید (اردو) صاحب امیر اللغات نے اسی مثل کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ شعر کے معنی شاعر کے دل مین ہیں لفظون سے ظاہر نہین ہوتے۔ جہان مکنون خاطر لفظون سے ظاہر نہین ہوتا وہان طنزاً کہتے ہین (انتہی)۔ دکن مین ایسے ہی محل پر یہ مثل مستعمل ہے اور نیز یہ بھی کہ "آپ کا مطلب آپ ہی جانیں"۔

الم کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که مرادف الم دیدن است که گذشت۔ (مفید بلخی سہ) زتو در رو مازمانی شود آزرده خاطر؛ که ز داغ دل چو ماهم المی کشیده باشی؛ (عرفی سہ) دلم زجور حسیبان الم کشد ورنه؛ زبیگر وستم مردم اصیل مرا؛ (اردو) مبتلای رنج وغم ہونا۔

(۱) الم گداختن | **(۲) الم گداز**

استعمال - صاحب آصفی ذکر (۱) کرده و بہار (۲) را آورده و از معنی ساکت و سند ہر دو از کلام عرفی است (سہ) آه که طبل جنگ زد آنکه بگاه آشتی ؛ چاشنی ستم و بلطف الم گداز را ؛ مؤلف گوید که (۱) بمعنی کم کردن رنج و غم باشد و (۲) اسم فاعل ترکیبی بمعنی کم کننده رنج و الم (اردو) رنج و الم گھٹانا - رنج و غم کو گھٹانے والا - کم کرنے والا -

المَوت بقول برہان و جہانگیری بفتح اول و ثانی بروزن جبروت نام قلعه ایست مشہور که مابین قزوین و گیلان واقع است و آنرا بسبب ارتفاعی که دارد آله موت گفتندی یعنی عقاب آشیان چه آله بمعنی عقاب و آموت بمعنی آشیان باشد و چون عقاب در جاہای بلند آشیان می کند آن قلعه را بدین نام خواندند و بکثرت استعمال الموت شده گویند که در زمان سلطان ملک شاه حسن صباح گرفت و مدتہا در تصرف ملاحده بود و تاریخ گرفتن آن نیز الموت است یعنی ۴۸۳) صاحب ناصری فرماید که از ترجمهٔ دساتیر که ساسان پنجم کرده توورا بمعنی عقاب آورده و تا و دال بیکدیگر تبدیل می یابد چنانکه تود و توت اندرین صورت تود بمعنی عقاب و آله بمعنی خانه باشد و الموت بمعنی خانه عقاب چنانکه صبای کاشانی گفته (سہ) ماکیان را بود چه مخلب و منقار ولی ؛ صید را مخلب و منقار بباید چون تود ؛ از خراطین و زغرغرب کسی خواست پرند ؛ کرم بایست ز ابریشم و برگش از تود ؛ و فرماید که موید اینست الاچیق که خانه ایست از نی و چوب (عبد القادر نائنی سہ) کراست قدرت آن کین حصار گردون را ؛ بجای خویش بدارد چو قلعهٔ الموت ؛ صاحب رشیدی گوید که اصل این آله آموت بود یعنی عقاب آشیان زیرا که عقاب آشیان خود جای بلند می کند و این قلعه نیز بر کوه بلند واقع شده و بحواله آثار البلاد گفته

که آموت بمعنی تعلیم است وچون بادشاہی بجہت شکار عقابی براہ کوہ رفت ومقامی وسیع
ومنیع دید قلعهٔ ساخت والموت نام کرد زیراکه بتعلیم عقاب در انجا رسید وبرین تقدیر آموت
مخفف آموخته باشد خان آرزو در سراج فرماید که قلعه ایست در قہستان وبر آموت بمد دو
اول ومیم قبل واو گوید که بمعنی آشیان جانوران شکاری وبقول بعض مطلق آشیانه وازین
مرکب است الموت که نام قلعه ایست وآن مرکب از اله که بمعنی عقاب است وآموت
بمعنی آشیان وچون قلعهٔ مذکور در غایت ارتفاع بود وعقاب وغیره در قلل جبال آشیانه
می کنند بدین نام موسوم شد وبقول بعض مخفف آموخت که به رہنمائی عقاب قلعه ساختند انتہی
مؤلف عرض کند که صاحب برہان موت را بمعنی عقاب آوردہ وبقول آله بمعنی عقاب
هم آمده وہمین معنی در ممدوده هم گذشت۔ حاصل اینست که در وجه تسمیهٔ این محققین نازک
خیال طبع آزمائیها کرده اند وجا دارد که ما هم کنیم ولیکن اگر ہوس است ہمین قدر بس است
(اردو) الموت۔ ایک قلعه کا نام جو قزوین اور گیلان کے درمیان واقع ہے۔

النجان | بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول وکسر ثانی وسکون نون وجیم بالف
کشیده ونون دیگر زده نام الکه ایست در صفاہان که برنج در انجا حاصل می شود وپشهٔ بسیار
هم وارد مؤلف گوید که لنجان بدون الف هم ہمین معنی آمده وآن لنج آلو را گویند چنانچه
در ممدوده گذشت جا دارد که دران سرزمین ہمچون برنج پیدوار آلو هم بزبانی باشد وآنرا
در وجه تسمیه دخلی باشد وبقول ناصری نام این الکه بلنجان هم ہست وجا دارد که مبدل برنجان
شد که رای مہمله به لام بدل شود ہمچون چنار وچنال وتبدیل الف با بای موحده خلاف قیاس

صورت گرفتہ وجا دارد کہ اصل این الگان باشد کہ النگ سبزہ زار را گویند چنانکہ می آید وکاف فارسی بہ جیم بدل شدہ النجان شدہ ہمچون لگام ولجام ومقام پیدا وار برنج را سبزہ زار گفتن غلط نباشد کہ فرسخہا زمین سرسبز بنظر می آید والف ونون آخر افادۂ معنی ظرفیت می کند وجا دارد کہ زائد باشد ومی توانیم کہ برای جمع گیریم از قبیل درختان واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) النجان۔ صفاہان مین ایک سرزمین کا نام ہے جہان چاول کی پیداوار ہے اور بہت کثرت سے ہین۔

النگ بقول برہان وسراج وجامع بفتح اول (۱) بمعنی دیواریکہ برای گرفتن قلعہ ومحافظت خود سازند۔ صاحبان ناصری ورشیدی و(جہانگیری درخاتمہ کتاب) بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ اند ووارستہ صراحت کند کہ ہمین باشد مورچال (خسرو ؎) پس پشتش النگ گل کشیدہ ؛ سپہ را در درون دل کشیدہ ؛ ماذکر این در ممدودہ بر معنی دوش کردہ ایم۔ صاحب ہفت بہر سہ معانی ۱ و ۲ و ۳ صراحت کاف فارسی کردہ بخیال ما این لغت سنسکرت است بمعنی دیوار و در ہند ہم بزبان ہندی ہمین معنی دارد واستعمال این در اردو ہم ہمین معنی آمدہ ولیکن صاحبان ساطع وامیر اللغات وفرہنگ آصفیہ معنی این در ہندی بمعنی طرف وجانب وپہلو نوشتہ اند وصاحب آصفیہ بمعنی قطار ہم آوردہ ناسخ دہلوی گوید (؎) آئینہ خانۂ دل ویران ہے کیا وسیع ؛ سد سکندر ایک اسی کی النگ ہے ؛ توانیم عرض کرد کہ معنی اصلی این در سنسکرت قطار باشد ومجازاً برای دیوار مستعمل شد وفارسیان استعمالش بر سبیل مجاز بمعنی دیواری کردند کہ برای محافظت خود سازند (اردو)

دیکھو النگ کے دوسرے معنی۔

(۲) النگ - بقول برہان و سراج و جامع جمعی کہ مردم بیرون قلعہ جا بجا بجہۃ گرفتن قلعہ و مردم قلعہ بو اسطہ محافظت قلعہ تعین کنند۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) این را آوردہ ما ذکر این در ممدودہ بر معنی سوم کردہ ایم خیال ما نیست کہ این معنی مجاز معنی قطار است کہ بضمن صراحت ماخذ بذیل معنی اول گذشت کہ صف مردم ہم قطار را ماند یا مجاز معنی دیوار کہ بر نمبر (۱) مذکور شد کہ صف مردم ہم مشابہ دیواری است حیف است کہ سند این پیش نشد (اردو) دیکھو آلنگ کے تیسرے معنی۔

(۳) النگ - بقول برہان و ناصری و دارستہ و سراج بضم اول سبزہ زار و فرماید کہ بدین معنی ترکی باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل دستور پنجم (متعلق بہ لغات غریبہ) ذکر این کردہ (زلالی ؎) ز پاس عدلش در چشم شیر بیشہ علوی ؛ چرد چو برۂ آہو برین النگ ستاں روئیدہ مؤلف گوید کہ ذکر این در ممدودہ بر معنی چہارم گذشت۔ محققین ترکی زبان این را ترک کردہ اند ولیکن معاصرین ترک تصدیق این معنی کنند لیس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت ترکی را استعمال کردہ باشند یا بالعکس آن (اردو) دیکھو آلنگ کے چوتھے معنی۔

(۴) النگ - بقول دارستہ بمعنی مطلق دیوار باغ و قصر ہم (امیر شاہ قزوینی ؎) کوتت در بہشت بود موی در سرش ؛ در چشم اہل ذوق النگ بہشت ؛ ما ذکر این تعمیم بر معنی پنجم آلنگ در ممدودہ کردہ ایم۔ صاحب انند از ظہوری سند دہد کہ در صفت اسپ گفتہ (؎) چہ چمن ہا فگندہ از چمنی ؛ گشتہ تا در النگ دہر چمان ؛ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ

کہ بمعنی اوّل کردہ ایم متعلق است باین معنی ہم (اردو) حصار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر احاطہ۔ چاردیواری (اسیرؔ سے) شاد ہے دل قیدی زلف بت بے پیر کا ؛ ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا ؛

(۵) النگ۔ بقول خان آرزو در چراغ بضم اوّل و فتح دوم و سکون نون و کاف فارسی بمعنی صحرا باشد (تاثیرؔ سے) در عرصۂ باغ تختہ سنگی ؛ افتادہ چو پشتہ در النگی ؛ صاحب لغات ترکی اولنگ را بہ تفخیم ضمّہ بمعنی دشت شیر آوردہ مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ فارسیان واو علامت ضمّہ را کہ در رسم الخط ترکی نوشتہ میشود ترک کردند و النگ را بضم اول بمعنی مطلق دشت و صحرا استعمال کردند کہ مفرس باشد (اردو) جنگل۔ بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو اغرویس۔

النگہ | بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی و سکون ثالث و فتح کاف شعلہ آتش را گویند۔ صاحب ہفت این را بکاف نوشتہ و صراحت نمی کند کہ عربی است یا فارسی و صاحب انند بکاف عربی گوید و لغت فارسی۔ بخیال ما کاف فارسی است فارسیان ہای نسبت بر لغت النگ زیادہ کردہ النگہ کردند و معنی لفظی این منسوب بہ دیواری کہ برای محافظت لشکریان سازند و کنایہ از شعلہ کہ ہمچون دیوار بلند شود و بدان محافظت ہم کنند چنانکہ لشکریان اطراف خود برای محافظت دیواری کشند و گوی ہمچون خندق سازند ہمچنان آتش ہم روشن کنند تا کہ فاصل باشد میان خود و لشکر غنیم ازینجاست کہ آلنگ اگرچہ بمعنی دیوار است و لیکن بمعنی خندق و گوی ہم بمجاز مستعمل پس منسوب بہ دیوار مذکور را مجازاً

بمعنی شعلہ آتش گرفتن درست باشد و بکثرت استعمال مطلقا بمعنی شعلہ آتش استعمال یافت
(اردو) شعلہ۔ مذکر۔

النی بقول برہان و رشیدی و جامع بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث بہ تحتانی زدہ چوب بازوی دروازہ را گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ ظن غالب است کہ این لغت ترکی است صاحب سروری بحوالۂ تحفۃ السعادت ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان باشد محققین ترکی ازین ساکت اند و جا دارد کہ مفرس گیریم از لغت سنسکرت النگ کہ بقول صاحب ساطع بمعنی گوشہ و طرف و جانب آمدہ فارسیان کاف را بہ تحتانی برخلاف قیاس بدل کردہ باشند و برای چوب بازوی در نام نہادہ باشند و بہتر آنست کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم کہ تبدیل خلاف قیاس پسند خاطر ما نیست فارسیان چار چوب در را دریواس گویند و ہندی آن چوکھٹ و ازین چار چوب چوب زیرین را آستان و فرودین نام است و چوب بازوی در را النی (اردو) چوکھٹ کی بازو کی لکڑی۔

الو بفتح اول و دوم و سکون واو معاصرین عجم شعلۂ آتش را گویند۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و بخیال ما جزین نیست کہ بر لفظ آل کہ در ترکی زبان بمعنی سرخ گذشت واو نسبت زیادہ کردہ آلو کردند و ممدودہ در استعمال بمقصورہ بدل شد و معنی لفظی این منسوب بہ سرخ و کنایہ از شعلۂ آتش و جا دارد کہ فارسیان بر لغت لو کہ در سنسکرت بمعنی پرتو و شعلہ چراغ یا زبانۂ آتش آمدہ (چنانچہ صاحب ساطع ذکر این کردہ) الف وصلی زیادہ کردہ استعمال کردہ اند و این بہتر است از ماخذ اول الذکر (اردو)

لو۔ بقول آصفیہ شعلہ آتش۔ دیکھو افعی زرفام۔

الوا بقول برہان وہفت وجہانگیری بر وزن حلوا (۱) بمعنی باشد بسیار تلخ و آنرا بعربی صبر گویند و بہترین آن سقوطری و (۲) نام شخصی کہ نیزہ رستم را بر میداشت و نیزہ دار او بودہ و باین دو معنی بکسر اول ہم آمدہ و بضم اول ہم (۳) ستارہ را گویند کہ بعربی کوکب خوانند صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم و سوم برای معنی اول سند دہد (سلہ) زکین و مہر او گردون نماید رنج و راحت را ؛ زقہر و لطف او دوران دہد الوا و حلوا را ؛ (فردوسی ۵۲) یکی کابلی بود الوا بنام ؛ سبک تیغ کین برکشید از نیام ؛ کجا نیزہ رستم او داشتی ؛ پس پشت او ہیچ نگذاشتی ؛ (سعد سلمان ۵۳) زبس بدائع چون بوستان پر از انوار ؛ زبس جواہر چون آسمان پر از الوا ؛ صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ صاحب رشیدی نسبت معنی اول فرماید کہ نام درختی است معروف کہ عصارۂ آن صبر است و بذکر معنی سوم دوم را ترک کردہ و صاحب جامع ذکر معنی سوم نکرد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ معنی اول ہمان است کہ انرا بہندی ایلوا نامند و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ صحیح بہ نون عوض لام انوا باشد جمع نوبمعنی منازل قمر (انتہی) صاحبان ناصری و رشیدی در سند معنی سوم پیروی خیال خان آرزو کردہ اند و در مصرع دوم سعد سلمان انوا بنون صحیح خیال کردہ اند محققین نازک خیال خصوصاً خان آرزو در بعض لغات اصلاح دہد و بعض محققین در کلام استادان ہم ہمین قسم عمل کنند۔ بخیال ما الوا بمعنی اول بالکسر باشد جان ایلوا کہ در ہندی دوا ہیست بسیار تلخ صاحب ساطع بر ایلوا فرماید کہ عصارہ نباتیکہ آن را در فارسی الوا و در عربی صبر نامند پس جز این نیست

کہ فارسیان تحتانی را حذف کردہ استعمال کردند و بسبب عدم علم از ماخذ بالفتح ہم استعمال یافت پس این مفرس باشد و آلوا بمعنی دوم مجاز معنی سوم است کہ نیزہ بردار رستم را ستارہ نام کردند نظر بر صفات و شہرت و پایۂ بلندش حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ اصلش آلو کنت ترکی است کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترک باشد بمعنی ستارہ آمدہ فارسیان استعمالش بمقصورہ کردند و الف زایدہ در آخرش زیادہ کردہ آلوا ساختند و این ہم مفرس باشد و سعد سلمان در کلام خود استعمال این کردہ و معنی مصرع دومش واضح تر است حیف است کہ صاحبان ناصری و رشیدی در کلامش اصلاح نامرغوب کنند یعنی آلوا را بہ نون دوم انوا قرار دہند و خان آرزو اصل لغت را اصلاح فرماید و صحیح بہ نون دوم انوا داند و بقول ہر سہ محققین انوا بہ نون دوم جمع نَوْ باشد و نَوْ بمعنی منازل قمر و بقول صاحب اشتد (عربی) بمعنی ستارۂ مائل بغروب یا منزلی از منازل قمر و جمع آن انوا۔ پس ملاحظہ باید کرد بر معنی شعر سعد سلمان کہ اگر این ہر دو معنی را در مصرع دومش گیریم چہ لطافت بر می خیزد۔ فتامل۔ بخیال ما ہیچ ضرورت ندارد کہ ایجاد بندہ کنیم اگرچہ گندہ باشد۔ از ماخذی کہ بالا گذشت ما را در صحت آلوا بہ لام دوم تاملی نیست و کار ما نیست کہ در کلام اہل زبان اصلاح دہیم صاحب محیط نسبت معنی اوّل فرماید کہ بالضم صَبِر را گویند و بر صبر گوید کہ این را بہ عبرانی علوا و بہ لاطینی الوئیس و الیوز و بترکی آزوا و یونانی و رومی الیا و بفارسی قدیم الوا و عامہ زردہ و شبیا و باصفہانی جدور او بانگریزی ایلیوز و بہندی ایلوا و کالا نامند و آن عصارۂ جامد نباتی باشد۔ طبع آن گرم و خشک در دوم مرکب القوی مسہل محقق ابدان و منافع بسیار دارد و دافع

(اردو) (۱) ایلوا۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ صبر۔ گھی کوار کے مغز کا خشک کیا ہوا عصارہ اور بقول بعض ایک درخت کا گوند نہایت تلخ۔ بدمزہ (۲) رستم کے نیزہ بردار کا نام آلوا تھا۔ (۳) ستارا۔ مذکر۔ دیکھو اختر کے پہلے معنی۔

الواط بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اول بمعنی مسخرہ باشد مؤلف گوید کہ ماخذ این لغت عرب لوط است کہ بقول منتخب بمعنی لگل رفتن و رچیدن واندودن حوض وعمل قوم لوط کردن است (انتہی) معاصرین عجم بزیادت الف وصلی در اول و الف زایدہ بعد واو بسفر مس کردہ اند وبمعنی مسخرہ مستعمل و دیگر ہیچ (اردو) مسخرہ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر وہ شخص جس پر ٹھٹھہ کیا جائے۔ ٹھٹے باز۔ ظریف۔ وہ شخص کہ جس پر لوگ اور وہ لوگوں پر ہنسے۔

الوان بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بفتح اول (۱) بہ معنی رنگ کاری است مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است بجمع لون (۲) بمعنی گوناگون ولیکن معاصرین عجم برخلاف قیاس استعمال این بمعنی رنگ کاری کردہ اند و استعمال شعرای فرس بمعنی حقیقی اوست (صائب ؎) قناعت کن بہ نان خشک تا بی آرزو گردی ؛ کہ خواہشہای الوان است نعمت ہای الوان را ؛ (اردو) (۱) رنگ کاری۔ رنگ سازی۔ موتث۔ (۲) طرح طرح کے قسم قسم کے۔

الوان آمیختن استعمال۔ بمعنی جمع کردن اقسام بمعنی حقیقی است چنانکہ انوری گوید ؎ طبع نامیز وبی رخصتش الوان صدوث ؛ عقل نشناسد بی دفترش اکثر زاقل ؛ (اردو)

مختلف اقسام کو ایک جگہ جمع کرنا۔

الوان خاتم سازی استعمال۔ مرکب اضافی است (۱) بمعنی اقسام خاتم سازی و معاصرین عجم (۲) بمعنی سنگ موسیٰ استعمال کردہ اند و صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ و این تصرف در معنی برخلاف قیاس و الفاظ تعجب خیز است و قیاس ما بدریافت وجہ تسمیہ قاصر (اردو) (۱) قسم قسم کی کاریگری جو خاتم سازی مین کی جائے یعنی انگوٹھیون کے بنانے مین اقسام کی کاریگری۔ مونث (۲) سنگ موسیٰ۔ بقول آصفیہ (اسم مذکر) ایک قسم کا سیاہ خوش نما پتھر۔

الوبالو استعمال۔ بفتح اول در محاورہ معاصرین عجم قسمی است از میوہ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ در ممدودہ گذشت و صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم۔ ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب ولہجہ مقامی است (اردو) دیکھو آلوبالو۔

الوج بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و جیم نوعی از مخلصہ و آن رستنی باشد بسیار درشت و خشن و گل آن کبود و تخمش سیاہ در سنگستان و کوہستان ہا روید۔ صاحب محیط گوید کہ نوعی از مخلصہ و آنرا بفارسی کازریک نامند حیف است کہ صاحب محیط ذکر کازریک نکرد و بر کازرگ گوید کہ اسم آلوج است و بس و بر مخلصہ نوشتہ کہ از خوردنش خلاص و امان می یابند از سم افعی وغیرہ و آن نباتی است مختلف الانواع و بحسب مکانہا مختلف الشکل می باشد و تا ہفت قسم دیدہ اند ہمہ با تلخی و گل ہمہ منکوس و شبیہ بہ محجمہ و آنچہ طبعیت اندلس محاجم نامند و قسم پنجم آن را ساق مربع و برگ مدور و مشقق و شبیہ برگ

بادرنجبویه و بی بود طعم آن تلخ و این قسم در کوه طرابلس و نواح آن از بلاد شام و نبست آن کوهستان و زمین های سخت و نزاید که بقول بعض مخلصه راسه نوع است یک نوع آن را بشیرازی کازریک (بهر دو رای مهمله) نامند و بفارسی بقل شامی بالجمله مزاج آن گرم و خشک در اوّل سوم و آشامیدن آن جهت رفع قولنج صعب و تحلیل اخلاط لزجه و تقویت معده و جگر و طحال نافع و منافع بسیار دارد - صاحب مخزن هم این را ترک کرده و بقول صاحب انند الوج لغت فارسی است (الخ) (اردو) ایک پودے کا نام الوج - کازریک - کازریک - بقل شامی ہے جس کو مخلصہ کے اقسام سے ایک قسم کہا گیا ہے افسوس ہے کہ اس کا مشہور نام نہیں معلوم ہو سکا - یہ گرم و خشک ہے اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے اور معدہ اور جگر کے لئے مقوی -

الوچه معاصرین عجم بفتح اوّل و چهارم استعمال این کنند بمعنی ثمری که مشابه آلو بخارا است - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده مؤلف گوید که این همان است که در ممدوده گذشت ممدوده و مقصوره چیزی نیست نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است و بدین وجه که قد این از آلو خرد تر باشد فارسیان کلمهٔ چه بر آخر آلو زیاده کرده اند که افاده معنی تصغیر کند همچون باغچه و طاقچه - (اردو) دیکھو آلوچه -

الوداع بقول صاحب منتخب وداع لغت عرب است بالفتح بمعنی پدرود و الف لام در اولش بقاعدهٔ عربی است فارسیان همین لغت عربی را با الف لام بر وقت رخصت و مفارقت استعمال کنند و با مصدر گفتن هم که در ملحقات آید (ظهوری ۵) الفرار ای عقل

سلطان جنون لشکر کشید؛ الوداع ای سرغرور حسن خنجر برکشید؛ (اردو) الوداع۔ بقول امیر عربی۔ بمعنی رخصت (بحر سے) الوداع اے در و دیوار چلے ہم گھر سے؛ قیس پہریگا نہیں یاد یہ پیمانہ ہو کر؛

الوداع گفتن استعمال۔ بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی وداع کردن بخیال ما گفتن ہمان قسم است کہ بر آب گفتن ہمراہ است	این کردہ ایم حیف است کہ سندی پیش نشد (اردو) الوداع کہنا۔ رخصت ہونا۔ رخصت کرنا۔

الوط بضم اول و دوم بقول بہار رند و اوباش و فرماید کہ بعضی گویند ظاہرا جمع لوطی است از عالم رنود و صدو رکہ جمع رند و صدر است و این قسم جمع عربی را فارسیان در الفاظ خود می آرند بلکہ لفظ فارسی را بر وزن عربی نیز استعمال کنند مثلاً اکوان و اکواس جمع کون وکس و نظائر این بسیار است و بالآخر گوید کہ درین تامل است چہ در رنود و صدور حرف را و صاد ہرکدام فا کلمہ است پس اصلی بود و ہمزہ الوط از حرف اصلی نیست پس جمع لوطی چہ طور درست باشد مگر آنکہ گوئیم کہ در لفظ تحریف شدہ و صحیح لوط بر وزن سقوط است برقیاس ہنود کہ جمع ہندی است (انتہی) خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ ہر دو محققین سند استعمال این پیش نکردہ اند و در استعمال معاصرین عجم الواط بمعنی مسخرہ گذشت و بس (اردو) اوباش۔ بقول امیر (عربی) بدچلن۔ آوارہ مزاج (قلق سے) کہین ایسا نہو کہ یہ اوباش نہ گھات سے کرتے ہون ہماری تلاش؛

الوند بقول سروری و برہان بر وزن و معنی اروند۔ نام کوہی است مؤلف گوید کہ ہمین لغت

درمعدودہ ہم گذشت و برخی ازماخذ ہم ہمدرانجا وماخذی دیگر بر معنی اول ارؔوند ہم مذکورد
بلحاظ آن این مبدل آروند باشد کہ فارسیان رای مہملہ را بہ لام بدل کنند ہمچون چنار و چنال
صاحب ناصری گوید (سہ) از ابر بہاری است زبس چشمہ کہ جاری ؛ شد دامن این تل ہمہ
چون دامن الوند ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ گویند دوازدہ ہزار چشمہ از دامن این کوہ
برمی آید (اردو) دیکھو اروند۔

الہ بقول برہان و جامع (۱) بفتح اول و بضم ثانی و ظہور ہا عقاب را گویند و آن پرندہ ایست
معروف کہ پرا و را بر تیر نصب کنند و با تشدید ثانی ہم درست باشد و (۲) بفتح اول و ثانی
و خفای ہای ہوّز مقل ازرق باشد کہ صمغ مانند است خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی
نسبت معنی دوم فرماید کہ بہندی آنرا گوگل خوانند بہر دو کاف فارسی۔ صاحب محیط بر عقاب
فرماید کہ بترکی قراقوش و بفارسی الہ و آلوہ و بہندی قاب و گیدہ نامند و آن طائریست معروف
بزرگ جثّہ سیاہ رنگ و از جملہ طیور شکاریست گوشت آن گرم و خشک در دوم و گویند در
اول۔ جہت برودت و ریاح و رطوبت نافع و قریب بگوشت گاو است و اکتحال زہرہ
آن جہت ابتدای نزول آب در چشم و حدت بصر و تقویت آن نافع و منافع بسیار دارد
(الخ) و نسبت معنی دوم بر مقل فرماید کہ بہ سریانی مقلا و برومی بذآلیون و بیونانی ماوتیقون
داقلاطن و بترکی قاراہ و بعربی تقفر و کور و مقل الیہود و بہ فارسی بوی جہودان و بہندی
گوگل نامند و آن صمغ درختی است و بہترین آن ازرق و گویند کہ این صمغ درخت دوم
است۔ طبع آن گرم در اول سوم و خشک در دوم۔ محلل است حتی کہ خون جامد را و ملین

منفج کاسر ریاح ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف گوید کہ بمعنی دوم ہم لغت زبان فارسی است (اردو) (۱) عقاب - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - ایک سیاہ رنگ کے شکاری طاقتور، بلند پرواز پرند کا نام جو آدمی کے برس دن کے بچہ تک کو اٹھا کر لیجاتا ہے ایک قسم کا گد (ناسخ ؎) نہ ملے گا کبھی شکار یقین ؛ گو عقاب کمان بلند ہوا ؛ (۲) گوگل - بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - ایک درخت کے گوند کا نام جو ذائقہ میں تلخ اور بہت سی قسم کا ہوتا ہے - ہندو لوگ اکثر اپنے دیوتاؤں کو اسکی دہونی دیا کرتے ہیں (شیخ باقر لکھنوی ؎) گوگل جلا کے سیکڑوں شغلی عمل پڑہے ؛ اس تک نہ دسترس کسی تدبیر سے ہوا ؛

الہام | بکسر اوّل بقول صاحب منتخب لغت عربست بمعنی در دل افگندن وانچہ در دل فگند خدای تعالی خیر باشد یا شر - اما اکثر استعمال او در خیر باشد فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و برای معنی مصدری با مصدر کردن (انوری ؎) باچو تو صاحبقران بذکر نیرزد ؛ دین سخن الہام آسمان برین است ؛ (بدر چاچی ؎) محمد شاہ بن تغلق کہ چون بر تخت حکم آید ؛ کند الہام ربانی ز راز غیب الہامش ؛ (اردو) الہام بقول امیر (عربی) مذکر - القا (بحر ؎) ہم ہیں شاگرد خدا اپنا عقیدہ ہے یہی ؛ بحر مصرع بھی نہ موزوں ہو جو الہام نہ ہو ؛

الہزل الذی یراد بہ الجد | این بدیعہ ایست از بدائع کلام - صاحب حدائق فرماید کہ کلام بہ ہزل باشد اما مراد ازان جد بود نہ ہزل چنانکہ (؎) از آخر کار عالم اندیشہ کنید ؛ ای سور کنان ز ماتم اندیشہ کنید ؛ با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش ؛ از آتشک جہنم اندیشہ کنید ؛ اگر

معنی این ہزل است ولیکن مفاد آن ہمہ حکمت مؤلف گوید کہ فارسیان از برای این نامی دیگر در فارسی زبان ندارند وہمین اسم عربی را استعمال کنند (اردو) الہزل الذی یراد بہ الجد۔ ایک صنعت کا نام ہے صنائع بلاغت سے جس کے معنی بادی النظر میں ٹھٹول ہوں اور مراد و مقصد حکیمانہ۔ مترجم حدائق نے اس کی ایک مثال دی ہے (سہ) اہل دنیا کو خواہش زر سے سدا ؛ اور سر میں خمار ہے ہمیشہ مے کا ؛ زر جیفہ ہے اور طالب اسکا ہے سگ ؛ اور بادہ ہے خون حیض زال دنیا ؛ ہمنے بہی ایک رباعی اسی صنعت مین لکہی ہے (سہ) بک بک نہ کرو زبان سنبہالو صاحب ؛ دانت اپنے نہ اسطرح نکالو صاحب ؛ کڑوی نظر آتی ہے نصیحت لیکن ؛ شیرینی مطلب کا مزا لو صاحب ؛

الہی بہار گوید کہ کلمہ ایست کہ از جہت تیمن و تبرک ابتدا بآن کنند خاصۃً در وقت مناجات والتماس دعا چنانچہ درین بیت جامی (سہ) الہی غنچۂ امید بکشای ؛ گلی از روضۂ جاوید بنمای ؛ و فرماید کہ بعضی جا لفظ الہی محض برای یمن و برکت بی ملاحظۂ معنی اصلی یا بطریق تکرار آید بلکہ اختلاف خطاب و غیبت در یک کلام لازم آید چنانکہ نعمتخان عالی گوید (سہ) بہ غیبت ہر کہ حق آشنائی را نگہدارد ؛ الہی ہر کجا باشد خدا باشد نگہدارش ؛ و فرماید کہ درین جا لفظ خدا از قبیل وضع مظہر بجای مضمر است و برین تقدیر معنی قول او خدا باشد نگہدارش ہے تو باشی نگہدار او فافہم و تامل فانہ دقیق (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بخیال ما ترجمۂ الہی خدای من و تکرار لفظ خدا در مصرع دوم محاورہ اہل زبان است وہمچنین درین مصرع (ع) کرم کردی الہی زندہ باشی ؛ لفظ الہی بجای (خدای من بکند) واقع شدہ و این ہم محاورہ اہل لسان

باشد وبس (اردو) الٰہی - بقول امیر - آہ مین بای متکلم ہے - میرے اللہ - دعا یا بددعا و تعجب وحیرت کے لئے (آتش سہ) الٰہی بازوۂ قاتل مین زور دست قدرت ہے ؛ روانی ہے اسی کے دم سے آب خشک خنجر مین ؛ (مخفر سہ) الٰہی دل گیا کیونکر نکل کانٹا سا حیران ہون ؛ نہ اک سوراخ سینہ مین نہ اک روزن بغل مین ہے ؛

الٰہی پناہ | اصطلاح - بہار گوید کہ از قبیل حکمت پناہ باشد - چہ حکمت از روی موضوع منقسم می شود بسہ قسم (۱) اگر موضوع آن چیزیست کہ محتاج است بمادہ در خارج وتعقل طبعی است و (۲) اگر محتاج است در خارج اما محتاج در تعقل نیست ریاضیست و (۳) اگر در ہر دو یعنی در خارج وتعقل احتیاج بمادہ ندارد الٰہی است صاحب بحر فرماید کہ کسی کہ عالم علم حکمت باشد فارسیان آنرا الٰہی پناہ گویند والٰہی نام فنی از سہ فن حکمت کہ طبعی و ریاضی و الٰہی است (خواجہ نظامی سہ) ز فرزانگان الٰہی پناہ ؛ صد و سیزدہ بود با او براہ ؛ ہمہ انجمن سای انجم شناس ؛ بہ تدبیر ہر شغل صاحب قیاس ؛ (اردو) حکیم علم حکمت کا عالم -

الیا | بقول صاحب ہفت بفتح اول وسکون لام ومثناۃ تحتانیہ بالف کشیدہ خطمی صحرائی را گویند مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ ذکرش بر آلبا بہ بای موحدۂ سوم گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا مذکور بخیال ماجز این نیست کہ غلطی کتابت آلبا را آلیا کرد - (اردو) دیکھو البا -

الیاس | بقول برہان وہفت بکسر اول وسکون ثانی وتحتانی بالف کشیدہ وسین بی نقطہ نام پیغمبریست مشہور و او پسرزادہ سام بن نوح است وعم حضرت خضر و (۲) نام

پادشاہ خزر و گیلان است۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع۔ صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ و صاحب انند این را لغت عرب گفتہ (اردو) (۱) الیاس۔ بقول امیر ایک پیغمبر کا نام ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کے بعد ہوئے یہ عیزار بن ہارون علیہ السلام کے پوتے تھے۔ صاحب آصفیہ نے بھی اسکو لغت عربی کہا ہے (۲) الیاس۔ پادشاہ گیلان کا نام بھی ہے۔

الیز بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی و زای ہوز جفتہ و لکد انداختن اسپ و استر و سائر ستور باشد۔ صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ در ممدودہ گذشت ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ مقامی است۔ اسم جامد فارسی زبان باشد بمعنی مطلق جفتہ و لکد چارپایان مرادف اسکیز (اردو) دیکھو آلیز و اسکیز۔

	الف مقصورہ بامیم	

ام بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) ضمیر متکلم است و مرکب استعمال کنند ہمچو جامہ ام و خانہ ام یعنی جامہ من و خانہ من و بمعنی مرا و ہستم نیز آمدہ و (۲) بالکسر بمعنی این باشد ہمچو امروز و امسال یعنی این روز و این سال و (۳) بالضم و تشدید لغت عرب است بمعنی اصل و مادر فارسیان استعمال این بترکیب عربی در بعضی الفاظ کنند چنانکہ در ملحقات آید۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بفتح اول ضمیر متکلم و بالکسر بمعنی این چنانکہ امسال و امروز و امشب و بدین سہ لفظ مخصوص و فرماید کہ بعضی لغات اینبار ہم نوشتہ اند و بعضی از متاخرین

اشمام و اصبح نیز در اشعار خود آورده اند و این تصرف بیجا بلکه خطاست مؤلف عرض کند
که آنچه محققین نازک خیال ام را بمعنی مرا نوشته اند درست نباشد و آنچه مجرد (م) بمعنی مرا
آید مخفف ام نیست (هلالی سه) چنان از پا فگند امروزم آن رفتار و قامت هم * که فردا
بر نخیزم بلکه فردای قیامت هم * نسبت معنی دوم عرض می شود که اِم بالکسر مبدل اِن بالکسر
باشد و اِن مخفف این که نون به میم بدل شود چون سنب و سم و پان و پام و انبه و امبه
عجب است از خان آرزو که اِم بالکسر را مخصوص کند با سه لفظ و حرف نهد بر متاخرین که
چرا استعمال اشمام و اصبح کردند مؤلف گوید که چه چیز مانع است و وجه تخصیص سه لفظ چیست
قائل (اردو) (۱) میرا۔ جیسے میرا گھر۔ ہوں۔ جیسے کھڑا ہوں۔ (۲) اِس۔ جیسے اس
گھڑی۔ اس سال (۳) اصل ہان۔ مونث۔

اماج | بقول صاحب برهان بضم اول بر وزن کماج نوعی از آش آرد است و (۲) بفتح
اول توده خاکی که نشانه تیر بران نهند و (۳) نشانه تیر و (۴) افزار برزیگران۔ صاحب
ناصری فرماید که همان آماج که در ممدوده گذشت صاحب سروری بمعنی دوم و چهارم قانع
صاحب جامع معنی دوم را ترک کرد خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که مخفف اوماج
است و نسبت معنی سوم گوید که مشهور است و معنی دوم و چهارم را گذاشت صاحب سواد السبیل این را
بمعنی جای لعب و بازی و نشانه تیر معرب آماج فارسی گفته مؤلف عرض کند که اوماج بدین
معنی در فارسی نیامده و محققین لسان عرب هم ازین ساکت۔ آماج در ممدوده گذشت ولیکن
معنی اول در انجا مذکور نیست و ما با خان آرزو اتفاق داریم که بمعنی اول مخفف اوماج است

که می آید و آن لغت ترکی است و صاحب لغات ترکی ذکرش کرده که نوعی از طعام است فارسیان
بحذف دا و بضم اوّل خوانند و بمعانی دیگر خود آماج اسم جامد فارسی باشد و مرادف آماج که در
ممدوده گذشت و صراحت هر سه معنی بالا همدرانجا کرده ایم مقصوره و ممدوده چیزی نیست که
نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است و معنی حقیقی این توده خاک باشد مطلقا پس معنی دوم بتخصیص نشانهٔ
تیر و نیز معنی سوم مجاز است و بدین وجه که برزگران از آله خاص زمین را شیار کنند و توده ها و ناهمواری
های آنرا بوسیلهٔ آن دفع کنند فارسیان آن آله را هم آماج نام کردند بمجاز (اردو) (۱)
ایک خاص قسم کی ترکی غذا جو آٹے سے بنائی جاتی ہے (۲) و (۳) و (۴) دیکھو آماج ۔

امار | بالفتح بقول صاحب شمس و انند لغت فارسی است بمعنی ترجمه حساب و مرادف
آمار و آوار و آماره ۔ صاحب انند فرماید که بالکسر لغت عربی است بمعنی فرمان مؤلف
عرض کند که ما صراحت کامل این در ممدوده بر لفظ آوار کرده ایم و آمار و آماره هم گذشت در
بخیال ما اصل این آبار و آباره باشد که بهمین معنی گذشته است و آن اسم جامد فارسی است
و آمار و آوار مبدل آن که بای موحده به میم و واو بدل شود همچون غرب و غرشم و اَب و
آو ۔ ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است پس آمار بمعنی حساب و اماره
به های نسبت بمعنی کاغذ حسابی که بوسیلهٔ آن رقوم یک باب و یک قسم را جمع کنند و همین خیال
بر معنی سوم آوار هم ظاهر کرده ایم که گذشت (اردو) دیکھو آوار کے تیسرے معنی ۔

امار گیر	بفتح اول بقول صاحبان انند و موید همان آماره گیر که ذکرش در ممدوده گذشت	و ذکر ماخذ این بر امار مذکور شد (اردو) دیکھو آماره گیر ۔

اماره بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بکسر اول بر وزن اشاره بمعنی حساب و شماره باشد۔ چہ اماره گیر حساب گیرنده را گویند مؤلف گوید کہ ہمان آماره کہ در ممدوده گذشت و ذکر ماخذ این بر آمار مذکور شد (یبی سے) اگر خواہی سیاہش را شماره و برون باید شد از حد اماره (اردو) دیکھو آماره۔

اماره گیر اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و انند بکسر اول بمعنی حساب گیرنده مؤلف گوید کہ ہمان آماره گیر کہ در ممدوده گذشت و صراحت ماخذ این بر آمار (اردو) دیکھو آماره گیر۔

امازیدن بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی آمیختن مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین معاصر ذکر این نکرد و بجای مازای ہوز درین لفظ غلطی کتابت است و ہمان آماریدن بہ رای مہملہ باشد کہ در ممدوده گذشت بمعنی حساب کردن باستقصا و اسم جامد این ہمان آمار و آماره است کہ بجایش مذکور شد ممدوده و مقصوره چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی ست۔ آنچہ صاحب شمس این را بمعنی آمیختن نوشتہ ظاہر التسامحش بیش نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجازاً بدین معنی ہم توان گرفت کہ اماره کاغذی حسابی را گویند کہ در آن رقوم متفرقہ یک قسم را فراہم کرده میزانش دہند پس جا دارد کہ مجازاً آماریدن را بمعنی آمیختن گیریم و اگر امازیدن را بزای ہوز چہارم صحیح دانیم۔ جا دارد کہ ماخذش آمیز باشد و این را مبدل آمیزیدن قرار دہیم کہ تحتانی اول بالف بدل شد ہمچون پرمغان و ارمغان (اردو) ملانا (حساب کرنا دیکھو آماریدن) و (آمیزیدن)

اماس بفتح اول بقول صاحب شمس معروف است کہ ورم نیز خوانند۔ فرماید کہ لغت فارسی است مؤلف گوید کہ ہمین لغت در ممدوده گذشت۔ ممدوده و مقصوره چیزی

نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو آماس۔

اُمّ الجیش | اصطلاح۔ بقول بہار وبحر رایت مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی۔ مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی مادر واصل ہر چیز بجایش گذشت وجَیش بفتح اول بمعنی لشکر ومعنی لفظی این اصل یا مادر لشکر وکنایہ باشد برای رایت وعلم لشکر۔ فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (اردو) علم۔ بقول آصفیہ مذکر دیکھو اختر۔

اُمّ الخبائث | اصطلاح۔ بقول بحر وبہار بمعنی شراب مؤلف گوید کہ مرکب از ہر دو لغت عربی است۔ مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت وخبائث جمع خبیثہ است کہ بمعنی پلید وناخوش باشد پس معنی لفظی این اصل یا مادر ناخوشی وخرابی ہا وکنایہ باشد از شراب۔ فارسیان قدیم ومعاصرین عجم استعمال این کنند (حافظ شیراز ؎) آن تلخ وش کہ صوفی ام الخبائث خواند ؎ اشہی لنا واحلی من قبلۃ العذاری ؎ (اردو) ام الخبائث بقول امیر شراب۔ مونث۔

اُمّ الدماغ | اصطلاح۔ بقول بہار عجم بمعنی پوست مغز مولف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی مرکب اضافی کہ امّ بالضم وتشدید بمعنی اصل ومادر بجایش گذشت ودماغ بمعنی مغز پس معنی لفظی این اصل یا مادر مغز باشد وکنایہ از پوست مغز کہ بقای دماغ بحالت صحیحہ واعتدال منحصر است بر وجود پوست فارسیان قدیم استعمال این کردہ اند وصاحب آنند گوید کہ این کنایہ باشد از جای اعلای دماغ وآن جوفی است از استخوان وغشائیت صلب کہ محیط جوہر دماغ است (اردو) دماغ کا پوست یا سرپوش بالائی جس سے دماغ کی حفاظت متعلق ہے۔ مذکر۔

ام الرزائل اصطلاح - بقول بحر وبہار بمعنی جہل است مؤلف گوید کہ ہر دو لغت عرب و مرکب اضافی است یعنی ام بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و رذائل جمع رذیلہ و رذیلہ بقول صاحب قاموس بمعنی ضد فضیلہ پس ام الرذایل بمعنی اصل یا مادر رذیلہ باشد فارسیان بتصرف در املا یعنی بہ تبدیل ذال معجمہ بہ زای ہوز ام الرزائل جہل را نام نہادند و این کنایہ باشد (اردو) جہل - بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث - جہالت - بے علمی -

ام الصبیان استعمال - بضم اول وکسر صاد مہملہ بقول صاحب بحر وبہار دو ارستہ نام مادر دیوان کہ اطفال را آسیب رساند و در کتب طبیہ صرعیست کہ با طفال عارض شود مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب - مرکب اضافی کہ ام بالضم و تشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت و صبیان جمع صبی و صبی بمعنی کودک کہ از شیر مادر باز نہ شدہ پس معنی لفظی این مادر شیرخواران و کنایہ از دیوی یا مرضی کہ شیرخواران را بخواب موت رساند یا آنقدر رغبت با شیرخواران دارد کہ چون عارض شود نگذارد و جدا نشود - فارسیان ہم استعمال این اصطلاح کنند (رضی ۵) زنہار زتر و یج نگردی شادان ٭ باشد عزبی مایۂ راحت بجہان ٭ زن صاحب فرزند چو شد علت تست ٭ دشوار بود علاج ام الصبیان (اردو) ام الصبیان - بقول امیر بچون کی ایک بیماری جو صرع کی قسم سے ہے کہتے ہین کہ مریض کے بالغ ہونے تک یہ عارضہ جاتا رہتا ہے اور اگر نہ گیا تو لا علاج ہو جاتا ہے (انتہی) **مؤلف** کا تجربہ یہ ہے کہ شیرخوار بچون کے لئے یہ عارضہ مہلک اور بہت کم علاج پذیر ہے -

ام الطریق اصطلاح - مرکب اضافی بقول بحر وبہار شارع عام را گویند مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی

اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش درگذشت وطریق بمعنی راہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر راہ وکنایہ از شارع عام کہ راہہای کوچک ازہمین شارع تعلق دارد۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) شارع عام۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر عام راستہ۔ وہ سڑک جس پہ عام لوگ چلیں شاہراہ۔

اُمّ الطعام اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر وبہار (۱) گندم (۲) معدہ مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب کہ اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وطعام بمعنی ہر چیز خوردنی پس معنی لفظی این اصل یا مادر غذا وکنایہ باشد از گندم ومعدہ۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) گیہوں مذکر (۲) معدہ مذکر۔

اُمّ العلوم اصطلاح۔ بقول بحر واند بمعنی علم صرف زیرا کہ مبدای اکثر علوم است مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب۔ یعنی اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر۔ بجایش گذشت وعلوم جمع علم پس معنی لفظی این اصل یا مادر جمیع علوم وکنایہ باشد از علم صرف کہ اصل ہمہ علوم است فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم صرف۔ مذکر۔

اُمّ الفضائل اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر وبہار بمعنی علم مطلقاً مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عرب یعنی اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وفضائل بالفتح جمع فضیلت است پس معنی لفظی این اصل فضیلت ہا وکنایہ از علم باشد۔ فارسیان استعمال این کنند (اردو) علم۔ مذکر

اُمّ القریٰ اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر واند بضم قاف بمعنی مکہ معظمہ مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغت عربی کہ اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل و مادر بجایش گذشت وقریٰ بالقصورہ بمعنی دہ ہا جمع قریہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر قریہ ہا وکنایہ از مکہ معظمہ۔ فارسیان

استعمال این کنند (اردو) مکہ معظمہ جہان حرم محترم واقع ہے۔ مذکر۔

اُمّ الکتاب اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بہار (۱) لوح محفوظ (۲) سورۂ فاتحہ (۳) آیات محکمات (۴) عقل اول۔ بقول بحر (۵) قرآن شریف ہم مؤلف گوید کہ مرکب است از ہردو لغت عرب کہ اُمّ بالضم وتشدید بمعنی اصل وماد ربجایش گذشت وکتاب بکسر بمعنی نوشتہ ونامہ پس معنی لفظی این اصل یا مادر تحریر باشد وکنایہ از ہر پنج معانی بالا فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) لوح محفوظ۔ بقول آصفیہ (اسم مونث) وہ لازوال تختی جس پر خدای تعالی نے انسان کے تمام افعال شروع سے لیکر اخیر تک لکھ رکھے ہین اور اسی کی موافق ہوتا ہے (۲) سورۂ فاتحہ۔ اسم مونث دیکھو الحمد (۳) آیات محکمات جو مدودہ مین گزرا (۴) عقل اول۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ وہ پہلا فرشتہ جو باقی نو فرشتون سے اول پیدا ہوا۔ جوہر اول۔ نور محمدی۔ جبرئیل۔ اس کا تفصیلی بیان ارکاس پر گزرا ہے۔ (۵) قرآن پاک۔ مذکر۔ کلام اللہ۔ وہ کلام الٰہی جو ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ووارد ہوا۔

اُمّ النجوم اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول بحر وبہار (۱) کہکشان و (۲) آسمان مؤلف گوید کہ این مرکب است از ہردو لغت عرب۔ اُمّ بالضم وتشدید بجایش گذشت ونجوم جمع نجم بمعنی ستارگان پس معنی لفظی این اصل یا مادر ستارگان باشد وکنایہ از کہکشان وآسمان فارسیان استعمال این کنند (اردو) (۱) کہکشان۔ بقول آصفیہ اسم مونث۔ دیکھو اژدہای فلک (۲) آسمان۔ مذکر۔ دیکھو آسمان

اماله بکسر اول وفتح لام لغت عرب است۔ بقول صاحب منتخب بمعنی میل دادن۔ صاحب غیاث بحوالہ رسالہ عبد الواسع گوید کہ میل دادن چیزی را از جای او بسوی دیگر وباصطلاح

اہل عرب میل دادن فتحہ بسوی کسرہ بطرزیکہ الف صورت یای مجہول پیدا کند چنانچہ کتیب
امالہ کتاب ورکیب امالہ رکاب و فرماید کہ در الفاظ فارسی نیز امالہ می آید چنانچہ آزیر امالہ
آزار و آبید امالہ آباد (اردو) امالہ۔ اصطلاح مین فتحہ کو کسرہ کی جانب میں دینے کو کہتے ہیں
جس سے الف یا سے بدل جاتا ہے جیسے آباد کا امالہ آبید ہے اور آزار کا امالہ آزیر ہے۔

امام | بکسر اول لغت عرب است بقول منتخب بمعنی پیشوا و راہنما و جانب قبلہ فارسیان
استعمال این بمعنی پیشوا کنند و با الفاظ فارسی مرکب ہم سازند کہ در ملحقات آید۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ معاصرین عجم ہم این را بہمین معنی استعمال کردہ اند
(انوری ؎) تو تمامی با ثباتی لیک بدر آسمان ؛ از دو نقصان و تحیر این زخلق آن از
امام ؛ (اردو) امام۔ بقول امیر (عربی) پیشوا۔ ہادی (رشک ؎) غم کونین ہے عبث
اسے رشک ؛ ہم علی سا امام رکھتے ہین ؛

امام زادۂ معتبر | استعمال۔ مرکب توصیفی
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار
گوید کہ معاصرین عجم برای اولاد ائمہ معصومین استعمال
این کنند (اردو) سید۔ بقول آصفیہ۔ عربی
اسم مذکر۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد
جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہے حسنین کی اولاد

امام سبحہ | اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ بقول
بحر و وارستہ و بہار و تحقیق دانہ کلانی کہ واسطۃ
العقد تسبیح باشد (طاہر غنی ؎) شود براہ یقین
پیر دستگیر مرا ؛ امام سبحہ گر از خاک کربلا باشد ؛
(سید حسین خالص ؎) بر خود صلاح بستہ بود
آری از صلاح ؛ ہرگز امام سبحہ نداند نماز چیست ؛
(اردو) تسبیح کا امام۔ سبحہ کا امام۔ مذکر۔ امیر نے
لفظ امام ہی پر لکھا ہے۔ تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو سب

دانون سے الگ شمار دانون کے ساتھہ سر پُر گند ا ہوتا ہے (اسیر سہ) کون مجمع سے اٹھہ گیا یا رب ؛ بزم تسبیح بے امام ہوئی ؛ (کیف سہ) ہجر صنم مین یاد خدا مین اگر کرون ؛ اشکون کا سجدہ لخت جگر کا امام ہو ؛

امام شہر اصطلاح ۔ مرکب اضافی بمعنی محتسب ۔ چنانکہ عرفی گوید (سہ) ای خاک مست شوکہ زغیرت امام شہر ؛ سنگی بجام رند قدح نوش می زند ؛ (اردو) محتسب ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ حساب گیرندہ ۔ وہ حاکم جو خلاف شرع باتون کی ممانعت کرے (ذوق سہ) محتسب گرچہ دل آزار ہے میخوارون کا ؛ دیکھے اک جام تو ہے یار اہی یار دنگا ؛

امام مبین اصطلاح ۔ مرکب توصیفی بقول بحر و انند لوح محفوظ مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد و مرکب است از ہر دو لغت عرب کہ امام بالکسر بمعنی او ست کہ گذشت و مبین بضم اول بمعنی آشکارا کنندہ و آشکار شدہ باشد (اردو) لوح محفوظ ۔ دیکھو ام الکتاب کے پہلے معنی ۔

امام ناطق اصطلاح ۔ مرکب توصیفی بقول بحر و انند و غیاث عبارت از امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ مؤلف عرض کند کہ این مرکب است بہر دو لغت عرب یعنی امام بمعنی پیشوا کہ بجایش گذشت و ناطق مخفف ناطق بحق و کنایہ از امام موصوف فارسیان ہم بہمین معنی استعمال این کنند (اردو) جعفر صادق ۔

اماموں بقول برہان و ہفت بامیم بروزن فلاطون بلغت یونانی دوائیست کہ در فارسی ماہو و بعربی حماما خوانند گرم و خشک است در دوم ۔ بول را براند ۔ صاحب محیط برا اماموں فرماید کہ اسم حماما است و بر حماما نوشتہ کہ اسم نبطی است و گویند سریانی و بیونانی اماموں ۔ اموموں و برومی اوموں و بعربی ماہو ح و بفارسی ماہور ۔ و بشیرازی ماکلو گویند و آن چند نوع می باشد

نوعی از ان نباتی است شجری چوب آن سرخ و خوشبو نوع دیگر مائی کہ در آبہا روید و نوعی دیگر نبطی و بہترین آن نوع اول۔ بقول شیخ گرم و خشک در سوم و بعضی در دوم گفتہ اند مرقق و منضج و در ان قبض و تقطیع است وضماد آن بازیت انضاج اورام حارہ و تحلیل آنہا کند و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب جامع الادویہ نے حماما کا ذکر کیا ہے اور مشہور نام کے خانے مین صفر ڈالا ہے۔ فرماتے ہین کہ ایک قسم کی گھانس ہے گرم و خشک دوسرے درجہ مین ورم جگر اور رحم اور نقرس کو مفید ہے۔

امان بقول بہار زنہاری و لی ہمی فرماید کہ بالفظ خواستن و دادن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی امین بودن و ایمنی و زینہا رفارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ؎) تا ضمیر خلق نگردد کہ امر حق ؏ نزدیک ہر ضعیف و قوی با امان رسیدہ (اردو) امان۔ بقول امیر (عربی) مونث۔ پناہ (داغ ؎) کردن مین عرض اگر جان کی امان پاؤن ؏ کہون سنتے کی اگر قہر سے پناہ ملے ؏

امان بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ و در پناہ داشتن است و وعدہ کردن بہ عفو (قاسمی گونابادی ؎) چو عمرم امان بخشد از کلک راز ؏ بعمر ابد سازمت سرفراز ؏ (اردو) امان دینا۔ بقول امیر پناہ دینا (اسیر ؎) عالم کو فلک چین کہان دیتا ہے ؏ مشکل سے کوئی دم بھی امان دیتا ہی ؏ مؤلف عرض کرتا ہے کہ امان بخشنا بھی کہہ سکتے ہین۔

امان بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ بمعنی مہلت بودن است کہ مہلت مجاز معنی پناہ باشد (اسیری شہدی سہ) در عمر خویش مرحلہ پیمای عشق را ؛ چندان امان نبود کہ خاری ز پا کشد ؛ (اردو) مہلت ہونا امان ہونا۔ مہلت ملنا۔

(۱) امان پذیر
(۲) امان پذیرفتن

استعمال - صاحب آصفی (۲) را آوردہ کہ بمعنی حاصل کردن امان است و (۱) بقول بہار معروف و مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از (۲) (خسرو سہ) یاد ما بہ کہ در ضمیر بودان، امانت امان پذیر بود ؛ (اردو) (۱) امان پذیر اردو مین بھی کہ سکتے ہین (۲) امان پانا امان حاصل کرنا (داغ سہ) پائی ہے امان کس نے تری تیغ نظر سے ؛ قربان ہوئے صید حرم اور زیادہ

امانت بفتح اول و دوم و چہارم بقول بہار بمعنی امان مؤلف گوید کہ لغت عرب است و بقول منتخب آنچہ بکسی سپارند و امین بودن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری سہ) در امانت نیست با احباب از من دوستی ؛ مہر او را چون توانم صرف انسان ساختن ؛ (حافظ شیراز سہ) آسمان بار امانت نتوانست کشید ؛ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ؛ (اردو) امانت بقول امیر (عربی) مونث جو چیز سپرد کی گئی ہو اوسکی پوری نگہداشت کرنا۔ اور اس چیز کو بھی کہتے ہین جو بطور امانت رکھوائی جاتی ہے (رند سہ) رکھا ہے امانت کی طرح مجھکو زمین نے ؛ میلا نہین ہونے دیا تار کفن اب تک ؛

امان جستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ جستن است (اسعد مسند جرجانی سہ) حسام تست اجل و ز اجل کہ جست امان ؛ سنان تست قضا و ز قضا کہ یافت فرار ؛

(عرفی ؎) داغی کہ امان جوید ازان سینۂ دوزخ ؛ در باغ محبت شرر نیم رس ماست ؛ (اردو) امان چاہنا۔ امیر نے امان مانگنا پر لکھا ہے بمعنی پناہ مانگنا (رند ؎) ہے کون بچائے جو ترے قہر سے یارب ؛ تجھسے ہی امان مانگتا ہون تیرے غضب سے ؛

امان خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امان جستن است (حافظ شیرازی ؎) دلم ز نرگس ساقی امان نخواست بجان ؛ چرا کہ شیوۂ آن ترک دل سیہ دانست ؛ (اردو) دیکھو امان جستن۔

امان دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ دادن است و مرادف امان بخشیدن کہ گذشت (مخلص کاشی ؎) فغان کہ غمزۂ بیداد او نداد امان ؛ کہ آن دو نرگس بیمار را کنم دیدن ؛ (اردو) امان دینا۔ بقول امیر پناہ دینا۔ دیکھو امان بخشیدن۔

امان داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پناہ داشتن و در پناہ و امان بودن است (حزین ؎) نسیم آسا امان از آفت واماندگی دارد ؛ تواند گر کسی بر داشت بار ناتوانی را ؛ (اردو) امان مین ہونا۔ پناہ مین ہونا۔

امان ساختن | استعمال۔ بمعنی امان قرار دادن است چنانکہ ظہوری گوید (؎) می امن و امان ساختہ خوف و خطرم را ؛ مستی شدہ خوش محتسبی شور و شرم را ؛ (اردو) امان قرار دینا۔

امانی | بقول صاحب انند بہ تخفیف یا بمعنی منسوب بہ امان کہ بمعنی امن است و ہم منسوب بہ امانت بحذف تای فوقانی۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ است کہ سندی پیش نکرد ولیکن موافق قیاس است (اردو) امان مین آیا ہوا۔ امانت رکھی ہوئی چیز۔

امان یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن امان و پناہ باشد (صفی یزدی ؎) نیکی ز دز ز وصل تو نشان یافتہ ایم ؛ نیکی شب ز فراق تو امان یافتہ ایم ؛ (اردو) امان پانا۔ پناہ حاصل کرنا۔ دیکھو امان زیر گفتن

امتحان | بقول بہار بمعنی آزمودن فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اول و سوم بقول منتخب آزمودن فارسیان استعمال این بمعنی آزمایش کنند کہ حاصل بالمصدر است و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بارہا در امتحان دم ریخت است ؛ تیغ خون مرگ در خفقان دل ؛ (اردو) امتحان۔ بقول امیر عربی۔ مذکر آزمایش۔ جانچ (وزیر ؎) ہر رگ و پے میں سمائے ہو تمہیں کہنچو نہ تیغ ؛ امتحان میرا تمہارا امتحان ہو جائیگا ؛

امتحان داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امتحان کردن است و داشتن بمعنی کردن ہم آمدہ (بیدل ؎) داغ خون من چون اشک زنگی بر نمی تابد ؛ گر استغنا نگیرد دست وتیغت امتحان دارد ؛ (اردو) امتحان کرنا۔

امتحان کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آزمایش کردن است (ظہوری ؎) عیار گیری شاہش فزودہ قیمت قدر ؛ بکورۂ غم و شادیش امتحان کرد است ؛ (اردو) امتحان کرنا۔ بقول امیر جانچنا۔ آزمانا (داغ ؎) امتحان کرکے ترا صاف پشیمان ہوئے ؛ یہ ہمنے جانا تہا کہ غیرون سے بہی کینا ہوگا ؛

امتداد | بکسر اول و سوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کشیدہ شدن و بلند بالا شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درازی استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (انوری ؎) باقی بدوامی کہ امتدادش ؛

چون عمر ابدی کنار باشد؛ (وله ﷺ) از شهور و سنین دور تو باد؛ طول ایام و امتداد دهور؛ (اردو) درازی - مونث - بمعنی طوالت -

امتداد داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی طوالت داشتن است (نثر حزین اصفهانی) تا دو سال امتداد داشت" (اردو) طول کھینچنا (طول پکڑنا - بقول آصفیہ عرصہ کھینچنا بڑھ جانا طویل ہونا -

امتداد یافتن | استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی گذشتن است (نثر حزین اصفهانی) این حادثہ قریب به پنجاه امتداد یافت (اردو) گزرنا -

امتزاج | بقول بهار آمیخته شدن چیزی به چیزی فرماید که بالفظ افتادن مستعمل مؤلف گوید که بکسر اوّل و سوم لغت عرب است - صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی آمیزش و موافقت و اختلاط کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظهوری ﷺ) آب با آتش ندارد آشتی؛ امتزاج خاک و باد ماند ه؛ (انوری ﷺ) تا هفت سپهر و چار طبعند؛ آمیخته ز امتزاج باهم؛ بادات بقای عز و اقبال؛ بیش از رقم حروف معجم؛ (اردو) موافقت (مونث) میل - ملاپ - دیکھو اختلاط - آمیزش -

امتزاج افتادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی واقع شدن آمیزش و آمیز باشد (سلمان ساوجی ﷺ) با هوای خاک کویت بود ما را اتصال؛ پیشتر زان کامتزاج افتد میان ما و طین؛ (اردو) میل ملاپ ہونا -

امتزاج دادن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی اختلاط و موافقت پیدا کردن است (حزین اصفهانی ﷺ) لطفت میان

معجزِ وسحر امتزاج داد: بعلت میان آتش وآب اقتران دہد: (اردو) موافق کرنا ملانا۔ اختلاط پیدا کرنا۔

امتِ عشق اصطلاح۔ مرکب اضافی۔ مرادف امت مجنون کہ می آید (عرفی سہ) با یہمہ عاشق شد اگر امت عشقی: راضی نشو دعشق با آلایش آفت (اردو) دیکھو امت مجنون۔

امتلا بقول بہار بمعنی پر شدن وفرماید کہ بالفظ زدن وکردن بمعنی ہیضہ زدن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی پری معدہ کنند وبرای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ درلحقات آید (انوری سہ) کرمش آزرا کہ فاقہ زدہ است: زہ امتلا اندر افگند بفواق: (اردو) امتلا۔ بقول امیر (عربی) مذکر خلا کی ضد معدے کا غذا سے یا بدن کا مادّے سے بھرا ہونا اور کہیں سوے ہضم کے معنی مین آتا ہے (فقرہ امیر) غذا اسوقت بھی نہو تو بہتر ہے ابھی نبض مین امتلا باقی ہے (منیر سہ) روزے ریا کی رکھکر کیا کیا اجبار ہا ہے: ذرہ امتلا کا ہو تو قسمین نہ کھلے واعظ:

امتلا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پری وسیری داشتن ورغبت بہ تی بودن (ظہوری سہ) بروناصح پچین خوان نصیحت: کہ گوشم امتلاے پند دارد: (اردو) معدہ بھرا ہونا۔ ممتلی ہونا۔

امتلا زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی ہیضہ زدن است وبہار برلفظ امتلا ہمین معنی بیان کردہ صاحب بحر (خان آرزو در چراغ) گوید کہ ہیضہ زدن وصاحب مرض امتلا شدن۔ سند نہر سہ از کلام

زلالی خوانساری است (سہ) بقتل صد جل نوعی صلا زد* که جان از برق خنجر امتلاز د* مؤلف گوید که بخیال ما مرادف معنی امتلا داشتن است که گذشت (اردو) دیکھو امتلا داشتن۔

امتلا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده بہار بر لفظ امتلا این را بمعنی ہیضہ کردن نوشتہ و بخیال ما مرادف امتلا داشتن که گذشت (طالب آملی سہ) زجام درد چندان می کشیدم کز ہوش ماندم* زتیغ فقر چندان زخم خوردم کامتلا کردم* (اردو) دیکھو امتلا داشتن۔

امت مجنون اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی عاشقان و دیوانگان بہار گوید که پیروان مجنون که عبارت از عاشق پیشگان است مؤلف گوید که عشق پیشگان یا عاشقی پیشگان باتی حال این کنایہ ایست از قبیل امت عشق که گذشت رضی دانش سہ) گناه امت مجنون فرشتہ ننویسد* قلمروی چو سواد جنون نمی باشد* ولہ سہ) نیست در محشر حسابی باگنہگاران عشق* چشم لیلی عذر خواه امت مجنون بس است* (اردو) عاشق۔ مذکر۔

امتیاز بقول بہار بمعنی جدا شدن مؤلف گوید که بکسر اول وسوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان استعمال این (۱) بمعنی فرق وتفاوت وتمیز وتفوق کنند و(۲) بمعنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (ظہوری سہ) خوار تر از خودی نمی بینم* نازش از امتیاز می رسدم* (ولہ ع) شود ز اہل نیاز امتیاز من معلوم* ولہ سہ) بدوستی چو ظہوری دگر نمی باشد* گواه خصم چه دعوائی امتیاز کند* معاصرین عجم (۳) بمعنی اجازت ہم استعمال کنند که آنرا در انگلیسی زبان لائسنس نامند۔ صاحب بول چال بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاه قاجار ذکر این کرده (اردو) (۱) امتیاز۔ بقول امیر (عربی) فرق تمیز۔ تفوق۔ تعلّی (نامکمل)

امتیاز حق و باطل خود ستاؤں کو کہاں ؛ کیوں نہ فرعون ایک سمجھے سحر اور اعجاز کو ؛ (آتش ؎) چنکر کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے ؛ کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا ؛ (۲) پروانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ حکمنامہ۔ اجازت نامہ۔ فرمان شاہی لیسنس۔ پاس وغیرہ۔

امتیاز بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفاوت و فرق بودن است (شوکت بخاری ؎) نباشد آستین و ساعد ش را امتیاز از ہم ؛ صفای ساعد او بسکہ شد از آستین پیدا ؛ (اردو) امتیاز ہونا۔ امتیاز رہنا۔

امتیاز دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فرق و تفاوت پیدا کردن و ترجیح و تفوق دادن و معزز کردن (کلیم ہمدانی ؎) کج نظر سود و زیان را امتیازی دادہ است ؛ ہر چہ را احول دو می بیند بر دانا یکی است ؛ (مخلص کاشی ؎) ای شہ ملک دلبری عزم سپاہ ناز دہ ؛ میکدۂ فرنگ را بر حرم امتیاز دہ ؛ (عرفی ؎) ای دل سادہ گفتمت نام وفا مبر کنون ؛ مرہم داغ خویش را از نمک امتیاز دہ ؛ (اردو) فرق پیدا کرنا۔ امتیاز دینا۔ امتیاز عطا کرنا۔ عزت بخشنا۔

امتیاز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفاوت و فرق داشتن است (حاجی گیلانی ؎) کفن دزد از سخن دزد امتیاز فاحشی دارد ؛ کہ آن پیراہن تن می برد این جامۂ جان را ؛ (اردو) فرق رکھنا۔ تفاوت رکھنا۔

امتیاز دیدن استعمال۔ بمعنی اندازہ کردن امتیاز و تفوق و فرق کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) بقدر بینش خود ہر کسی شناسد حسن ؛ چہ چشمہ بدولت عشق خود امتیاز مرا ؛ (اردو) عزت و منزلت تمیز کرنا۔

امتیاز فتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

(۱۲۷۶)

کردہ کہ بہ معنی واقع شدن امتیاز است (عزیز اصفہانی سہ) درین دیار بجال ہنر کہ پردازد فتادہ در عدم آباد امتیاز اینجا ﴿ (اردو) امتیاز واقع ہونا۔

امتیاز کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی فرق کردن است مولف گوید کہ سندی کہ اوپیش کردہ است متعلق بہ (ازہم امتیاز کردن) است کہ بجایش گذشت و مابرای این سندی از ظہوری یافتہ ایم (سہ) ہمین بہ رنگ و نزاکت چہ امتیاز کنی بہ گلی درین چمنستان مگر بہ بوی تو ہست ﴿ (اردو) امتیاز کرنا۔ فرق کرنا۔

امتیاز یافتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی ممیز شدن و تفوق حاصل کردن است (منشی اصفہانی نثر) منسوبان این خاندان با این افسر گرامی از سائر الناس امتیاز یافتہ" (اردو) امتیاز حاصل کرنا۔ تفوق حاصل کرنا۔

امختہ | بقول صاحب لوادر و موارد کہ بضمن مصدر آموختن نوشتہ مخفف آموختہ کہ اسم مفعول آموختن است اگرچہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن بعید از قیاس نیست کہ فارسیان واو را حذف کنند ہمچون ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش ممدودہ و مقصورہ چیزی نیست کہ نتیجہ لب و لہجہ سقائی است (اردو) آموختہ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر آموختن سے اسم مفعول۔ پڑھا ہوا سبق پچھلا سبق۔

امد | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و دال ابجد بمعنی ہنگام و زمان و موسم باشد (حکیم سوزنی سہ) این دستگاہ و لقمہ تو دیر بنداشت ﴿ امد جدائی آمد و شد دستگاہ و شک ﴿ مولف عرض کند کہ این لغت عرب است بہ فتحتین و بقول منتخب بمعنی غایت مدت و نہایت عمر بخیال ما عزیز نیست کہ فارسیان فتح میم را بہ سکون بدل کردہ بہ معنی ہنگام و وقت استعمال کردہ امد (اردو) زمانہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ وقت ہنگام عرصہ عمل۔

امداد بقول بہار مدد کردن و آب دادن چیزی را فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ لغت عربست بکسر اول۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مدد کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (صائب ؎) سپہر سفلہ کہ باشد کہ دست من گیرد٭ ز خاک مرد بامداد مرد برخیزد٭ (اردو) امداد۔ بقول امیر (عربی) مؤنث۔ مدد (کیف ؎) زاہدون نے مجھے کعبے کی طرف کھینچا ہے٭ اے بت ہجر خدا تم مری امداد کرو٭

امداد شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل شدن مدد باشد (آرزو ؎) خاک رہ سر و قدان می شوم تا٭ گر شود امداد ز بخت بلند٭ (اردو) مدد ہونا۔ امداد پانا ہی کہ سکتے ہین (اسیر ؎) پائی جو فقیر سے یہ امداد٭ آیا مین غریب خانہ مین شاد٭

امداد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مدد کردن است ز تنہائی شہرت شاہی ؎) سرمہ سا نرگس تہی کو تا کند امداد ما٭ ذرہ دور خموشی می رسد فریاد ما٭ (اردو) امداد کرنا۔ بقول امیر مدد کرنا (سودا ؎) شاہ مردان تری امداد کرین گے سودا٭ یاند ہلے چلکے جو تیرا ہو عدد ہاتھون ہاتھ٭

امر بقول آصفی بالفتح کار و واقعہ و فرمودن و فرمان مؤلف گوید کہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان (۱) بمعنی حکم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و (۲) در اصطلاح صرف بقول صاحب قوانین عبارت از فعلیست کہ موضوع بود برای فرمودن کاری بکسی۔ پس این کس مامور اگر

مخاطب باشد به آن فعل بامر مخاطب موسوم گردد چنانکه خور و برو و اگر از غائب یا متکلم بود بهر دو صورت بامر غائب نامیده شود و اشتقاق صیغهٔ واحد امر مخاطب معروف و مجہول نزد بعضی از صیغهٔ واحد مخاطب مضارع مثبت معروف و مجہول و نزد بعضی از صیغهٔ واحد غائب ہمین فعل معروف و مجہول است بحذف حرف آخر و اسکان ماقبلش و چون ماقبل را کسره داده ضمیر جمع مخاطب بدان متصل سازند صیغهٔ جمع آن حاصل گردد و آوردن بای زائد مکسور یا مضموم بلحاظ قانون معلوم بر ہر صیغه امر مستحسن است مگر بر آن صیغها که بحرف بر یا در و نحو ہما مصدر باشند مانند برخیز و در آمیز ہمچنین زیادت آن با بر لفظ باش مستحسن نباشد بلکه مخل فصاحت و فرماید که ہرگاه لفظ می یا ہمی بر صیغهای اینگونه امر بعد حذف با داخل شود معنی آن را بطریق تاکید بدوام و استمرار مقید سازد بنا برین چنین امر را امر دامی نامند چنانکه "کسبی می کن تا کاہل نگردی" "و روزی از خدا امیدان تا کافر نشوی" و گاہی معنی امر دامی از آوردن ہای مختفی و لفظ باش در آخر صیغهٔ واحد غائب ماضی مطلق مثبت معروف حاصل گردد چنانکه خورده باش و کرده باش (الخ) مؤلف عرض کند که در فارسی زبان فعل امر حقیقی - امر حاضر است و بس آنانکه در فارسی ذکر امر غائب کرده اند اتباع قواعد عربی ساخته اند و حقیقت اینست که امر غائب چیزی نیست و نامش مضارع است و بس چنانکه "زید را بگو که این کار بکند" پس کند درین مثال مضارع است نه امر - قائل (اردو) (۱) امر - بقول امیر - عربی - مذکر - حکم - (صبا ۵) امراکہ آئیۂ موقوف ہے اے صبا ؛ مرنے پہ پیشتر سے بندھی پیشتر کمر ؛ (۲) امر بقول امیر قواعد صرف میں

اوس فعل کو کہتے ہیں جو حکم پر دلالت کرے۔ جیسے آو۔ جاو۔ لکھہ۔ پڑھہ۔

امرا بقول برہان بفتح اول وثانی ورای بی نقطہ بالف کشیدہ بلغت ژند وپاژند (۱) شراب انگوری باشد وبسکون ثانی (۲) خر الاغ را گویند۔ صاحب جہانگیری درخاتمہ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر ہر دو معنی بالا کردہ بہار گوید کہ (۳) جمع امیر وفارسیان بجای مفرد استعمال نمایند۔ مؤلف عرض کند کہ این لغت عرب است بضم اول وفتح میم (والہ ہروی سہ) وین باختہ وہیچ بکف ناوردہ دنیا * باہل جندی بعبارت امرایان * بخیال ما فارسیان جمع عربی را بقاعدۂ خود باز جمع کنند از قبیل جمع الجموع واین ہم از ان قبیل است کہ امرا را امرایان کردند وازین لازم نیاید کہ امرا را در فارسی زبان بمعنی واحد خیال کنیم۔ بہار برادعای خود از کلام حکیم الملک محمد حسین شہرت استناد کردہ باشد (سہ) از حسرت منصب جگرم خون شدہ باشد درخاطر اگر داشتہ باشیم امراشم * بہار (امراشم) را مخفف (امراشوم) قیاس کردہ خیال ما برخلاف اوست یعنی شم بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی چیزہای بلند۔ پس (امراشم) قلب اضافت (شم امرا) بمعنی مدارج امرا ودرینجا امرا بمعنی حقیقی خود است یعنی امیران۔ فتامل (اردو) (۱) شراب۔ مونث (۲) وہ گدہا جو ٹپہ رسان کی سواری کے لئے متعین ہو۔ دیکھو الاغ کے دوسرے معنی (۳) امرا۔ بقول امیر۔ امیر کی جمع۔ عمائد۔ اراکین سلطنت (منیر سہ) معمور اگر عیش محل ہے امرا کا * آباد خرابی سے ہے ویرانہ کسی کا *

امر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم بودن است (حالی ہروی سہ) یعنی مکن کہ حالی رندیست لاابالی * کین بود امر عالی فرماندہ قضا را * (اردو) حکم ہونا۔

(۱) امرت | بفتح اول وضم سوم (۱) مخفف امرود که می آید بمعنی ثمر معروف بیان ماخذ این هم بعد انجا کنیم

(۲) امرد | امرودت است و (۲) مخفف (اردو) (۱ و ۲) دیکھو امروت و امرود۔

امرداد | بقول ضمیمہ برہان نام ماہی از ماہ ہای شمسی۔ صاحب برہان بر مرداد بہ ولن الف اول فرماید کہ بضم اول بر وزن خرداد نام فرشتہ ایست موکل بر فصل زمستان و تدبیر امور و مصالحی کہ در ماہ مرداد و روز مرداد واقع می شود بدو تعلق دارد و نام ماہ پنجم است از سال شمسی و آن بودن آفتابست در برج اسد کہ خانہ اوست و نام روز ہفتم از ہر ماہ شمسی و بعضی روز ششم ہم گفتہ اند و فارسیان بنا بر قاعدہ کلی این روز را عید کنند و جشن سازند و این جشن را جشن نیلوفر خوانند۔ درین روز ہر کہ حاجتی از پادشاہ خواستی البتہ روا شدی (انتہی) بخیال ما فارسیان ماہ مرداد را بنام فرشتہ موکل آن ماہ موسوم کردہ باشند و بزیادت الف وصلی ورا ولش امرداد کردند۔ حالا و روفترد کن این ہمی ماہ است از سال فصلی کہ آغازش از ماہ آذر می شود و امرداد سی و یک روزہ باشد (اردو) امرداد۔ سال شمسی کا پانچواں مہینا اور دفاتر دکن میں سال فصلی کا نواں مہینا۔ جو کتیس دن کا ہے۔

امرکردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم کردن است (عرفی سہ) نبود ہستی

چو امر سکون و سیر کنی ÷ ز مانہ فاصلہ یا بدمیان ستی

و نور ÷ (اردو) حکم کرنا۔

امرمدامی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ این ہان

فعل امر است کہ تعریفش بر آمر گذشت (اردو) دیکھو امر۔

امرمعروف | اصطلاح۔ بقول بحر الجواہر کردن بکارہای نیکو کہ در شریعت اسلام معروف و شناختہ شدہ باشد۔ چنانکہ صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ موقوف

گوید کہ مرکب توصیفی است وکنایہ باشد بمعنی حکم معروف ضد نہی منکر آنچہ بحر بصورت مصدر بیان کردہ است مقصودش حاصل بالمصدر است	(اردو) امر معروف وہ حکم شرعی ہے جو نیک کاموں کی نسبت ہے۔ جیسے نماز روزے حج زکوٰۃ اور یہ ضد ہے نہی منکر کی۔

(۱) امروت (۱) بقول برہان با تای قرشت بر وزن و معنی امرود یعنی (۲) باشد و آن

(۲) امرود میوہ ایست و ذکر (۲) ہم کردہ۔ صاحب ناصری نسبت (۱) فرماید کہ مبدّل (۲) باشد و فرماید کہ بہ تبدیل میم و نون انرود و انبرود ہم آمدہ و امرت مخفّف امروت و انبر مخفّف امرود باشد۔ معاصرین عجم استعمال (۲) کنند و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر (۲) کردہ صاحب آنندہرود ر الغت فارسی گفتہ و بقول صاحب کنز ترجمہ این ر ترکی آرموود باشد مؤلّف گوید کہ امرت بفتح اوّل و کسر سوم بزبان سنسکرت ہر چیز نوش و شیرین را گویند و میوہ معروف را ہم و امروت بزیادت واو بمعنی میوۂ مذکور آمدہ پس بخیال ما (۱) اصل است و (۲) مبدلش کہ فارسیان تای فوقانی را بدال مہملہ بدل کنند ہمچون تَت و تو و امین صورت (۱) لغت سنسکرت باشد کہ در فارسی مستعمل شد و (۲) مبدّل و مفرّس (اردو) امرود۔ مذکر۔ دیکھو اربو۔

امروز بقول بہار رودر ستہ معروف فرماید کہ بمعنی این زمان آرند مؤلّف عرض کند کہ مبدّل این روز است کہ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کجبین و کجیم رما اشارہ این بر آم کردہ ام (شانی تکلو سے) امروز کسی نیست کہ در میکدہ عشق ؛ با شانی خون جگر آشام برآید (اردو) آج - بقول امیر - موجودہ دن (رشک سے) قوت فردا کا رنج کیوں کھائیں ؛ آج

جس نے دیا ہے کل دے گا ؎

امروز داری بخور غم فردا مخور (مثل) صاحبان خزینہ دامثال فارسی ذکر این کردہ اند واز محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بہ بیان توکل زنند کہ متوکلین غم فردا نخورند (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو کھالو کل کا خدا مالک" "کل کی فکر آج نکر" یہ متوکلین کی کہاوتین ہین۔

امروز را فردائی در پیش است (مثل) صاحبان خزینہ دامثال فارسی ذکر این کردہ اند واز محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را برای تسکین کسی زنند کہ بحالت خواری وفلاکت وتکلیف باشد ونیز در بیان نیرنگی دوران مرادف "ہمیدانیم کہ فردا چہ می زاید" (اردو) دکن مین کہتے ہین "آج تو گزری کل دیکھو کیا ہوتا ہے" یعنی زمانے کی نیرنگی سے ہر وقت رنگ بدلتا رہتا ہے۔

(۱) امروز فردا (اصطلاح ۱) (۲) امروز بفردا کردن بمعنی ہمہ روزہا یا قرب زمان وزود باشد چنانکہ ظہوری گوید (سے) دکان مدعی امروز بفردا تختہ خواہد شد ؎ ببازار وفائی مایہ رسوا زود می گردد ؎ (ولہ سے) زود می افتد زبان از کار وحشت غالبست ؎ ہان ظہوری حال خود امروز فردا عرض کن ؎ صاحب بحر وبہار ذکر (۲) کردہ گوید کہ بمعنی دفع الوقت وتعلل نمودن (صائب سے) لبش امروز فردا می کند در بوسہ دادن ہا ؎ نمیداند زخط چون دشمنی کم فرصتی دارد ؎ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) آجکل۔ آجکل مین۔ آج ہی کل مین۔ امروز فردا مین۔ بقول امیر جلد اور بہت جلد (ناسخ سے) گر ہی ہین ترے ابرو کے اشارے قاتل ؎ آجکل چلتی ہے تلوار گھر گھر مین ؎ (ظفر سے) جو ہنٹیں رہے اب سکے ہی

تو محفل سے ؛ ہماری ہوتی ہے موقوف آجکل
مین نشست ؛ (رند ســـ۵) ڈالتا ہون کسی
جلاد کے پالے مجھکو ؛ آجہی کل مین لگاتا ہون
ٹھکانا تیرا ؛ (فقرہ امیر) امروز فردا مین تمام
ہو جائیگی ؛ (۲) آجکل کرنا یا کرتے رہنا - امروز
فردا کرنا بقول امیر حیلہ حوالہ کرنا (نگہت ســـ۵)
واسے قسمت جنپہ ہم مرتے رہے ؛ آجکل آرزی
لے کرتے رہے ؛ (فقرہ امیر) ان سے کتاب
ملنا مشکل ہے امروز فردا کیا کرتے ہین۔"

(۱) امروزی | صاحب آنند بحوالۂ
(۲) امروزینہ | فرہنگ فرنگ ذکر (۱)
و (۲) کردہ فرماید کہ منسوب بہ امروز است
بہار ذکر (۲) کردہ مؤلف گوید کہ بمعنی صرف
امروز باشد (امیر خسرو ســـ۵۲) از ان مہ نیست
امروزینہ این جور ؛ کہ دل بر دوستان دیرینہ
دارد ؛ حیف است کہ شد (۱) پیش نشد - و
معاصرین عجم از ہر دو ساکت (اردو) (۱) و
(۲) صرف آج - آج ہی - جیسے "نہ صرف
آج انہون نے ایسا کیا ہے - بلکہ وہ ہمیشہ ایسا
ہی کرتے ہین"

امر و نہی | استعمال بمعنی حکم امور جائز و ممانعت
امور نا جائز است (انوری ســـ۵) کار بند و منجز و
منقاد ؛ امر و نہی ترا قضا و قدر ؛ (اردو)
امر و نہی - اردو مین کہ سکتے ہین - یعنی احکام
جائز کے کرنے کا حکم اور امور نا جائز کی
ممانعت ۔

امساک | بقول بہار بمعنی وا ایستادن و نگاہداشتن و چنگ در زدن و باز داشتن مؤلف
گوید کہ بالکسر لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این (۱) بمعنی
کشیدگی و (۲) بمعنی بخل و (۳) بمعنی دریغ کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب
سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ســـ۵) بہ صرفہ صرف کن ای دل حیات در ہجران ؛ امید

وصل ہمانست اندک امساکی ؛ سند معنی دوم وسوم بر امساک کردن می آید (اردو) امساک بقول امیر - عربی - مذکر (۱) رکاؤ (امیر ؎) کردن جیب ضبط روئے کو مکدر دل نہو کیونکر ؛ کہ طائر لوٹتے ہین خاک پر امساک باران مین ؛ (۲) بمعنی کنجوسی - خست (ناسخ ؎) زاہدا ہے فرق جتنا جود اور امساک مین ؛ جان اوتنا ہی تفاوت زہر اور تریاک مین (۳) دریغ - مذکر -

امساک بودن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی کشیدگی بودن است (خسرو ؎) ابر را گفتم کہ چندین دور امساکت چہ بود ؛ گفت کز بہر رکاب شہ بدم در انتظار ؛ (اردو) امساک رہنا -

امساک پذیرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی کشیدگی قبول کردن است (ابو الفرج رونی ؎) سایۂ چتر تو شگفت کہ چون خرمن مہ ز زیر چتر تو امساک پذیر ذرہ ہوا ؛ (اردو) کشیدہ رہنا - رکا رہنا -

امساک داشتن | استعمال - از بخل واقف بودن - صاحب آصفی ذکر این کردہ (حزین اصفہانی ؎) ساقی کف فیاض تو امساک ندانند ؛ مگذر ز من تشنہ جگر گرم خدا را ؛ (اردو) امساک جاننا - امساک سے واقف ہونا جیسے "اونکا دست کرم امساک جانتا ہی نہین"۔

امساک کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی دریغ کردن است و بہ معنی مجازی باز داشتن باشد (واہب صفاہانی ؎) سر چہ باشد کہ من از تیغ تو امساک کنم ؛ ترسم آنرا گرہ خاطر فتراک کنم ؛ و (۲) بمعنی بخل کردن (ظہوری ؎) دیدہ در گریہ می کند اسراف ؛ گر تو در خندہ می کنی امساک ؛ (اردو) (۱) دریغ کرنا (۲) امساک کرنا - بخل کرنا -

امسال بالکسر بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی این سال مؤلف گوید کہ لغت فارسی است از قبیل امروز کہ گذشت مبدل اِنسال و انسال مخفف این سال کہ تبدیل نون با میم در فارسی آمدہ ہمچون انجبین و کجبیم - ما اشارہ این بر کلمہ آم کردہ ایم (انوری ؎)

گشتہ بر امروزت از وی ملکت افزون ؛ باد چون امروز و دی امسال و پارت ؛ (اردو) -

امسال - بقول امیر فارسی - مذکر اسی برس (صبا ؎) دشت وحشت کا علاقہ مجھے امسال ہوا ؛ داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا ؛

(۱) امشاسپند (۱) بقول برہان و جہانگیری و سروری و سراج با شین معجمہ و سین بی نقطہ و با

(۲) امشاسفند فارسی بر وزن سیلاب کند - فرشتہ و ملک را گویند و (۲) مراد فش صاحب ناصری فرماید کہ امہوسپند و امہوسفند کہ می آید آن ہم مرادف این است کہ آنرا سروش ہم گویند (بہرام پارسی یزدانی ؎) ز امشاسپند آنکہ برگزیدہ ترشہ نزدیک یزدان پسندیدہ ترشہ مؤلف گوید کہ بہ تحقیق ما اصل این (مہ اسفند) بود بکسر اول کہ مہ بالکسر بزرگ را گویند و اسفند در زند و پازند قدرت حق و روشنی را بقول خان آرزو در سراج) نام فرشتہ موکل بر نار پس (مہ اسفند) بزرگ فرشتہ موکل بر نار و مجازاً مطلق فرشتہ باشد - فارسیان بقاعدۂ خود الف وصلی در اول این آوردند (امہ اسفند) شد و بقاعدۂ خود الف دوم را بواو بدل کردند ہمچون تاغ و توغ (امہوسفند) قرار یافت کہ بہ ہمین معنی می آید کہ تبدیل فا بہ بای فارسی ہم قاعدۂ فرس است چنانکہ سفید و سپید پس (امہوسفند) و (امہوسپند) ہر دو صحیح باشد و اصل (امشاسپند) ہم (مہ اسفند) باشد کہ الف وصلی در اول این آمد و ہای ہوز بہ شین معجمہ بدل شد

چنانکه پاہنگ و پاشنگ (امتاسفند) مبدلش که ذکر تبدیل بای عربی و فا بالا گذشت ہمین است حقیقت این لغات سترادفه (اردو) فرشتہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ خدای تعالیٰ کا نورانی قاصد۔ ملک۔ ہاتف (ناسخ ؎) پر پروانہ ہے کیا شمع رخ جانان پہ اگر فرشتہ بھی ادہر آئے تو شہپر جل جاسے ؎

امشب | بقول بہار مشترک است در معنی شب گذشتہ و شب آیندہ۔ (امیر خسرو ؎) خبرم شد است امشب بر یار خواہی آمد ؎ سر من فدای راہی کہ سوار خواہی آمد ؎ (سعدی ؎) امشب مگر بوقت نمی خواند این خروس ؎ عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس ؎ موئلف عرض کند کہ از قبیل امروز و امسال است کہ گذشت کہ اصل این اَشَب بود و اشب مخفف این شب۔ نون بمیم بدل شد چنانکہ کمین و کمیم۔ ما اشارہ این بر کلمہ اَم کردہ ایم و انچہ بہار اشتراک این در شب گذشتہ و آیندہ بیان کند محل غور است از قرینہ کلام واضح می شود کہ در کلام خسرو فعل مستقبل برای شب آیندہ آمدہ و از کلام سعدی شب موجودہ و حال۔ اما شب گذشتہ را امشب نمی گویند چنانکہ بہار خیال کردہ ما در کلام عرفی و ظہوری ہم سند این یافتہ ایم و از ان ہم شب گذشتہ ظاہر نمی شود بلکہ معلوم میشود کہ کلام شاعر در شبی واقع شدہ کہ ذکرش بمیان آمدہ (عرفی ؎) عرفی ببین فسردگی کشت ماہتاب ؎ امشب کہ در بغل بنہادیم شیشہ را ؎ (ظہوری ؎) رہ احوال ما گویا منقی می زند امشب ؎ کہ طور دیگر افغان از نہاد چنگ می روید ؎ (اردو) آج کی رات۔ اس رات۔ مونث۔

امشب ہمہ شب چیچہ زدی حلوا کو (مثل)	صاحب احسن ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت

معاصرین عجم گویند "پچه پچه زدی حلوا کو"
وصاحب احسن الالفاظ (امشب همه شب) زیاد
کرده وتکرار پچه زدی را حذف فرموده معلوم میشود
که در کلام استادی همچنین دیده باشد حیف است
که ذکرش نه کرد. باقی حال فارسیان این را
بجز کسی زنند که در کاری مصروف و منهمک

باشد و نتیجه آن هیچ نه بر آید (اردو) دکن
مین کہتے ہین "ہنڈیا مین ڈوئی سے چلے چکنے
کو کچھ نہ ملے تو مزا کیا" یہ کہاوت اوس مقام
پہ استعمال کی جاتی ہے جب کسی شخص کو کامون
مین رات دن مصروف پائین اور ان کامو نکا
کچھ نتیجہ ظاہر نہو۔

امضا بقول بهار علامتی است که بر پشت خط و قباله نویسند و معنی لغوی آن گذرانیدن باشد
مؤلف گوید که لغت عرب است بکسر اول و بقول منتخب بمعنی گذرانیدن و روان کردن
فارسیان قدیم بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اجرا استعمال کرده اند و برای معنی مصدری با مصادر
فرس مرکب سازند و نیز علامتی یا دستخطی را امضا نام است که هر حاکم بر پشت تحریری بحکم اجرای
آن ثبت کند و معاصرین عجم این را بمعنی مهر و دستخط کردن آورده اند نتیجه آن هم همان صاحبان
رہنما و بول چال بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده اند (اردو) اجرا۔ مہر و دستخط
کرنا۔ یا وہ علامت یا دستخط جو حاکم کسی تحریر کی پشت پر حکم اجرا ثبت کرے۔

امضا دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده که بمعنی اشاره یا علامت حکم اجرا کردن
و نوشتن باشد (شانی مشهدی سـ) گر ز دیوان
قضا حکم نجاتی آیدم ٭ نیست مجرا گر نه بر طبعش دهد

امضای من ٭ مقصود شاعر اینست که اگر از دیوان
قضا حکم نجات من آید آن را جاری و نافذ شده
قیاس نباید کرد تا آنکه بر طبعش امضای من نباشد
مخفی مباد که مجرا بالضم بمعنی روان کرده شده و

اصطلاح دفاتر فارس جاری کردہ شدہ وطبع معنی مہر نہادن بر نامہ وکنایہ از جاری کردنش کہ بمعنی اجرا است و امضا بمعنی مہر و دستخط کردن ونیز بمعنی علامتی است کہ بر پشت کاغذ برای جاری کردنش نویسند (اردو) کسی تحریر کی اجرائی کے لئے حکم کرنا یا اشارہ کرنا۔

امضا ساختن | استعمال- صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی جاری ونافذ کردن است (نظیری نیشاپوری ؎) از فتوت کردہ جرم دشمن غدار عفو ؛ گرچہ غدر باطنی را دشمن امضا ساختہ ؛ (اردو) جاری اور نافذ کرنا۔

امعاسین | بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وعین بی نقطہ بالف کشیدہ وسین بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ وبنون زدہ بلغت رومی آب غورہ را گویند وبعربی ماء الحصرم ماذکر آب غورہ در ممدودہ کردہ ایم صاحب محیط بر امعاسین فرماید کہ آب غورہ انگور یاشد (اردو) دیکھو آب غورہ۔

امغیلان | بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وفتح غین نقطہ دار وسکون تحتانی ولام بالف کشیدہ وبنون زدہ نام درختی است معروف ومشہور بمغیلان گویند حضض مکی را از برگ آن میسازند وآنرا بعربی شوکۃ المصریہ خوانند وبتشدید ثانی ہم بنظر آمدہ- صاحب محیط بر مغیلان فرماید کہ اسم فارسی است وماء رغولان ہم وبعربی ام غیلان واغلب کہ مغیلان مفرس باشد از ام غیلان وعوام عرب آنرا طلح واہل بادیہ سمر وبسریانی قفنیا نامند وبسبب بودن صمغ آن سرخ مثل رنگ خون جالینوس آنرا شجرۂ حائضہ نامیدہ وبہندی ببول وکیکر نام است وآن درختی است خاردار وبنبت آن اکثر صحراہا ودامن ہای کوہ ودو قسم میباشد

بالجملہ جمیع اجزای این سرد و خشک در دوم و بقول بعضی گرم در دوم قابض و مجفف ۔ نافع
ثوران خون و مانع خون و اقسام سیلان مواد فرسنۂ بدن از ہرجا کہ باشد و منافع بسیار دارد
مؤلف گوید کہ عجبی نیست کہ فارسیان مغیلان را بزیادت الف وصلی در اولش امغیلان
کردہ باشند یا امّ غیلان را بحذف تشدید استعمال کردہ باشند ولیکن درین صورت ضرور
بود کہ میم مکسور باشد قیاس اوّل غالب است وجا دارد کہ از امّ غیلان الف اول را
حذف کردہ بتصرّف حرکت میم یعنی بتبدیل کسرۂ میم بضمّہ مغیلان بطور مفرّس کردند و
پس ازان الف وصلی در اولش آوردہ امغیلان ساختند و ہمین است خیال صاحب محیط
(اردو) ببول ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مذکّر ۔ ایک خاردار درخت جسے ہندی مین کیکر
اور فارسی مین مغیلان کہتے ہین ۔ اسکی چھال سے چمڑا رنگتے اور شراب کا خمیر اٹھاتی ہین ۔

امکان بقول بہار بمعنی دست دادن و جائز و ممکن شدن فرماید کہ بالفظ داشتن مستعمل
مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و بقول منتخب بمعنی دست دادن فارسیان
استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بمقدرت کنند و برای معنی مصدری بامصادر فارسی
مرکّب سازند (صائب سہ) ہیچ لب زیر فلک بی نالۂ جانکاہ نیست ۔ تا وجود عالم امکان
بغیر از آہ نیست ۔ (انوری سہ) سلطان داد و دین کہ زتمکین قدر دست ۔ در حل و عقد قدرت و
امکان روزگار ۔ (اردو) امکان ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ مجال ۔ طاقت ۔ مقدور ۔ مقدرت
(رند سہ) امکان کیا جو الفت گیسو و رخ چھٹے ۔ دیدے جو کوئی حاصل چین و عرب مجھے
(فقرہ امیر) میرے امکان مین ہوتا تو آج موتیون سے منھ بھر دیتا ۔

امکان بودن | استعمال یعنی ممکن بودن | این کرده بمعنی ممکن بودن است (عرفی ع) حد

است چنانکه ظهوری گوید (ع) امکان نزولش | از زبان دیگرست ؛ زمین این گفتگو امکان ندارد ؛ (انوری)

سبا و برکس ؛ الا که ترا اختیار باشد ؛ (اردو) ممکن | نه منتقم ز آنکه امکان ندارد ؛ چو خلق عدم علت استقامت

امکان داشتن | استعمال - صاحب آصفی نے | (اردو) ممکن ہونا۔

امکه | بقول صاحب شمس لغت فارسی است بفتح میم و سیوم نابینای مادرزاد و آنکه جای چشم ندارد - دیگر کسی از محققین با او نیست و نه سند استعمال پیش شد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اعمی فطری۔

املا | بقول بہار بمعنی فروگذاشتن و مہلت دادن و از یاد چیزی نوشتن و پر گردانیدن ظرف

که بالفظ کردن مستعمل مؤلف گوید که لغت عرب است به کسر اول و فارسیان ایرانی بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تحریر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید (اردو)

املا - بقول امیر - (عربی) مذکر - رسم الخط کے موافق لکھنا - جیسے (فقرہ امیر) مرزا صاحب کا املا تک درست نہیں ہے ؛ آپ فرماتے ہیں کہ رشک نے مونث ہی کہا ہے (ع) نامہ جانان ہے یا لکھا مری تقدیر کا ؛ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ؛ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فقرۂ امیر میں املا بہ معنی تحریر مستعمل ہے لیکن وہ مخصوص ہے رسم الخط کی مطابقت کے ساتھ اور فارسیوں نے مطلقاً بمعنی تحریر اسکا استعمال کیا ہے۔

املاق | بقول برہان و جامع بکسر اول و سکون ثانی و لام بالف کشیدہ و بقاف زدہ نام ولائیتست از ترکستان - صاحب سروری این را به لام دوم و میم سوم آوردہ - صاحب

مؤید بذیل لغات عربی نوشته فرماید که صاحب شرفنامه این را ترکی گفته مؤلف گوید که محققین ترکی زبان ازین ساکت اند وجا داردکه نام اصلی این ولایت بدلام دوم و میم سوم باشد چنانکه قول صاحب سروری است و آلماق لغت ترکی است بمعنی احاطه (کذا فی الکنز) پس فارسیان بکثرت استعمال تقدیم و تاخیر یک حرف کرده باشند که مقلوب بعض در زبان فارسی آمده همچون استخر و استرخ و آفراز و افراز و آفلده و آلغده ولیکن محققین ترکی آلماق را هم نام ولایتی نه نوشته اند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) اطاق ترکستان کی ایک ولایت کا نام ہے۔

املاکردن / **املا نمودن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی نوشتن است مطلقاً (صائب سـ۵) ز دل مجموعه هر روز املا میتوان کردن ؛ ازین یک قطره خون صد نامه انشا می توان کردن ؛ (ہاتفی جامی سـ۵) بفرمود تا بر نقیض نخست ؛ یکی نامه املا نمودند چست ؛ (اردو) لکھنا۔ تحریر کرنا۔

امله بقول صاحب شمس لغت عربی و فارسی است بالفتح نام میوه ایست که بہندش آنولہ گویند۔ صاحب ضمیمۂ برہان گوید که ہمان آمله که در ممدوده گذشت و صاحب مؤید فرماید که املیه بزیادت تحتانی بعد میم فارسی آمله باشد مؤلف عرض کند که ما تعریف این در ممدوده کرده ایم ممدوده و مقصوره چیزی نیست که نتیجۂ لب ولہجۂ مقامیست اصل این آملا بالف ممدوده و الف مقصوره در آخر لغت سنسکرت است که بقول صاحب ساطع چیزی است که آن را مقدور بمقدرت در فارسی آمله گویند و ہم او گوید که آمل بالفتح در سنسکرت ترش حامض را گویند اصل چین و عرب مجہول لغت سنسکرت آملا را به تبدیل الف با ہای ہوز آمله کرده اند همچون ... تیاء

بمقصورہ مرکب باشد از لغت سنسکرت آمل وہاے نسبت و نام ثمر معروف قرار یافتہ کہ ترش حامض است (اردو) دیکھو آملہ۔

امّ ملدم اصطلاح۔ بقول بحر بکسر میم دوم و سکون لام و فتح دال کنیت تپ دائمی کہ مادر مرگ است مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است از ہر دو لغت عربی یعنی اُم بضم اول و تشدید میم بمعنی اصل و مادر گذشت و مَلدم بقول منتخب بالکسر بمعنی مرد فربہ و سنگ کہ بدان خستہ خرما کوبند جہت علف ستور پس معنی لفظی این اصل یا مادر سنگے است کہ بدان گزند رسد و کنایہ از تپ دائمی کہ انسان را بمرگ رساند نمیدانیم کہ صاحب بحر این را بمعنی مادر مرگ چگونہ گرفت کہ ملدم بمعنی مرگ نیامدہ در محاورۂ عرب ہم این اصطلاح بہمین معنی مستعمل است و فارسیان ہم استعمال این کنند (اردو) دائمی تپ مؤنث۔

امن بقول بہار بی ہراس شدن فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی ایمن و بی ہراس استعمال کنند مؤلف گوید کہ لغت عربست بالفتح۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ بی ہراسی و ایمنی و اطمینان باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (انوری ؎) ہمش بحیطۂ امن اندرون وحوش و طیور ٭ ہمش بسایۂ احسان درون رجال و نساء ٭ (ولہ ؎) مرغ در سایۂ امن تو ہر دگر دہوا ٭ وحش از نعمت فضل تو چرد گرد کنام ٭ آنچہ بہار استعمال این بمعنی ایمن و او رفا ستوتہ سندش از کلام صائب است و ہم او گوید کہ امن ترجمۂ ایمن ترمستعمل است (ولہ) کہ بقول نہ کشی صائب ازین بیخبران ٭ گوشۂ امن تر از خلوت خاموشی نیست (ولہ) نام ولاتیست از ترکت گدلان امن نیستم ٭ چون پستہ در لباس بود نوشخند ما ٭ مؤلف گوید

املاق

که در کلام اول صائب امن بمعنی بی ہراسی است موافق قیاس یعنی گوشۂ امن (مرکب اضافی) بمعنی گوشۂ بی ہراسی واطمینان مستعمل و در کلام دوش ہم آمن بمعنی بی ہراسی و اطمینان آمده واضح باد که در کلام صائب تر بمعنی به ولطیف است پس در معنی شعر ضرورت ندارد که امن را بمعنی این گیریم البته در مرکبات آمن که در ملحقات آید آمن بودن وشدن را فارسیان بمعنی این بودن وشدن آورده اند وصراحت معنی آن ہمدر انجا کنیم که فارسیان مصدر را بمعنی مفعول استعمال کنند چنانکه خلق را بمعنی مخلوق گیرند۔ خان آرزو در سراج فرماید که (۲) آمن و آمنه بمعنی تودۂ ہیزم و پشته و امثال آن و من مخفف آمده و از ہمین مرکب است خرمن بمعنی تودۂ بزرگ و بمده نیز (انتہیٰ) مؤلف عرض کند که آمن و آمنه در ممدوده گذشته است و سند استعمالش ہم ہمدر انجا مذکور ولیکن استعمالش به مقصوره از نظر ما گذشت حیف است که خان آرزو سند استعمال این پیش نکرد۔ بای حال آمن و آمنه باشد یا امن و امنه در ہر دو الف وصلی است واصل این بہ معنی من باشد که بمعنی تودۂ ہر چیز بکارش می آید و خرمن مرکب از ہمین است و شک نیست که ہاے ہوز در آخر آمنه و آمنه زائد است یا براے نسبت۔ دیگر ہیچ (اردو) (۱) امن بقول امیر (عربی) مذکر۔ بمعنی پناہ حفاظت (آتش ۵) امن مین رکھتی ہی جو رچرخ سے وارفتگی ؛ منزل ہی سنسان مین اندیشہ نہین سیلاب کو ؛ آپ ہی نے امن چین۔ امن وامان بمعنی آرام واطمینان کہا ہی۔ (۲) دیکھو آمن اور آمنه۔

امن آباد	اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی جاے	امن است یعنی آبادی امن دارنده اسم فاعل

ترکیبی (اردو) امن اور اطمینان کی جگہ کو امن آباد کہہ سکتے ہیں۔

امن بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن بودن است بہار اشارہ بمعنی برلفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ این از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمۂ در را محذوف گیریم (نجات اصفہانی سہ) از گوشمال برق حوادث مباش امن ؛ خود را چو موم مہر بہمیان زر مبند ؛ (اردو) مطمئن ہونا۔ مطمئن ہونا امیر نے لفظ ایمن پر ایمن ہونے کی سند دی ہے (ناسخ سہ) دل میں ایمن ہو نہ خونخوار جو دشمن ہے ضعیف ؛ مورچہ دیکھو تو کھا جاتا ہے کیا تلوار کو ؛

امن خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی طلب امن کردن است (سلمان ساوجی سہ) امن از جہان مخواہ کہ میر اجل درو ؛ ہرگز نداده است کسی را بجان امان ؛ (اردو) امن چاہنا۔ امن طلب کرنا

امن داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی محفوظ و مطمئن بودن است (حزین سہ) بی بادہ شہر ہستی امن و امان ندارد ؛ بغداد خط جامم دار السلام گردان ؛ (اردو) محفوظ ہونا۔ امن میں رہنا۔ اطمینان رکھنا۔

امن شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی ایمن شدن است بہار اشارہ این برلفظ امن کردہ مؤلف عرض کند کہ از قبیل خلق است کہ بمعنی مخلوق مستعمل و جا دارد کہ کلمہ در محذوف گیریم (صائب سہ) ذوق حیرانی بداغ چشم خون پالا رسید ؛ سینہ خم امن شد از جوش چون صہبا نشست ؛ جا دارد کہ در مصرع دوم امن را مجازاً بمعنی مقام امن گیریم (اردو) ایمن ہونا۔ بیفکر ہونا مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ دیکھو امن بودن جسپیر

امین ہونا کی سند ہے۔

امن شستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی از دست دادن امن واختیار کردن خطرہ و در خطر افتادن است (خسرو ؎) ایمنی است از آنکو نہ جبت ؛ کامن خود از آمنہ خود نشست (اردو) بے امن ہونا۔ خطرے مین پڑنا۔

امن کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امن دادن ومطمئن ومحفوظ کردن است (صائب ؎) می کند کار حرز نفس چو گردید مطیع ؛ دزد چون شحنہ شود امن کند عالم را (ظہوری ؎) دور از بزم امن ظہوری بجام کرد ؛ خونابہ کہ از دم تیغ خطر چکید ؛ (اردو) امن عطا کرنا۔ محفوظ ومطمئن کرنا۔ پناہ دینا۔

امن وامان استعمال۔ ہر دو لغت عربیست مرادف یکدیگر فارسیان بمعنی اطمینان وبیخوفی استعمال کنند سند این بر امن داشتن گذشت (انوری ؎) زان پس کہ قضا شکل دگر کرد جہان را ؛ وز خاک برون بر د قدر امن وامان را (اردو) امن وامان بقول امیر۔ مذکر۔ حفظ وامان۔ حفاظت بچاو۔ اطمینان وآرام (منیر ؎) یہ اسکے عہد مین امن وامان حاصل ہی دنیا کو ؛ کہ آتی ہے نظر جمعیت دلکی فراوانی ؛ (نثر) شہر مین امن وامان ہے۔

امنہ بقول برہان وجامع بفتح اول وثانی دفون۔ پشتۂ ہیزم را گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ ودر بعد ودہ ہم گذشت واین ہمانست کہ حقیقت این بضمن لفظ آمن برمعنی دوم مذکور شد (اردو) دیکھو آمنہ اور آمن کے دوسرے معنی۔

امن یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حاصل کردن اطمینان وپناہ

باشد (طالب آملی سہ) جگر از کاوش آن	خانۂ زنبور نیافت ❊ (اردو) امن
غمزہ پناہی می جست ❊ ہیچ جا امن تراز	پانا۔ جیسے "ہم نے وہاں ہر قسم کا امن پایا"

(۱) **امنیّت** بقول صاحب منتخب بالفتح وتشدید یا و تاے مدورہ لغت عربست بمعنی امینی و بالضم وتشدید یا دروغ وآرزو و مراد وکتاب خواندن۔ امانی جمع این۔ صاحب انند ہم ذکر معانی بالا کردہ وصاحب غیاث ہم این را آوردہ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر آنست فرماید کہ مصدر عربیت وفارسیان یاے تحتانی مشدّد و تاے مصدری بآن الحاق کردہ امنیّت ساختند چنانکہ در عربی یاے مشدد و تاے تانیث براے معنی مصدری در آخر صفات آید ہمچون قابلیّت ومقبولیّت وفی الحقیقت امنیّت درکلام عرب نیامدہ وفرقست کہ میر عبدالرشید تتوی در منتخب اللغات بر معنی امینی غور نکردہ بر شہرت اکتفا کرد کہ در قاموس وامثال آن این لغت یافتہ نمیشود **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند وصاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (ظہوری سہ) ظہوری این سخن باور ندارد ❊ کہ در ملک خطر امنیّتی ہست ❊ و با مصدر دادن ---------

(۲) **امنیت دادن** ہم بمعنی امن دادن مستعمل (نظیری نیشاپوری سہ) ظہور حسن تو امنیّتی بدوران داد ❊ کہ پادشہ ز رعیّت نمی ستاند باج ❊ (اردو) (۱) دیکھو امن (۲) امن دینا۔ اطمینان دلانا۔ بی خوف کر دینا۔ مطمئن کر دینا۔

امور بالضم اول و دوم لغت عرب است جمع امر۔ صاحب منتخب بر امر گوید کہ بالفتح کار و واقعہ و حادثہ و امور جمع آن و بمعنی فرمودن و فرمان و اوامر جمع آن۔ **مؤلف** گوید کہ

فارسیان استعمال این بمعنی کارہا کنند و با لغات فرس مرکّب ہم سازند کہ در ملحقات آید۔
(انوری ؎) تا ہست علوم را مبادی ٭ تا ہست امور را عواقب ٭ حکم تو ہمیشہ باد باقی ٭ عزم تو ہمیشہ باد ثاقب ٭ (ولہ ؎) آنکہ عدلش در انتظام امور ٭ شکل پروین دہد بہفت اورنگ ٭ (اردو) امور بقول امیر۔ امر کی جمع (نواب میرزا شوق ؎) آگے تو یہہ نہ تھا ترا دستور ٭ کس سے سیکھے ہین اسطرح کے امور ٭

امور خارجہ استعمال۔ مرکّب توصیفی بقول صاحب بول چال و رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی کاروبار متعلقۂ سلطنت ہاے غیر (اردو) غیر ممالک کے کاروبار۔ مذکّر۔

امور دیدہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی کار آزمودہ مؤلف گوید کہ از قبیل جہان دیدہ باشد حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) کاروبار سے واقف

امور کلّی اصطلاح۔ مرکّب توصیفی۔ بقول صاحب بحر آنکہ موجود باشد در عقل و معدوم باشد در خارج یعنی در خارج ذاتی نباشد کہ او را حیات و علم نام نہادہ شود (اردو) امور کلّی وہ ہین جو عقل مین موجود ہون اور خارج مین معدوم جیسے حیات اور علم۔

اموس بقول برہان و جامع و انند بفتح اول و ضمّ ثانی و سکون واو و سین بے نقطہ تخمی باشد کہ بر روی نان پاشند و آنرا نانخواہ نیز گویند۔ باہمزۂ ممدودہ ہم بنظر آمدہ۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ این اسم جامد فارسی زبان است۔ مؤلف گوید کہ این ہمانست کہ تعریف کاملش بر آلمنا گذشت (اردو) اجوائن۔ مؤنث۔ دیکھو۔ آلسانہ۔

اموسنی بفتح اول وسکون ثانی وکسر واو وسین بے نقطہ ساکن ونون بہ تحتانی رسیدہ دوزن را گویند کہ یک شوہر داشتہ باشند ہر یک مر دیگری را اموسنی بود۔ صاحب جامع گوید کہ این را وسنی وہوو ہم گویند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در ممدودہ گذشت بہ معنی انباغ۔ صاحب انند صراحت فرماید کہ لغت فارسی است ومحققین ترکی وسنسکرت وعربی ازین ساکت اند بخیال ما وسنی کہ بہمین معنی می آید مخفف این باشد وجا دارد کہ اصل این موسنی باشد کہ وضع شد از لغت سنسکرت یعنی موستا کہ بقول صاحب ساطع بمعنی غصب کردن وبزور گرفتن آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان الف آخرش را بطریق امالہ بدل کردند بہ تحتانی ونام نہادند برای انباغ کہ غصب باہمی شان معروف است وپس ازان الف وصلی در اول این آوردہ اموسنی کردند واعراب موجودہ نتیجۂ استعمال است کہ با اصلیت ہیچ تعلق ندارد واللہ اعلم (اردو) دیکھو آموسنی۔

اُمّہات بقول صاحب انند بضم اول ومیم مشدّد مفتوح لغت عربیست بمعنی مادران جمع اُمّہۃ واین لغتی است در اُمّ کہ بمعنی مادر گذشت واستعمال اُمّہات در انسانست۔ صاحب صراح ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بترکیب کنند کہ در ملحقات آید (اردو) ماں کی جمع۔ مائیں۔ مونث۔

اُمّہات اسما اصطلاح۔ بقول صاحب بحر وبہار وانند اسمای اربعۂ الٰہی کہ اول وآخر وظاہر وباطن است۔ مؤلف گوید کہ مرکب است از ہر دو لغات عربی زبان۔ مرکب اضافی۔ معنی لفظی این اصل ومادرہای جمیع اسما باشند وکنایہ از اسمای اربعۂ الٰہی کہ بالا مذکور شد

از محققین عرب صاحبان صراح و محیط المحیط این را ترک کردہ اند و صاحب محیط المحیط بر اتمہات گوید کہ نزد صوفیہ برائے اول و آخر و ظاہر و باطن مستعمل پس جز این نیست کہ فارسیان این اصطلاح را باضافت اتمہات بسوی اسما قرار دادہ اند (اردو) اتمہات اسما۔ کنایہ ہے چار اسمائے الٰہی سے یعنی اول و آخر و ظاہر و باطن۔

اتمہات سفلی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر (۱) عناصر اربعہ و (۲) طبقات زمین۔ بہار بمعنی اول قانع و صاحب انند با صاحب بحر متفق و صاحب محیط المحیط بر (الاتمہات السفلیہ) گوید کہ عناصر اربعہ باشد و بس۔ بخیال ما فارسیان ہمین اصطلاح عربی را ترکیب فارسی قرار دادند و معنی دوم اضافہ کردند و شک نیست کہ این اصطلاح از ہر دو لغت عرب مرکب توصیفی است و معنی حقیقی این اصل یا مادرہائے سفلی و کنایہ باشد از ہر دو معنی کہ بالا مذکور شد (اردو) اتمہات سفلی۔ کنایہ ہے (۱) چار عنصر اور (۲) طبقات زمین سے۔ اور چار عنصر سے مراد۔ آگ۔ پانی مٹی۔ ہوا۔ دیکھو اسطقسات۔

اتمہات علوی اصطلاح۔ بقول صاحب بحر و بہار (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح۔ صاحب انند را با صاحب بحر اتفاق۔ صاحب محیط المحیط بر (الاتمہات العلویہ) گوید کہ عقول و نفوس و ارواح باشد مؤلف گوید کہ فارسیان ہمین اصطلاح عرب را ترکیب توصیفی در فارسی گرفتند کہ مرکب از ہر دو لغت عرب است و معنی اول زیادہ کردند و معنی حقیقی این اصل یا مادرہائے علوی و کنایہ باشد از ہر چہار معنی بالا (اردو) اتمہات علوی۔ سے (۱) علوم (۲) عقول (۳) نفوس (۴) ارواح مراد ہین اور یہہ کنایہ ہے۔ اور چارون مذکر مستعمل ہین۔

امهوسپند | **امهوسفند** بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری و سروری ہمان اشتاسپند کہ گذشت و ماصراحت ماخذاین ہردو ہم ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو اشتاسپند۔

امی بقول بہار بضم و تشدید میم (۱) آنکہ پدرش بمیرد و از تربیت پدر محروم بودہ در کنف مادر یا قابلہ و دایہ پرورش یابد۔ در عرف ناخواندہ و بے سواد **مؤلف** گوید کہ لغت عربست و بقول صاحب منتخب آنکہ خواندن یا نوشتن نتواند یا آنکہ بر خلقت امی باشد کہ کتاب نخواندہ باشد و (۲) لقب خاص نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فارسیان استعمال این کنند و بترکیب فارسی مرکب ہم۔ (نظامی ؏) پس آنگہ قلم بر عطارد شکست ٭ کہ امی نگیرد قلم را بدست ٭ (اردو) امی۔ (۱) بقول امیر (عربی) یاے نسبت کے ساتھہ وہ شخص جس کا باپ بچپن مین مرجائے فقط مان اوسکی پرورش کی متکفل ہو اور وہ اسی وجہ سے علم نہ حاصل کر سکے۔ مجازاً بے لکھا پڑھا آدمی۔ اور (۲) خاص آنحضرت صلی اللہ وسلم کا لقب۔ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کی ولادت سے کچھ روز پہلے انتقال فرمایا اور بچپن ہی مین والدۂ محترمہ بھی راہی ملک بقا ہوئین او آپ عالم علم لدنی ہوئے لکھنا پڑھنا کسی سے سیکھا نہین اس مین حکمت الٰہی یہہ تھی کہ استاد کو آپ پر فضیلت نہو۔ (اسیر ؏) امی لقب و زبان سفینہ ٭ ناخواندہ و صد کتب بسینہ ٭

(۱) امیا | **(۲) امیان** بقول برہان و ناصری و سروری و جامع و جہانگیری (۱) بروزن دریا و (۲) بروزن ہمیان کیسۂ زر باشد و ہم او بر ہمیان صراحت کند کہ کیسۂ باشد طولانی کہ بر کمر بندند و بعربی صرہ خوانند (از سروری ؏) از تمناے خاک آنحضرت ٭ خاک گشتہ ادیم امیا نہا ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ (۱) مخفف (۲) و ہمیان کہ می آید مبدل امیان

کہ الف بہ ہا بدل شود **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این ہم میان است از قبیل ہمدم و ہمراز کہ ہم افادۂ معنی معیّت کند و بدینوجہ کہ این کیسۂ دراز را بر میان بندند این را ہم میان نام کردند بکثرت استعمال یک میم حذف شدہ ہمیان شد وہائے ہوز را بہ الف بدل کردہ امیان کردند چنانکہ انباز و ہمباز و امیان بہ تخفیف نون آمیا شد (اردو) ہمیانی مؤنث۔ دیکھو اپر انداخ۔

امید بقول بہار ترجمۂ رجا و امل است۔ بستہ۔ بلند۔ دراز۔ فربہ۔ مردہ از صفات و زنجیر از تشبیہات اوست (ظہوری ۵) بہ بازوی دل روز غم می برم ؛ کہ زنجیر امّید در ہم درم ؛ صاحب ضمیمۂ برہان ہم این را بمعنی چشم داشتن نوشتہ و مقصودش از حاصل بالمصدر باشد کہ چشمداشت است۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی زبان کہ استعمال این بہ تشدید میم و تخفیف آن ہر دو آمد (ظہوری ۵) امید کہ سرگشتہ چو زلّہ دنہ مائیم ؛ بر بوے میت مست سراغ است دل ما ؛ (ولہ ۵) امید سلسلہ و گردن اسیران است ؛ چنان بہ رگ زجر فراق بگریزند ؛ (انوری ۵) ہلال را کہ بر گردون نسبت ؛ ز تو امّید صد جاہ و جلال است ؛ (ولہ ۵) چرا فروغ نیابد ہوائے سال امید ؛ گر آفتاب ہنر رفت در دو پیکر جود ؛ (اردو) امید بقول امیر (فارسی) مؤنث۔ آس۔ توقع۔ آرزو۔ خواہش۔ (داغ ۵) بے طرح پھیلا ہے ان زلفوں کا جال ؛ اب امید رستگاری اٹھ گئی ؛ (غالب ۵) کوئی امّید بر نہیں آتی ؛ کوئی صورت نظر نہیں آتی ؛

امید آزمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حقیقی امتحان و آزمایش امید	کردنست یعنی دانستن کہ امید چہ چیز است (عرفی ۵) ز عفو و حلم تو دل ہا بغایتی جمعست ؛

کہ معصیت نہ امید آزمودہ است نہ بیم ؎ (اردو) امید کا امتحان کرنا۔ جانچنا۔

امید آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امید را در دل جا دادن و نا امید نبودن است (شرف منیری ؎) چون خود گفتی کہ نا امیدی کفر است ؎ فرمان تو بردم و امید آوردم ؎ (اردو) امید حاصل کرنا امید رکھنا ؎

امید افکندن بچیزی استعمال۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آصفی ذکر (امید بستن) کردہ مؤلف گوید کہ امید خود را وابستہ کردن بچیزی یا بکسی باشد۔ باید کہ این مصدر اصطلاحی (امید افکندن بچیزی و بکسی) قائم کنیم (فرخی سیستانی ؎) چو زیر گشتم و نومید گشتم از ہمہ خلق ؎ امید خویش فکندم بدستگیر چنان ؎ سند پیش شدہ متعلق است بہ (امید فکندن) و معنی ندارد کہ فکندن و افکندن ہر دو یکی است (اردو) امید کو کسی چیز یا شخص سے وابستہ کرنا جیسے میری امید ادن سے وابستہ ہے یا اون کی بارگاہ سے وابستہ ہے۔

امّی دانا بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از حضرت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم (اردو) امی دانا کنایہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

امید باریدن مصدر اصطلاحی بمعنی باریدن امید کہ ادعا شاعرانہ است و کنایہ از ظاہر شدن امید چنانکہ ظہوری گوید (؎) ز اشک نا امیدی گرچہ دریا کردہ ام صحرا را ازان ابر کہ بر امید از آب امید می بارد (اردو) امید برسنا

امید بخش اصطلاح۔ بقول صاحب انند بحوالۂ مظہر العجائب بمعنی بخشندۂ امید و کنایہ از حق سبحانہ تعالی مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است و متعلق بامصدر (امید بخشدن) بمعنی امید پیدا کردن (اردو) امید بخش کنایۃً حق سبحانہ تعالی کو کہہ سکتے ہیں۔ یعنی دل میں امید پیدا کرنے والا۔

امید بر آمدن استعمال صاحب آصفی فرہنگ بہار

ذکراین کردہ کہ بمعنی حاصل شدن امید باشد۔ (سعدی ؎) امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ ٭ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ٭ (اردو) امید برآنا بقول امیر۔ آرزو پوری ہونا مقصود حاصل ہونا (انشا ؎) میری امید برآتی ہے اب انشاء اللہ ٭ کون سی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں نہیں ٭

امید برآوردن استعمال۔ بہ تمنائے دل کامیاب کردن مرادف آرزو برآوردن است کہ در ممدودہ گذشت صاحب آصفی ذکراین کردہ (سعدی ؎) طلبگار خیر است و امیدوار ٭ خدایا امیدیکہ دارد برآر (اردو) امید برلانا آرزو برلانا۔ دیکھو آرزو برآوردن۔

امید برچیدن مصدر اصطلاحی۔ یعنی دور کردن و نداشتن امید باشد (ظہوری ؎) امید خندہ بہ چین از لب خشک ٭ کہ مہر گریہ بچشم تر افتد ٭ (اردو) امید نہ رکھنا۔

امید برخاستن استعمال۔ صاحب آصفی و بہار ذکراین کردہ کہ بمعنی نومید شدن و باقی نبودن امید باشد (فغانی شیرازی ؎) بلبلم در مضیق خارستان ٭ کہ امیدم ز گلستان برخاست (اردو) امید اوٹھ جانا۔ بقول امیر۔ توقع نہ رہنا (ظفر ؎) کر چکے سو بار تیرا امتحان اب تو ہمیں ٭ تجھ سے امید وفا اے بیمروت اوٹھ گئی ٭

امید برداشتن استعمال۔ بمعنی نا امید شدن است صاحب آصفی ذکراین کردہ (فغانی شیرازی ؎) یکبار از وفائے تو برداشتم امید ٭ چون از تو التفات تمامی نداشتم (اردو) امید قطع کرنا توقع نہ رکھنا نا امید ہونا (ظفر ؎) امید زندگانی اپنی آخر قطع کر بیٹھے ٭ ظفر عشق و محبت کی یہی ہم انتہا سمجھے ٭

امید برکندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ مرادف امید برداشتن است (سعدی ؎) من آن روز برکندم از عمر امید ٭ کہ افتادم اندر سیاہی سپید ٭ (اردو) دیکھو امید برداشتن

(۴۳۰) **امید برگرفتن** استعمال - بحث این برامید گرفتن می آید و سند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو امید گرفتن -

(الف) امید بریدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی و بہار ذکر این کرده کہ بمعنی قطع شدن امید و قطع کردن امید ہم مرادف امید برداشتن کہ گذشت (کمال خجندی ؎) کمال از غصہ خود را کشتہ گوئی ؛ امید کشتن از تیغت بریداست ؛ (انوری ؎) مبر امیدش از عطاے بزرگ ؛ اے بزرگ جہان بجرم حقیر ؛ (صائب ؎) امید صائب از ہمہ کس چون بریده شد ؛ شمشیر آه را ز نیام جگر کشید ؛ از ہمین مصدر است ---------

(ب) امید بریده کہ بقول بحر و بہار و وارستہ مرکب توصیفی بمعنی امیدیکہ بنومیدی رسیده (طالب آملی ؎) نومیدی وصال تو حسرت گداز بود ؛ صد جا گره زدیم امید بریده را ؛ (اردو) الف امید ٹوٹنا - امید قطع کرنا (ب) ٹوٹی ہوئی امید - مؤنث

(الف) امید بستن مصدر اصطلاحی - کہ بمعنی امید کردن و امید داشتن است - صاحب آصفی و بہار ذکر این کرده (کمال خجندی ؎) چہ بندم بر آن وعده امید نیز ؛ کز و بہره ام انتظار است و بس ؛ (امیر معزی ؎) خداوندی کہ آرام جہان بود ؛ در و امید بستہ خلق بسیار ؛ مؤلف گوید کہ ---------

(ب) امید بستہ از ہمین مصدر متعلق کہ مرکب توصیفی است بمعنی آرزوئی کہ کرده شده و جائز است کہ بمعنی امیدی گیریم کہ توقع بر آمدنش نبود و سند این بر امید بر آمدن از کلام سعدی گذشت ؛ (اردو) (الف) امید کرنا (ب) کی ہوئی امید - ٹوٹی ہوئی امید

امید بودن استعمال - بمعنی حقیقی است کہ مرادف آرزو بودن است (شریف تبریزی ؎) چو نکرد یار رحمی ز تو اے فغان چہ حاصل ؛ ز تو بود این امیدم کہ اثر کنی نکردی ؛ (اردو) امید ہونا

امید بہتر از خوردن مثل صاحبان خزینہ

واشال فارسی ومحبوب الامثال ذکراین کردہ اند
وازمحل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ فارسیان
دربیان ذوق ولذّت امید این مثل رازنند کہ
لطف امید بہتر از برآمدن اوست (اردو)
دکن مین کہتے ہین؎ آرزو کا مزا چکت سے بہتر؎
یہہ گویا بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

امید چیزی در دل نشستن استعمال
بحث این در (امید نشستن) می آید وسند این
ہم ہمدرانجا (اردو) دیکھو امید نشستن۔

امید دادن استعمال۔ بقول بہار امیدوار
گردانیدن است (سعدی ؎) دلم می دہد
وقت وقت این امید ؎ کہ حق شرم دارد زموی سپید ؎
(سلمان ساوجی ؎) دل ز وصل او نشان پی
نشانی می دہد ؎ جان بدیدارش امید زندگانی میدہد ؎
(اردو) امید دلانا (فقرہ) امیدا کوئی صورت سفر
کی نہ تھی مگر تحصیلدار صاحب نے کچھہ امید دلائی ہے؎

امید داشتن استعمال۔ صاحب آصفی و
بہار ذکراین کردہ کہ مرادف آرزو داشتن است
کہ در ممدودہ گذشت (حافظ ؎) تشنۂ بادیہ را ہم
بزلالی دریاب ؎ بامیدی کہ درین رہ بخدا میداری ؎
(ظہوری ؎) بخطاہا زتو امید عطاہا دارم ؎
تحفۂ عفو توجز جرأت تقصیر نبود ؎ (اردو) امید
رکھنا۔ (برق ؎) اللہ رے کرم یہہ کریمی ہے
دیکھہ برق ؎ امید عفو رکھتے ہین کس قصور پر ؎

امید درجان شکستن مصدر اصطلاحی
بقول بہار کنایہ از بندکردن امید درجان۔
مؤلف گوید کہ این بمعنی حقیقی است وکنایہ باشد
ازنا امید کردن (مجیرالدین بیلقانی ؎) چہ بد
کردم کہ ہمیانم شکستی ؎ امید وصل درجانم شکستی ؎
(اردو) ناامید کرنا۔

امید را پی بریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی ناامید گردانیدن بہار گوید کہ بمعنی نومید
شدن است صاحبان مؤید وہفت ذکر ماضی
مطلق این کردہ اند ومعنیٔ با صاحب بحر متفق

مؤلف گوید که بریدن لازم و متعدی هر دو آمد و معنی بیان کردهٔ بهار هم خلاف قیاس نیست و هر دو معنی ازین مصدر پیدا میشود ولیکن سند استعمال را مشتاق باشیم - مخفی مباد که هرگاه پی کسی ببرند او معذور میشود از رفتار پس امید را از رفتار معذور کردن یا امید از رفتار معذور شدن کنایه است از ناامید گردانیدن و شدن (اردو) ناامید کرنا - ناامید ہونا -

امید را پی کردن مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بحر مرادف (امید را پی بریدن) که گذشت و بهار هم این را بمعنی بیان کردهٔ خودش مرادف آن قرار دهد و صاحبان مؤید و هفت هم ماضی این را ذکر کرده اند و معنی با صاحب بحر متفق صاحب ضمیمهٔ برهان هم با بحر اتفاق دارد - مخفی مباد که پی کردن در محاورهٔ فرس بمعنی پی بریدن آمده (اردو) ناامید کرنا - ناامید ہونا دیکھو امید را پی بریدن -

امید رسیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی واصل شدن امید است و حاصل این امید برآمدن باشد - اکمال اصفهانی (ع) امید آدمی بوصالت نمیرسد ٭ اندیشهٔ خرد بکمالت نمیرسد ٭ مقصود شعر انیست که امید انسان بوصالت راه نیابد یعنی انسان به وصال تو امید خود را حاصل نمی کند (اردو) امید کرسکنا امید برآنا - جیسے " انسان تیرے وصال کی امید نہیں کرسکتا اور اسکی امید تیرے وصال سے حاصل نہیں ہوسکتی "

امید رفتن از دل استعمال - صاحب آصفی ذکر امید رفتن کرده و از سندش مصدر (امید رفتن از دل) حاصل می شود که بمعنی (۱) بیرون شدن امید از دل است مخفی مباد که رفتن درینجا بالفتح باشد (طاهر انجدانی ع) امید وصل نرفت از دل فگار هنوز ٭ نشسته ام بسر راه انتظار هنوز ٭ و بتحقیق ما (۲) بضم رای مهمله دور کردن امید

از دل باشد کہ متعدی معنی اول است (ظہوری

ع) خاکساران تو از دل گرد تمنا رفتہ اند ؛ از

دل پر درد امید مداوا رفتہ اند ؛ (اردو) (۱) امید

دل مین باقی نہ رہنا (۲) دل سے امید نکال دینا۔

(۱۴۰) **امید سفید شدن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ

باشد از بر آمدن امید چنانکہ ظہوری گوید (ع)

مشکل کہ شود سفید امید ؛ از بخت سپر سر خوش

سیاہ است ؛ (اردو) امید بر آنا۔

امید شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ و سندش ہمان است کہ بر

(امید در جان شکستن) مذکور شد (اردو) دیکھو

امید در جان شکستن۔

(۱۴۲) **امید فگندن** استعمال۔ بمعنی امید در دل

پیدا کردن است مرادف امید دادن (انوری

ع) زہی روائح جودت ز روی استعداد ؛

امید شرکت احیا فگندہ موتی را ؛ (اردو) امید

دلانا۔ دیکھو امید دادن۔

(۱۴۱) **امید کاشتن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی امید

در دل قائم کردن است (ظہوری ع) گو صد

بہار بہ ہر دم دامان سعی بر زن ؛ کشت امید کاران

نشو و نما ندارد ؛ (اردو) امید دل مین قائم کرنا

امید کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ بمعنی آرزو کردن است (اردو) امید

کرنا۔ بقول امیر امید رکھنا (آتش ع) حاصل

اہل محبت بغیر محرومی نہین ؛ بید مجنون ہوکے امید

ثمر کیونکر کرین ؛

امید کوتاہ شدن استعمال۔ بقول بہار معروف

مؤلف گوید کہ کم شدن آرزو باشد (صائب

ع) چندانکہ موی بیش ز پیری شود سفید ؛ کوتہ

شود امید چو شمع سحر مرا ؛ (اردو) امید کوتاہ

ہونا۔ امید کم ہونا کہہ سکتے ہین۔

(۱۴۳) **امید کہن گشتن** استعمال۔ از دیرینہ بر آمدن

آرزو و کہن شدن آن چنانکہ ظہوری گوید (ع)

قاصد امید ہا کہن گردید ؛ گوش و لب نو بہ پیام نکرد ؛

(اردو) امید پرانی ہونا یعنی عرصۂ دراز تک نہ بر آنا

امیدگاه | استعمال - بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ جای امید - مؤلف گوید کہ اطلاق بر دل و بر یار و ممدوح و حاکم وغیرہ باشد کہ دل ہم جای امید است کہ امید در دل می باشد و یار و ممدوح و حاکم ہم امیدگاه است کہ بر آمدن امید متعلق بدوست (ظہوری ؎) ہست بتو آنچنان امید ظہوری ٭ کس چو ظہوری امیدگاه ندارد ٭ (ولہ ؎) چو می بینم ندارد آنچنان قدر گناه من ٭ کہ بندد در بر امید من امیدگاه من ٭ (اردو) امیدگاه اوس کو کہہ سکتے ہیں جس سے امید متعلق ہو - جیسے یار یا اپنا ممدوح یا حاکم وغیرہ اور دل کو بھی امیدگاه کہہ سکتے ہیں اسلئے کہ امید کا مقام دل ہے -

امید گداختن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی رفع کردن امید از دل است (فیضی ؎) خونین شب او بہ آتشین روز ٭ امید گداز و آرزو سوز ٭ (اردو) امید مٹانا -

امید گرفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده کہ بمعنی امید پیدا کردن است و ازین قبیل است امید برگرفتن ہم - (ظہوری ؎) در دو عالم دلم امید گرفت ٭ تب خطش کشاد در بالش ٭ (فردوسی ؎) زجان دختر امید دل برگرفت ٭ بپیش پدر زاری از سر گرفت ٭ (اردو) امید پیدا کرنا -

امید گسستن | استعمال - بقول بہار بمعنی نومید شدن (باقر کاشی ؎) مردم و حسرتم بجان از تو امید نگسلد ٭ دوختہ ام براه تو دیدۂ نیم باز را ٭ (اردو) امید ٹوٹنا - بقول امیر یاس ہونا - (تلمیذ ؎) اگر ٹوٹی نہ امید اوس مسیحا دم کے آنیکی ٭ تو کیوں توڑیں تڑپ کر اپنا دم پہلے سے پہلے ہم ٭

امید گنجیدن در دل | استعمال - صاحب آصفی ذکر (امید گنجیدن) کرده و از سندش مصدر (امید گنجیدن در دل) پیدا می شود کہ بمعنی حقیقی است یعنی گنجایش نداشتن امید در دل کہ دل تنگ

باشند و امید بسیار (عرفی ؎) بکیش اہل وفا
مدّعائی کنجد ؛ امید در دل و در سر ہوائی کنجد ؛؛
(اردو) امید دل میں سمانا۔

امید ماندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی توقع باقی بودن است و مردن
آرزو ماندن (بہائی آملی ؎) مرا امید بہبودی
نماندہ اے خوش آن روزی ؛ کہ می گفتم علاج
این دل بیمار می باید ؛ (اردو) امید رہنا
جیسے ؛؛ رہی سہی امید بھی جاتی رہے ؛؛

امید مردہ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ امیدی
کہ مبدّل بیاس شدہ باشد و امید بر آمدنش نباشد
این متعلق است از (مردن امید) با (امید مردن)
(ظہوری ؎) امید مردہ زندہ بدشنام می شود ؛
آہ از دعای من کہ بمرگ اثر نشست ؛ (اردو)
دیکھو آرزوی مردہ۔

امید نشستن | استعمال۔ صاحب آصفی و
بہار ذکر این کردہ و از سند ہر دو مصدر (امید
چیزی در دل نشستن) پیدا می شود کہ بمعنی توقع
آن در دل پیدا شدن است (علی خراسانی
؎) امید دوا در دل عاشق نہ نشیند ؛ جائی کہ
شفاخستہ و بیمار حکیم است ؛ (اردو) کسی چیز
کی توقع دل میں پیدا ہونا۔

امید نہادن | استعمال۔ مرادف خلق کردن
امید است (انوری ؎) درکین تو امید سلامت
نہ نہادند ؛ گوئی کہ نشانی ز سعیر و سقر آمد ؛ (اردو)
امید پیدا کرنا۔ خلق کرنا۔

امیدوار | استعمال۔ بقول بہار بمعنی متوقّع
فرماید کہ با لفظ بودن مستعمل۔ **مؤلف** گوید کہ
امید بمعنی خود است و وار بقول برہان بمعنی صاحب
و خداوند پس امیدوار بمعنی صاحب امید باشد۔
(صائب ؎) تلخ را امید شیرینی گوارا می کند ؛
نیست از دشنام غم امیدوار بوسہ را ؛ (اردو)
امیدوار بقول امیر توقّع رکھنے والا۔ آرزومند۔
(آتش ؎) امیدوار ہیں نگہ لطف کے کھڑے ؛

آنکھون کے سامنے سے ہٹاؤ حجاب کو ؏

امیدوار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آمدن بحالت امید است۔ (سعدی ؎) خدایا مقصر بکار آمدیم ؏ گنہگار امیدوار آمدیم ؏ (اردو) امیدوار آنا۔ بحالت امید آنا۔

امیدوار بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی بودن بحالت امید و متوقع بودن و امید داشتن است (سعدی ؎) امیدوار بود آدمی بخیر کسان ؏ مرا بہ خیر تو امید نیست بد مرسان ؏ (اردو) امیدوار رہنا جیسے ؎ ہم اس دفتر مین سالہاے سال امیدوار رہے لیکن نوکری نہ ملی ؎

امیدوار شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امیدوار قرار یافتن و متوقع شدن است (بیکسی غزنوی ؎) ز ہجر سوختم و دم نمیزنم کہ مبادا ؏ ز نا امیدی من غم امیدوار شود

(اردو) امیدوار ہونا۔

امیدوار کردن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی متوقع کردن است (حیرتی تونی ؎) میان خلق ستم بر من آشکار مکن ؏ بلطف خود ہمہ کس را امیدوار مکن ؏ (اردو) امیدوار کرنا (داغ ؎) تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا ؏ یہ کیا کیا کہ جہان کو امیدوار کیا ؏

امیدوار گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف امیدوار شدن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی ؎) چنان خواہم از فضل پروردگار ؏ کزان دیگری گردم امیدوار (اردو) دیکھو امیدوار شدن۔

امیدوار نشستن استعمال۔ مرادف امیدوار بودن است (عرفی ؎) ندارم دستگیر امیدوار بجت بنشینم ؏ نہ بینم داد گر از خاک کسری داد میخواہم ؏ (اردو) امیدوار رہنا۔ امیدوار ہونا۔

امیدواری بقول بہار مقابل نومیدی ذرنگا

(۱۷۹۵)

کہ بالفظ فرو بردن مستعمل ۔ مؤلف گوید کہ یای مصدر بر لفظ امیدوار زیادہ کردہ اند و بس و با مصدر بودن و داشتن ہم استعمال این یافتہ ایم و جا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستعمل شود (ظہوری ۵) عاقبت دشمن بر احوال ظہوری خندہ زد ؎ این نبود امیدواری خندہ می آید مرا ؎ (ولہ ۵) دار دامیدواری ورنہ ؎ در فراقت چرا نمرد فراق ؎ (نظامی ۵) فرو برد امیدواری ز ہر ؎ کہ ہمسال امیر دراین آید بہ درد ؎ (اردو) امیدواری ۔ امیدوار ہونا یا رہنا کا حاصل بالمصدر ۔ مؤنث ۔

امیر بقول انند لغت عربیست بفتح اول و کسر دوم بمعنی حاکم و حکمران و فرمان روا و سردار و معتبر و بقول صاحب منتخب پادشاہ ، فرمان روا ۔ فارسیان این را بمعنی منعم و سردار و حاکم استعمال کنند چنانکہ از مرکبات این ظاہر شود (انوری ۵) جہان خواجگی آن خواجہ جہان کہ بجاہ ؎ بخواجگان و امیران برش علو و علاست ؎ (اردو) امیر بقول امیر (عربی) کارفرما ۔ بڑا آدمی ۔ دولتمند ۔ رئیس (ناسخ ۵) اس امیر باکرم کی مدح خوانی کے لئے ؎ کیا عجب گر دام لے طوطی سے منقار آینہ ؎

(۱) **امیر آب** استعمال ۔ مرکب اضافی (۱) (۲) **امیر آب حیوان** بقول انند بمعنی میر آب مؤلف گوید کہ حاکمی از طرف سلطان بر آب خاصہ متعین باشد آنرا امیر آب گویند و (۲) بلحاظ معنی حقیقی کنایہ باشد از خضر ۔ صاحبان بحر و انند و ضمیمہ برہان ذکر این کردہ اند ۔ (اردو) (۱) داروغہ آبخاصہ ۔ مذکر ۔ (۲) خضر علیہ السلام ۔

امیر آخور استعمال ۔ مرکب اضافی ۔ معاصرین عجم داروغہ اصطبل را گویند صاحب بول چال و رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ و صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ این را آوردہ ۔ مؤلف گوید کہ میر آخور بحذف الف اول و فک اضافت بیشتر مستعمل (اردو) داروغہ اصطبل ۔ وہ افسر جو گھوڑون کی نگرانی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے ۔

امیر آلائی استعمال - صاحب بول چال گوید که در محاورهٔ معاصرین عجم افسر اعلای فوج یعنی کلنل را نامند بخیال ما امیر را مضاف کرده اند بسوی آلائی - و آلائی مرکّب است از آلا و یای نسبت و آلا مرادف آل بمعنی سرخ گذشت پس معنی امیر آلائی سردار چیزی که منسوب به سرخ است و بدینوجه که رنگ لباس افواج سرخ باشد افسرش را بدین نام موسوم کرده اند و در روزمرّهٔ معاصرین عجم بکثرت استعمال کسرهٔ را و مدّ الف دوم هردو حذف شود (اردو) کلنل - یعنی افسر فوج - مذکر۔

امیرال استعمال - صاحب رہنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده که در روزمرّهٔ معاصرین عجم بمعنی امیرالبحر مستعمل و صاحب بول چال هم این را آورده بخیال ما این مخفف امیرالبحر است که لفظ بحر بکثرت استعمال حذف شده و الف لامش در آخر لفظ امیر باقی مانده و فتح الف دوم هم در استعمال به سکون بدل گردید (اردو) امیرالبحر - بقول امیر بحری فوج کا افسر - مذکر۔

امیرالامرای عساکر ضبطیه استعمال - صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده گوید که بزرگ پولیس را گویند مقصود جزین نباشد که افسر اعلای کوتوالی را خوانند که در انگلیسی زبان انسپکٹر جنرل پولیس نام دارد و عساکر را که جمع عسکر است اضافت کردند بسوی ضبطیه و این مرکّب توصیفی است بمعنی افواجی که مقرر است برای نگاهداشتن بحزم و هوش که ضبط در عربی بهمین معنی آمده کذا فی المنتخب (اردو) کوتوالی کا افسر اعلیٰ - انسپکٹر جنرل پولیس - مذکّر۔

امیرانه بقول صاحب آنند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ از قبیل شاهانه که های قابلیت بر لفظ امیران زیاده شده است و بقول بعض کلمه آنه افادهٔ معنی قابلیّت دهد - (اردو) امیرانه - امیروں کے

لئق - امیرون کے قابل -

امیرزاده | استعمال - بقول صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرکب فارسی است قلب اضافت زادۂ امیر بمعنی شاہزاده و نیز لقب بنی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کہ سادات اند مؤلف گوید کہ معنی آخر الذکر بدین لحاظ است کہ حضرت امیر اشاره است بسوی علی کرم اللہ وجہہ و امیر المومنین خصوصاً خطاب جناب ممدوح باشد کذا فی (۱۰۰) (اردو) امیرزاده - امیر کا لڑکا - اور فارسیون نے سادات کرام کو بھی امیرزادگان کہا ہے -

امیرصاحب دلق | اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول صاحبان بحر و ضمیمۂ برہان و ہفت اشاره بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و مرادف امیرنحل کہ می آید مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد (اردو) امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ -

امیرنحل | اصطلاح - مرکب اضافی - بقول صاحبان بحر و مؤید و بہار مرادف امیرصاحب دلق مؤلف گوید کہ کنایہ باشد و ہمین کنایہ در عربی ہم آمده و نحل در عربی زبان بقول منتخب بالضم عطیہ و بالکسر کابین زن دادن بی عوض و طلبی و پیدا کردن و بفتح نون مگس انگبین و بالکسر و فتح حای حطی بمعنی بخشش ہا (الخ) و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ بر امیرالنحل صراحت کرده کہ نحل جمع نحلہ و نحلہ بمعنی دین است (الخ) و بقول منتخب نحلہ بالکسر بخشش بی عوض و بقول آنند نحل بالکسر بمعنی مذہب و فرماید کہ جمع نحلہ بمعنی مذہب باشد و صاحب محیط المحیط نحل را بکسر اول و فتح ثانی بمعنی مذہب گفتہ پس ہمین باشد وجہ کنایہ از جناب علی علیہ السلام کہ سردار بخشش ہای بی عوض و سردار مذہب ہا باشد و بعضی بر آنند کہ چنانکہ عسل در دہن نحل مخفی می باشد ہمچنان علم در سینۂ علی کرم اللہ وجہہ مخفی بود و بناء علیہ جناب

ممدوح را بنبیّنا علیه الصلوة و السلام امیر النحل گفت (اردو) جناب امیر علیه السلام کا لقب امیر النحل تها

(۱) امّی صادق | اصطلاح - (۱)

(۲) امّی صادق کلام | بقول برہان و

(۳) امّی گویا | جامع و بحر بضم

(۴) امّی گویا کلام | اوّل - اشاره

با آن حضرت صلی الله علیه وسلّم و بقول صاحب بحر (۲) و (۳) مرادف فش و بقول صاحبان بحر و جامع دانند (۴) هم - صاحب جهانگیری در خاتمهٔ کتاب بذیل دستور دوم (۲ و ۳) را مرادف (۱) گفته مؤلف عرض کند که هر چهار مرکب توصیفی است (خاقانی ۵۲) هادی مهدی غلام امّی صادق کلام ؛ خسرو هشتم بهشت و شحنهٔ چارم کتاب (نظامی ۳ع) امّی گویا زبان فصیح ؛ (اردو) دیکھو امّی

امیله | بقول برهان و سروری و جامع بر وزن هلیله بمعنی آمله و آن میوه ایست در هندوستان که در شکر پرورده کنند و خورند خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف شده باشد از آمله مؤلف عرض کند که ما اشاره این و صراحت ماخذ (آمله بدون تحتانی) بر آمله کرده ایم بخیال ما جزین نیست که باظهار کسرهٔ میم یای تحتانی را زیاده کرده اند همچون بِست و بیست (اردو) دیکھو املہ۔

امین | بقول بهار بمعنی استوار و معتمد علیه - فرماید که با لفظ داشتن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و کسر دوم - بقول منتخب امانت دار و قوی و کسی که بر او اعتماد کنند و از و ایمن باشند و بی ترس شده و اسمی است از اسمای حق تعالیٰ و لقب پیغمبر ما علیه الصلوٰة و السلام که پیش از نبوت بدان مشهور بود (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی امانت دار و معتمد علیه کنند و بمعنی فرس مرکب هم سازند که در ملحقات می آید (انوری ۵) عدل تو چنان کرد که از گرگ امین تر در حفظ رمه یار دگر نیست شبان را ؛ (اردو) امین - بقول امیر (عربی) امانت دار - معتمد اعتماد کش

سے) کیا دجال کو پیوند خاک اقبال مہدی نے :: خدا کے فضل سے خائن گیا آتش امین آیا ::

امین باشیدن | استعمال - بمعنی امانت دار بودن و ماندن (ظہوری سے) ولی بتمامی کز راحت نہ دزد و راحتی در خود :: درین سودا ہمی تا که دل چندان امین باشد :: (اردو) امین ہونا امین رہنا - امانت دار ہونا -

امین بودن | استعمال - بمعنی لقب امین داشتن و امانت دار بودن - صاحب آصفی ذکر این کردہ (احمد جامی سے) آندم کہ ما بہ بار امانت در آمدیم :: جبریل در خزانہ رحمت امین نبود :: (اردو) امین کا لقب رکھنا - امانت دار ہونا - امانت دار رہنا -

امین حضور | استعمال - صاحبان بول چال در ہمنا - ذکر این بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ اند کہ معاصرین عجم در روزمرہ خود استعمال این بمعنی داروغہ دربار شاہی کنند مرکب اضافی است و این عہدہ ایست کہ در سلطنت آصفیہ آن را (خان سامان) نام است کہ در حضور سلطان می باشد (اردو) خانسامان - بقول آصفیہ اسم مذکر - گھر کا سامان کرنے والا - داروغہ - میر سامان ناظر بیوتات -

امین خلوت | استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب بول چال میر تزک خلوت - صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ داروغہ خلوت باشد مؤلف گوید کہ این افسری را نام است کہ بدربار شاہی بسیار اعتبار دارد و بضرورت در خلوت شاہ ہم بار می یابد و چون شاہ بخواب رود امین خلوت محافظ او باشد - در سلطنت دکن این را شب خوابی گویند و منصبداران متعین باین کار بدین اسم موسوم شوند (اردو) امین خلوت - اس عہدہ دار کا نام ہے جو اسوقت بادشاہ کا محافظ رہتا ہے جب کہ وہ خلوت میں رہیں -

امین داشتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امین قرار دادن است اسعدی (ے) خدا ترس باید امانت گذار ؛ امین کز تو ترسد امینش مدار ؛ (اردو) امین قرار دینا - امانت دار بنانا - امین بنانا -

امین کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی امانت دار مقرر کردن است (طالب آملی ے) طالب منم کہ عشق بدین مایہ اعتبار ؛ بر گنجہای راز امین می کند مرا ؛ (اردو) امین مقرر کرنا -

امین لشکر | استعمال - مرکب اضافی - بقول صاحب رہنما و بول چال - بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و روز مرۂ معاصرین عجم بخشی فوج را گویند کہ تقسیم مشاہرۂ فوج متعلق بدو باشد - صاحب بول چال ترجمۂ این در زبان انگلیسی جنرل پی ماستر نوشتہ (اردو) فوج کا بخشی - وہ افسر جس سے تقسیم تنخواہ فوج کا تعلق ہو -

الف مقصورہ بانون

ان | بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی بلغت زند و پازند (۱) والدہ را گویند کہ مادر باشد و (۲) بمعنی آن کہ در مقابل این است و (۳) افادۂ معنی فاعلیت نیز کند - ہرگاہ در آخر کلمہ در آورند ہمچو افتان و خیزان - خان آرزو در سراج بر معنی اول و دوم قانع صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور چہارم ذکر معنی اول کردہ - صاحب تحقیق القوانین گوید کہ (۴) الف و نون ساکن بر چند اقسام آید - یکی الف و نون جمع کہ بآخر اسم واحد متصل شدہ آن را اسم جمع گرداند و فرماید کہ بواسطہ این بیشتر جمع اسم ذی روح آید مؤلف گوید کہ گاہی برای غیر ذوی الارواح ہم - ہمچون خران - اسپان - و درختان و صراحت مزید کند کہ

ہرگاہ اسمی را کہ حرف آخرش الف یا واو یا ہای مختفی بود بدان حرف جمع کنند برای التقای ساکنین واجب گردد کہ در صورت اول و ثانی بعد الف و واو یای وقایہ مفتوح زیادہ نمایند چنانکہ آشنایان۔ بدخویان و بصورت ثالث ہای موصوف را بہ کاف فارسی مفتوح بدل سازند چنانکہ آیندگان۔ مردگان (۵) دوم الف و نون نسبت کہ بمعنی یای نسبت بہ بعضی اسما لحقست چنانکہ ایرآن و توران یعنی شہرہاییکہ بآیر و تور پسران فریدون منسوبند (۶) سوم الف و نون ساکن کہ در آخر کلمہ زائد باشد ہمچون بامدادان و جانان و آن کلمہ را مزید علیہ خوانند مؤلف عرض کند کہ بمعنی (۱) اسم جامد زندہ یا زندہ است و (۲) لفظ ہندی متعلق بہ سنسکرت و فارسیان این را بہمین معنی با الف ممدودہ نویسند و در خواندن بضم الف خوانند و این ضمیر غائب است و (۳) ہمان است کہ ذکرش بر اسم حالیہ گذشت (اردو) (۱) مان بقول آصفیہ اماں کا مخفف۔ (۲) وہ۔ بقول آصفیہ۔ ضمیر غائب۔ اسم اشارہ بعید یعنی وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارے کے واسطے بولا جاتا ہے (۳) دیکھو اسم حالیہ (۴) یا و نون جمع جیسے شالین۔ اچکنین (۵) الف و نون نسبت (۶) الف و نون زائد۔ ان دونون کا استعمال بعض فارسی الفاظ کے ساتھ بقاعدۂ فارسی اردو مین بھی ہے۔

اَنا بقول صاحب انند بحوالہ مؤید بالفتح لغت فارسی است بمعنی مادر۔ صاحب غیاث فرماید کہ لغت ترکی است و صاحب مؤید ہم مؤید غیاث نہ انند و صاحب کنز کہ محقق ترکی است این را بمعنی مادر با الف ممدودہ (آنا) گفتہ ہمچون آتا کہ بتای فوقانی پدر را گویند و آبا کہ بہ بای موحدہ ترجمۂ عم است و آکا کہ بمعنی برادر باشد۔ در ہمۂ این لغات ترکی الف

ممدوده مستعمل (کذا فی لغات ترکی) پس اگر بقول صاحب انند سند استعمال این پیش شود تو
قیاس کرد که فارسیان بر آخر لغت آن که به معنی ما در گذشت الف زیاده کرده اند که مطابق
قاعدۂ عام فارسی است (اردو) دیکھو آن کے پہلے معنی۔

انا الدوست استعمال - بہار گوید که این تراکیب از مخترعات متاخرین است
انا الیار عرض کنند که آنا ضمیر واحد متکلم زبان عرب و دوست و یار هر دو لغا
زبان فارسی که در اولش بقاعدۂ عربی الف لام زیاده کرده با آنا مرکب کردند همچون انا الحق
معنی لفظی این منم دوست و منم یار چنانکه (علی خراسانی سـ) در قتل گاه عشق انا الدوست
این گفتگو زد ارو رسن می شود فزون ؛ (عالی شیرازی سـ) گل نگر لاف انا الیار گلشن زده است
بر سر دار خیال سر منصور کنیم ؛ (اردو) (۱) میں دوست ہوں (۲) میں یار ہوں۔

اناتونتن بقول برہان و ہفت با تای قرشت و نون و فوقانی بر وزن (جفا جوی من)
زند و پازند بمعنی گذاشتن و نهادن - صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل دستور چهارم ذکر
کرده فرماید که بمعنی نهادن باشد و انتونتن را بحذف الف دوم بمعنی داشتن آورده و صاحب انند
و موارد هم ذکر هر دو مصدر بالا کرده بخیال ما اصل این ناتوان تن باشد مرکب از لفظ ناتوان
علامت مصدر تن که الف دوم حذف شده ناتونتن شد و الف وصلی در اول این آورده
اناتونتن کردند و از اناتونتن الف دوم حذف شده انتونتن گردید - معنی حقیقی این ناتوان شدن
و مجازاً بمعنی گذاشتن و نهادن مستعمل شده و معنی داشتن در انتونتن مجاز مجاز - شک نیست که در
زند و پازند تن علامت مصدر است و اگر اصل اناتون ناتوان نگیریم - باید که اناتون را بمعنی

ناتوان گیریم که این قسم تقدیم و تاخیر حروف در لغات پہلوی و زند و پازند یافته می شود - یکی از معاصرین عجم گوید که توَن در زند و پازند بضم تای فوقانی و فتح واو بمعنی توان بود فارسیان برای اظہار فتحه واو الف زیادہ کردہ توان کردند درین صورت ناتون بمعنی ناتوان و ناتون بزیادت الف وصلی مزید علیهش باشد و تصرف در اعراب متعلق به محاورۂ عوام است و بس واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) چھوڑنا - رکھدینا -

انار بقول صاحب رشیدی معروف و بقول صاحب مؤید لغت فارسی بمعنی میوہ که در غایت شہرت است صاحب محیط گوید که بفتح ہمزہ و نون و سکون الف و رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی رمان و بسریانی رمانا و بیونانی قوطینوس و در ہندی دارم و آن میوہ شریف و جلیل القدر است و ماہیت آن معروف - انواع می باشد - بری - بستانی شیرین چاشنی دار و ترش و بہترین آن بستانی شیرین بیدانه که املسی نامند - لطیف تر از سائر اقسام و بہترین این رسیدۂ بزرگ دانۂ شاداب بقول گیلانی لامحاله سرد و انار ترش بارد و یابس و قابض و انار شیرین سرد و تر و سردی آن از درجۂ دوم و تری آن از اول نگذشته و با قوت قابضه تا آنکه آب افشردۂ آن نیز ہمین اثر دارد و بالجمله بقول شیخ جمیع اجزای انار قابض سوای آب آن و پوست آن سرد و خشک و شدید القبض قلیل الغذا و جید الغذا و خصوصاً برای صفراوی مزاجان منافع بیشمار دارد (الخ) (انوری ؎) پر شد دلم زخون جگر چون انار لیک پیوسته و ستم از تو تہی چون چنار یافت ؛ (اردو) انار - بقول امیر - فارسی - مذکر - رمان - ایک مشہور میوہ ہے - جنگلی - بستانی - دیسی - ولایتی - دانه دار - بی دانه لیکن ولایتی شیرین اکثر

سبے دانہ سب میں بہتر (صبا سہ) بے ثباتی پہ اپنے روتے ہیں پہ مسکراتے نہیں انار حزیں

انار دانہ استعمال - قلب اضافت دانۂ انار است کہ بعربی حب الرمان گویند و بقول ہندیان دارمی سار - دافع فساد صفرا و اکثر در سفوفات ہندی - مسہلہ و طینیہ و بنا بر تقویت معدہ و دل و اصلاح ادویہ مسہلہ داخل و نیز بعصر اعانت بر اسہال می نماید و در تقویت معدہ و کسر حدت صفرا مفید و قابض (اردو) انار دانہ - بقول امیر - مذکر - چورن کی ایک قسم ہے جس میں انار کا دانہ بھی شامل ہوتا ہے - بقول صاحب جامع الادویہ انار کا بیج جسکو عربی میں حب الرمان کہتے ہیں سرد و خشک - قابض - ہاضم - مشتہی - مقوی معدہ وغیرہ -

انار دانۂ دشتی استعمال - بقول صاحب محیط لغت فارسی است کہ حب قلقل را نامند و ہم او بر حب القلقل گوید کہ بکسر ہر دو قاف و سکون ہر دو لام و بضم ہر دو قاف نیز آمدہ و آنرا اقلاقلان و قلقلان و بیونانی عقادامو و بفارسی انار دانہ دشتی و بہندی گوار چکنہ نامند خوش بو و خوش مزہ و در طعم آن تلخی - گرم تر در اول و دوم با رطوبت فضلیہ و گویند گرم در دوم و تر در اول مسمن بدن و مقوی ابدان مسترخیہ و مسخن آنہا و منافع بسیار دارد (اردو) (اردو) بقول صاحب محیط گوار چکنہ - صاحب جامع الادویہ نے نہیں لکھا انار دانہ دشتی اور حب قلقل کا ترجمہ -

انار دشتی استعمال - مرکب توصیفی - بقول صاحب محیط - رمان بری - مضن و بحوالہ صاحب تحفہ نوشتہ کہ ثمر آن حب قلقل است (کہ بر انار دانہ دشتی گذشت) و بقول محشی آن گوید کہ در حوالی گورکہپور سرکار صوبہ اودھ کثیر الوجود و سہ چار برگ از زمین بر آمدہ گل می کند و گل آن شبیہ بگل انار و برگ آن مانند کاسنی و اصلا چوب ندارد و ثمر آن شبیہ بانار و در بزرگی بانار چتوبظ

و بر وی زمین میر سد طعم آن شیرین و خستۂ آن بزرگ
ضماد برگ آن با مساوی آن صبر سقوطری و گل ارمنی
جبہ ور و ضربہ و سقطہ مجرب (اردو) جنگلی انار ـ مذکر ـ

انارستان | استعمال - بقول آنند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ معنی باغ انار مؤلف عرض کند کہ از قبیل
بہارستان و خارستان باشد کہ ستان بقول برہان
بمعنی جای انبوہی و بسیاری چیزہا و باین معنی
بدون ترکیب گفتہ نمی شود - پس انارستان جای
انبوہی درختان انار و باغ انار باشد و بس
(اردو) انار کا باغ - مذکر -

انار طوق دار | استعمال - مرکب توصیفی
بقول بہار و آنند نوعی از انار - (محسن تاثیر)
خون ہمہ لالہا بہارش ۰ در گردن انار طوقدارش ۰ مؤلف
گوید کہ ہر انار را بہیئت مجموعی او گویا طوقی در گردنست و ہمین
مناسبت محسن تاثیر انار طوقدار نظم کردہ باشد
ما قسم خاص انار را ندیدہ ایم و نہ شنیدہ ایم کہ انار
طوقدار نام اوست و معاصرین عجم ہم ساکت
(اردو) طوقدار انار - بقول بہار ایک قسم ہے
انار کی - مذکر -

انار فرہاد | اصطلاح - بقول برہان و بحر
بکسر رای قرشت درخت اناریست کہ در بیستون
واقع - گویند چون فرہاد از شنیدن فوت شیرین
تیشہ بر سر خود زد - دستۂ تیشہ خون آلود شد و از
کوہ بزمین افتاد و سر آن بزمین نشست و چوب
آن از چوب انار بود بقدرت الٰہی سبز شد و درخت
انار بہم رسید و انار او را چون باز کنند اندرون او
سوختہ و خاکستر باشد و بس - خان آرزو در سراج
فرماید کہ این از نیرنجات عشق ابو البدائع غریب
نیست چنانکہ در سروری و مدار الافاضل مذکور
(انتہی) صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ ذکر این
کردہ و صاحب جامع ہم این را آوردہ (اردو)
انار فرہاد - اس درخت انار کو فارسیون نے
کہا ہے جو کوہ بیستون پاس دستۂ تیشۂ فرہاد سے
سر سبز ہوا تھا کہتے ہین کہ وہ دستہ بھی انار کی لکڑی کا

کاتیہا اس درخت کے پہل مین یہ اثر ہے کہ دانے نہین ہوتے بلکہ صرف خاکستر سے بہرا ہوا ہوتا ہے۔

انار کوہی | استعمال ۔ مرکّب توصیفی ۔ بقول صاحب محیط ہندی دارمی است و اکثر آن ترش بشدّت می باشد و آن قابض شکم و ہاضم و مشتہی و مقوّی دل و معدہ و دافع صفرا و شیرین آن دافع فساد اخلاط ثلثہ و بردارمی ہم ذکر انار کوہی کردہ تعریف کامل انار بجایش گذشت ۔ صاحب ساطع بردارم گوید کہ مذکر انار است کہ بعربی رمّان خوانند (اردو) پہاڑی انار جنگلی انار ۔ مذکر ۔

انار گلی | استعمال ۔ مرکّب توصیفی است بقول صاحب محیط گلنار باشد بر گلنار فرماید کہ این گل انار ۔ صد برگ ۔ و ہزار و نیز نامند جہت آنکہ گل آن بسیار بزرگ و پر برگ می باشد و گل آن ثمر نمی بندد مگر بندرت و ثمرش را ہیخوش دانند حبّانی آن در قوّت کمتر از برّی است و از مطلق آن مراد گل انار برّی است و درخت آن مشابہ بدرخت انار و فارسی بہتر از ہمہ سرد و با آخر اوّل و خشک در دوم ۔ قابض و حابس ہر سیلان و مقوّی اعضا و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) گلنار ۔ بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا درخت انار جس مین بڑے بڑے پہولون کے سوا جو گلاب کے مانند ہوتے ہین پہل نہین لگتا ۔ اور گلنار فارسی بہی کہتے ہین ۔

(الف) انار گیرا | اصطلاح ۔ بقول برہان
(ب) انار گیو ۱ | (الف) باکاف فارسی بتحتانی رسیدہ و رای بی نقطہ و الف کشیدہ بحوالۂ فرہنگ جہانگیری بمعنی (۱) کوکنار و غوزۂ خشخاش باشد و رصحاح الادویہ بیای سی مہملہ و او آمدہ (۲) خشخاش را نیز گفتہ اند صاحب بحر عجم و جامع بر معنی اوّل قانع و صاحب سراج بر معنی دوم ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ بکاف فارسی است و فرماید کہ

رای مهملهٔ دوم را وا وگرفتن خطاست زیرا که
گیرا سرفه را گویند وچون غورهٔ خشخاش سرفه را
دفع کند آنرا باین نام موسوم کردند۔ صاحب
ناصری بحوالهٔ جهانگیری ذکر (ب) بمعنی اول کرده
وصاحب انند (ب) را بکاف فارسی آورده
مؤلف گوید که ما در نسخهٔ جهانگیری که پیش ماست
(الف) را یافته ایم نه (ب) را عجب است
که صاحب ناصری تحقیق (ب) را بحوالهٔ جهانگیری
نوشت بخیال ما غلطی کتابت نسخه باشد وصاحب
محیط که محقق مفردات طب است (الف) را ذکر
نکرد بلکه (ب) را به معنی دوم نوشته وبه خشخاش
گوید که بفارسی انارگیوا وکوکنار و بهندی پوست
گویند وبرکوکنار سند ماید که اسم فارسی پوست خشخاش
است اندرین صورت اختلاف هردو معنی باقی
نماند ومقصد اصلی از پوست خشخاش است وسبب
حالا عرض می شود نسبت اختلاف املای (الف
و ب) که بقول خان آرزو گیرا بکاف فارسی
بمعنی سرفه است وصاحب برهان هم ذکر این
کرده هرگاه اضافت انار بسوی گیرا شد معنی لفظی
این انار سرفه باشد یعنی اناری که سرفه را دفع
کند مرکب اضافی بوکنایه باشد و آنانکه انار را بسوی
(گیوا به واو) مضاف کرده اند معنی لفظی آن درست
نمی شود که گیو بکاف فارسی بمعنی گویا ولسان آمده
(کذا فی البرهان) وبکاف عربی بقول شکا هوند
نیز بمعنی ماده وسبب وعلت۔ پس خیال ما حزین
نیست که بغلطی کتابت رای مهمله را واو نوشته
باشد ویا ماخذ غور نکرده وهمین غلطی واقع شده در کتابت
جهانگیری هم که در نسخهٔ ما بجای مهمله است ودر بعض نسخ
به واو چنانکه صاحب ناصری مشاهده کرده۔
بالجمله انارگیرا بقول محیط که بر خشخاش نوشته سرد
وخشک در دوم۔ مخدر ومسدد ضماد آن بر پیشانی
در وسر را نافع ومنافع بسیار دارد ورائحهٔ او ازو فوق
پوست۔ بقول صاحب فرهنگ آصفیه خشخاش
کا ڈوڈا۔

انار مشک | اصطلاح۔ بقول صاحب برہان
بکسر میم و سکون شین قرشت و کاف نام دارو
ئیست کہ از ہندوستان آورند و آن تخمی باشد
سرخ رنگ و اندک سبزی درمیان دارد و
بعربی رمّان مصری خوانند صاحب سروری بذکر
معنی بالا گوید کہ در کتب طبّی گلی سرخ رنگ است
صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و خان آرزو
در سراج گوید کہ بالضم و کسر ہر دو آمدہ صاحب محیط
فرماید کہ نا رمشک است و بر نارمشک گوید کہ
اسم فارسی است بمعنی مشک الرمان و در یونانی
نارغیت و بجزاسانی گرم صوف و بفارسی روغن
پیچیدہ نیز و بہندی ناگکیسر۔ بالجملہ آن شگوفہ
ایست شبیہ بہ بباسہ کمتر در سرخی مائل بہ زردی
و خوشبو با اندک زمختی و بحوالہ صاحب جامع از ابن
بن عمران نقل کردہ کہ تا ویل آن مسک الرمان است
و آن مثل رمانہ کوچک گویا کہ گل آنست در رنگ
و بوی آن خوش و بقول شیخ گرم و خشک در دوم
منفعت آن مثل سنبل در ترقیق و تلطیف و تقوی
قلب و مانع از تحلیل ارواح و قاطع البخرہ و نافع
مالیخولیا و منافع بسیار دارد (ف) (اردو) صاحب
ساطع نے ناگ کیسر پر لکہا ہے کہ ایک درخت کا
نام ہے۔ صاحب جامع الادویہ نے ناگکیسر پر
فرمایا ہے کہ ایک بڑے درخت کا پہول زرد رنگ
جس کی خوشبو سب خوشبوؤن سے تیز ہوتی ہی
مؤلف کی رای مین بہی یہی ہے۔ انار مشک
افسوس ہے کہ محققین مفردات طب نے اس سے
زیادہ صراحت نہین کی۔ صاحب ساطع نے
ناگکیسر پر فرمایا ہے کہ ایک زرد رنگ پہول کا
نام ہے۔

انار میخوش | استعمال۔ مرکب توصیفی۔
بقول صاحب محیط انار ترش و شیرین و چاشنی دار
کہ بعربی رمان مز و بہندی کہٹ مٹہ انار نامند
در سردی و تری مائل باعتدال و در سائر افعال
قریب بہ انار شیرین و در تسکین حدت صفرا اقوی از آن

خون ازان زیاده ومنافع بسیار دارد- سرد و تر دوم و خشک در اوّل (اردو) کھٹ مٹھہ انار یعنی وہ انار جو ترش اور شیرین ہو- صاحب آصفیہ نے کھٹ مٹھا کا ذکر کیا ہے بمعنی ترش و شیرین ملا ہوا پس اسکو کھٹ مٹھا انار کہہ سکتے ہین- مذکّر-

انار ہندی | اصطلاح- مرکّب توصیفی- بقول صاحب محیط بل است و این ہمانست کہ ذکر این بر ابل و ابلی گذشت (اردو) دیکھو ابل

انار یسین | اصطلاح- مرکّب اضافی صاحبان بحر و بہار و وارستہ گویند کہ روز نوروز چہل بار و بقولی صد بار سورہ یسین خوانده بر انار بدمند و گویند کہ آنرا ہر کہ بی شرکت غیر خورد تمام سال از امراض جسمانی محفوظ باشد و صاحب تحقیق فرماید کہ اناری را گویند کہ بر آن دعا دمیده بیمار را خورانند- (شاپور ؎) شرکت غیر برنمی تابد؛ نارپستان انار یسین است ؛؛ (سالک قزوینی ؎) گزند بوسہ اغیار برنمی تابد ؛؛ کہ گفت سیب ذقن کم ز انار یسین است ؛؛ (صائب ؎) سیب غبغب اگر بدست آید ؛؛ بہتر از صد انار یسین است ؛؛ (اردو) انار یسین- فارسیون نے اس انار کو کہا ہے جس پر نوروز کے دن سورہ یسین چالیس یا سو بار پڑھکر دم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ جو کوئی اس کو بلا شرکت غیرے کہالے تو سال بھر امراض جسمانی سے محفوظ رہتا ہے- لیکن آجکل ہندوستان مین اس عمل کا رواج نہین ہے

اناطیطس | بقول برہان با طای حطّی بہ تحتانی رسیده و طای دیگر بسین بی نقطہ زده لغتی است یونانی ومعنی آن بفارسی سنگ زائیدن آسان کن و آن دانہ ایست سیاه رنگ بمقدار جوزبوا مؤلف گوید کہ تکمیل بیانش ضرورت ندارد و این ہمان است کہ بر اکت کت مذکور شد (اردو) دیکھو اکت کت-

انا غاطس بقول برہان وہفت وانند با غین نقطہ دار بالف کشیدہ وطای حطی مضموم بہ سین مہملہ زدہ بلغت یونانی سنگی باشد کہ چون آنرا آب بسایند رنگی مانند خون ازان برآید وباشیر زنان درچشم چکانند ورم چشم وبسیاری آب آمدن از چشم را نافعست وآنرا بعربی حجر الانا غاطس گویند۔ صاحب مخزن بر حجر الانا غاطس ذکر این ہمین قدر کردہ حیف است کہ محققین مفردات طب از صراحت مزید سکوت ورزیدہ اند ونام معروف این در دیگر السنہ معلوم نہ شد (اردو) انا غاطس یونانی زبان مین ایک پتھر کا نام ہے جسکو پانی کے ساتھ گھسنے سے لال رنگ نکلتا ہے جس شخص کی آنکھ ورم کر گئی ہو اور اس سے پانی بہتا ہو اوس مین اسکو عورت کے دودھ مین ملا کر ٹپکانے سے مرض مذکور دفع ہو جاتا ہے۔

انا فلس بقول برہان بضم غین نقطہ دار ولام وسکون سین بی نقطہ بیونانی دوائیست کہ آنرا بفارسی مرزنگوش وبعربی آذان الفار گویند چہ برگ آن بگوش موش می ماند باسر کہ برگزیدگی عقرب مالند نافع است۔ صاحب محیط بر انا غالس فرماید کہ لغت یونانی است وبحذف الف دوم ہم آمدہ وبلغت نبطی اناکیر وبفرنگی انکالن وبعرب حشیشۃ العلق وآذان الفار گویند۔ نبات است۔ وگیلانی این را ورای آذان الفار گفتہ بالجملہ جمیع اجزای این گرم وخشک در آخر دوم یا سوم۔ بسیار محلل مع قبض ومجفف بی لذع وجاذب ومفتح سدد ومنافع بسیار دارد (دالخ) (اردو) بقول صاحب جامع چوہہ کنی۔ گوش موش ایک گھانس ہے جس کے پتّے مشابہ ہوتے ہین چوہے کے کان کے۔ اور بیچ مثل دھنیا۔ گرم وخشک۔

انالیقی بقول برہان بالام وقاف ہردو بہ تحتانی رسیدہ دوائیکہ آن را انجرہ گویند وتخم

آخر اپذر الابخرہ و بعربی تر یفن خوانند تخم آن مسہل است اگر مقدار سہ درم از ان با شیر گوسفند
بخورند قوت باہ دہد وبعضی گویند ہمان بذر الابخرہ باشد وصاحب محیط گوید کہ انابیقی اسم رومی ابخرہ باشد ویر ابخرہ
فرماید کہ ہم فارسی وبعربی معروف بتریفن الکلب ومجرب الکلاب ویونانی اقلابونس وبلغت دار المرز کرنہ
وبترکی کجیت وبلاطینی ارتیک پریم وبلغت گیلان ہرتیکہ وبہندی اونٹگن وکہمارہ وآن خشیشہ
معروف است بستانی وبری بہترین آن نگین مائل بسیاہی بالجملہ گرم در اول دوم وخشک در
آخر آن مفرح محلل بقوت ومحرق ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) اونٹگن۔کہمارہ۔
صاحب ساطع نے اونٹگن پر لکہا ہے کہ یہ ایک پودے کا نام ہے جسکو ابخرہ کہتے ہین۔

اناہید بقول برہان وناصری وجامع وسراج با ہای تحتانی رسیدہ وبہ دال زدہ
بمعنی ناہید کہ ستارۂ زہرہ باشد۔صاحب سروری فرماید کہ این را ناہیدخت ہم نام است مولف
عرض کند کہ صاحب برہان ناہید را بدون الف اول ہم آوردہ گوید کہ ستارۂ زہرہ وکنایہ از
دختر رسیدہ باشد ہمین ومعنی ناہیدہ را بزیادت ہای ہوز در آخر ہم ذکر کردہ وبرناہید بدون تحتانی گوید کہ دختر
نارپستان ومخفف ناہید کہ ستارہ باشد وبرناہدہ بہ ہای ہوز آخر صرف دختر نارپستان نوشتہ وناہی را بمعنی زہرہ مخفف
ناہید گفتہ ہمہ محققین این را لغت فارسی گفتہ اند مولف عرض کند کہ نہود مصدر عربیست بالضم بمعنی برآمدن
پستان دختر وناہد اسم فاعلش بمعنی دختر نارپستان ودر فارسی کنایہ باشد از ستارۂ زہرہ۔
وناہدہ بزیادت ہای نسبت منسوب بہ دختر نارپستان یعنی ستارہ زہرہ وصاحب برہان خطای
فاش کردہ کہ این را صرف بمعنی دختر نارپستان نوشت وبرخلاف حقیقت رفت ودر ناہید
یای تحتانی علامت اظہار کسرہ باشد واین رسم الخط ترکیان است کہ فارسیان اختیار کردند

و در ناهیده هم یای تحتانی علامت کسره و های ہوز آخره برای نسبت و معنی او صرف زہرہ
باشد که منسوب است به دختر نارپستان همچون ناہده و شک نیست که ناهی بدون دال
مخفف ناهید باشد بهره و معنی آن و در اول آناہید الف وصلی است و بس۔ صاحب سوالسبیل
اناہیذ را بذال معجمه معرب اناہید بمعنی زہره گفته (اردو) زہرہ۔ بقول صاحب آصفیہ (عربی)
اسم مؤنث۔ لولی فلک۔ ناہید۔ ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے۔

انائی | بقول صاحب سروری بفتح ہمزہ۔ بیوقوف و نادان را گویند (از زرتشت بہرام ۵)
جهان سپهند پر انائی ؛ که او را پیشه باشد بیوفائی ؛ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما اصل
این لغت عرب آنا است که بالفتح بمعنی خود است۔ اہل عرب چنانکه از آنا۔ انانیت بمعنی
خودی و خودبینی و منی استعمال کرده اند ہمچنان فارسیان از ہمان کلمۂ آنا لغت انائی وضع کردند
که بمعنی آن خودی و خودبینی و تکبر باشد و مجازاً نادانی و بیوقوفی ہم نه نادان و بی وقوف چنانکه
ادعای صاحب سروریست سندش موافق قیاس ماست (اردو) انانیت۔ بقول امیر
(عربی) مونث۔ بمعنی خودی۔ پندار (منیر ۵) مانع وصل ہے انانیت ؛ جب نہ ہو نگا مَیں
تب ملوگے آپ ؛ بیوقوفی۔ نادانی۔ مؤنث۔

انب | بقول برہان دانند بفتح اول و ثانی و سکون بای ابجد بادنجان را گویند و آن معروفست
خوردن آن بافراط جذام و صداع و بیخوابی آورد و بعضی گویند عربی است۔ صاحب جامع و
ہفت ہم ذکر این کرده۔ صاحب محیط بر انب فرماید که بادنجان باشد و بر بادنجان گوید که این
معرب بادنگان و باتنگان فارسی است و بعربی انب بفتحتین و مغدود و تہب و بفارسی

کہلت وکہلم در ملک مالوہ رینگنا وہندی بیگن و بہانٹا و بہنٹا مستعمل در غذا و بہترین آن نو و تازہ کوچک کم تخم کبود - گرم و خشک در آخر دوم بطعم بادنجان مرکب از قبض و تلخی و لقابت و حرافت است و آن بالخاصیت مسکن صداع حار و مقوی معدہ و مفتح سدی کہ از غیر آن ہم رسیدہ باشد زیراکہ خود مسدد جگر و طحال است مضار این بر منافع غالب بہ تحقیق ما انبہ لغت عرب است و صاحب خزانہ صراحت کردہ است کہ بعربی این را بادنجان و حدقہ و انب و کہکب نام است (۲) مختلف انبہ - (اردو) (۱) بیگن - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر بادنجان - بنتا - بناؤن - (۲) دیکھو انبہ -

انباخون بقول برہان و جامع و ناصری با خای نقطہ دار بر وزن افلاطون حصار قلعہ و جای محکم را گویند ما صراحت ماخذ این بر انباخون کردہ ایم کہ بہ بای دوم و نون سوم گذشت عوام فرس بنا و اقفیت ماخذ تقدیم و تاخیر حروف کنند و آنرا قلب بعض نام است و این ہم از آن قبیل باشد و بس (اردو) دیکھو انباخون -

انبار بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بالفتح بر وزن زنگار (۱) بمعنی لبریز و مملو و پر باشد - صاحب ناصری فرماید کہ انباردن و انباشتن مصدر این و انبارہ و انباردہ و انبارگی ہم از ہمین است (ما صراحت ہر یکی بجایش کنیم) بہار گفتہ کہ این جمع نبر است بمعنی تودہ ہا و فارسیان بمعنی ذخیرہ بالفظ کردن و نہادن استعمال کنند و صاحب مؤید آوردہ کہ انبار بمعنی تودہ باشد و بس مؤلف عرض کند کہ بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است انبار بالفتح غلہ ہا و ارتفاعات بسیار کہ یکجا جمع باشد و خانہ سوداگر کہ در و متاع چیدہ باشند جمع نبر بالکسر

(الخ) پس متحقق شد که همین لغت عرب را فارسیان بمعنی واحد یعنی توده استعمال کرده اند و
همین است اسم مصدر و ماخذ انبارَدن وانباشتن وانبارِیدن که می آید آنچه محققین بالا این را
بمعنی لبریز و مملو و پر آورده اند کم التفاتی شان هست ازینکه بر بعضی مصادر بالا رفته اند یعنی انبارَدن
بمعنی توده کردن و پر کردن چاه و مغاک بخاک وغیر آن آمده و خیال نکردند که در پر کردن مغاک
هم توده کردن خاک درین معنی حقیقی باشد و نتیجهٔ آن است پری آن پس لازم نیاید که ازین معنی
مصدری انبار را بمعنی لبریز و پر گیریم سندی برای معنی لبریز و پر و مملو پیش نشد الّا اینکه صاحب جهانگیری
از کلام ظهیر فاریابی استناد کرده و هو هذا (سه) بیک سخن دهن آرزو فرو بندی ؛ بیک سخا شکم
آز را بینباری ؛ ما عرض کنیم که این سند مصدر انباردن است بمعنی مجاز نه اسم جامد انبار و تحقیق
ما معنی حقیقی انبار محض توده باشد و بس (اردو) انبار - بقول امیر ڈھیر - ذخیره - مؤنث (ملحق سه)
رہتی تھی پہولون کی جہان انبار ؛ ڈھیر ہین اس مقام پر خس و خار ؛

(۲) انبار - بقول برهان و سروری و رشیدی و جامع و سراج بمعنی فرو ریختن و افتادن دیوار
و امثال آن نیز - صاحب جهانگیری سندها آورده (سنائی سه) نه فلک را بکام بگذاریم ؛ پنج و
چار و سه را بینباریم ؛ (شمسی طبسی سه) زمین کرد ار بامن گر نباشد آسمان خاکی ؛ در انبارم بسیل اشک
ازین پس هفت بنیانش ؛ مؤلف گوید که حیف است که این هر دو اسناد هم بکارشان نمی خورد
این هر دو تمثیل متعلق است به مصدر انباردن و معنی آن توده کردن و پر کردن است و در تحقیق
مجرد انبار معنی فرو ریختن دیوار و امثال آن اصلا نیست و تودهٔ خاکی که بعد افتادن و فرو ریختنش
قائم شود آنرا انبار می توان گفت و آن غیر از معنی اوّل نیست عجب هست از محققین نازک خیال

فناتل (اردو) دیکھو معنی اول ۔

(۳) انبار ۔ بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی و جہانگیری و جامع بمعنی خس وخاشاک وفضلۂ انسان وسرگین حیوانات دیگر کہ مزارعان بر زمین زراعت ریزند (سروری در ہجو ۵) شعر رنگارنگ از طبع کج حیدر کلوچ ؛ ہمچنان سرمیزند گز تودۂ انبار گل ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ ترجمۂ این ہندی کہات باشد مؤلف عرض کند کہ انبار درین شعر مجازاً بمعنی خاشاک وفضلۂ مجتمعہ باشد کہ آنہم بشکل تودۂ جمع می شود و این مجاز معنی اول است ۔

(اردو) کہات ۔ بقول آصفیہ ۔ (ہندی) اسم مؤنث ۔ وہ میلا اور کوڑا وغیرہ جسے گڑہا کھود کر دبا رکھتے ہین اور کچھ عرصہ کے بعد نکال کر کھیتون مین ڈالتے ہین جس سے زمین کی طاقت بڑھتی ہے اور درخت خوب پھیلتا ہے مؤلف کہتا ہے کہ انبار کے اس معنی کا حقیقی ترجمہ کوڑا کرکٹ ہے جس کی ڈھیر زمین پر ایک جگہ جمع کی جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد اُس سے کہات کا کام لیا جاتا ہے ۔ صاحب آصفیہ نے کوڑا کرکٹ پر لکھا ہے کہ (ہندی) اسم مذکر ۔ (گھانس پھونس) خار وخس ۔ آخور ۔ الابلا (انتہی) اس ڈھیر مین میلا شریک نہین ۔ کیا جاتا اس لئے کہ عفونت پھیلتی ہے اور میلا اور فضلہ عموماً دفن کردیا جاتا ہے ۔

(۴) انبار ۔ بقول برہان بمعنی آبخور و تالاب ہم آمدہ ۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع میفرمایند کہ بمعنی برکۂ آب نیز ۔ چنانکہ آب انبار ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدین معنی آب انبار است نہ انبار تنہا مؤلف عرض کند کہ آب انبار قلب اضافت انبار آب است کہ اہل بلند افارسیان مجازاً انبار آب ہم گفتہ اند چنانکہ در تالاب و آبخور جمع باشد وہم بطریق

مجاز مجرد انبار بمعنی انبار آب مستعمل۔ خان آرزو در کلام مولوی معنوی استعمال این ندیدہ باشد (ع) مشت گندم کہ اندرین دام است ؛ ہست آن را مدد ز انباری ؛ باغ دنیا کہ تازہ میگردد آخر آبش بود ز انباری ؛ (اردو) تالاب۔ مذکر۔ دیکھو استخر۔

(۵) انبار۔ بقول رشیدی امر بمعنی انباشتن و فرا ریختن خانہ مؤلف عرض کند کہ امر انباردن و انباریدن باشد کہ برای انباشتن ہم استعمال این کنند و این ظاہر است کہ از مصدر انباشتن امرش انباش باشد ولیکن استعمال این متروک است بنا ؓ علیہ امر انباردن را استعمال کنند و سند این ہمان است کہ از کلام ظہیر فاریابی بر معنی اوّل گذشت و آنچہ صاحب رشیدی از معنی دوم امر گرفتہ قابل غور است کہ تسامحش بیش نیست زیرا کہ انباردن و انباریدن بدو معنی آمدہ یکی انبار نمودن و دیگری مجازا آن کہ پر کردن چیزی باشد از چیزی دیگر کہ نتیجۂ انبار کردن است پس انبار امر ہمین دو معنی باشد مثلاً اگر گوئیم (دیواری را بنیبار) کنایہ باشد از اینکہ دیوار را بخیز و بشکن و انبار کن و اگر گوئیم (چاہی و مغاکی را از خاک بنیبار) معنی آن کنایۃً این است کہ انبار خاک در چاہ قائم کن یعنی پر کن آن چاہ را از خاک۔ پس معنی مجرد انباردن غیر از انبار کردن و پر کردن نباشد و مصادر اصطلاحی (انباردن خانہ و دیوار) یا (انباردن چاہ از خاک) متعلق باشد بہ امر حاضری کہ بالا مذکور شد۔ نباید کہ از مجرد انبار معنی (خانہ را فرا ریز) پیدا کنیم قائل (اردو) فعل امر۔ ڈھادے۔ بھر دے۔

(۶) انبار۔ بقول صاحب جہانگیری و رشیدی و جامع بالکسر مخفف این بار یعنی این مرتبہ۔ (ملک طیفور ع) انبار دلم بخویش و رمی ماند ؛ این کاوش غصہ در جگرمی ماند ؛ این درد ہنیچ

در دهای دگر است۔ این عم نه به عم های دگری مانند۔ خان آرزو در سراج فرماید که تحقیق آنست که
درین حال انبار به میم باشد که بسبب آنکه نون و باء هر جا جمع شوند و اوّل ساکن بود جائز است که
هردو به میم بدل شوند بسبب قرب مخرج چنانکه کُنب و کُم و دُنب و دُم پس این لفظ بقیاس
امسال و امروز نیست مؤلف عرض کند که بعد العجب که خان آرزو بر خلاف حقیقت تائید
خیال خود می کند که بر کلمۂ اَم گذشت که ما همه را انجا تردیدش کرده ایم یعنی او بر کلمۂ اَم فرموده
که استعمال این برای روز و شب و سال مخصوص است یعنی امروز و امشب و امسال و هم او نوشته
که بجز این هر سه لفظ استعمال کلمۂ اَم نباید کرد و ما همه را انجا گفته ایم و بر هر یک لفظ بجایش صراحت
کرده ایم که اَم مبدل آنِ باشد و آنِ مخفف این پس وجهی نیست که اَم را مخصوص به سه لفظ بالا
کنیم الحاصل چون تحقیق خان آرزو از کلمۂ اَم گذشت و بر لفظ انبار رسید معلوم شد که تخصیص آن سه
لفظ قائم نمی ماند بنا بر علیه درینجا می خواهد که تائید خیال خود کند و قاعدۂ را باستناد خود بیان میکند
که در کُنب و دُنب جاری است یعنی فارسیان نون و بای موحّده هردو را به میم بدل کرده کُم و دُم
کرده اند مگر نمی دانند یا تجاهل کنند که در انبار۔ قاعدۂ مذکور جاری نشد۔ زیرا که اگر نون و با هردو را
به میم بدل کنیم امار باقی می ماند و انچه انبار به میم مستعمل است و مسلّمۂ اوست بر خلاف دعوای اوست
حیف است اگر محققین بتائید غلطی خود ارتکاب غلطی دیگر کنند اگر ما بر لفظی خیال غلط قائم کرده ایم
نباید که بتائیدش غلطی دیگر کنیم حقیقت این است که انبار بالکسر مخفف این بار است و فارسیان
به تبدیل نون دوم به میم امبار هم استعمال کرده اند همچون امروز و امصبح و امشام و امسال که اصلش
این روز و این صبح و این شام و این سال بود و تبدیل نون با میم در دیگر الفاظ هم بنظر آمده

چنانکہ کجین و کجیم کہ بہ معنی برگستوان است کہ روز جنگ پوشند و اسپ را نیز بپوشانند۔ پس انبار را مخفف این بار نہ گرفتن و آنرا غلط دانستن و انبار را صحیح پنداشتن و آنرا بر قیاس امروز و امسال دانستن یعنی چہ و چیا و بچہ حجت قاتل (اردو) اس دفعہ۔ اس بار۔

انبار بار | اصطلاح۔ بقول صاحب جامع بردون بدیادگار یعنی مردم فربہ و بیکارہ و ہیچ کارہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد و استعمال این از نظر ما ہم نگذشت و معاصرین عجم ہم ازین ساکت ولیکن موافق قیاس است یعنی اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بار انبار دارندہ و کنایہ باشد از مرد فربہ کہ ہیچ کارگی لازمہ فربہی است (اردو) موٹا اور فربہ شخص جو کسی کام کے لائق نہ رہا ہو۔

انبار خانہ | استعمال۔ بقول صاحب انند بجائی فرہنگ فرنگ جای ذخیرہ اسباب۔ معاصرین عجم ہم استعمال این کنند قلب اضافت خانۂ انبار است وبس (اردو) دکن میں انبار خانہ اس کمرہ کو کہتے ہیں جو مختلف قسم کے سامان کا مقام ہو۔ صاحب آصفیہ نے لفظ گودام پر لکھا ہے اسم مذکر۔ مال خانہ ذخیرہ۔ مال گھر۔ مودی خانہ۔

انبار دار | استعمال۔ بقول بہار و انند بمعنی صاحب ذخیرہ بحوابات مؤلف گوید کہ معنی لفظی این کسی و چیزی کہ تودہ ہای بلند دارد و فارسیان این را بصفت یار استعمال کردہ اند یعنی ہمت انبار دار گفتہ اند و ظاہر است کہ اشارہ باشد از پستان یار کہ لغش استعارۃً آنرا انبار گفتہ اند (سیفی ۵) اعتباری نیستم پیش بت انبار دار ٭ صد ہزار انبار غم دارم من بی اعتبار ٭ (اردو) انبار دار۔ اس شخص کو کہ سکتے ہیں جس کے پاس ہر قسم کا سامان کثرت سے ہو یعنی ڈھیر لگی ہوئی ہو۔ اسم فاعل ترکیبی۔

انبار داشتن | استعمال۔ صاحب بہ معنی ذکر این کردہ و از کلام سیف اسفرنگی سندی ہم آوردہ کہ بر انبار رد ار گذشت معنی لفظی این داشتن کسی

وچیزی از سامان مختلف تودہ ہا (اردو) صاحب
انبار ہونا۔ سامان کے انبار کا مالک ہونا۔

انباردگی | بقول برہان وسروری وانند
بروزن ومعنی انباشتگی باشد کہ بمعنی پری وبسیاری
نعمت است۔ صاحبان جامع وناصری ذکرش
بذیل لفظ انبارکردہ اند و از صراحت معنی ساکت
وصاحب جامع فرماید کہ انبارش ہم مرادف اینست
است۔ صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ واداۃ گفتہ
کہ بمعنی پری نعمت وفراخ حوصلہ مؤلف گوید کہ
حیف است کہ محققین بانام ونشان سند استعمال
این ہیچ نکردند وانچہ مؤید فضلا نوشتہ آن را فیر
فضلا نفہمند کہ تابع اوست کہ (فراخ حوصلگی)
را فراخ حوصلہ گفتہ۔ فراخ حوصلہ اسم فاعل ترکیبی
کسی کہ حوصلہ او فراخ باشد واین ترجمۂ انباردگی نیست
وصلا نمیتوان شد کہ انباردگی حاصل بالمصدر انبار
از انباریدن است کہ می آید از قبیل انباشتگی کہ
حاصل بالمصدر انباشتن است ومعنی لفظی این تودگی
وپری وہ اضافت بسوی نعمت را تسلیم نہ کنیم تا لحظہ
استعمالش در کلام فارسیان بنظر نیاید۔ صاحب مؤید
بمقابلہ مصادر انباردن وانباریدن ذکر این نکرد
وبجز انبارش وانبار را حاصل بالمصدر قرار داد
(اردو) کثرت۔ مؤنث۔ پری۔ مؤنث۔ بہراوندگی

انباردن | بقول برہان وجامع با دال ابجد
بروزن ومعنی انباشتن است کہ پرکردن وانبار کردن
چیزی باشد از چیزی دیگر۔ صاحب بحر صراحت
مزید کند کہ مثل پرکردن چاہ ومغاک بخاک وجز آن
(کامل التصریف) ومضارع این انبارد۔ صاحب
موارد فرماید کہ (۱) بمعنی پرشدن و(۲) پرکردن
و(۳) گرفتن وحاصل بالمصدر این انبار وانبارش
خان آرزو در سراج وصاحب سروری بمعنی
دوم قانع وصاحب نوادر ذکر معنی اول ودوم
کردہ صاحب مؤید فرماید کہ پرکردن جای عمیق
بخاک وجز آن باشد وبس۔ مؤلف عرض کند
کہ مرکب است از اسم جامد انبار بودن علامت مصدر

ومعنی حقیقی این توده کردن چیزی ہمچون انبار کردن
غلہ وانبار کردن خاک ومعنی پر کردن مجازیست
یعنی چون مفعول این چاه یا شکم یا مغاک باشد
نتیجۂ توده کردن چیزی در آن پر کردنش باشد
که خلا باقی نماند چنانکه انباردن شکم که سندش
بر معنی اول انبار گذشت وانباردن ہفت بیان
که سند این بر معنی دوم انبار مذکور شد آنچه صاحب
موارد بمعنی لازم آورده محتاج سند استعمال
است که از نظر ما نگذشت حیف است که او ہم
سندی پیش نکرد وہم ازین قبیل است معنی
سوم (اردو) (۱) بهر جانا - (۲) بهرنا -
پر کرنا - لینا -

انبارده | بقول برہان وسروری (۱) بمعنی
انباشته که پر کرده باشد و (۲) بمعنی پر نعمت و
با نعمت ہم آمده - صاحب نوادر بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که مردم با نعمت که بتازی
بطر گویند - خان آرزو بذکر ہر دو معنی فرماید که
معنی دوم که توسعی ذکرش کرده مجاز باشد مؤلف
عرض کند که بمعنی اول اسم مفعول انباردن است
واگر برای معنی دوم سند استعمال پیش شود توانیم
عرض کرد که مجاز معنی اول باشد که مردم با نعمت
ہم پر کرده شده از زر ونعمات است (اردو)
(۱) بهرا ہوا - (۲) تونگر -

انبار ساختن | استعمال بمعنی توده کردن
است (ظهوری ؎) ز رشک غیر دل انبار
داغ غم نمی سازم ؛ که ہرگز خوشه چین را برق
در خرمن نمی باشد ؛ (وله ؎) در گلستان کرد
سعی با دگل خرمن شود ؛ گر نسازد غنچه انبار بوی
خویش را ؛ (اردو) انبار لگانا - ڈهیر لگانا -

انبارش | بقول برہان وسروری بر وزن
افزایش پر کردنی را گویند وآن چیزی باشد
که جوف درون چیزی را بآن پر کنند وآنرا
بعربی حشو خوانند - خان آرزو در سراج ذکر
این کرده فرماید که حاصل بالمصدر انباردن باشد

رو ذکر حشو ہم کند (اردو) بھراؤ۔ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ بھرتی۔ حشو۔ اٹنگا آپ ہی نے بھرتی پر فرمایا ہے کہ وہ چیز جو کسی چیز کے اندر بھری جائے مؤلف عرض کرتا ہے کہ بلحاظ معنی حقیقی انباردن اس کا ترجمہ تودہ اور ڈھیر۔ دیکھو انبار۔

انبار شدن | استعمال۔ بمعنی تودہ شدن لازم انبار ساختن است (ظہوری ؎) زبرق حسرتم دودی نزد برخرمنم ہرگز ؛ شد انبار آرزوی خام تاکی از اثر جوشم ؛ (اردو) ڈھیر لگنا۔ کثرت سے جمع ہونا۔

انبار قلعہ | استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مقامی کہ سامان قلعہ در انجا جمع باشد۔ صاحب بول چال فرماید کہ مخزن ومال خانہ مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است (اردو) مخزن۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ خزانہ کی جگہ۔ جمع کرنیکی جگہ۔ گودام۔ گودام گھر۔ میگزین۔ یعنی بارود خانہ دیکھو انبار خانہ۔

انبار کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تودہ کردن و ذخیرہ کردن و خرمن کردن باشد۔ مرادف انبار ساختن کہ گذشت (سرخوش ؎) ہرکس انبار کند خرمنی از گندم و جو ؛ من ناکاشتہ تخمی خجلم وقت درو (ظہوری ؎) کی توان در سینہ داغ انبار کرد ؛ گر شرار آہ تخم سوز نیست ؛ (ولہ ؎) ہنوز می کنم انبار یک جہان حیرت ؛ اگرچہ کشت تمنّا ز حاصل افتادہ است ؛ (ولہ ؎) تخم ز اخگر نفشان سینہ اگر کاشتہ ؛ راحت انبار کند دل مگر از خرمن داغ ؛ (ولہ ؎) نکردی حاصل امسال انبار ؛ بدہ برباد کار پار ننشین ؛ (اردو) دیکھو انبار ساختن۔

انبارگی | بقول شمس بالفتح با کاف فارسی بمعنی پُری مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصد

انبارون توان گرفت ولیکن سند استعمال میخواہد که از محققین دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بھراو۔ دیکھو انبارش۔

انبار نمودن چیزی در چیزی استعمال صاحب جامع که از اہل زبان است ذکر این بذیل لفظ انبار کرده مقصود جز این نباشد که پر کردن چیزی در چیزی (اردو) بھرنا۔

انبار نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی انبار کردن و داشتن است (ظہوری ؎) آرزوی کارم و انبار حسرت می نہم ؛ منتش بر من اگر برقم بخرمن دشمن است ؛ (وله ؎) نہم انبار تشکر از کشتهٔ خویش ؛ گہی برقیم اگر در خرمن افتد ؛ (اردو) دیکھو انبار کردن۔ انبار ساختن۔

انباریدن بقول صاحب بحر و موارد و نوادر مرادف انباردن محققین فرس این را مصدر جعلی گفته اند که بر لفظ انبار یای معروف و علامت مصدر ردن را زیاده کرده وضع کردند بقول شان انباردن که گذشت مخفف این باشد مؤلف گوید که باصول ما مصدر اصلی است که اسم این مصدر لغت فارسی است (کامل التصریف) مضارع این انبارد (اردو) دیکھو انباردن

انباز بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بروزن دمساز شریک و رفیق و ہمتا را گویند (سعدی ؎) مگو دشمن تیغ زن بر درست ؛ که انباز دشمن بشہر اندر است ؛ (مولوی معنوی ؎) ہمه تو لی و درای ہمه دگر چه بود ؛ که در خیال کی آرد کسی ترا انباز ؛ مؤلف گوید که اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز ہم که محقق ترکی است این را لغت فارسی گفته (اردو) رفیق۔ شریک۔ عربی۔ بقول آصفیه (صفت) ملا ہوا۔ ساتھی۔

(۱۲۴۹) **انباز بودن** استعمال - بمعنی شریک بودن است (عرفی ے) گوہمیت خبری گز نہایت قدرت ؛ نتیجہای ضمیر ترا بود انباز (اردو) شریک رہنا۔

انباز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی مثال و مقابل و شریک داشتن باشد (نثر حزین اصفہانی) در محل آرائی و معرکہ سازی و قصہ پردازی شبیہ و انباز ندہشت" (اردو) مثال رکھنا۔ مقابل رکھنا۔

(۱۲۵۰) **انباز شدن** استعمال - بمعنی شریک وسہیم شدن است (انوری ے) گرہی گشت بر ابروی شریعت پیدا ؛ از سیاست شدہ با عقدہ گردون انباز ؛ (اردو) شریک و سہیم ہونا۔

انباز گشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی شریک و حصہ دار گردیدن است (خسرو ے) کافسر او را پسر انباز گشت ؛ وین پسر از وی بہ پسر بازگشت ؛ بزانوری ے) عقد ابروی قضا از پی تسکین شغب ؛ گشتہ با عقدہ گردون بسیاست انباز ؛ (اردو) شریک وسہیم ہونا۔

انبازناک استعمال - بقول بہار بالفتح و زای تازی و نون بالف کشیدہ و کاف تازی ترجمہ مشترک کذا فی الملحقات۔ فرماید کہ درین تامل است۔ صاحب انند نقل نگارش وصاحب ضمیمہ برہان ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ بدون سند استعمال این تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) مشترک۔ شریک۔

انبازی بقول بہار مزید علیہ انباز و ایضاً شراکت و صاحب انند وہفت ہمزبانش صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ ترجمہ شرکت باشد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ یای مصدری بر لفظ انباز زیادہ کردہ اند و سندبہار از کلام میرخسرو است (ے) چگونہ بگ تواند کہ خلق بہا

بکشد؛ اگر نہ خشم تو با مرگ باشد انبازی ؛ عرض می شود کہ اگر درین شعر انبازی بیای مجہول گیریم یای وحدت است و اگر یای معروف گیریم لازم آید کہ (بعد خشم تو کلمہ را محذوف) گیریم ولیکن بخیال ما ضرورت ندارد و یای وحدت در خشم معنی نازک پیدا کند باقی حال این سند بکار انبازی نمی خورد۔ انچہ بہار این را افزیدہ علیہ انباز گرفتہ محل نظر است و طالب سند دیگر باشیم۔ (اردو) شرکت بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث شراکت ساجھا۔ شمولیت۔ اشتراک۔ شمول یا شاملات۔

(الف) انباش
(ب) انباشتن

صاحب شمس نسبت (الف) گوید کہ بالفتح بمعنی کاہ گل کردن است و مقصودش حاصل بالمصدر باشد و دیگری از محققین ذکر این نکرد و (۲) بقولش بمعنی انباردن کہ گذشت صاحب برہان ذکر (ب) کردہ فرماید کہ بمعنی پر کردن و مملو گردانیدن و انبار نمودن باشد و نسبت انباشت فرماید کہ ماضی انباشتن صاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ مرادف انباردن و کامل التصریف و مضارع این انبارد و صاحب سروری نوشتہ کہ پر کردن جای بخاک وغیرہ و ذکر ماضی مطلق ہم کردہ خان آرزو در سراج بر معنی پر کردن و مملو کردن قانع۔ صاحب موارد این را بمعنی (۱) پر شدن و (۲) پر کردن و (۳) گرفتن آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این ہمان انباردن است کہ گذشت فارسیان رای مہملہ را بہ شین معجمہ بدل کنند چنانکہ آغاردن و آغاشتن و ما صراحت ماخذ انباردن بجایش کردہ ایم۔ صاحب موارد کہ صراحت سہ معنی کردہ است نسبت آن عرض می شود کہ صاحبان تحقیق معنی اول و سوم را ترک کردہ اند و او (انباشتن چاہ) را بمعنی

اوّل و (انباشتن دریا) را بمعنی دوم و (انباشتن دیدہ بسرمہ) را بمعنی سوم آوردہ وصراحت کامل این مصادر مرکبہ در ملحقات آید۔ بعض صاحبان تحقیق انباشتہ را بطریق لغت مستقل نوشتہ اند و آن درحقیقت اسم مفعول ہمین مصدر است دیگر ہیچ (نسبت الف) عرض می شود کہ اعتبار را نشاید کہ سند استعمال پیش نشد و از محققین فرس کسی با صاحب شمس نیست (ارد و) (الف) سا گل۔ دیکھو (ارزہ) (ب) (۱) بہر جانا۔ (۲) بہرنا۔ پر کرنا۔ (۳) لیپنا۔

انباشتن چاہ بچیزی (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب موارد کہ بذیل انباردن آوردہ بمعنی پر شدن چاہ بچیزی است (سراج الدین راجی ؎) ز انباشتن چاہ زنخدانش بمشک۔ معلوم شد کہ دل برون ناید ازو ٭ مؤلف گوید کہ این متعلق است بمعنی اوّل انباشتن و (انباشتن چاہ زنخدان بمشک) کنایہ است از سبزہ برآمدن و خط پیدا شدن کہ سیاہی خط را بمشک تشبیہ دادہ و مشک درینجا بمعنی خط است و این استعارہ باشد (ارد و) با ولی کا بہرنا کسی چیز سے۔

انباشتن دریا بچیزی استعمال بمعنی پر کردن دریا باشد و این متعلق است بمعنی دوم انباشتن (اسدی ؎) بدان کردشاید نہان آفتاب بدین شاید انباشت دریای آب ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کردہ (ارد و) دریا کو بہرنا / پاٹنا۔

انباشتن سرمہ در دیدہ مصدر اصطلاحی بمعنی پر کردن چشم از سرمہ داندودن سرمہ بچشم و کنایہ باشد از سرمگین کردن چشم و سرمہ کردن بہ چشم۔ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کردہ و این را متعلق کردہ بہ معنی سوم انباردن بہ خیال ما متعلق است بہ معنی دوم (بیدل ؎) سرمۂ عبرت عبث از وضع دہر انباشتم

دیدهٔ ما را غبار خویش ہم بسیار بود ٭ (اردو) آنکھ مین سرمہ لگانا۔

انباشتن نمک در طبع (مصدر اصطلاحی) بمعنی پرکردن نمک در طبع باشد و کنایه از نمکین کردن طبع و ذوق پیدا کردن در طبع (طالب آملی سہ) طاآب نمک لعل تو انباشته در در طبع ٭ زان روی چو گفتار تو شعرش نمکین است ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل انباشتن کرده و این متعلق بمعنی دوم اوست (اردو) طبیعت کو نمکین کرنا۔ ذوق پیدا کرنا

انباغ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری با غین نقطه دار دو زن را گویند که در نکاح یکمرد باشند و ہر یک مر دیگری را انباغ باشد (مرادف اموسنی که بجایش مذکور شد) (ناصر خسرو سہ) زین قبه که خواہران انباغی ٭ ہستند دو رو چہار ہم پہلو ٭ خان آرزو در سراج فرماید که این ہمان انباز است که زای آن بغین بدل شده و در اصل بمعنی شریک است و بمعنی دو زن شہرت گرفته مؤلف گوید که تبدیل زای ہوز بغین معجمه موافق قیاس باشد چنانچه آمیز و آمیغ و جا دارد که این مبدل انباز باشد که بمعنی شریک گذشت فارسیان بوسیلهٔ این تبدیل معنی عام را خاص کردند و برای زنی نام نہادند که شریک زن دیگر است یعنی اموسنی و خان آرزو تسامح کرده که دو زن را انباغ گفته نه چنان باشد بلکه ہر یکی از ان انباغ باشد مر دیگری را (اردو) دیکھو اموسنی۔

انبان بقول بہار (۱) مرادف انبانه بالفتح ظرف چرمی که در ان زاد نگاه دارند و بمعنی توشه دان (مسیح کاشی سہ) گر آب ناشناخور داز نیستی خضر ٭ ز انبان کہنه نا ورد این سفله نان برون ٭ صاحب سروری فرماید که پوستی را گویند که از گوسپند درست و دباغت کنندتا

ظرف چیزہا شود و بعربی جراب خوانند (خاقانی ؎) برین نان ریزه ہا منگر کہ شب دائد
درین سفره نه که از دریوزهٔ عیسی است خشکاری در انبانش ؛ صاحب ناصری فرماید که (۲)
کنایہ باشد از آدمی فربہ و بیکاره و شکم خواره - صاحب ضمیمهٔ برہان گوید که ہر خریطه را انبان نام است
که دران چیزہا کنند - صاحب انند نوشته که این ماخوذ از بن است و برین نویسد که بالکسر تشدید
نون فربہی و لمی فرماید که در فارسی زبان انبان چه طور شد - خان آرزو در سراج فرماید که
ترجمهٔ این در عربی جراب و این را انبانه و انبانچه نیز گویند و اغلب که این ماخوذ از انبارن
باشد پس در اصل انبارن بمعنی صاحب پرکردن بود چرا که نون برای اتصاف می آید چنانکه مکرر
نوشته شد و را حذف گشته (رخ) **مؤلف** عرض کند که این است طبع آزمائیہای محققین سلف
که در بعض لغات از صد یکی نظر بر ماخذ کرده اند - بخیال ما این مرکب است از لغت سنسکرت و
فارسی که ان در سنسکرت بقول ساطع بالفتح بمعنی غذا است و بان کلمه ایست در فارسی زبان
که بقول برہان بالفظی مرکب شده افادهٔ معنی محافظ کند ہمچون کلّه بان و باغبان پس معنی لفظی آن با
محافظ غذا است که زاد در انگاہدارد و موسوم به توشه دان هم و این عجبی نیست که بسیاری از لغات
فرس با لغات سنسکرت و ترکی و عربی بترکیب فارسی مرکب آمده و نسبت معنی دوم عرض میشود
که استعاره باشد که مردم فربہ و شکم خواره را انبان گفتند و توشه دان نامش نہادند که فربہی و شکم
خوارگی اش انبان را ماند (اردو) (۱) وه چرمی مشک یعنی زنبیل جس سے ولایت مین
توشه دان کا کام لیتے ہین یعنی سوکھی غذائین اس مین بھر لیتے ہین (مونث) (۲) موٹا
آدمی - فربہ -

انبان باد اصطلاح - بقول صاحب عجم باضافت (۱) پوستی کہ آنرا پر باد کردہ آہنگران آتش افروزند و (۲) شکم آدمی و (۳) مجازاً آدمی را نیز گویند - بہار گوید کہ (۴) کنایہ از آدمی فربہ و بیکار - صاحب ضمیمہ برہان قرینا کہ انبانی را گویند کہ پر از باد کردہ باشند و شکم آدمی را نیز و صاحب مؤید بمعنی اول و دوم و سوم قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بخیال ما ہر چہار معنی کنایہ باشد کہ معنی اول انبان (کہ گذشت) شبیہ باشد بہ دمکش آہنگران وچون آنرا اضافت کردند بسوی باد کنایہ شد برای دمکش آہنگران و معنی دوم شکم آدمی ہم مشابہ انبان است و باد ہم در شکم باشد و معنی سوم وچہارم آدمی ہم فی الجملہ با انبان شباہت دارد و نظر بر شکم و باد شکم و خصوصاً آدمی فربہ کہ شکمش بزرگ باشد (اردو) (۱) دھونکنی - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث - دم کش - آگ پھونکنے کا آلہ - وہ کھال جس سے لوہار آگ دہونکتے ہین (۲) آدمی کا پیٹ - مذکر (۳) آدمی مذکر (ذوق ؎) کہتے ہین ذوق آج جہان سے گزر گیا ؛ کیا خوب آدمی تہا خدا مغفرت کرے ؛ (۴) دیکھو انبان کے دوسری معنی

انبان بارہ اصطلاح - بقول صاحب برہان بروزن مردان کارہ مردم فربہ و بیکارہ و ہیچ کارہ - صاحبان بحر و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است یعنی انبان را کہ گذشت اضافت کردند بسوی بار کہ بمعنی سنگینی باشد پس انبان بارہ - بابا باشد کہ بوجہ سنگینی مردم فربہ و شباہت شکمش با انبان کنایہ ایست برای مردم فربہ دیگر ہیچ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بدینوجہ کہ محققین فرس این را ترک کردہ اند خیال می کنیم کہ ہمان انبان باد باشد کہ دال مہملہ را بہ تصحیف کتابت رای مہملہ کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو انبان باد کے

چوتھے معنی۔

(الف) انبانچہ | بقول بہار و رشیدی
(ب) انبانچۂ خضر | وشمس (الف) مصغر انبان و بہار نسبت (ب) گوید کہ زنبیل خضر علیہ السلام وظاہر اعبارت از ابریق است کہ آب در آن نگاہدارند۔ صاحب بحر گوید کہ زنبیلی کہ آب بقا دران باشد۔ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ بابہار متفق مؤلف عرض کند کہ محقق شد کہ انبانچہ مصغر انبان است و انبان بہ تحقیق پوست کہ زنبیلی است چرمی ہمچون مشک پس (ب) را ابریق چرا گوییم کہ ابریق کوزہ بالولہ و دستہ باشد بر خلاف انبان کہ آن در حقیقت مشک چرمی است و عموماً بکار آب ہم مستعمل پس انبان چرمی را کہ زنبیل باشد بکار مشک گرفتن ہیچ غرابت ندارد بخلاف ابریق کہ آنرا بصورت مجاز انبانچہ قرار دہیم۔ قاتل (وحید سہ) در آب بقا شیروان غوطہ خوش ہے چو انبانچۂ خضر از آب پر (اردو) (الف) چھوٹی سی زنبیل مؤنث (ب) خضر کی چھوٹی سی زنبیل۔ مشک مؤنث

(الف) انبانچۂ سلیمان | اصطلاح۔ مرکب
(ب) انبان خضر | اضافی (الف)
(ج) انبان سلیمان | و (ج) بقول بہار انبانی کہ سلیمان داشت کہ ہر وقت ہر چہ می خواست از و بر می آمد۔ صاحب بحر عجم ذکر (ج) کردہ فرماید کہ انبان ظرف چرمیست کہ در روز ادراہ نگاہدارند و حضرت سلیمان علیہ السلام انبانی داشت کہ ہر چہ ہر وقت دلش می خواست ازان بر می آمد بقدرت اللہ تعالی و انبانچہ مصغر آنست و و آراستہ ہنر بانش۔ صاحب انند ذکر (ب) کردہ و مقصودش از ہمان انبانچۂ خضر است کہ گذشت بدون تصغیر (ظ) و ظاہر ہمی الف سہ) اسیر لقمۂ مردم مباش تا باشی ہے توکل تو بہ انبانچۂ سلیمان است ہے (محمد قلی سلیم (ج) سہ) لبالب سفرۂ ہر مرد دہقان ہے ز نعمت ہمچو انبان

سلیمان ؛ (اردو) (الف) سلیمان علیہ السلام کی چھوٹی سی زنبیل (مونث) جس مین سے جو چیز مقصود ہوتی تھی نکل آتی تھی (ب) خضر کی زنبیل یا مشک۔ مؤنث (ج) سلیمان علیہ السلام کی زنبیل۔ مؤنث۔

انبان شناور | اصطلاح۔ مرکب اضافی بقول بحر و بہار خیک پر باد یا سبوئی کہ شناور بمدد آن در دریا ہای عریض شنا توانند نمود مؤلف عرض کند کہ سبو را بہ مجاز گیریم وحقیقت این مشک چرمی است کہ پر از باد کنند و در شناوری از برای نوآموزان عموماً و برای ماہران ہم در دریا ہای بسیار عریض خصوصاً بنظر احتیاط با خود دارند کہ از غرقابی محفوظ دارد (اردو) وہ خالی مشک ہوا سے بھری ہوئی جس سے تیرنے مین مدد لیتے ہین۔ مؤنث۔

انبان نفط | اصطلاح۔ بقول آنند بالفتح وکسر نون سوم وسکون فا و طای مہملہ حقہ چرمین باشد کہ از نفط و باروت پر کردہ بعد آتش بر دشمنان اندازند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و دیگر محققین ازین ساکت۔ خلاف قیاس نسبت انبان بمعنی خود است و درینجا مجازاً بہ معنی کیسہ چرمین و نفط لغت عرب است بہ فتح نون و طای حطی در آخر۔ صاحب غیاث فرماید کہ نفط معرب نفت است بمعنی روغنی خاص و بقول خیابان بالکسر داروئی کہ حکما ساختہ اند ہر جا کہ اندازند آتش درگیرد (اردو) فارسیون نے انبان نفط اوس چرمی کیسہ کو کہا ہے جس مین باروت بھر کر آگ دیتے ہین اور دشمن مقابل پر پھینکتے ہین یہ نازک اور طویل تھیلی ہوتی ہے جس کو باروت بھرنے کے بعد حلقہ کر لیتے ہین اسی کا نام دکن مین بان ہے۔ صاحب آصفیہ نے لفظ بان پر لکھا ہے ایک قسم کی ہوائی جو اگلے زمانے کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے۔ مؤنث۔

انبانہ | بقول برہان و بہار و سروری و جامع و ناصری مرادف معنی اول انبان کہ گذشت و ہای ہوز در آخر این زائد است و بس (حافظ ۵) چہ جای من کہ بلغزد سپہر شعبدہ باز ٭ ازان حیل کہ در انبانۂ بہانۂ تست ٭ (اردو) دیکھو انبان کے پہلے معنی۔

انبر | بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث و سکون رای قرشت (۱) آلتی باشد از آہن کہ زرگران و مسگران طلا و مس تفتہ را بدان گیرند و بعربی کلّوب خوانند۔ بہار گوید کہ (۲) افزاری کہ بدان آتش گیرند و آنرا در عرف ہندوستان دست پناہ خوانند (حکیم سنجیک ملہ) بسیف خرابچید و خواہمت ہمہ تن ٭ فشردہ خایہ بانبر بریدہ کیر بہ گاز ٭ (سعید اشرف ۵۲) جز بانبر آتش از ہمسایگان نتوان گرفت ٭ نیست آسان برگرفتن دل زیار غمگسار ٭ صاحب سروری بر معنی اول قانع و صاحب ناصری نسبت معنی اول فرماید کہ نعل بندان از پای اسپ میخ و نعل ہم ازہمین آلہ کشند۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحبان ہند و غیاث این را لغت ترکی گفتہ اند اما محققین ترکی ازین ساکت (۳) بہ تحقیق ما انبر بفتح اول و سوم مخفف انبار ہم کہ مصدر انبریدن ازہمین اسم جامد می آید (اردو) (۱) سنسی۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث۔ ایک اوزار کا نام جس سے لوہار یا سنار گرم دہات کو آگ کے اندر سے پکڑ کر باہر لاتے ہیں اور اس سے تھام کر چوٹ لگاتے ہیں ایک قسم کا زنبور (۲) دس پنا۔ چمٹا۔ بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ دست پناہ۔ آتش گیر۔ آتش کش۔ آگ پکڑنے کا آلہ۔ دیکھو آتش گیر۔ (۳) دیکھو انبار کے پہلے معنی۔

(۱) انبروت | صاحب برہان و جامع و ہفت نسبت (۱) گوید که بر وزن عنبروت امرود
(۲) انبرود | باشد میوه معروف و بقول جامع (۲) مرادفش۔ صاحب سروری و
جہانگیری ہم ذکر (۲) کرده خان آرزو در سراج ذکر (۲) کرده فرماید که امرود که گذشت مبدل
این است بر قیاس خم و خنب (مولانا شہابی کاشانی از سروری ۵۲) انبرودش که قند از آن
خجل است ٭ از حلاوت حیات بخش دل ست ٭ مؤلف عرض کند که اصل (۱) امروت
و اصل (۲) امرود است که ذکر ماخذش ہمد رانجا کرده ایم فارسیان عوض میم۔ نون و با
ہر دو را آورند چنانکه خم را خنب کردند و دم را دنب و بہمین قاعده امروت و امرود را
انبروت و انبرود خواندند۔ خان آرزو برعکس این گفته یعنی امرود را مبتدل انبرود خیال کرده
سبب آنست که از ماخذ خبر ندارد که ذکرش زیر امروت کرده ایم (اردو) دیکھو اربو۔

انبره | بقول برہان و جامع بضم ثالث بر وزن قنجفه (۱) ہر چیز موی ریخته را گویند عموماً و شتر
موی ریخته را خصوصاً و (۲) اسپ و شتر آبکش را نیز گفته اند و در عربی شکنبه را گویند و (۳)
بمعنی دره کوہی نیز و بفتح ثالث بر وزن حنجره ہم آمده۔ صاحب رشیدی و سروری با تخصیص معنی
اول قانع (غواص ۵۰) بر کنار جوی ہم رشته بادام و سیب ٭ راست پنداری قطار اشتر انند
انبره ٭ صاحب جہانگیری بفتح اول و ضم سوم فرماید که در بعض فرہنگہا شتر آبکش را نیز گویند و
در عربی شکنبه و دره کوه را نامند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرماید
که این اصلی ندارد۔ صاحب مؤید فرماید که اشتری که از بس بار کشیدن مویش ریخته و نیز شکم و دره
کوه و قیل بفتح با اشتر آبکش و غیر آن کذا فی شرفنامه و در ادات بمعنی آسیاکش۔ صاحبان ہفت

و غیاث این را بحوالۂ برہان مرادف انبر قرار داده اند و از ہر سه معانی بالا ساکت بخیال ما در غلط افتاده اند که برہان انبرا مرادف انبر نه نوشت مؤلف عرض کند که الف اول درین وصلی است یعنی فارسیان نبره را بزیادت الف وصلی و رادش انبره کردند و نبره بفتح اول و ثالث در عربی آماس اندام و جای بلند بر آمده و نبر بالکسر کرمی است که پوست شتر بزدن او آماسد و آبله ناک گردد (کذا فی منتهی الارب) پس موی هر که بریزد مرضی است که عارض شود بوجه کرمی که در پوست پیدا شود و ازین عارضه خراش در جلد پیدا شده بیاماسد فارسیان همین لغت نبره را بزیادت الف وصلی انبره کردند و بمعنی اول استعمال نمودند و ازین که شتر و اسپ هر کش را هم موی پشت بریزد و پشت ورم کند مجازاً بهمین نام موسوم کرده باشند معنی سوم هم مجاز باشد نظر بر بلندی دره کوه که بلغت عرب نبره جای بلند بر آمده را هم گفته اند از هر چیزی (اردو) (۱) وہ شخص یا جانور (یا اونٹ) جس کے بال گر گئے ہوں (۲) وہ گھوڑا یا اونٹ جس سے آب کشی کا کام لیں (۳) صاحب آصفیہ نے درہ پر لکھا ہے کہ پہاڑ کی گھاٹی یا دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ یا فراخی یا وسعت۔ مذکر۔

انبریدن | بقول سروری بفتح اول ہمان انباریدن که گذشت مؤلف گوید که محققین دیگر ازین ساکت اند و سند استعمال هم پیش نشد بخیال ما جز این نیست که مخفف انباریدن گیریم بحذف الف دوم (اردو) دیکھو انباریدن۔

انبزان | بفتح اول و چهارم بقول صاحب ضمیمهٔ برہان نام سلخ باشد که روز سی ام است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی بحوالۂ شرفنامه و قنیه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که

معاصرین عجم ازین ساکت و محققین سلف ہم ذکر این نکردہ اند و ہر دو محققین بالا سند استعمال این ہم نیاوردہ - جادارد کہ بہ رای مہملہ و بہ فتح موحدہ ابران باشد بمعنی پری دارندہ اسم حالیہ از ابر کہ امر حاضر مصدر ابریدن است بزیادت الف و نون در آخر ہمچون افتان و خیزان و کنان و معنی لفظی این پرکنان و کنایہ از روز سی ام ماہ کہ ماہ کامل است و از جمیع آیامش پرکنند و جادارد کہ الف و نون را زائد گیریم اندرین صورت مزید علیہ ابر بود کہ مخفف ابار است بمعنی پری کہ روز سی ام ماہ و یوم تکمیل اوست و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال - ماخذ این برای ہیچ بفہم نمی آید جز این کہ این را اسم جامد گیریم بمعنی سلخ ماہ (اردو) سلخ - بقول صاحب آصفیہ (عربی) اسم مؤنث - پوست کشی - کہال کہینچنا - چاندرات - چونکہ اس روز چاند زمین اور آفتاب ایک سمت مین اس طرح واقع ہوتے ہین کہ چاند زمین کے آگے آکر ہمین اپنے رخ روشن کی جھلک دیتا ہے گویا پردے سے منھ نکالتا ہے اسوجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا (الخ) دکن مین سلخ اس روز کا نام ہے جس کی شام مین ہلال نظر آئے چونکہ مہینہ اس دن شعاع آفتاب سے باہر نکلتا ہے اس لئے اس دن کا نام سلخ رکھا گیا - صاحب غیاث نے رسالۂ نجوم کے حوالہ سے اس کی وجہ تسمیہ یہی بیان کی ہے - الحاصل ہر ماہ قمری کے تیسوین دن کا نام سلخ ہے -

انبساط بقول بہار گستاخ شدن مؤلف گوید کہ لغت عرب است بکسر اوّل و سوم و بقول منتخب گستاخ شدن و کشادہ روز شدن و گستردہ شدن - فارسیان استعمال این بمعنی خوشی و انشراح و اختلاط کنند صاحب مؤید ذکر این کردہ و برای معنی مصدری با مصادر فرمیا

مرکب سازند که در لحقات می آید (اردو) انبساط - بقول امیر عربی - مؤنث - خوشی (بحر
سے) دنیا مین کچھ بساط نہین انبساط کی؛ اترین نہ سوکھے گھاٹ کہین آشنای عیش؛

انبساط نمودن استعمال - بمعنی خوشی و مسرت کردن و خوشنود شدن است (خواجہ جمال الدین سلمان سے) پادشاہا بندۂ	حضرت برسم عرضداشت؛ انبساطی می نماید بر امید رحمتت؛ (اردو) خوشی کرنا - خوش ہونا -

(الف) انبست (الف) بقول برہان بر وزن کم بست غلیظ و بستہ شدہ و (ب)
(ب) انبستہ بقولش بر وزن برجستہ ہر چیز کہ آن بستہ و سخت شدہ باشد و بدشواری
وا شود و حل گردد و شیرِ ماست و خون بستہ شدہ را نیز گویند - صاحب ناصری ذکر ہر دو کردہ
گوید کہ غلیظ و بستہ شدۂ ہر چیز حتی ماست و خون بستہ - صاحب سروری بر (الف) فرماید
کہ بمعنی غلیظ و بر (ب) نوشتہ کہ چیزی بستہ کہ بدشواری وا شود و بحوالہ تحفہ فرماید کہ مثل مداد
و خون و امثال آن (شاکر بخاری ب سے) خون انبستہ ہمی ریزم بر زرین رخ؛ زانکہ خوناب ہم
نماند است درین دیدۂ تر؛ ہم او گوید کہ در مؤید انبسہ بر وزن قرینہ و انبستہ بر وزن ہمیزہ -
باین معنی آمدہ کذا فی اداة الفضلا - صاحب جہانگیری صرف (ب) را آوردہ گوید کہ چیز
سخت کہ زود حل نشود (شہریاری ب سے) چون زخونابہ نماند است اثر در جگرم؛ خون
انبستہ ہمی ریزد از چشم ترم؛ خان آرزو در سراج بذیل الف فرماید کہ انبست و بزیادت ہا انبستہ
ہر دو بمعنی غلیظ و بستہ شدہ نوشتہ اند - صاحب رشیدی ہم ذکر ہر دو کردہ - مؤلف گوید کہ این
اسم جامد نباشد کہ لفظ بستہ درین مرکب است و متعلق است با معنی - بخیال ما جز این نیست کہ

فارسیان (آن بستہ) را مخفف (آن چیز بستہ) گرفتہ اند بمعنی چیزی کہ منجمد و سخت باشد پس در استعمال
کلمۂ آن بدون ممدوده آن شد بالضم چنانکہ محاورۂ ایشان است و منبستہ بالضم بصورت
لفظی قرار یافت بمعنی مذکور محققین بالا بر ماخذ غور نکردند و الف اول را مفتوح گرفتند پس ابنست
مخفف ابنستہ باشد بحذف ہای ہوز آخر (اردو) (الف و ب) منجمد چیز ۔ جمی ہوئی چیز ۔ سخت
چیز ۔ جیسے خون منجمد ۔

انبلہ بقول برہان و ناصری و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع بفتح اول و ثالث ۔
بروزن حنظلہ تمر ہندی را گویند و بہندی املی خوانند ۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین
سندی از مسعود سعد آورده و ہو ہذا (ع) چون ہلیلہ زروشان و روترش چون انبلہ ؛ و
فرماید کہ این غلط و خطای محض است بلکہ انبلہ درین جا ہمان آملہ است کہ بہندی آنولہ خوانند
و بسبب اجتماع نون و با ہر دو میم شده آملہ شد و مقابلۂ او درین مصرع مسعود سعد بہ ہلیلہ دلالت
صریح دارد کہ ہمان آملہ باشد کہ از اجزای اطریفل است و بمعنی تمر ہندی گفتن خطاست کہ
بدین معنی نہ در ہندیست و نہ در فارسی ۔ من ادعی فعلیہ البینہ (انتہی) مؤلف عرض کند کہ
آملہ را بقاعدۂ تبدیل انبلہ کردن موافق قیاس است کہ میم با با و نون و با و نون با میم
بدل شود ہمچون دم و دنب و سم و سنب ولیکن نمی شود کہ انبلہ را برخلاف جمہور محققین تمر ہندی
نہ گیریم ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی اگر از اہل ہند باشند و صاحب برہان را نظر بر سکونت ہند
معتبر ندانیم ۔ جا دارد ولیکن در اہل زبان بودن صاحبان ناصری و جامع و سروری شکی
نیست و قول شان نسبت اسم جامد فارسی زبان معتبر تر از خان آرزو ست نمیدانیم کہ او سند

چہ چیزی می خواہد سہ کس از اہل زبان انبلہ را بالاتفاق تمر ہندی گفتہ اند اگر بقاعدۂ تبدیل فارسی لفظ آملہ ہم صورت انبلہ پیدا کند لازم نیاید کہ معنی حقیقی انبلہ از لفظ دور شود۔ خیال ما این است کہ قاعدۂ تبدیل حروف را در ہر یک لفظ جاری کردن ضرور نیست۔ در محاورۂ فرس لغاتی کہ مبدل ہیم و آن تبدیل موافق قاعدہ باشد اشارہ می کنیم کہ این تبدیل موافق قیاس است مثلاً اگر فارسیان آملہ را انبلہ ہم می گفتند ما صراحت می کردیم کہ انبلہ مبدل آملہ باشد بہ ہمان قاعدۂ کہ ذکرش بالا گذشت اگر اہل زبان انبلہ را بمعنی تمر ہندی گویند محققین ہندی نژاد حق آن ندارند کہ تردیدش کنند و گویند کہ این مبدل آملہ باشد و بمعنی تمر ہندی نباشد نمیدانیم کہ خان آرزو چرا این قدر جبر می کند ما ہمین قسم بحثی بر انبار ہم کردہ ایم و تسامح خان آرزو اصرارش را ظاہر ساختہ ایم و بر اکثر لغات دیگر ہم ہمین قسم اشارہ نمودہ ایم۔ خیال قطعی ما نیست کہ انبلہ بقول محققین زباندان بمعنی تمر ہندی صحیح باشد و معاصرین عجم ہم فی زماننا استعمال ہمین لغت برای تمر ہندی کنند و چون بر ماخذ انبلہ نظری کنیم توانیم عرض کرد کہ بقول صاحب ساطع املی بزبان سنسکرت بالکسر بمعنی تمر ہندی است پس جا دارد و موافق قیاس است کہ فارسیان بہ ہمان قاعدۂ کہ ذکرش بالا گذشت میم را با (نون و با) و یای تحتانی را با ہای ہوز بدل کردہ انبلہ کردند و بمعنی تمر ہندی استعمالش نمودند چنانکہ دم را دنب و سم را سنب و شایگان را شاہگان ہم گویند اگر خان آرزو در مصرع مسعود سعد کہ بالا مذکور شد انبلہ را بمعنی آملہ گیرد (و ترشی) را کہ در مصرع مذکور است با آملہ زیادہ مناسب پندارد عیبی ندارد و توانیم گفت کہ انبلہ درینجا مبدل آملہ ہم باشد و اگر سند کلام شاعری دیگر برای معنی تمر ہندی می خواہد اول عرض کنیم کہ سند را با نظم تخصیص نیست نثر اہل زبان ہم برای

او کافی است و ہرگاہ محقق شد کہ صاحب ناصری از اہل طہران و صاحب برہان جامع از تبریز و صاحب لغات سروری از اہل کاشان است پس نوشتۂ این ہرسہ محققین بحق او سند تر است و واضح تر از نظم کہ اگر در نظم دیگران این لغت را پیدا کنیم شاید کہ خان آرزو گوید کہ درین شعر ہم انبلہ بمعنی آملہ واقع شدہ باتی حال برای دفع اصرارش سند نظم ہم پیش می کنیم کہ از ظہیر فاریابی بدست آمدہ (سہ) گر عدو لاف زند تا با تو ہم جنسی کند؛ عاقلان دانند مور از مار و شہد از انبلہ؛ صاحب جہانگیری ہمین سند را برای معنی تمر ہندی آوردہ است اگر ہوا جویان و متبعین خان آرزو درین شعر ہم انبلہ را بمعنی آملہ گیرند جا دارد کہ بیچارہ ظہیر فاریابی صراحت معنی انبلہ ہمچو محققین تبریزی و کاشانی و طہرانی نکردہ است ما خان آرزو را از جمیع محققین ہندی نژاد باعتبار فضیلت خاص و مذاقی کہ از فارسی زبان داشت فائق می دانیم و احترامش کنیم ولیکن در بحثی کہ اصرار برای خود می کند جزین چارۂ نداریم کہ خیال خود را پیشکش اہل علم کنیم۔ فقاتل بالجملہ بقول صاحب محیط تمر ہندی بہندی املی و انبلی سرد در اول و خشک در دوم مسہل لطیف تر از آلو بخارا و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معدہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) املی بفتح اول امیر۔ مؤنث۔ فارسی مین انبلہ۔ عربی مین تمر ہندی ہندوستان کے ایک مشہور اور بڑے درخت کی پھلی ہے۔ خامی کی حالت مین نہایت ترش اور بعض درخت کی سبز اور بعض کی سرخ ہوتی ہے اور پختہ اور خشک ہونے پر سرخ تیرگی مائل اور چاشنی دار ہو جاتی ہے۔ مزاجاً دوسرے درجہ مین سرد و خشک (رشک سہ) کیون نہ چوساکرین تیرے لب شیرین اے گل؛ لال املی کے مربّے کا مزا پاتے ہین؛ ۔

انجمن | بقول برہان و ناصری و ہفت دانند بر وزن صف شکن بلغت ژند و پاژند انگور باشد که بعربی عنب گویند مؤلف گوید که یکی از زردشتان معاصر صراحت کرد که در ژند و پاژند این نام خوشہ انگور است در حالت ابتدائی که گلشن دانہ کند و کثرت دانہای کوچکش بیرون از شمار تودۂ بادنجان را ماند لعینہ از ینجاست که فارسیان قدیم این را انجمن گفتند که انب بمعنی بادنجان گذشت و من تودۂ ہر چیز را گویند چون خرمن ہم او گفت که انگور را در فارسی قدیم ہفتاد نام است از آغاز دانہ اش تا بہ پختگی (اردو) انگور - مذکر - دیکھو آزم اور بقول بعض خوشۂ انگور - مذکر - جو ابتدائی حالت میں ہو جس کے دانے نہایت کثرت سے اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں -

انبوب | بقول برہان و جامع و سراج بر وزن مرغوب فرش و بساط گستردنی را گویند صاحب ناصری فرماید که بساط گسترده باشد - صاحب برہان توب بدون الف و نون ہم بہمین معنی آورده فرماید که باین معنی بجای حرف اول یای حطی ہم آمده یعنی یوب مؤلف عرض کند که بتحقیق ما این ہم جامد فارسی قدیم است و توب مخفف این و حقیقت یوب تحتانی بجایش بیان کنیم که قاعدۂ تبدیل موافق قیاس نیست و غیر از تحریف و تصحیف بالتباس کتابت چیزی دیگر بنظر نمی آید و جا دارد که این را مفرس خیال کنیم که انبوب بلغت عرب بمعنی خیابان و زمین بلند آمده پس تصرف فارسیان باشد که این را بمعنی فرش و بساط استعمال کردند (اردو) فرش - بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - بساط - بچھونا - بستر - گستردنی - بچھانے کی چیز جیسے جازم - دری - بوریہ - چاندنی - غالیچہ - قالین وغیرہ -

انبوبہ | بقول برہان و جامع بر وزن منصوبہ (۱) ماشورہ را گویند و (۲) لولۂ آفتابہ و مانند

آنرا نیز۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب بیای تحتانی بعوض موحدهٔ پنجم آورده وصاحب
غیاث گوید که حرف پنجم را یای تحتانی دانستن خطاست و ذکر هر دو معنی بالا کند مؤلف
عرض کند که ماشوره بقول برهان بر وزن قاروره نی کوچکی را گویند که جولاهگان ریسمان بران
پیچند از برای بافتن و نی که یکسر آن در دهان و سر دیگر در آب نهند و بمکند و مطلق نوله را هم
صاحب منتخب برانابیب وانبوب فرماید که بالضم بندهای نی وهر دو جمع انبوبه باشد و بر
انبوبه گوید که بالضم بند نی۔ پس بخیال ما این لغت عرب است که فارسیان بهر دو معنی بالا
استعمال کرده اند۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع عجب است اکثر محققین خصوصاً
صاحب انند این را لغت فارسی نوشته (اردو) (۱) نلی۔ بقول آصفیه (هندی) اسم
مؤنث۔ جلاہے کی نال۔ ماشورہ۔ (۲) آفتابے کی نلی۔ مونث۔ اور اسی کے مثل۔

(الف) **انبودن** | بقول برهان وناصری وجامع بر وزن افزودن (۱) بر بالای هم چیدن
باشد۔ صاحب بحر این را سالم التصریف گفته که غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیامده وصاحب
جهانگیری بر معنی برچیدن قانع (ابن یمین ؎) باغبانی بنفشه می انبود؛ گفتمش ای خنگ پشت
جامه کبود؛ چه رسید است از زمانه ترا؛ پیر ناگشته در شکستی زود؛ گفت پیران شکسته دهراند؛ در
جوانی شکسته باید بود؛ صاحب موارد ذکر معنی بالا کرده صاحب نوادر این را (۲) به معنی وجود
گرفتن هم آورده (شاعر ؎) بودنت در خاک باشد عاقبت؛ همچنان کز خاک بود انبودنت
خان آرزو در سراج فرماید که (۳) بمعنی پیدا کردن و آفریدنست۔ فرماید که صاحب برهان
این را بذال معجمه آورده وبدال مهمله بمعنی اول نوشته قیاس وضابطه می خواهد که هر دو جا بذال

معجمہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ ---------------------

(ب) انبوذن | بہ ذال معجمہ بقول برہان بمعنی اصل کائنات و آفرینش و بقول صاحب ناصری مصحف وصحیح ہمان انبودن بمعنی آفرینش۔ و بقول جہانگیری و سروری وجامع بہ ذال معجمہ صحیح باشد۔ این ہمہ محققین از برای این ہمان سند آوردہ اند کہ منسوب بہ شاعر بہ (الف) گذشت و در مصرع دومش انبوذن را بہ ذال معجمہ نوشتہ اند۔ بخیال ما تسامح دکم غوری صاحبان تحقیق است کہ (ب) را بمعنی آفرینش قائم کردہ اند و سند جملہ محققین برای این معنی ہمان یک شعر است کہ منسوب بہ شاعر گذشت و انچہ خان آرزو نسبت الف معنی سوم آوردہ عجبی نیست کہ آنہم باستناد ہمین یک شعر باشد و آنکہ صاحب نوادر معنی دوم قائم کردہ ماخذ آن ہم ہمین شعر است نمیدانیم کہ خان آرزو بچہ اصول وحجت الف و ب ہر دو را بذال معجمہ صحیح پندارد و ہیچ نمی فرماید کہ در انبوذن این ہمہ معانی چطور پیدا شد۔ خیال ما اینست کہ (ب) تصحیف محض است و (الف) مرکب است از کلمہ آن و مصدر بودن۔ آن بالفتح لغت سنسکرت است کہ بہ اسمی آمدہ افادہ معنی نفی کند و فارسیان این کلمہ را در فارسی ہم استعمال کردہ اند چنانکہ الف نفی را از سنسکرت گرفتہ اند کہ ذکرش بر اجنبیان گذشت۔ الحاصل انبودن بمعنی برجا نبودن است وکنایہ از برچیدن چنانکہ در شعر این ہمین بمعنی اول (الف) گذشت و معنی دوم وسوم ہیچ است کہ طبع آزمایان از ہمان یک شعر شاعر پیدا کردہ اند بخیال ما در مصرع دومش مصدر بودن را با آن کہ ضمیر غائب و اسم اشارہ باشد استعمال کردہ اند و بودن بمعنی ہستی گرفتن و بوجود آمدن (کذا فی الموارد) وجا دارد کہ انبودن را مبدل انباردن گیریم کہ

بمعنی انبار کردن گذشت۔ فارسیان در لب و لہجۂ خود الف ساکن را واو خوانند چنانکہ آن را
ہون گویند و تبدیل الف با واو ہم در قاعدۂ فارسی آمدہ چنانکہ تاغ و توغ و رای مہملہ
در تلفظ شان حذف شد چنانکہ شنا روشنا۔ پس انباردن بر سبیل تبدیل و حذف بر زبان ایشان
انبودن باقی ماند کہ بمعنی انبار کردن باشد ازینجاست کہ صاحبان برہان و ناصری و جامع معنی
اول (الف) بالای ہم چنین نوشتہ اند و معنی شعر ابن یمین اندرین صورت ہم درست می شود
(اردو) (الف) (۱) توڑنا جیسے پھول توڑنا (۲) وجود میں آنا ہست ہونا۔ (۳) پیدا کرنا
ہست کرنا۔ (ب) دیکھو آفرینش۔

انبور	بقول صاحب ضمیمۂ برہان و مؤید	ترکی کہ نزد شان عام باشد و نسبت معنی دوم عرض من

(۱) بمعنی انبر کہ افزاری باشد بجایش گذشتہ و (۲) پر کردن و مملو ساختن مؤلف گوید کہ انبور مزید علیہ انبر است کہ برای اظہار ضمہ موحدہ واو آوردہ اند و این عادت اہل فارس است کہ ضمہ را در تلفظ دراز خوانند و این رسم در کتابت فارسی شنا و ماخوذ است از رسم الخط ترکی کہ نزد شان عام باشد و نسبت معنی دوم عرض من می شود کہ مقصود شان غیر از حاصل بالمصدر نباشد کہ پری است اندرین صورت انبور مبدل انبار باشد کہ الف ساکن در تلفظ فارسیان بہ واو ظاہر شود و آزاد ز کتابت ہم جا دادند و تبدیل الف بہ واو ہم آمدہ چنانکہ اشارہ این بر انبودن کردہ ایم
(اردو) (۱) دیکھو انبر (۲) دیکھو انبار۔

انبوس بقول برہان و اسند و ہفت بر وزن افسوس تخمی باشد کہ آنرا ناخواہ گویند
و بہ تقدیم ثالث بر ثانی ہم آمدہ یعنی اینبوس۔ صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ بہان بانخواہ
ما صراحت کامل این بر آنسا کردہ ایم و معلوم می شود کہ این لغت یونانی است ضعیف استعمال

صاحبان تحقیق صراحت این نکردہ اند و صاحب انند لغت فارسی گوید و انچہ بہ تقدیم و تاخیر یک حرف آمدہ مقلوب بعض باشد ولیس (اردو) دیکھو السا۔

انبوسیدن | بقول برہان بر وزن افروزیدن بمعنی پدید آمدن و ظاہر شدن و موجود گردیدن و بقول صاحب بحر سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحبان جہانگیری و جامع و نوادر سراج ذکر این کردہ اند و صاحب موارد این کامل التصریف گفتہ و مضارع این انباسد نوشتہ و سند استعالش پیش نکردہ و بقول ناصری بمعنی افزونیدن و پدید آمدن واز کلام شاعر سند این مصدر دہ (۵) بود نت درخاک باشد عاقبت ہمچنان درخاک انبوسیدنت ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہمان شعر مجہول الشاعر است کہ برانبودن) پیش ازین مصدر گذشت۔ للہ العجب محققین لغت چہ مایہ بی تحقیقی را بکار برند کہ شعری را بشاعر مجہول التخلص منسوب می کنند و برای یک لغت سندش پیش می کنند و متصل آن بر لغت دوم ہمان شعر را بہ تحریف و تبدیل یک دو لفظ بسند لغت دیگر پیش می سازند ہم او فرماید کہ این مرادف انبودیدن است و انبودیدن مصدری نیست و نیامدہ عجب است از محقق طہرانی بخیال ما این مصدر یست کہ وضع شد از لغت عرب نبوش کہ صفت مشبہ از نبش است بمعنی حرکت کنندہ فارسیان الف وصلی در اول و یای معروف و علامت مصدری وقت در آخرش آوردہ انبوسیدن کردند و مجازاً بمعنی ظاہر شدن و پدید آمدن گرفتند کہ حرکت چیزی آن چیز را ظاہر کند واگر از مصدر نبش صفت مشبہ آن یعنی نبوش را ماخذ این گردانیم معنی آن ظاہر کنندہ و معنی انبوشیدن ظاہر کنندہ شدن یعنی پدید آمدن باشد اندرین صورت باید کہ فاعدہ

تبدیل شین معجمہ بہ سین مہملہ ہم جاری کنیم چنانکہ کشتی وکستی حیف است کہ سند استعمال این مصدر پیش
نشد ولیکن اتفاق محققین اہل زبان برای وجود این کافی است حالا بر زبان معاصرین متروک
است و ماخذ این غیر از آنکہ بیانش بالا گذشت ہیچ بفہم ما نمی آید (اردو) ظاہر ہونا۔

انبوہ | بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بر وزن اندوہ (۱) بمعنی فرو ریختن
دیوار باشد و اتفاق محققین است کہ انبہ بدون واو مخفف این باشد بہمہ معانی۔ خان آرزو
در سراج فرماید کہ اغلب کہ (انبیر بہ رای مہملہ) را کہ امالۂ انبار است بمعنی فرو ریختن دیوار
وغیرہ آمدہ انبہ خواندہ اند و انبہ چون مخفف انبوہ است آنرا نیز بہمین معنی تصور کردہ اند و این
تصحیف است و خطا در خطا مؤلف عرض کند کہ انبوہ اسم جامد زبان فارسی است بمقصود
محققین از معنی اول جز این نباشد کہ این مرادف انبار است کہ تعریفش بجای خودش کردہ ایم
یعنی تودۂ خاک دیوار افتادہ و فرو ریختہ را فارسیان انبار گفتہ اند و جا دارد کہ انبوہ ہم گویند۔
خان آرزو خیال تصحیفی کہ پیدا کردہ است ضرورت ندارد و البتہ طرز بیان محققین فرقی بین
دارد با تعریف ما وہر آنیہ خطا در خطاست کہ تودۂ خاک دیوار فرو ریختہ را فرو ریختن دیوار
گفتن و بقیاس بعید لغت مسلمۂ محققین را تصحیف خواندن۔ ہرگاہ استعمال انبوہ برای مردم وغیر
مردم آید چنانکہ بمعنی دوم صراحت این می آید و چون انبار بہمین معنی گذشتہ است پس وجہی
نیست کہ انبوہ را مرادفش ندانیم و جا دارد کہ بقاعدۂ فارسی انبوہ را مبدل انبار خیال کنیم کہ تبدیل
الف با واو و رای مہملہ با ہای ہوزی آید چنانکہ تارغ و تورغ و ہوبر و ہوبہ قائل (اردو) ڈھیر
انبار کے دوسرے معنی۔ یعنی وہ تودۂ خاک جو دیوار گرنے سے جمع ہو۔

(۲) انبوہ - بقول برہان و سروری وجہانگیری و ناصری و جامع و بہار بمعنی مملو و پر و بسیار خواہ بسیاری مردم خواہ چیزی دیگر و بقول صاحب رشیدی بمعنی بسیاری و کثرت (میر خسرو ے) گہرہای ببین و دید ند انبوہ ٭ نہ در دریا شود حاصل نہ در کوہ ٭ (فردوسی ے) ز انبوہ لشکر مرا باک نیست ٭ ازان سبز خیمہ دلم پاک نیست ٭ (صاحب ناصری ے) دگر روز رزمی با نبوہ شد ٭ ز تن ہر کجا دشت بُد کوہ شد ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ انبوہ بمعنی کثرت است مطلقاً خواہ در انسان و خواہ در غیر انسان مؤلف گوید کہ معنی بسیار و کثیر ہم کہ مسلمہ صاحبان تحقیق بالا گذشت بیرون از تحقیق نیست کہ سند آن ہم از کلام میر خسرو گذشتہ است نمیدانیم کہ محقق فاضل چرا معنی کثرت را مخصوص می کند - قائل (اردو) بہت - مذکر - کثرت - مؤنث -

(۳) انبوہ - بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و سراج نام قصبہ ایست در بالای کوہی از مضافات دیلمان - صاحب جہانگیری فرماید کہ شراب انجا شہرت عظیم گرفتہ (شاعر ے) اگر بنگ خوری بنگ قزل کوہ بخور ٭ ور بادہ خوری بادۂ انبوہ بخور ٭ (اردو) انبوہ - ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات دیلمان میں واقع ہے - یہاں کی عمدہ شراب مشہور رہے -

(۴) انبوہ - بقول ناصری و رشیدی کثیف و غلیظ ہم (کمال اسمعیل ے) انبوہ و گران و زشت و ناخوش ٭ مانندۂ ابر مہرگانی ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ این معنی متعلق بہ معنی دوم باشد یعنی از معنی کثرت بر کثیف و غلیظ نیز اطلاق آن آمدہ مؤلف گوید کہ درست است (اردو) غلیظ - بقول آصفیہ (عربی) گاڑھا - کثیف - موٹا - جیسے ابر غلیظ - مکدر - گدلا -

(۵) انبوہ - بقول صاحب رشیدی و بہار بہ معنی مجلس (نظامی ے) با نبوہ - می با جوانان گرفت

بخلوت پی کاروانان گرفت ٭ مؤلف عرض کند که این هم مجاز معنی دوم است که جلوت بر خلاف خلوت جای کثرت و بسیاری مردم است (اردو) مجلس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ - وہ مقام جہان پر آدمیون کا گروہ جمع ہو - بزم - سبھا - انجمن مجمع - سوسائٹی جلسہ - مؤلف کہتا ہے کہ خلوت کا عکس - بار عام اسی کا ترجمہ ہے -

(۶) انبوہ - بقول بہار بمعنی مجموع و فراہم آمدہ - و او از کلام نظامی سندی پیش کردہ کہ بہ انبوہ شدن می آید مؤلف عرض کند کہ نظامی انبوہ شدن را بمعنی جمع و فراہم آمدن نوشتہ کہ بجایش می آید و در انبوہ مجرد ہمان معنی کثرت است و بس کہ بر نمبر (۲) گذشت (اردو) دیکھو انبوہ کی دوسرے معنی - جس پر انبوہ کا ترجمہ ہے یعنی کثرت - مؤنث -

انبوہ شدن استعمال - بمعنی جمع شدن و فراہم آمدن است و متعلق باشد بمعنی دوم انبوہ (نظامی ســ) چو انبوہ شد لشکر بیکران ٭ عدو	خواست از نام نام آوران ٭ خبر داد عارض کہ شش صد ہزار ٭ بر آمد دلیران مفرد سوار ٭ (اردو) جمع ہونا -

(۱۸۵۱)

انبوی بقول برہان و جامع و ہفت بمعنی بوی کردن است و چیزی را نیز گویند کہ بوی آمدہ و گندیدہ باشد و مطلق بوی ہم خواہ بوی خوب و خواہ بوی بد و بوی کنندہ نیز کہ اسم فاعل است و امر باین معنی ہم یعنی بوی کن - صاحب سروری بحوالہ تحفہ فرماید کہ بمعنی بوی گرفتہ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی بوکردن و بمعنی گندیدہ و بمعنی فاعل و امر و انبوسیدن مصدر آن مؤلف عرض کند کہ بو و بزیادت یای زائد بوی اسم جامد زبان فارسی است متقاربان قدیم ہر اسم جامد را کہ می خواستند تعریف کنند ذکر آن با کلمہ آن می کردند چنانکہ آن بوستان بستہ

وغیرہ - ما اشارہ این بہ انبودن ہم کردہ ایم و این قسم استعمال در اکثر الفاظ فارسی یافتہ ایم و کلمہ آن در فارسی از قبیل الف لام عربی است پس بعض اہل لغت کلمہ آنرا داخل لغت کردند و عوام ناواقف از ماخذ ہم آن را بہ زبان راندند ہمین است حقیقت انبوی کہ اصلش محض بو باشد پس معنی این غیر از رائحہ نیست - پس از محققین بالا آنانکہ معنی مصدری را بیان کردہ اند کار از تحقیق نگرفتہ اند و چیزی بو آمدہ و بوی کنندہ و بوی گرفتہ کہ ذکرش در بیان محققین گذشت ہمہ نتیجہ بی غوری است شک نیست کہ انبوی امر حاضر است از مصدر انبوئیدن کہ می آید و ہرگاہ امر با اسمی مرکب شود افادہ معنی اسم فاعل و اسم مفعول دہد و از مجرد امر حاضر بدون ترکیب بمعنی فاعلی یا مفعولی حاصل نمی شود محققین فاضل استعمال امر مرکب را دیدہ باشند بمعنی فاعلی و مفعولی بر مجرد انبوی قائم کردہ باشند و این قسم غلطی در اکثر الفاظ دیگر ہم کردہ اند و ما ہمہ انجا اشارہ آن کردہ ایم - الحاصل انبوی درین جا بجز اسم جامد و مزید علیہ بوی چیزی دیگر نیست و ہمین است اسم مصدر انبوئیدن کہ می آید و بو عام است برای گند و شمیم ہر دو و شک نیست کہ مجرد بو اکثر برای بوی بد مستعمل و ہمین است استعمال این در اردو ہم - انچہ صاحب ناصری انبوسیدن را متعلق بہ این کند تسامح او باشد در کتابت کہ انبوئیدن را انبوسیدن نوشت دیگر ہیچ (اردو) بو - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث باس گند - مہک - شمیم - بدبو - سڑاند -

(الف) انبوئید	صاحب برہان بر (الف) گوید کہ بمعنی بوی کرد و امر جمع نیز یعنی بوی
(ب) انبوئیدن	کنید و بوئید مؤلف عرض کند کہ مشتق است از (ب) کہ مصدر باشد

(ج) انبوسیدہ | و ماضی بہ تحتانی معروف و جمع امر بہ تحتانی مجہول و (ب) بقول برہان مصدر انبوی بمعنی بوی کردن و بوئیدن و بقول بحر (کامل التصریف) مضارع این انبوید صاحبان موارد و نوادر و سروری ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ ظاہر انبوئیدن مخفف این است مؤلف گوید کہ نہ چنین باشد بلکہ انبوئیدن مزید علیہ بوئیدن است صاحب موارد ہم متفق با ماست و ما صراحت این خیال بر انبوی کردہ ایم کہ اسم مصدر ہمین است فارسیان بر انبوی یای معروف و علامت مصدر دن زیادہ کردہ مصدری وضع کردند (ج) اسم مفعول این است (فرید الدہر - (الف) از سروری ؎) چو ہمچو زلف مشکسایش ؛ ختن گردید از سر تا بپایش ؛ (حکیم سنائی - الف ؎) گفت اطفال راہی پوئید ؛ این نکو باد را میانبوسید ؛ (فخر زرکوب - ب ؎) از دست خیال روی تو وقت سحر ؛ گلدستۂ وصل تو ہمی انبویم ؛ (حکیم سنائی ب ؎) بشام آنکہ گل بیا میوید ؛ از مشامش نشاط دل روید ؛ (اردو (الف) سونگھنا - ماضی - سونگھو - جمع امر (ب) سونگھنا مصدر (ج) سونگھا ہوا - اسم مفعول۔

انبہ | بقول برہان بضم ثالث و ظہور ہای ہوز بر وزن اندہ (۱) مخفف انبوہ (کہ گذشت) و بفتح ثالث و خفای ہای ہوز (۲) میوہ ایست در ہندوستان صاحبان سروری و رشیدی و جامع بر معنی اول قانع - صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ بفتح اول و سکون نون و فتح بای موحدۂ آخر و ہای خفی - میوہ ایست در ہندوستان و فارسیان بی ہای ہوز می خوانند (قاسم دیوانہ مشہدی ع) انب دکن بہ سیب صفاہان نمی رسد ؛ صاحب

سوار السبیل گوید که انبه معرب انب باشد که بهندی آم خوانند۔ مؤلف گوید که در (۱) واو حذف شده است چنانکه خامش و خاموش و (۲) در محاورۂ معاصرین عرب معرب و معاصرین عجم هم این را استعمال کنند و ثمره ایست هندی۔ صاحب محیط فرماید که بفارسی و هندی و خصوص نزد اهل دکن بهمین اسم معروف و معرب آن انبج و در اکثر بلاد هند آم و انب بالف ممدوده و خفای نون و بتورانی نغزک و بزبان سنسکرت سوت که اسم محض است و ماتڑی یعنی بسیار خوشبو۔ در اکثر بلاد هند و در بعض بلاد دیگر هم یافته میشود ما سند سواحل بلاد یمن و عمان و سودان و اقسام انبه بسیار است و در هر که خوشبو زیاده تقویت دل و دماغ بسیار دارد و بوئیدن آن نیز مقوی دماغ بالجمله مضر محرورین خصوص در خلای معده و اندک مولد ریاح و نفخ و دیر هضم علی الخصوص آنکه شیره غلیظ دارد باید که در تقلیل و تلطیف آن کوشند و قسم تخمی کم آب آن هم ثقیل و دیر هضم و نفاخ و ریشه دار آن ازین بدتر و قابض و مورث امراض سوداوی۔ بالجمله اگر بمراعات مزاج استعمال کرده شود و در تقویت حکم چوب چینی دارد اگرچه حکمای هند این میوه را سرد نوشته اند و لیکن ترش او هم خالی از حرارت نیست و انبه پخته مطلقاً شیرین باشد یا ترش سرد و تر و شیرین آن دل را خوش کند و بیمزگی دور نماید و بدن را فربه سازد و بادی کند و گران و مبهی و مقوی جمیع اعضا و دافع فساد صفرا و ملین و مشهی طعام و برافروزنده رنگ بدن (الخ) مؤلف عرض کند

انبہ پیوندی	قسم لطیف این است و برخلاف - - - - - - - - - -
انبۂ تخمی	است که درخت آنرا از پیوند وصل شاخ درخت پیوندی با درخت

تخمی یا تخمی بہ تخمی یا پیوندی بہ پیوندی حاصل کنند و ثمر این ہر سہ را انبۂ پیوندی نامند و معاصرین عجم ہم استعمال ہمین لفظ کنند چنانکہ مؤید الشعرای اصفہانی در آخر ملاقات خود با ما گفتہ خدا ایش بیامرزد (سہ) ای مؤید انبۂ پیوندی ہندوستان ؛ در دکن پیوند لفت با دل ما بستہ است ؛ درخت انبۂ تخمی از کاشتن تخم انبہ حاصل شود آن بسوی سال از روز تیاری پیوندش بار دہد و این بعد ہفت سال از روز کاشت (اردو) آم - بقول امیر (ہندی) آمر (سنسکرت) انبہ (فارسی) یہ ہندوستان کا ایک مشہور میوہ ہے قلمی آم اور تخمی آم اسی کے اقسام ہین (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ محاورۂ اردو مین قلمی آم اسی کا نام ہے جس کو دکن مین پیوندی آم کہتے ہین باعتبار معنی ۔ دکن کا نام صحیح ہے اس لئے کہ بغیر پیوند باندھنے کی صرف قلم تراش کروانے سے درخت قائم نہین ہوتا - محاورۂ فلاحت مین قلم اور پیوند کا جو فرق ہے اس پر محاورۂ اردو مین لحاظ نہین کیا گیا ہے - صاحب وبیں ساطع نے آم کو سنسکرت کا لغت کہا ہے -

انبیر | بقول ناصری بر وزن زنجیر (۱) بمعنی گل خشک و گل تر و (۲) بمعنی پر کردن و (۳) بمعنی امر ہم آمدہ و این از لغت اضداد است و بقول جامع و برہان (۴) کیش و مذہب و دین ہم و بقول رشیدی (امالۂ انبار بمعنی انباشتن و پر کردن) و گل خشک و تر را نیز گویند صاحب جہانگیری ہم ذکر معنی اول و دوم کردہ صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند یک معنی ہم پیش نشد بقاعدۂ تبدیل بہ سبیل امالہ تبدیل الف دوم انبار با تحتانی موافق قیاس است و مراد از معنی اول تودۂ گل باشد خشک و تر و بس

واین مجاز است که معنی حقیقی انبار محض تودہ باشد و مراد از معنی دوم - حاصل بالمصدر انباشد که پری و تودگی است نه پر کردن و معنی سوم اماله انبار که امر مصدر انباردن است و معنی چهارم تعجب خیز و خلاف قیاس بدون وجود سند استعمال محل تامل که اکثر محققین هم این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) خشک مٹی یا کیچڑ کی ڈھیر - مؤنث (۲) پری - بھراؤ - بھرتی - مؤنث (۳) بھر - امر (۴) مذہب - دین - مذکر -

انبیره بقول برہان و سروری و رشیدی و جامع بر وزن زنجیرہ خلاشه و خاشاکی را گویند که بعد از پوشش خانه بر بام اندازند تا بر بالای آن خاک و گل ریزند و ببیند انید - صاحب ناصری و جہانگیری گوید که چوب ریزه و کاه و خاشاک که بر بام اندازند تا بر بالای آن چون گل ریزند فرو نریزد و در میان دیوار تخته نیز نهند تا دیوار محکم گردد مؤلف عرض کند که به انبیر (که اماله انبار گذشت) ہای نسبت زیادہ کردہ اند یعنی منسوب به انبار و این چیزی است که در دکن آنرا کلجی گویند یعنی درست کردن سقف خانه چون چوبها بر دیوارها قائم کنند تعمیر سقف به دو طریق کردہ می شود یکی آنکه خشت ہای کوچک را که در دکن تارس نام دارد با آرزہ یعنی گچ - با یکدیگر وصل کنند و پس از انکه خشک شود بالای آن سنگ ریزہ یا خشت ریزہا را با آہک آمیخته بریزند و این را در دکن بجاره نام است و بعد از انکه خشک گردد بر روی آن آرزہ خالص یعنی گچ کنند تا سقف تیار می شود و این را سقف پخته گویند و ہمین را در دکن سقف تارس نامند - طرز دیگر انیست که بجای خشت کوچک تخته ہا یا پارہ ہای کوچک تخته ہا بالای چوبینه بنشانند و بر آن سنگ ریزہ یا خشت ریزہ ہا را با آہک خمیر کردہ فرش کنند

وساکین بعوض تختہ و پارہ ہائے تختہ۔ پارہائے ہیمہ و ہیزم و خاشاک نہند و بالائے آن گل و لابہ ریزند پس
ہمین تختہ ہا یا پارۂ تختہ ہا یا ہیمہ و ہیزم و خاشاک را انبیرہ نام است کہ بالائے آن تودۂ خاک بمقدار معتبر
قائم شود و بوسیلۂ ہمان تختہ و ہیزم و خاشاک قائم ماند و فرو نریزد از اینجاست کہ این را انبیر یعنی منسوب
بہ انبار نام شد کہ حامل انبار است و تعلق و نسبت دارد بہ انبار (اردو) وہ تختے یا لکڑی کے ٹکڑے جو چھت
کی تیرون پر بچھاتے ہین اور پھر اوس پر چونا اور سنگریزے یا صرف مٹی کا فرش کرتے ہین صورت اول
مین ایسے سقف کو پختہ چھت کہتے ہین اور صورت ثانی مین کچی چھت۔ اور انھین تختون یا لکڑی کے ٹکڑون
کے سہارے سے وہ فرش چھت پر قائم رہتی ہے۔ دکن مین ان ٹکڑون کو کلچی اور کلچیان کہتے ہین اور محاورۂ
ہند مین برگے اور انھین برگون کا نام فارسی مین انبیرہ ہے۔ صاحب آصفیہ نے برگا معنی چھوٹی تیر لکھا
ہے۔ اور درحقیقت یہہ چھوٹی تیر نہین ہے بلکہ لکڑی یا تختہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہین جو دو تیرون
کے درمیانی خلا کو بند کرنے کی غرض سے بچھائے جاتے ہین۔ اور اسی کو لکھنو مین بقول حضرت جلیل برگا
اور دہلی مین برگا کہتے ہین اور دکن مین برگے اون چھوٹی تیرون کو کہتے ہین جو قبر مین لاشے کی حفاظت کے
لئے قائم کئے جاتے ہین بعض اہل لکھنو کا قول ہے کہ لکھنو مین بھی برگے انھین معنون مین مستعمل ہین بعض اہل لکھنو
دکن کی کلچی کو چھانپ کہتے ہین ہم نے اپنے استاد حضرت جلیل کے ارشاد کی بنیاد پر ایک غزل لکھی ہے جس کا
ردیف مین برگے کا استعمال کیا ہے اُسی غزل کا یہہ ایک شعر ہے (ے) وہ کوٹھے پر ہین اور زیر قدم
اُن کے میرا دل ہو بنی ہین پسلیان عاشق کی سقف بام کے برگے ہو

انبیریدن بقول صاحب بوار و مرادف انباردن صاحب نوادر فرماید کہ امالۂ انباریدن است۔	دیگر محققین مصادر این را ترک کردہ اند و سند استعمال پیش نشد۔ موافق قیاس است مرکب از انبیر

معروف و علامت مصدر دن (کامل التصریف)	(اردو) دیکھو انباردن ۔

انبیس بقول برہان و ناصری بروزن تلبیس خرمن غلہ پاک کردہ را گویند۔ صاحبان جہانگیری و سروری و جامع این را باگندم مخصوص کردہ اند۔ صاحب رشیدی بحوالہ سامی گفتہ کہ تودۂ غلۂ پاک کردہ را نامند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل انبیر باشد برخلاف قیاس کہ تبدیل رائے مہملہ باسین مہملہ از نظر ما نگذشت اگر بفحص تلاش ما باشد و مثالے دیگر از برائے این قسم تبدیل بنظر آید موافق قیاس دانیم باقی حال از ہمان انبیر کہ امالۂ انبار بمعنی تودہ و خرمن گذشت انبیس ساختہ اند و تخصیصی در معنی پیدا کردہ اند و اگر این را ماخوذ از لغت مرکب سنسکرت (انبیسی) گیریم تحتانی آخرہ حذف شدہ انبیس باقی ماند کہ بمعنی غیر شریک است یعنی آن بمعنی بدون و بیسی بمعنی شرکت پس بدینوجہ کہ غلہ صاف و پاک کردہ از شریک خود کہ خس و خاشاک باشد جدا میشود جا دارد کہ فارسیان انبیس خرمن غلۂ پاک کردہ را نام نہادہ باشند واللہ اعلم۔
(اُردو) پاک کئے ہوے غلہ کی ڈھیر۔ مؤنث۔

انبیلا بقول برہان و جامع و ہفت بالام بالف کشیدہ گرگ جنگی را گویند و آن جانوریست در ہندوستان شبیہ بگاومیش و بر سر بینی شاخی دارد۔ صاحب انند این را گرگدن جنگی گوید۔ صاحب محیط بر گرگدن فرماید کہ این را بعربی حریش و بہندی گینڈا نامند گوشت آن حلال و مزاج آن گرم و خشک بخور شاخ آن جہت بواسیر و عسر ولادت نافع و ہر یک عضو آن و جزو بدنش منافع دارد (الخ) و بر گینڈا نوشتہ کہ گوشت این دافع فساد باد و حابس بول و براز **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان جانور است کہ ذکر این بر آرج کردہ ایم۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ این لغت فارسی است۔ بخیال ما این مبدل انبیرہ باشد۔ امالۂ انبارہ کہ معنی لفظی این منسوب بہ انبار یعنی ہمچو انبار ہیئت مجموعی این جانور با کلفتی اعضا و مجسم فربہی انبار ی

را ماند۔ فارسیان رائے مہملہ را بہ لام وہائے ہوز آخرہ را بالف بدل کردہ اند ہمچون چنار و چنال و پاسہ و پا

(اردو) دیکھو ارج ۔

انباشتن بقول صاحب ہفت بہ بائے سوم پارسی مرادف انباشتن کہ ببائے عربی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آنست کہ بائے عربی بفارسی بدل شود ہمچون تب و تپ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ے) ز حرف شکری بر داستان شوری بر آگندم ؛ نمکدان چشم خواب انباشتم افسانہ را نازم ؛ (اردو) دیکھو انباشتن ۔

انتخاب بقول بہار بمعنی برگزیدن فرماید کہ بالغت افتادن وزدن وکردن مستعمل **مؤلف** گوید کہ لغت عربیست بکسر اول وسوم وبقول منتخب بیرون کشیدن تختہ وبرگزیدن (انتہی) فارسیان استعمال این (۱) بمعنی حاصل بالمصدر کنند (۲) بمعنی منتخب ہم آمدہ وبرائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب سازند تخصیص این ہر سہ مصدر بیان کردۂ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ے) کوہ گزیدگی ہنر برگزیدگان ؛ ایام را خجالتی از انتخاب خویش ؛ (نثر) ممدوح ما انتخاب روزگار است یعنی منتخب روزگار (اردو) انتخاب بقول امیر (عربی) مذکر (۱) پسند کرنا ۔ چننا ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپکا مطلب حاصل بالمصدر سے ہے فرماتے ہین کہ (۲) چیدہ او منتخب کے معنون مین بھی مستعمل ہے (آتش ے) آتش کو چمن کے قتل کیا اسنے اسلئے ؛ ہوتی ہے قدر شعر بلند انتخاب سے ؛ (ولہ ے) شاعر پسند حسن پر آشوب ہے ترا ؛ دیوان روزگار کا تو انتخاب ہے ؛

(الف) **انتخاب آلود**	استعمال ۔ (الف) بقول	صاحبان بحر و بہار ذکر (ب) ہم بہمین معنی کردہ اند
(ب) **انتخاب آلودہ**	اند و بہار بمعنی برگزیدہ	خان آرزو در چراغ فرماید کہ معروف و بمعنی انتخاب زدہ

...صراحت مزید کند که آلودن آنچه به تتبع مؤلف ذرآمده
...ر دو جا اطلاق کرده شود یکی در ذوات اشیا و آن
...ر صورت اختلاط یکی است با دیگری مثل تیغ خون
...لود و آب گرد آلود و دوم در صفات و آن بر تقدیر
...وصاف است چون چشم خواب آلود و دل درد آلود
...ر صورت اول اگر حکم ناعت و منعوت بهم رساند
...آلوده نگویند مثلاً خانهٔ آدم آلود یا آدم شمشیر آلود نگویند
پس آنچه در اشعار شیخ محمد علی حزین که از جملهٔ افاضل
...شعرای ایران است (ماه سحاب آلود را ماند) واقع
شده فقیر آرزو را دران تامل است ۔ فتامل ۔
مؤلف حقیر عرض کند که خان آرزو بخیال خود
قاعدهٔ مدون کرده که ذکرش بالا گذشت و پس ازان
کلام قدمای اهل زبان را با ایجاد بنده موافق نیافته
خود را در تامل انداز د و اعتراض میکند بر اهل زبان
و نمی داند که قواعد فرع محاورهٔ زبان است حقیقت
اینست که آلوده اسم مفعول مصدر آلودن است که
لازم و متعدی هر دو آمده و آلود بحذف هاے هوز مخفف
آلوده ۔ و انتخاب آلود و انتخاب آلوده هر دو قلب
اضافت باشد بمعنی آلودهٔ انتخاب و کنایه از انتخاب
کرده شده و منتخب پس (چشم خواب آلود) را صحیح
پنداشتن و (خانهٔ آدم آلود) را غلط دانستن و بر (ماه
سحاب آلود) اعتراض کردن دلیل قلت ذوق
محاوره باشد (طاهر وحید ؎) گر به بینیم مصرع مژگان
خواب آلوده ہا می توانیم گفت بیتی انتخاب آلوده ہا
(اردو) برگزیده بقول آصفیه (فارسی) چھانٹا ہوا
پسندیده ۔ منتخب ۔ ہر دلعزیز ۔

انتخاب افتادن

استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی واقع شدن انتخاب و موقع انتخاب بدست آمدن است (نظیری نیشاپوری ؎) مرا ز سست وصیت سه انتخاب افتاده امام ساده رخ و عشق پاک و باده صاف ۔ (اردو) انتخاب کا موقع ملنا ۔

انتخاب داشتن

استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی قابل انتخاب بودن است (صائب ؎) هلاک حسن خداداد او شدم که سراپا چو شعر حافظ شیراز

انتخاب ندارد ؛ (ظهوری ﮯ) گزیده است همه
داغهای عشق ظهوری ؛ بزیر بر جگر و سینه انتخاب
ندارد ؛ مخفی مباد که استعمال منفی این در شعر صائب
بمعنی سراپا منتخب بودن است و در کلام ظهوری
قابل امتیاز نبودن (اردو) قابل امتیاز ہونا۔

انتخاب رفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده که بمعنی انتخاب بعمل آمدن و منتخب کردن
است (حافظ ﮯ) سواد نامۂ موی سیاه چون
شد طے ؛ بیاض کم نشود ور صد انتخاب رود ؛
(اردو) انتخاب کیا جانا۔ منتخب کرنا۔

(الف) **انتخاب زدن** استعمال۔ صاحب
(ب) **انتخاب زده** آصفی ذکر الف کرده
که بمعنی انتخاب کردن و منتخب شدن است و (ب)
بقول صاحب بحر و بهار مرادف انتخاب آلوده ۔
مؤلف گوید که اسم مفعول مصدر مرکب (الف)
است بمعنی منتخب و برگزیده (صائب ﮯ) بیا مژ
گردن او راز نقطه زیر زنخ خال ؛ توان شناخت که
گشت است انتخاب زده ؛ (وحید قزوینی ﮯ)
ز دیده ام نرود خاک گر شود جسمم ؛ هر آن نگه که ز روی
تو انتخاب زده است ؛ (اردو) (الف) منتخب کرنا
ہونا (ب) منتخب یعنی برگزیده ۔ الف کا اسم مفعول
دیکھو انتخاب آلوده ۔

انتخاب ساختن استعمال صاحب آصفی ذکر
این کرده که بمعنی انتخاب کردن است (نظیری نیشاپوری
ﮯ) بعد از آن انشا مرکب کرده باہم مفردات ؛
شخص انسان انتخاب کل اسما ساخته ؛ (اردو)
انتخاب کرنا۔ منتخب کرنا۔ (فقرۂ امیر) بہت سے
موتی ہیں آپ انمیں سے انتخاب کر لیجئے ۔

انتخاب شدن استعمال۔ یعنی منتخب شدن
است که متعلق بمعنی دوم انتخاب باشد (ظهوری
ﮯ) بدیگران هوس برگزیده ارزانی ؛ برای خاطر
من حسرت انتخاب شده ؛ (اردو) منتخب ہونا
انتخاب ہونا جیسے "آج صدر نشین کا انتخاب ہو چکا ہے"

انتخاب کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ مرادف انتخاب ساختن ؛ و تعلق بمعنی دوم انتخاب است (صائب ؎) سراغ قبلہ کند در حرم سبک عقلی ؛ کہ جائے بوسہ ز روی تو انتخاب کند ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔ دیکھو انتخاب ساختن۔

انتخاب نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انتخاب کردن است (شانی تکلو ؎) ہیچ آدمی بجہان نیست دل بمہر کہ بندم ؛ کسی ز صفحۂ خالی ہیچ انتخاب نماید ؛ (اردو) انتخاب کرنا۔

انتخاب یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتخب شدن است (نصیر ہمدانی۔ نثر) بصیر بصیرت سخن شناسان سخن یاب کہ از نسخۂ کائنات انتخاب یافتہ از ین بوستان معنوی و چمن روحانی بہرہ مند باد۔ (اردو) منتخب ہونا۔

انتشار بقول بہار پراگندہ شدن۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عربست بکسر اول و سوم۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (اردو) انتشار بقول امیر (عربی) مذکر۔ پریشانی۔ گھبراہٹ (کیف ؎) کسی کی زلف پریشان کا دل کو سودا ہے ؛ تمام عمر رہے کیون نہ انتشار مین روح ؛

(الف) **انتشار کردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر کردن است و از سند پیش کردہ اش (ب) **انتشار کردن چیزی** بمعنی منتشر کردن آن چیز است چنانکہ انتشار کردن نفس کہ بمعنی پریشان گردن نفس باشد و این کنایہ باشد (سعدی ؎) سعدی سہر لنفس کہ بر آورد در سحر ؛ چون صبح در بسیط سحر انتشار کرد ؛ (اردو) (الف) منتشر کرنا۔ پھیلانا۔ (ب) کسی چیز کا پھیلانا۔ منتشر کرنا۔

(الف) **انتشار یافتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منتشر شدن است و از سند پیش کردہ اش (ب) **انتشار یافتن چیزی** بمعنی صادر شدن و شائع شدن و مشہور شدن آن چیز است ؛ چون انتشار یافتن حکم (اثر شیرازی ؎) گذاشت پا بجادۂ سطر برون قلم ؛ تا حکم او برست روی انتشار یافت (اردو) (الف) منتشر ہونا۔ (ب) شائع ہونا۔ صادر ہونا۔

انتظار | بقول بہار چیزی را چشم داشتن۔ فرماید کہ با لفظ بردن و داشتن و کردن و کشیدن مستعمل
مؤلف گوید کہ بکسر اول و سوم لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی
حاصل بالمصدر استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند و تخصیص چار مصدر بیان
کردہ بہار نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود (ظہوری ؎) وفای وعدہ ہا را انتظار صد ؎ بامروزی و
فردائی رسانداست ؎ (اردو) انتظار۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ راہ دیکھنا (برق ؎) کہتی نگہ
قصد افقط آنکھون مین جان ہے ؎ سائل کو انتظار ہے تیرے جواب کا ؎

انتظار بدتر از مرگ است | مثل۔ صاحب
خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند
از محل استعمال ساکت۔ مؤلف گوید کہ فارسیان
در مذمت انتظار و بیان صعوبت آن این مثل را
زنند کہ مردن بہ است از انتظار کشیدن و این مبالغہ
است و بس (اردو) بقول امیر ؎ الانتظار
اشد من الموت ؎ اردو مین مستعمل ہے (ہلال ؎)
انتظار اشد من الموت سچ تو ہے ؎ مردہ مین انتظار
سے جامین ہو گیا ؎ دکن مین کہتے ہین ؎ انتظار سے
موت بھلی ؎ یہ بعینہ ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

انتظار بردن | استعمال صاحب آصفی ذکر این

کردہ کہ بمعنی انتظار کشیدن و انتظار کردن و منتظر بودن
است (فوقی یزدی ؎) مرا قیامت بو مردن بصورت
دگر است ؎ مسافران عدم انتظار من ببرید ؎ (اردو)
انتظار کھینچنا۔ انتظار کرنا۔ (غالب ؎) نعش
نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ ؎ اگر شراب نہین انتظار
ساغر کھینچ ؎

انتظار دادن | استعمال۔ بمعنی منتظر داشتن است
(صائب ؎) بسکہ بر دلہا سوال من گرانی می کند ؎
کو ماحاضر جوابی انتظار م می دہد ؎ (اردو) انتظار
مین رکھنا۔ منتظر رکھنا۔

انتظار داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن و انتظار کشیدن
است (مخلص کاشی سہ) تو باش لے ہمنشین
گر انتظار دوست میداری ؛ کہ من از شوق نزدیک
است بگذارم بجا خود را ؛ (ظہوری سہ) چو شتابان
دیگر از برای وعدۂ وصلش ؛ ندارم انتظار وعدہ
مدت برنمی تابد ہا ؛ (اردو) انتظار کرنا۔

انتظار فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انتظار دادن است و منتظر
داشتن (اکمال اصفہانی سہ) تا کیم انتظار فرمائی
وقت نامد کہ روی بنمائی ؛ (اردو) انتظار کرانا۔

انتظار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی منتظر بودن است (مغزی نیشاپوری
سہ) آنکہ چون معبود عالم را بعدلش غرہ داد ؛ پیش
از آدم کرد عالم عدل او را انتظار ؛ (اردو)
انتظار کرنا۔

انتظار کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی انتظار کردن و منتظر بودن است
(صائب سہ) عاقل بپای خویش بزندان نمی رود
ای چشم روز حشر مکش انتظار ما ؛ (اردو) انتظار
کھینچنا۔ دیکھو انتظار بردن۔

انتظاری بقول بہار۔ بیای نسبت آنکہ انتظار داشتہ
باشد (طالب آملی سہ) ہر دل ز تو اشک ریز حسرت ؛
چون گوشۂ چشم انتظاری ؛ مؤلف گوید کہ بخیال ما
در مصرع دوم با لفظ انتظار۔ یای وحدت است
نہ نسبت اگرچہ ادعای بہار خلاف قاعدہ نیست
ولیکن محل فصاحت است ما در کلام فرس ندیدیم
و نہ از معاصرین عجم شنیدیم کہ منتظر را انتظاری
گفتہ باشند (اردو) منتظر۔ انتظار کرنے والا
اور ہماری رای کے لحاظ سے صرف انتظار اس کا ترجمہ ہے
اس لئے کہ لفظ فارسی مین یای وحدت ہے۔

انتظام بقول بہار راست شدن کار و بہ ترتیب نیکو در رشتہ کشیدن چیزی را و فرماید کہ با
لفظ برخاستن و دادن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عربست بکسر اول و سوم و صاحب منتخب ہم

ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی درستی کار استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر رفرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و تخفیص د و مصدر بیان کردۂ بہار نباشد (اردو) انتظام - بقول امیر (عربی) مذکر - بند و بست - اہتمام - ترتیب (صباؔ) اپنے دل پر ہے اختیار ہمین ؛ ملک کا انتظام کرتے ہین ؛ (برق سے) ختم تجھپر یہ کام ہے تیرا ؛ واہ کیا انتظام ہے تیرا ؛ (مسرور سے) چیزین سب انتظام سے رکھو ؛ کام تم اپنے کام سے رکھو ؛

انتظام برخاستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی باقی نماندن انتظام است (شائی مشہدی سے) بعہد دست تو گوہر چنان پریشان شد ؛ کہ انتظام جواہر ز ریسمان برخاست ؛ (اردو) انتظام باقی نہ رہنا انتظام نہ رہنا - انتظام اُٹھ جانا -

انتظام پذیرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظام شدن و قرار یافتن است (خسرو نثر) برحسب ارادت خاطر انور ما انتظام می پذیرد ؛ (اردو) انتظام پانا -

انتظام جستن استعمال - بمعنی خواستن انتظام است و خواہش انتظام کردن چنانکہ انوری گوید (سے) قاصدی را کہ انتظام حال میجوید چو من ؛ راہ درگاہ نظام الملک مقصد کردہ ؛ (اردو) انتظام چاہنا -

انتظام دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انتظام کردن است - (ظہوری سے) دہم انتظام مہام مہی ؛ با حکام ایام بربان شہی ؛ (اردو) انتظام کرنا - انتظام دینا (میر حسن سے) جہان کو انہون نے دیا انتظام ؛ برائی بہلائی سبہائی تمام ؛

انتظام گرفتن استعمال - صاحب آصفی

انتظام یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی انتظام گرفتن است (ظہیر فاریابی سہ) بروزگار توان یافت انتظام جہان ⁂ کہ از حمایت خوبی بپا رشد کا فور ⁂ (اردو) انتظام پانا۔ دیکھو انتظام پذیرفتن۔

ذکر این کردہ کہ مرادف انتظام پذیرفتن است (ابو الفضل نثر) قوائم دوستی ویکتا دلی انتظام گرفت ہے (اردو) انتظام پانا۔ انتظام ٹھنا (فقرۂ امیر) جب ہر ایک چیز کا معمول بند ہوگیا اور انتظام بیٹھ گیا اصغری دوسری کاموں کی طرف متوجہ ہوئی

انتعاش بقول بہار بلند شدن و نیکو شدن و برخاستن فارسیان بمعنی عیش و نشاط بالفظ کردن استعمال کنند **مؤلف** گوید کہ این لغت عرب است بکسر اول و سوم۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (عرفی سہ) ہر خندۂ دریچہ کشایندہ غم است ⁂ ہر انتعاش نائرۂ قفل ماتم است ⁂ (اردو) عیش۔ بقول آصفیہ (عربی) مذکر۔ خوشی کے ساتھ زندگانی کرنا۔ عشرت۔ آرام۔ آسودگی۔ چین۔ سکھ۔ خوشی۔ (سالک سہ) یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا ⁂ وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا ⁂

انتعاش بردن استعمال زائل کردن عیش و نشاط و حاصل کردن آن باشد (عرفی سہ) طبع سنرواز تو بردانتعاش ⁂ سینۂ شیرین ز تو جوید خراش ⁂ (اردو) عیش زائل کرنا۔ عیش مٹانا۔ عیش و نشاط حاصل کرنا۔

انتعاش داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی عیش و نشاط داشتن و بہجت عیش و نشاط بودن است (سلیم طہرانی سہ) دارد از خط شکستہ انتعاشی طبع او ⁂ زشت تحریر باشد شکستہ چون شود پای کلاغ ⁂ (اردو)

عیش و نشاط مین ہونا۔

انتعاش کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی عیش کردن است بہار ذکر این بذیل لفظ انتعاش فرمودہ و از میرزا جلال اسیر سند آوردہ (؎) می پرستان دمی پیمانہ نگذارد زدست ؛ انتعاشی ہردم از روی دل ہا می کنند (ولہ ؎) بخواب نیست خیالی میسرم کہ شبی ؛ خیال خواب کنم شانہ انتعاش کنم ؛ (اردو) عیش کرنا۔

انتفاع | بقول بہار بمعنی سود گرفتن و با لفظ بردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بکسر اول و سوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند۔ یعنی سود و نفع باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) انتفاع۔ بقول صاحب تذکیر و تانیث۔ مذکر۔ (اختر ؎) عوض دل اگر ملا بوسہ ؛ ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا ؛

انتفاع بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی نفع رسانیدن است (والہ ہروی ؎) می گویم از زبان تو حرف فایدہ از ہیچ می برم سود بیانہ انتفاع ؛ (اردو) نفع پہنچانا۔

انتقال | بکسر اول و سوم۔ بقول منتخب رفتن از جای بجائی۔ فارسیان ہم این را بمعنی نقل مقام استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (انوری ؎) دہ خورشید رای روشنت ؛ سوی چارم چرخ روی انتقال ؛ از سواد شب نماند گر دو روز ؛ آنقدر کاید زخش ر از زلف و خال ؛ (اردو) انتقال۔ بقول امیر (عربی) مذکر۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ مؤلف کہتا ہے کہ غالباً آپکا مقصد نقل مقام سے ہے یعنی حاصل بالمصدر (صبا ؎) پس از فنا بھی یہی ہے جو بیقراری روح ؛ بہشت سے نہ کہین اور انتقال کرین ؛

انتقال فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی نقل مقام کردن است (حزین اصفهانی نثر) قطع علائق ازین دیار نموده بجهٔ کرمه انتقال فرموده" (اردو) نقل مقام فرمانا۔ ہجرت کرنا۔

انتقال نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که مرادف انتقال فرمودن است (منشی اصفهانی ۔ نثر) از و به صلب قصی انتقال نمود ۔ (اردو) دیکھو انتقال فرمودن

انتقال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی منتقل شدن است (منشی اصفهانی نثر) از و بپسرش غالب رسیده و از و به لوی انتقال یافت" (اردو) منتقل ہونا

انتقام بقول بهار کینه کشیدن فرماید که با لفظ کشیدن و گرفتن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بکسر اول و سوم صاحب منتخب هم ذکر این کرده فارسیان استعمال این به معنی حاصل بالمصدر یعنی کینه کشی کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند که در ملحقات آید و تخصیص دو مصادر بالا نباشد (ظهوری ــہ) باش فارغ از خیال انتقام ؛ کار اهل کینه را هم کینه ساخت ؛ (اردو) انتقام ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مذکر ۔ بدلا ۔ عوض (تلق ــہ) بگڑے بیٹھے تھے جان دینے پر ؛ لوگوں سے انتقام لینے پر ؛

انتقام انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی محمل و متعلق کردن انتقام است بکسی و انتقام گرفتن هم (حزین اصفهانی ــہ) سینه ام انتقام گردون را ؛ گر باه ولاور انداز د ؛ (اردو) انتقام لینا۔ دیکھو انتقام۔

انتقام بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی حقیقی است (حزین اصفهانی ــہ) گر شود نیم نفس فرصت بال افشانی ؛ انتقام قفس و دام چه خواهد بودن ؛ (اردو)

انتقام ہونا - جیسے "واہ اچھا انتقام ہوا"

انتقام کشیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی (۱) انتقام گرفتن است صاحب
بحر ہم این را آوردہ فرماید کہ بمعنی کینہ کشیدن و
پاداش گرفتن باشد (ظہوری سـه) گرد زخندہ
گر لب اسرافی ؛ گریہ از دیدہ انتقام کشید ؛ (حیاتی
تونی سـه) فغان کہ رنجش جانان بآن مقام رسید
کہ ہر کہ کردگنہ از من انتقام کشید ؛ و بہ تحقیق ما (۲) مبتلای
انتقام شدن ہم (ظہوری سـه) چون ظہوری
انتقام از تلخکامی ہا کشید ؛ ہر کہ جوش از حسرت لبہای
ہمچون نوش زد ؛ (ولہ سـه) درنگی در تلافی گر
جفائی بینی از دشمن ؛ ہمان خود می کشد از خود بیرون
انتقام کس ؛ (اردو) (۱) انتقام لینا - بدلہ لینا
(۲) انتقام میں پھنسنا - مبتلا ہونا -

انتقام گذاشتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی در گذر کردن از انتقام باشد
(صائب اصفہانی سـه) انتقام ہرزہ گویان
را بخاموشی گذار ؛ تیغ می گوید جواب مرغ بی ہنگام
را و (۲) بہ تحقیق ما سپرد کردن انتقام بہ دیگری
(عرفی سـه) رفتیم و انتقام ستم ہای غیر را ؛ با عادات
طبیعت گردون گذاشتیم ؛ (اردو) (۱) انتقام
سے درگزر کرنا (۲) انتقام کو کسی دوسرے پر چھوڑ دینا
یعنی کسی دوسرے کی تفویض کرنا -

انتقام گرفتن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی است (وحید قزوینی
سـه) نیکی برای اہل کرم چون قبول نیست ؛
نتوان ز خصم خویش گرفت انتقام خویش ؛ (اردو)
بدلہ لینا - انتقام لینا -

انتلۂ سودا | بقول برہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و کسر فوقانی و لام مفتوح و ہای مکسورہ
فتح سین بی نقطہ و سکون واو و دال ابجد بالف کشیدہ بلغت سریانی جدوار باشد کہ آنرا ماہ فرفیون
گویند - صاحب محیط برانتلہ گوید کہ لغت عجمی اندلسی است و آن دو قسم باشد یکی سیاہ و آنرا انتلہ

سوء الگویند و آن جدوار اندلسی کہ آنرا بلوط الارض و باندلسی فہیق و بہندی نربسی نامند و قسم دوم سفید و آنرا انتلہ بیضا و عوام اندلس فہیق گویند۔ سیاہ آن گرم و خشک در دوم و گویند خشکی آن در اوائل سوم و در تریاقیت قائم مقام تریاق فاروق خصوصاً درد و جاع شکم و رحم نافع و مجفف رطوبت و مسخن معدہ و جگر و محلل مواد بلغمی و منافع بسیار دارد (اردو) جدوار۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مونث۔ ایک زہر دور کرنے والی جڑ جیسے جدوار خطائی۔

انتما بقول بہار نسبت گرفتن فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف گوید کہ بکسر اول و سوم لغت عربی است و بقول منتخب نسبت یافتن بکسی فارسیان استعمال این بمعنی تعلق و نسبت کنند (انوری ؎) ز اعتدال ہوائی کہ دولتت دارد؛ بآد را چو نبات انتمای نشو و نماست؛ (اردو) تعلق۔ مذکر۔ نسبت۔ مؤنث۔

انتما کردن استعمال۔ بہ معنی نسبت یافتن و منسوب شدن است بہ کسی۔ صاحب آنند ذکر این بمعنی نسبت گرفتن کردہ (کمال اصفہانی ؎) بحر بخدمت تو بندہ انتما کند؛ بہر کجا کہ پژوہش رود ز نسل و نژاد؛ (اردو) نسبت پانا منسوب کیا جانا۔ متعلق ہونا۔

انتو ختن بقول صاحب برہان و ہفت با نون و تای قرشت بر وزن پہلو شکن ملغت ژند و پاژند بہ معنی داشتن باشد کہ از داردنگی است صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب خود ذیل دستور چہارم این را آوردہ۔ این ہمان است کہ صراحت ماخذ این بر اناتو ختن گذشت۔ ندانیم کہ مقصود صاحب برہان از داردنگی چہ باشد داردنگی حاصل بالمصدر داشتن است و لفظاً با این مصدر ہیچ تعلق ندارد (اردو) رکھنا۔

انتونی | بقول بہار بفوقانی و واو و نون تحتانی رسیدہ نام خلیفۂ اول حضرت عیسیٰ بزعم نصاری (حاذق گیلانی سے) نزدیک کمینہ عالم تو؛ انتونی و بید پوست طزم؛ صاحب آنند صراحت کند کہ این لفظ لاتن است مؤلف عرض کند کہ مقصودش از زبان لاطینی باشد۔ (اردو) انتونی۔ زبان لاطینی اور عقیدۂ نصاری مین عیسیٰ علیہ السلام کے خلیفۂ اول کا نام ہے۔

انتہا | بقول آصفی معروف۔ مؤلف عرض کند کہ بکسر اول وسوم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بپایان رسانیدن وبچیزی رسیدن و باز ایستادن۔ فارسیان استعمال این بمعنی حد ونہایت کنند کہ مقابل ابتدا باشد و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (ظہوری سے) مدار دست ظہوری از ان جریدہ روان؛ کہ انتہای رہ خود در ابتدا ذرند؛ (انوری سے) صفات مدح تو در ابتدای مصحف مجد؛ مثال لغت تو در انتہای دفتر جود؛ (اردو) انتہا۔ بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ حد۔ نہایت (ناسخ سے) موی مژگان ہو گئے پانی مین رہنے سے سفید؛ انتہا رونے کی کچھ اے دیدۂ نمناک ہے؛

(۱) **انتہا پذیر شدن** | استعمال (۱) بمعنی انتہا پذیر ہونا (اردو) ختم ہونا۔
(۲) **انتہا پذیر فتن** | ختم شدہ یا بانتہا رسیدن باشد (ظہوری سے) کار و بار انتہا پذیر شدہ است؛ روش ابتدا بکار مبر؛ و (۲) مراد فش صاحب آصفی ذکرش کردہ (عالی شیرازی شعر) شخصی گفت الٰہی جنگ تنبورک نیز با جل موعود

انتہا داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حد و غایت داشتن است حزین اصفہانی سے) سطرب ترانۂ دگر از پردہ ساز کن؛ زیرا کہ حرف عشق ہمیدارد انتہا نداردی انتہا ہونا۔ جیسے "اُن کے ظلم کی کوئی حد اور

انتہا نہین ہے"۔ "ظلم کی انتہا ہو چکی" "جس کی	ابتدا ایسی ہو اسکی انتہا کیسی ہو گی"

انج بقول برہان و سراج بفتح اوّل و سکون نون و جیم (۱) اطراف و گرد اگرد روی و رخسار باشد (۲) بمعنی بیرون رفتن و بیرون کشیدن ہم آمده و (۳) امر باین معنی ہم یعنی بیرون بکش۔ صاحب سروری و جہانگیری ذکر معنی اوّل و دوم کرده۔ صاحب رشیدی بر گرداگرد رو قانع۔ صاحب جامع بذکر ہر سه معنی نسبت معنی اوّل گوید که رخساره که اطراف و گرداگرد روی باشد

مؤلف عرض کند که نژ۔ بقول برہان اسم جامد فارسی زبان است بمعنی دندانه کلید و بیرون کشنده چیزی را و ازہمین اسم جامد مصدر نژیدن بمعنی کشیدن می آید۔ پس بخیال ما فارسیان زای فارسی را به جیم بدل کردند ہمچون کژ و کج و کژنک و کجک و الف وصلی در اولش آورده انج کردند و معنی حقیقی این بیرون کشنده و باز کننده و ظاہر کننده۔ انچه محققین بالامعنی مصدری آورده اند درست نباشد و بمعنی بیرون رفتن ہم ناقابل تسلیم و خلاف قیاس و سندی میخواہد و حقیقت معنی سوم ظاہر است که انجیدن مصدری است که ازہمین اسم جامد وضع شده و معنی آن بیرون کشیدن کہ ہمی آید پس انج امر است ازہمین مصدر۔ حالا عرض می شود نسبت معنی اول که گرداگرد روی و رخسار۔ غلط باشد و آن حدیست که روی و رخسار را بیرون می کشد و ظاہر می کند پس فارسیان انج را مجازاً بمعنی گرداگرد روی و رخسار استعمال کرده باشند و بدون سند این معنی را ہم تسلیم نه کنیم که از معنی حقیقی بسیار بعید است ولیکن جا دارد که بدین معنی مبدل انگ باشد که بتحقیق در ترکی زبان رخساره را گویند (کذا فی المؤید) اندرین صورت تبدیل کاف عربی بفارسی و باز تبدیل کاف فارسی به جیم موافق قیاس باشد۔ انچه صاحب جامع صراحت

معنی اوّل کردہ در غلط افتادہ کہ رخسارہ اطراف وگرداگرد روی نیست نتیجۂ تحقیق ما ہمین قدر است کہ انجیخ بمعنی بیرون کشندہ وظاہر کنندۂ چیزی است وبس واین معنی بلحاظ ماخذ بایست کہ ذکرش بالا گذشت وقیاس میخواہد کہ معنی این اظہار وافشا ونزع باشد نہ بمعنی مصدر بلکہ حاصل بالمصدر۔ وعجبی نیست کہ محققین بالا برای ہمین مقصد بیرون کشیدن نوشتہ باشند ولیکن طرز بیان شان اظہار مطلب نمی کند (اردو) (۱) منہ اور رخسار کی حد۔ یعنی خط۔ گونڈ (۲) باہر کھینچنے والا۔ کھولنے والا۔ ظاہر کرنے والا (اظہار۔ افشا۔ یعنی حاصل بالمصدر) (۳) باہر کھینچ۔ امر۔

انجالیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر لام لغت فارسی است بہ معنی پر کردن وسیر گشتن وسیراب کردن وباز داشتن از تندی وغلبہ وانسداد گستاخی نمودن ومانده کردن ودلالت کردن ومعلوم کردن ونصیحت دادن وبرتافتن (انتہی) از محققین مصادر کسی ذکر این نکردہ وسندی پیش نشد ومعاصرین عجم ہم بر زبان نمی‌آرند وماخذ ہم معلوم نشد مجرد بیانش اعتبار را نشاید۔ خیال ما اینست کہ از غلطی املا یا تصحیف در کتابت وجود این قائم شد (اردو) بھرنا۔ سیر ہونا۔ سیراب کرنا۔ باز رکھنا۔ گستاخی کا انسداد کرنا۔ عاجز کرنا۔ تھکانا۔ دلالت کرنا۔ معلوم کرنا۔ نصیحت دینا۔ چمکنا۔

انجام بقول برہان وناصری وسروری بروزن اندام (۱) انتہا وآخر ہر کار وہر چیز باشد کہ بنظام آید و(۲) فاعل را نیز گویند کہ بنہایت رسانندہ وآخر آورندہ باشد (۳) امر باین معنی ہم یعنی آخر کن وبنہایت برسان۔ صاحب رشیدی وجہانگیری بر معنی اوّل قانع خان آرزو

در سراج بذکر معنی اوّل فرماید کہ از ہمین است راہ انجام بمعنی راہ را بانجام رسانندہ مؤلف عرض کند اسم جامد فارسی زبان است و اسم مصدر انجامیدن کہ می آید معنی اوّل الذکر حقیقی است و دوم بحالت ترکیب اسمی ہمچون راہ انجام و جان انجام و نتوان گفت کہ انجام افادہ معنی فاعلی کند و بہ معنی سوم امر است از مصدر انجامیدن بالجملہ این مقابل آغاز است و در زمرۂ معاصرین عجم مستعمل (ظہوری سہ) از لطف خط مشکبو پر مایہ تر از آرزو ٭ ہم حسن بی انجام او ہم عشق بی آغاز ما ٭ (صائب سہ) دو چشم والہ قربانیان پس از تسلیم ٭ دو شاہد است کہ انجام بہ ز آغاز است ٭ (اردو) (۱) انجام ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر ۔ آغاز کی ضد ۔ خاتمہ ۔ انتہا نتیجہ ۔ مآل تکمیل (میر انیس رباعی) انجام بخیر ابتدا بگڑی ہے ٭ گھبر گر نہ پڑے کہین بنا بگڑی ہے ٭ کشتی سے انیس ہم کنارے ہو جائین ٭ الٹا دریا بہا ہوا بگڑی ہے (کیف سہ) سچ ہے شراب عشق کا انجام رنج ہے ٭ کیا کیا خمار مین نہ مجھے دردسر ہوا ٭ (ناسخ سہ) ہے ہوس یار سلے ہم سے کرے غیر کو ترک ٭ مطلب اپنا وہ ہے جو قابل انجام نہین ٭ (۲) انجام دینے والا (۳) انجام دے ۔

انجام جستن استعمال ۔ بمعنی دریافت کردن نتیجہ (عرفی سہ) عرفی انجام غمت از رہ روان دل مجوی ٭ انچہ در این رہ بخواہی در سرا انجام است و بس ٭ (اردو) انجام کی تلاش کرنا ۔ نتیجہ دریافت کرنا ۔

انجام دادن استعمال ۔ بقول بحر وبہار بمعنی سامان دادن ۔ صاحب تحقیق درست گوید کہ بہ معنی (با تمام رسانیدن) است مؤلف عرض کند کہ مرادف اتمام دادن باشد (صائب سہ) صائب چہ فارغ اند

ز اندیشۂ حساب چه جمعی که کار آخرت انجام داده اند (وله سے) هر کجا گیری گلی در آب معمار خودی * کار هر کس را دهی انجام در کار خودی (اردو) انجام دینا - بقول امیر- پورا کرنا (فقرۂ امیر) تم اس کام کو انجام نہین دے سکتے"

انجام داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی غایت و انتها داشتن است (صائب سے) شمشیر کشیدی و نجومم نه نشاندی * افسوس که آغاز تو انجام ندارد (اردو) انجام ہونا - جیسے " خدا جانے اسکا انجام کیا ہوگا " اخر اس کا یہ انجام ہوا"

انجام دیدن استعمال - واقف شدن از انجام و نتیجه (عرفی سے) از وصل نهان ماکه غمّاز نیافت * انجام کسی ندیده آغاز نیافت (اردو) نتیجہ سے آگاہ ہونا - آغاز و انجام سے واقف اور خبردار ہونا -

انجامش بقول انند بالفتح و کسر میم (فارسی) بمعنی آخرت چون روز انجامش ای روز آخرت که قیامت است چنانکه فردوسی گوید (سے) تو گفتی مگر روز انجامش است * یکی رستخیز است یا رامش است * مؤلف گوید که حاصل بالمصدر انجامیدن باشد (اردو) دیکھو انجام -

انجام نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی ظاهر کردن انجام و آگاه کردن از مآل باشد (فردوسی سے) بگفتند با ما زبان راز خویش * نمودند آغاز و انجام خویش * (اردو) انجام اور نتیجہ سے آگاہ کرنا -

انجام یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی تمام شدن و ختم شدن و بانجام رسیدن است (قاسمی گونابادی سے) چو زو کار آن کشور انجام یافت * ز خوبان آن مملکت کام یافت * (اردو)

(۱۰۲۱)

انجام پانا۔ بقول امیر تکمیل کو پہنچنا۔ پورا ہونا (فقرۂ امیر) ریاست کا سارا کام آپ ہی کے دم سے انجام پاتا ہے "

انجامیدن بقول بحر بالفتح تمام شدن و بانتہا و آخر رسیدن کا رہا۔ کامل التصریف مضارع این انجامد۔ صاحبان ضمیمۂ برہان ورشیدی و موارد و نوادر و سراج ذکر این کردہ اند۔ صاحب موارد حاصل بالمصدر این انجام گوید مؤلف عرض کند کہ انجام ہم کہ ذکرش گذشت بالجملہ این مرکب است از اسم جامد انجام و یای معروف و علامت مصدر دآن محققین فارسی این را مصدر جعلی گویند و باصول ما اصلی است کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد (اردو) تمام ہونا۔ آخر ہونا۔ انجام کو پہنچنا

انجاییدن بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مصدر فارسی است بمعنی فکرمند و اندیشناک شدن۔ دیگر اہل تحقیق ازین مصدر سکوت ورزیدہ اند و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ اگر ماخذ این لغت عرب انجا را قرار دہیم معنی آن بریدن درخت است وجا دارد کہ فارسیان مجازاً آنمصدر را بمعنی اندیشناک شدن قرار دادہ باشند ولیکن بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) فکرمند ہونا۔

انجبار بقول برہان وجامع بابای ابجد معرب انگبار است و آن رستنی باشد سرخ رنگ و پیوستہ درکنار جوئبار روید عصارۂ آن نیز سرخ می باشد نواسیر را نافع صاحب محیط گوید کہ مشتق از جبر و گویند اسم رومی نباتیست کہ در مزارع و کنار نہرہا میان علیق می روید۔ ازادویۂ شریفہ۔ کثیر المنافع۔ قلیل المضار۔ سرد و خشک در اول و دران قبض ظاہر و قوت محللہ مع رطوبت است نافع نزف الدم و منافع بسیار دارد الخ

(اردو) صاحب جامع الادویہ نے اس کا مشہور نام انجبار لکھا ہے اور صراحت کی ہے کہ فارسی مین انگبار کہتے ہین ایک درخت ہے ملک شام کا کل اعضا سے خون بند کرتا ہے۔ بواسیر اور پیچش اور رقے کے لئے نافع۔

انجخ بقول برہان وجہانگیری بفتح اوّل وسکون ثانی وضم ثالث وخای نقطہ دار ساکن به معنی چین و شکن روی واندام۔ صاحب ناصری فرماید که درین لغت خا وغین تبدیل یابند یعنی انجغ هم آمده همچون انجوخ وانجوغ ومصدر این انجوخیدن وانجوغیدن وانجیدن آمده۔ صاحب سروری صراحت کند که چینی که بر روی وشکم افتد از پیری یا بسبب دیگر صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل صراحت مزید فرموده که چینی که بر میوه وشکم وجز آن افتد انجغ باشد و صاحب جامع فرماید که چین وشکن موی واندام۔ صاحب انند صراحت کرده که اسم جامد فارسی است ومحققین پابند لغت فرس هم ذکر این کرده اند خیال ما نیست که انجوغ بغین معجمه که می آید اصل است وشان لغت متقاضی این است که ترکی باشد ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت با وجود این معاصرین ترکی با ما اتفاق دارند باقی حال انجوخ به خای معجمه مبدل باشد همچون (اتاغ وتاخ) وانجخ وانجغ مخفف آن که واو حذف شده همچون هوشیار وهشیار واین اسم مصدر انجخیدن است که می آید۔ ما همین لغت را به بای موحدهٔ دوم بجای نون دوم وخای معجمه سوم بجای جیم سوم (انخوخ) هم یافته ایم وذکرش بجای خودش گذشت وما خدش هم همین را انجا مذکور شد عجبی نیست که به تصحیف کتابت وعدم تحقیق ماخذ همان انجوخ را بنون دوم وجیم سوم انجوخ کرده باشند وبحذف واو انجخ شد والله اعلم معاصرین عجم بر زبان

ندارند (اردو) دیکھو انجوخ کے دوسرے معنی۔

انجختن | بقول سروری و سراج و موارد و لواور و برہان با جیم بروزن و معنی برجستن باشد و صاحب ہفت صراحت کردہ کہ بفتح اول و سکون نون و فتح جیم و سکون خای منقوطہ و فتح مثناۃ فوقانی و نون زدہ بمعنی برجستن است۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد یعنی غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ۔ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ معنی حقیقی انجخ کہ گذشت معنی این چین و شکن بر اندام یا میوہ واقع شدن فارسیان این را مجازاً بمعنی برجستن استعمال کردہ اند کہ در وقوع چین و شکن ہم برجستگی بعمل می آید و از برای معنی حقیقی اسم جامد۔ مصدری دیگر مستعمل است یعنی انجخیدن کہ می آید۔ باقی حال محققین فارسی این را سماعی و اصلی گفتہ اند و ما من وجہ قیاسی دانیم و باصول ما ہم اصلی است کہ وضع شد از اسم جامدی کہ منفرس ہست پس علامت مصدر تن با لفظ انجخ مرکب کردہ اند (اردو) بقول صاحب موارد۔ پھاندنا۔ اچھل جانا۔

انجخیدن | بقول بحر عجم بفتح اول و ضم ثالث مخفف انجوخیدن۔ سالم التصریف یعنی غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نمی آید۔ صاحب برہان فرماید کہ بمعنی درہم کشیدہ شدن پوست روی و اندام باشد و بقول (خان آرزو در سراج) افتادن چین و شکنج بر رو و شکم و میوہ و جز آن۔ صاحب موارد فرماید کہ انجوخیدن و انجوغیدن و انجغیدن مرادف این باشد و نیز صراحت کند کہ مضارع این انجخد۔ یعنی صاحب موارد این را کامل التصریف داند برخلاف صاحب بحر۔ مؤلف عرض کند کہ قولش را تسلیم نکنیم تا آنکہ استعمال مضارع این در کلام

فرس بنظر نیاید و معنی بیان کردۂ خان آرزو که بالا گذشت صریح تر است از دیگر محققین ۔ مخفی مباد که این مصدر وضع شده است بترکیب اسم جامد انجخ با یای معروف و علامت مصدر دن ۔ پس اگر اسم این مصدر را لغت فارسی گیریم ۔ باصول ما مصدر اصلی است و اگر غیر فارسی گیریم جعلی بهر دو صورت موضوع بر قیاس است (اردو) منھ یا بدن یا کسی میوے وغیرہ پر شکن اور جھرّیاں پڑنا ۔

انجدان بقول برہان بر وزن مردمان (۱) معرب انگدان است و آن رستنی باشد که اشترغاز گویند و صمغ آن را بعربی حلتیت و بیخ آنرا اصل الانجدان (۲) و بعضی گویند نسناس است و آن جانوری باشد شبیہ بآدمی ۔ صاحب ناصری فرماید که بلغت تبریزی کلوپر گویند و (۳) نام دیہی است بکاشان مؤلف عرض کند که بر اشترغاز صراحت کردیم که بقول محققین بیخ درخت انجدان است و صاحب محیط هم درانجا نوشته که اشترغاز شبیه با نجدان بلکه از جنس اوست وهم او بر انجدان گوید که معرب انگدان فارسی و جائیکه مطلق انجدان مذکور شود مراد از تخم انگ است و آن کاشم باشد نزد بعضی ۔ نام این بیونانی طروتیون و بمازندرانی کولاپر که قسمی است از اقسام این و درخت این را بیونانی سلیقون نام است و بیخ درخت این اشترغاز و گیاه این کاة و صمغ این حلتیت ۔ و بفارسی انگژد و بهندی هینگ نام دارد ۔ بالجمله تخم انجدان گرم و خشک در دوم مفتح و محلل و ملطف و جالی و فادزهر سموم و معیر بوی بدن و دهن براز است و دمنا بسیار ردارد (الخ) (اردو) (۱) صاحب جامع الادویه نے اسم مشهور کے خانے میں

صفرڈالا ہے اور انگدان پر فرمایا ہے کہ یہ ایک بوٹی ہے ولایتی جس کا گوند ہینگ ہے گرم وخشک۔ ورموں کو تحلیل کرتی ہے اور پیشاب اور حیض کی مدر (ہینگ کا درخت) (۲) نسناس بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ بن مانس ایک قسم کا حیوان جو انسان سے مشابہ ہوتا ہے اور عربی بول سکتا ہے۔ دیو مردم۔ جنگلی آدمی۔ منہ حبشی بندر یا ہنومان سے مشابہ (۳) کاشان مین ایک موضع کا نام انجدان ہے۔

انجدک | ما صراحت این بر اگروہک کردہ ایم کہ صمغ درختی است فارسیان بر لغت عرب (نجد) کہ بفتحتین بقول منتخب بمعنی خوی کردن از ماندگی آمدہ الف وصلی در اوّل وکاف تصغیر یا تحقیر در آخر زیادہ کردہ (انجدک) صمغ درختی را نام نہادند کہ ہمچون خوی درخت است و این مفرس باشد (اردو) دیکھو اکروہک۔

انجرک | بقول برہان وجہانگیری وسراج بکسر ثالث وفتح را ای قرشت وسکون کاف (۱) نام دشتی وصحرائی است غیر معلوم و (۲) مرزنگوش را نیز گویند وآن نوعی از ریاحین است کہ دردوا بکار برند ودر عربی آذان الفار (نظامی ۵۱) بدشت انجرک آرام کردند؛ بنوشا نوش می در جام کردند؛ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ وجود انجرک کہ بہ معنی اوّل است منحصر بر علم نظامی است وصاحبان تحقیق را متحقق نشد کہ کدام دشت وکجا واقع است ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط بر مرزنجوش گوید کہ معرّب مرزنگوش باشد کہ بعربی سمسق وحبق الفیل وعنقر وبیونانی مرو قوس وانا غلیس وثاموس وطامیوس وبہندی مروا نامند وآن غیر از آذان الفار است (وما صراحت مرزنگوش

برار دشیران کردہ ایم) بالجملہ مرزنجوش بقولش گرم در آخر دوم وخشک در اول آن و
قوت این نبات لطیف است وتسخین وتجفیف درورجہ سوم می کند ملطف ومحلل ومفتح
وجالی وجاذب ومفتح سدد دماغ ونافع شقیقہ وصداع رطوبی وسوداوی ورباح
غلیظہ ودرد گوش نطولاً وقطوراً ومنافع بسیار دارد (الخ) پس معلوم شد کہ آذان الفار
ورای انجرک است وانچہ مرزنجوش را انجرک گفتند وجہ تسمیۂ این واضح نہ شد وبعض
محققین صراحت کردہ اند کہ لغت فارسی است پس اسم جامد فارسی باشد وصاحب محیط
بر مرزنجوش ہم ذکر انجرک نکرد وبرآذان الفار صراحت کردہ است کہ غیر مرزنجوش باشد
ودر انجا ہم ذکری از انجرک نہ نماید ولیکن بر انجرک گوید کہ ہمان مرزنجوش وبقول بعض آذان الفار
للہ العجب در تحقیق اسمای مفردات طب چہ مایہ اختلاف رو دادہ است نتیجۂ این ہمہ
تحقیق آنست کہ انجرک بقول بعض مرزنجوش باشد وبقول بعض آذان الفار وانچہ صاحبان
تحقیق مرزنگوش را آذان الفار دانستہ اند درست نیست اگرچہ معنی ترکیبی ہردو لفظ اتحاد دارد
وہمین اتحاد است کہ محققین را در غلط انداخت صاحب محیط بر آذان الفار خوش صراحتی
کردہ (اردو) (۱) انجرک ایک جنگل کا نام ہے جس کا ذکر صرف نظامی کے کلام مین ہے
لیکن اہل تحقیق کے پاس متحقق نہین ہوا کہ وہ جنگل کہان اور کس ملک مین واقع ہے (۲)
دیکھو اردشیران۔

انجرہ بقول برہان بروزن پنجرہ نباتیست کہ آنرا بعربی نبات النار گویند بلغت یونانی
انجدہ وتخم آنرا اقریقیں خوانند سہ درم آنرا با شیر تازہ بخورند قوۃ باہ دہد وبکوبند وبا عسل

بر تقضیب بمالند سطبر گرداند۔ صاحب محیط فرماید که این اسم فارسی است۔ صاحب جامع
ذکر این کرده و ما حقیقت و خواص و طبیعت این برانالیقی بیان کرده ایم۔ صاحب سروری
گوید که گیاهی است که چون بعضو آدمی رسد بگزد و آنرا گزنه هم گویند۔ صاحب ناصری از کلام
خود سندی آورده (س۵) چند از پی انجیره کافتن؛ بتخم نهی تخم انجره؛ (اردو) دیکھو انالیقی

انجسا

بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و کسر جیم و سین بی نقطه بالف کشیده بمعنی او جلسا که
نوعی از سرخ مرد باشد و آنرا بعربی شجرة الدم گویند خون شکم را ببندد۔ صاحب جامع گوید که
مرادف انجوسا که می آید و صاحب محیط بر انجوسا فرماید که اسم شنجار است و بر شنجار نوشته که
معرب شنگار فارسی است۔ صاحب انند فرماید که انجسا لغت یونانی است و بخیال ما مخفف
(انخوسا به نون دوم) که می آید و انجوسا۔ همان (انخوسا بهای عربی دوم و خای معجمه سوم) که گذشت
کاتبین چابکدست و نقش نگاران بی عقل بای موحده را نون و خای معجمه را جیم نوشتند بالجمله تعریف
کامل این بر (انخوسا) نوشته ایم (اردو) دیکھو انخوسا۔

انجسکیدن

بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث و سکون سین مهمله و
کسر کاف تازی لغت فارسی است بمعنی باز آمدن و باز داشتن۔ دیگر کسی از محققین همانس
ذکر این مصدر نکرد و نه سند استعمال پیش شد اعتبار را نشاید که ماخذ این هم هیچ به فهم نیاید
(اردو) باز آنا۔ باز رکھنا۔

(الف) انجخ

(الف) همان انخج که با خای معجمه گذشت یعنی این اصل است و

(ب) انجخیدن

(انجخ به خا) مبتدل این که غین معجمه به خای نقطه دار بدل شود همچون

چنغ و چنخ و انخیدن مصدر این کہ بہ ترکیب یای معروف و علامت مصدر (دن) بر (الف) وضع کردند و مرادف انخیدن کہ گذشت و جاداد و کہ انخیدن را مبدل این گوئیم بہمان قاعدہ کہ بالا مذکور شد مخفی مباد کہ (الف) مخفف انخوغ است و (ب) مخفف انخوغیدن کہ می آید باقی حال (الف و ب) را معنیً مرادف انخ و انخیدن دانیم و صراحت ماخذ بر انخ کردہ ایم۔ صاحبان برہان و جہانگیری و جامع ذکر (الف) و صاحبان موارد و نوادر و رشیدی ذکر (ب) کردہ اند (اردو) (الف) دیکھو انخ (ب) انخیدن۔

انجکک بقول برہان باکاف بروزن مردمک دانہ باشد سیاہ شبیہ بدانہ امرود و مغز سپید دارد و آنرا بخورندہ خاصیتش آنست کہ ہرچند فراش خیال جاروب سبیل بر جل خرسک ریش زند از پوست آن پاک نتوان کرد۔ صاحب ناصری در دیباچہ کتاب بذیل آرایش چہارم فرماید کہ حاصل معنی برہان این است کہ پوست آن بر ریش خورندہ می افتد و فراش خیال بجاروب سبیل نمیتواند آنرا پاک کرد و فرماید کہ انجکک زبان شیراز نیست فارسی آن دانک افرونک و معرب آن دانج ابروج (کذا فی المخزن) و این را انجوچک بجیم و کاف فارسی خوانند صاحب محیط اینرا ننوشت و ذکر انجوچک ہم نکرد و بر انجکک بہ نون دوم و جیم عربی و لام کاف عربی گوید کہ دانج ابروج را نامند و بر دانج ابروج فرماید کہ دانک افرونک نیز نامند و بشیرازی انجکک۔ معروف بقرطم ہندی است و نزد قومی از عطاران عراق معروف بہ فلفل ابیض و آن تخم امرود صحرائی است بزرگتر از بہدانہ شلثی شکل۔ گرم در اول و معتدل در رطوبت و یبوست و برشتہ آن مائل بہ یبوست و آن موافق سینہ و حنجرہ و اعصاب و مزید جوہر منی

ومحرک باہ ومنافع بسیار دارد و بر قرطم ہندی فرماید کہ حب النیل باشد و بر حب النیل بذکر قرطم ہندی نوشتہ کہ بفارسی تخم نیکو و بچہ و بہندی کالا دانہ وکسواو فرجائی و زیرکی دکواڈوری (دریخ) وجہ تسمیۂ این تحقیق نشد اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) جنگلی جام کے بیج۔ اور بلحاظ ترجمۂ حب النیل۔ بقول جامع الادویہ کالا دانہ۔

انجل بقول برہان وناصری وجامع بفتح اوّل وکسر ثالث وسکون ثانی ولام شتنی باشد کہ آنرا خطمی خوانند۔ صاحب محیط گوید کہ خطمی ہست وما صراحت خواص وطبیعت خطمی بر معنی سوم البا کردہ ایم۔ صاحب انند انجل را اسم جامد فارسی زبان گفتہ (اردو) خطمی۔ دیکھو البا کے تیسرے معنی۔

انجلک بقول صاحب مؤید وہفت بفتح یکم وضم سوم نام میوہ ایست کہ لطافت ندارد مؤلف گوید کہ این ہمان است کہ بکاف چہارم وپنجم گذشت وبعض محققین در انجاہم بہ غلطی کتابت بجای کاف چہارم لام نوشتہ اند وبہ تحقیق ما انجگک وانجلک ہر دو یکی است و ہمدر انجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو انجگک۔

انجم بقول بہار بالفتح وضم جیم۔ ستارہا جمع نجم وتخم دوانہ وشیشہ از تشبیہات اوست صاحب انند ومنتخب فرماید کہ لغت عرب است جمع نجم بمعنی ستارہا مؤلف گوید کہ فارسیان بمعنی واحد ہم استعمال کنند (کلیم سہ) ز دارد فلک ز انجم تخم ہزار آفت ٭ اما چو گریۂ ما تخم شر ندارد ٭ (صائب سہ) بہ صبح دانہ انجم تمام می سوزد ٭ بہیچ شورہ زمین تخم پاک خویش مریز ٭ (میر ناصر علی سہ) از جنون شوری ببازار جہان انداختم ٭ شیشۂ انجم ز طاق آسمان

انداغم:۔ (اردو) انجم۔ بقول امیر نجم کی جمع تارے (آتش سے) معشوق نہین کوئی حسین تم سے زیادہ:۔ مشتاق ہین کس ماہ کے انجم سے زیادہ:۔

انجم افشردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی محکم کردن و مضبوط ساختن۔ صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ این کنایہ باشد۔ صاحب مؤید (انجم فشاردن) را بمعنی محکم کردن و شتابیدن نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابت در لفظ و معنی و متعلق بہ مطبع نولکشور باشد کہ در بعض نسخ قلمی بحث این را لفظ بلفظ مطابق صاحب بحر یافتہ ایم۔ مخفی مباد کہ افشردن بمعنی محکم کردن ہا آمدہ کذا فی البحر و انچہ خیال ماست بر افشاردن مذکور شد کہ اصل افشردن است یعنی افشردن بخیال ما محکم کردن است و بس۔ پس افشردن انجم بہ معنی محکم کردن انجم باشد و تصفیہ معنی بیان کردۂ محققین بدون سند دشوار است کہ انجم را کہ داخل لفظ است چگونہ از معنی خارج کنیم طالب سند باشیم (اردو) مضبوط کرنا۔ پکا کرنا۔

انجم داد اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری وانند بفتح اول و کسر جیم نام خرد و عقل فلک مشتری بفرماید کہ در دساتیر آمدہ و این انجم پارسی است نہ بمعنی ستارۂ انجم کہ عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بر ارآس صراحت کردہ ایم کہ فارسیان دہ فرشتگان را عقول گویند و نزد حکما زیادہ ازین متحقق نیست و صاحب غیاث عقل را بمعنی فرشتہ نوشتہ۔ صاحب کاشف الاصطلاحات صراحتی کہ کردہ است در ان ہر یک فرشتہ بیان کردہ غیاث را عقل نام نہادہ پس این اصطلاحی است کہ عقل فلک مشتری را فارسیان انجم داد گفتہ اند یعنی قلب اضافت داد و انجم بمعنی عدل ستارہ ہا و مراد از عادل ستارہ ہا کہ عدل بہ معنی عادل آمدہ و عادل ستارہ ہا کہ باشد از فرشتۂ نجم

وعقل فلک مشتری ومشتری را فارسیان
قاضی فلک گفته اند- ذکرش بذیل ارلاس نمبر
(د) کرده ایم و هیچ است انچه صاحب ناصری
انجم سا درین اصطلاح انجم پارسی نام نهاده
وغیر انجم عربی گفته زیراکه انجم در پارسی در
معنی ستاره ها از نظر نا گذشت (اردو) پانچواں
فرشتہ - دیکھو ارلاس کا حرف (د)

انجم روز | اصطلاح - بقول برہان و بحر و
ناصری و جامع بکسر میم کنایه از آفتاب عالمتاب
است - غالب دہلوی در قاطع برہان گوید که
ستاره روز و اختر روز شنیده ایم و انجم روز کس
نشنیده اگر همچنین تازی را با پهلوی آمیختن
داشت نجم روز می نگاشت نه انجم روز که انجم
جمع است و آفتاب مفرد - قاطع القاطع در
جوابش گوید که کاتب غلط فهم انجم سوز را انجم
روز نوشته و کاپی نویس قید بکسر میم بر ان افزوده
(جامع) بخیال ما صاحب قاطع القاطع یارای جرأت
نداشت و مشکل تازه پیدا کرد همه نسخ مطبوعه و قلمی
برہان بالاتفاق انجم روز را با خود دارند - صاحب
قاطع القاطع چرا نمی گوید که غالب دہلوی از محاوره
عجم واقف نیست که فارسیان در بعض لغات
مجاز از جمع را بمعنی واحد استعمال کنند چنانکه القاب
بمعنی لقب و خطاب و ما همین صراحت بر لفظ انجم
هم کرده ایم و صاحبان ناصری و جامع که از اهل
زبانند تائید برہان می کنند پس انجم روز بمعنی نجم
روز کنایهٔ صریح است برای آفتاب - غالب
دہلوی شاید نمی داند که بسیاری از لغات عربی
و فارسی و ترکی و سنسکرت وغیرهم بترکیب
فارسی با لغات فرس مستعمل اند پس چه خطا شد
اگر فارسیان انجم روز آفتاب را گفتند و غالب
دہلوی حقی ندارد که بر اصطلاح زبان که دو شاهد
تبریز و اصفهان تصدیقش کرده اند چون و چرا کند
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی -

انجم سیاه | اصطلاح - بقول بهار - در مدح

ملوک استعمال کنند و این از جہت کثرت سپاہ
فیروزی بود مؤلف گوید کہ اگرچہ سندی پیش
نشد ولیکن معاصرین عجم بزبان دارند اسم فاعل ترکیبی
است یعنی سپاہ مثل انجم دارندہ وکنایہ باشد از لشکر بسیار دارندہ
کہ صفت پادشاہ باشد (اردو) انجم سپاہ کسی پادشاہ
کی صفت مین کہ سکتے ہین یعنی بسیار لشکر رکھنے والا۔

انجم سوز | اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و
ضمیمۂ برہان آفتاب باشد۔ صاحب جہانگیری
در خاتمۂ کتاب بذیل دستور دوم ذکر این کردہ
مؤلف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ آفتاب جہانتاب
سوزندہ وخراب کنندۂ ستارگانست کہ پیش ضیایش
بی جلا مانند و بنظر نیایند (اردو) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنی۔

انجم شناس | اصطلاح۔ بقول بہار
کنایہ از منجم و رصد بند۔ مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی شناسندہ ستارگان
(خواجہ نظامی ـه) رقیبان لشکر تا ئین پاس
نگہبان ترا زمرد انجم شناس ٭ (اردو) منجم۔ بقول
آصفیہ (عربی) مذکر۔ نجوم جاننے والا استاد
کا علم جاننے والا۔ نجومی۔ دیکھو اخترشناس
اختر شمار۔

انجم کدہ | استعمال۔ بقول بہار از عالم بتکدہ
مؤلف گوید کہ مقام ستارگان وکنایہ باشد
از فلک (در ردیش والہ ہروی خطاب بہ آفتاب
ـه) خاک از تو بہشت طیلسان شد ٭ انجم کدہ
از تو بوستان شد ٭ (اردو) آسمان۔ مذکر۔ انجم کدہ
بھی کہ سکتے ہین۔

انجم گردون پیمای | اصطلاح۔ بقول بحر و شمس کواکب
سبعہ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو)
سبعہ سیارہ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر مشہور سات ستارے

انجمن | بقول برہان و ناصری و سروری و رشیدی بضم ثالث و فتح میم و سکون نون
(۱) مجلس و مجمع را گویند و (۲) بمعنی گروہ و فوج مردمان ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول

قانع - خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی فرماید که ظاهرا مرکب است از انج و من انج معنی گرد اگرد و من بمعنی توده و مراد از هر دو بطریق مجاز حلقه و دور بسیاره به معنی مردم بسیار که در یک جا جمع و حلقه شوند استعمال یافته - پس به معنی جای نشستن نباشد و حلقهٔ بزم و مردمان باشد بهار گوید که مجلس و مجمع و نیز به معنی جمع و فراهم آمده - بالفظ شدن و برهم زدن و به معنی حلقه و صف بالفظ کشیدن مستعمل و این مجاز است مؤلف عرض کند که از طرز بیانش واضح است که اقوال محققین بالا را جمع کرده است و بس بخیال ما (۱) بمعنی مجلس است و (۲) به معنی جمع و جماعت و باانحصار سراج و بهار اتفاق نداریم که از لطقات ظاهر شود و نسبت ماخذ عرض کنیم که انج بقول محققین به معنی گرداگرد روی و رخسار گذشت نه گرداگرد محض و به تحقیق ما به معنی باز کننده و ظاهر کننده و اظهار مبدل و مزید علیه آن - چنانکه ذکرش بجای خودش کرده ایم - و من بمعنی تودهٔ هر چیز پس معنی حقیقی (انج من) ظاهر کننده و اظهار تودهٔ هر چیز و کنایه از مجلس و مجمع و گروه و فوج مردمان که ظاهر کننده کثرت مردم باشد و بهتر از نیست که انجمن را مرکب گیریم از انجم و من قلب منها فقت من انجم پس انجم به معنی ستاره ها گذشت و من به معنی خود اندرین صورت معنی لفظی (انجم من) تودهٔ ستاره ها و مجازا گروه و فوج مردمان را گفته اند - چنانکه انجم سپاه بمعنی بسیار سپاه دارنده گذشت و بمعنی مجلس و مجمع مجاز پس از دو میم جمع شده یک میم حذف شده انجمن باقی مانده - صاحب غیاث بحواله شرح نصاب گوید که در آخر این - نون برای نسبت است بسوی انجم - یعنی مناسبت با ستارگان دارد ای چنانکه ستارگان باهم متصل می باشند (الخ) این است حقیقت ماخذ این - نکته پروران نازک خیال تصفیهٔ آخر کنند (صائب سلا) کرد تسلیم به من مسند بتانی با

ہر سپندی کہ درین انجمن از جا برخاست ؛ (ملاّ وحشی سہ) بدستی غرورش ہنگامہ گرم نگذاشت ؛
افسردہ کرد صحبت برہم زد انجمن را ؛ و مثال معنی دوم در ملحقات برانجمن شدن می آید۔
(اردو) (۱) مجلس ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث بیٹھنے کی جگہ ۔ وہ مقام جہاں پر
آدمیوں کا گروہ جمع ہو ۔ بزم ۔ سبھا ۔ انجمن ۔ مجمع ۔ مَجمَع بقولہ (عربی) اسم مذکّر ۔ مجلس ۔ لوگوں
کے جمع ہونے کی جگہ (۲) گروہ ۔ بقولہ (فارسی) اسم مذکر ۔ آدمیوں کا جتّھا ۔ جماعت ۔
امیر نے انجمن پہ فرمایا ہے کہ (مؤنث) سبھا ۔ محفل ۔ (سحر سہ) پھولوں میں بو دلہن کی ہر
رونق اس انجمن کی ہے ؛ دل کو ہوا چمن کی ہے آئین جوان سبزہ رنگ ؛ (نسیم از آصفیہ
سہ) کیا قوّت بازو تھی رہے ہمّت قاتل ؛ دیکھا جو کئی کوس گرد و شہید اتھا ؛

(الف) انجمن آرا (اصطلاح) بقول بحر و بہار رئیس مجلس و صاحب مجلس مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آرایندۂ مجلس و زیب و زینت دہندۂ مجلس و متعلق بامصدر ---------

(ب) انجمن آراستن و آرائیدن بمعنی زیب و زینت دادن بہ مجلس چنانکہ صائب گوید (سہ) آنکہ در خلوت آئینہ ندارد آرام ؛ چہ خیال است شود انجمن آرای کسی ؛ (اردو) (الف) مجلس کو رونق دینے والا (ب) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن افروختن
(ب) انجمن افروز
(ج) انجمن افروزی

استعمال صاحب آصفی کرد (الف) کردہ کہ بمعنی روشن کردن مجلس و زیب و زینت دادن بہ مجلس باشد و (ب) اسم فاعل ترکیبی آن بقول صاحب بحر مرادف (انجمن آرا) و (ج) حاصل بالمصدر (الف) طالب آملی (سہ) تولی

تو انجمن افروز خاطرم ای گل ؛ حدیث غیر تو
برگوش رفتنم باد است ؛ (ظہوری سہ)
انجمن افروزی انجم ظہوری کہنہ شد ؛ می کنم بر
سینہ از داغش چراغان نوی ؛ (اردو) (الف)
دیکھو انجمن آرائیدن (ب) دیکھو انجمن آرا
(ج) انجمن کی زینت افزائی۔ مونث۔

انجمن داشتن | استعمال۔ بمعنی مجلس داشتن
است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (عزی
فیروز آبادی سہ) شمع کہ راہ بجائی نمی برم
ورنہ ؛ نسیم گلشن و پروانہ انجمن دارد ؛ (اردو)
صاحب مجلس ہونا۔ جیسے ؎ ان حضرات سی
ہر ایک۔ صاحب مجلس ہین۔ یعنی ہر ایک کیلئے
ایک انجمن ہے۔

انجمن ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی ترتیب دادن مجلس و مجلس
قرار دادن باشد (فغانی شیرازی سہ) یک
چراغ است درینخانہ و از پرتو آن ؛ ہر کجا
می نگرم انجمنی ساختہ اند (صائب سہ) چون
غنچہ زجمعیت دل انجمنی سازد ؛ برگ طرب خویش
زرنگین سخنی سازد ؛ (اردو) مجلس قائم کرنا۔
انجمن قرار دینا۔ مجلس کرنا۔

انجمن سای | اصطلاح۔ بقول صاحب
بحر و بہار بمعنی مصاحب و مقرب مولف
گوید کہ بمعنی حقیقی۔ اسم فاعل ترکیبی است۔ کہ
سائیدن بمعنی سودن و سودن بمعنی مساس
کردن و کہنہ شدن و بدست و پای مالیدن
آمدہ (کذا فی بحر عجم) پس کسی کہ سائندہ و مساس
کنندۂ انجمن است کنایہ باشد از شریک مجلس و
راہ یافتہ در انجمن۔ صاحب آصفی (انجمن سودن)
را ذکر کردہ و سندی پیش کردہ کہ از ان استعمال
انجمن سای ظاہر است (نظامی گنجوی سہ)
ہمہ انجمن سای اختر شناس ؛ بہ تدبیر ہر شغل
صاحب قیاس ؛ (اردو) شریک انجمن
شریک محفل و مجلس۔

انجمن شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که (۱) بمعنی جمع شدن است و این متعلق بمعنی دوم انجمن (نظامی ســ) شد انجمن کاردانان دهر ؛ ز فرهنگ خسرو گرفتند بهر ؛ و (۲) مجلس قرار یافتن و این متعلق به معنی اول انجمن (صاحب ســ) خلوت ز گفتگوی دو تن انجمن شود ؛ از خاموشی هزار زبان یک سخن شود ؛ (اردو) (۱) جمع هونا (۲) مجلس قرار پانا۔

انجمن شگفاندن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی رونق دادن انجمن است (فیضی ســ) هر یک شگفاند انجمن را ؛ نمود شکوه خویشتن را ؛ (اردو) مجلس کو رونق دینا۔

(الف) انجمن طراز استعمال - صاحب
(ب) انجمن طرازی آصفی ذکر انجمن طرازیدن کرده که به معنی رونق دادن و قائم کردن انجمن است که طرازیدن بقول صاحب بحر معنی آراستن و ساختن آمده پس (الف) بقول صاحب بحر و بهار مرادف انجمن آرا که گذشت مؤلف گوید که اسم فاعل ترکیبی است به معنی رونق دهنده و قائم کنندهٔ انجمن و صاحب انجمن و (ب) حاصل بالمصدر (فیضی ســ) می باش با انجمن طرازی ؛ میکوش بمیهمان نوازی ؛ (اردو) (الف) مجلس کو رونق دینے والا - مجلس قائم کرنے والا (ب) مجلس کا قیام - مجلس کی آراستگی۔

انجمن کردن استعمال - صاحب ناصری بذیل لفظ انجمن سند این از کلام خود آورده که به معنی قرار دادن انجمن باشد (ســ) داوری را دوش ز انجم انجمن کرد آفتاب ؛ وز سر اندیشه از بهر سخن کرد آفتاب ؛ (اردو) مجلس بنانا - مجلس قرار دینا۔

انجمن کشیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی قائم کردن جماعت

باشد متعلق بہ معنی دوم انجمن (نظامی گنجوی) ؎ جہان از دلیران لشکر شکن ٭ کشیده چو انجم یکی انجمن ٭ (اردو) جماعت قائم کرنا

انجمن کہکشان اصطلاح - بقول بحر و مؤید و ضمیمہ برہان بمعنی راہ کہکشان که سفیدی میان آسمان باشد مؤلف گوید که ما بر اژدہای فلک حقیقت کہکشان بیان کرده ایم که قطار ستارہای کوچکی است - پس درینجا انجمن کہکشان بمعنی جماعت وصف همان ستاره ہا است که بہیئت مجموعی بہ کہکشان موسوم شده و کنایه از راه کہکشان - یعنی سپید راہی که در کہکشان بنظر آید (اردو) دیکھو اژدہای فلک - یعنی وہ راستہ جو کہکشان میں نظر آتا ہے -

انجمن گاه استعمال - بقول بہار موضعی که دران انجمن واقع شود از عالم بزم گاه و مجلس گاه (خواجه نظامی ؎) به بیت دران انجمن گاه بود ٭ ز احوال پیشینه آگاه بود ٭ (اردو) مجلس کا مقام - مذکر

انجوج بقول برہان بر وزن مخلوج چوب عود باشد و بہترین وی آنست که در تہ آب نشیند - گویند عود بیخ درختی است که آن را می کنند و زیر خاک دفن کنند تا مدتی معین و بعد از ان برمی آورند - پوسیدهٔ آن را می تراشند و باقی عود خالص می ماند و بہترین آن مندلی باشد و صاحب ناصری صراحت مزید کرده که مندلی نام جزیره ایست وصاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب انند صراحت فرماید که ہر دو جیم لغت فارسی است و صاحب محیط بر (انجوج - به حای حطی آخر) گوید که عود باشد و بر عود فرماید که اسم جنس چوب و شاخ درختہا ست که بہندی لکڑی و ڈالی نامند و از مطلق آن مراد اطبا - عود ہندیست که به عربی عود البخور و یلنجوج و بیونانی آغالوجی و ریقاون و بہندی اگر نامند و آن چوب درختی است و مندلی

از بہترین اقسام این باشد۔ بقول شیخ الرئیس گرم وخشک در دوم شرب آن ملطف ونفخ سدہ وکاسر ریاح ونشف رطوبت وتقوی احشا وجمیع اعضا ومنافع بسیار دارد وما ذکراین اجمالاً بمعنی سوم اگر کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنی۔ صاحب آصفیہ نے عود پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مذکر۔

(الف) انجوخ (الف) بقول برہان ورشیدی (۱) بہ معنی چین وشکن روی
(ب) انجوخیدن واندام از غایت پیری یا بسبب دیگر وپژمردہ شدن میوہ۔ و (۲) آب دہن یعنی تف و (ب) بمعنی برہم کشیدہ شدن پوست روی واندام وبقول رشیدی شکنج وچین افتادن۔ صاحب جہانگیری نسبت (الف) بذکر ہر دو معنی بالا فرماید کہ (۳) بمعنی عود باشد (شمس فخری سلہ) سپہر گفت چو بخت شہنشہ فیروز ؛ شنید عقل وبدو گفت ہان نگو ای شوخ ؛ کہ بخت شاہ جوانست وچہرہ اش شادان ؛ گرفتہ روی تو از غایت کبر انجوخ ؛ صاحب بحر نسبت (ب) فرماید کہ بہ معنی کشیدہ شدن پوست روی واندام۔ سالم التصریف کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نمی آید۔ صاحبان نوادر وموارد ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ما بر انجخ کہ بدون وا وگذشت صراحت ماخذ کردہ ایم وآن مخفف (الف) است۔ صاحبان تحقیق بالاتفاق بر معنی اول ودوم قناعت کردہ اند ونسبت معنی سوم بیان کردۂ جہانگیری خیال ما اینست کہ انجوج بہ جیم سوم وپنجم بہ ہمین معنی گذشتہ است کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ کاتبین جیم آخرہ را خای معجمہ کردند ودر نسخۂ جہانگیری تصحیف راہ یافت از ینجاست کہ ہمہ محققین این معنی را ترک کردہ اند ومعنی سوم با ماخذ ہم تعلق ندارد

و در مرادفات مصدر این هم بیان نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود که همین معنی بر (انخوج) به موحدهٔ دوم و خای سوم و پنجم هم گذشت و ماخذش هم همدرانجا مذکور - جا دارد که به التباس لفظی بنون دوم و جیم سوم درینجا هم قائم شد همین سبب است که بعض محققین بر مخفف این معنی دوم را ترک کرده اند و مصدر این هم متروک - حالا عرض می شود نسبت (ب) که مرکب است از اسم جامد (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن متقدمین فارسی این مصدر را جعلی گویند و باصول ما هم که ماخذ این انجوغ به غین معجمهٔ آخر لغت ترکی باشد چنانکه صراحت این بر انج کرده ایم (ارد و) (الف) (۱) دیکهو انج (۲) دیکهو انجوخ (۳) دیکهو انجوج (ب) دیکهو انجیدن۔

انجوسا | بقول برهان و جامع با سین بی نقطه و الف کشیده بمعنی انخسا که نوعی از سرخ مرو باشد و بعربی شجرة الدم خوانند خون را به بندد - صاحب ناصری فرماید که در فرهنگها نیافتم و بپارسی نمی ماند صاحب هفت صراحت کرده که بالفتح است مؤلف عرض کند که ما حقیقت این بر انخسا بیان کرده ایم که بدون واو گذشت (ارد و) دیکهو انجبا و انجوسا۔

(الف) انجورغ | صاحبان برهان و سروری و جامع و رشیدی ذکر (الف) کرده اند که

(ب) انجوغیدن | مرادف انجورخ است که به خای معجمهٔ پنجم گذشت و صاحبان برهان و بحر و موارد (ب) را مصدر (الف) قرار داده اند مؤلف گوید که الف اصل است و انجورخ به خای معجمهٔ آخر مبدلش و انجغ بدون واو مخفف آن - ما صراحت کامل بر مخفف و نیز بر مبدل کرده ایم و (ب) مرکب از (الف) و یای معروف و علامت مصدر دن و بقول صاحب بحر عجم سالم الحرف

که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده (ار دو) (الف) دیکھو انجوخ (ب) دیکھو انجیدن

انجوک بقول برہان و جامع و ہفت و انند و شمس بروزن مفلوک نام دشتی و بیابانی است نامعلوم مؤلف گوید ہرگاہ بیابان نامعلوم است نام این از کجا معلوم شد حیف است که محققین سند لفظی ہم پیش نکردند و صراحت نکردند که این لغت را از کجا یافتند و مال کدام زبان است صاحب انند البتہ گوید که لغت فارسی است و معاصرین عجم ساکت اند پس ترک این بربیان تفوق داشت (ار دو) انجوک ۔ ایک جنگل کا نام ہے جو بقول محققین نامعلوم ہے ۔

انجیدن بقول برہان و موارد و ناصری و جامع بروزن رنجیدن (۱) بمعنی استره زدن شد یعنی حجامت کردن صاحب بحر فرماید که (کامل التصریف) و مضارع این انجد است ۔ صاحب جہانگیری گوید که استره زدن را بتازی حجامت خوانند (نظامی ے) دو ای درد او انجیدن گوش ٭ دم الاخوین او خون سیاوش ٭ صاحب سروری گوید که بر حجامت نیز اطلاق این کنند چون آن عضو را ریزه ریزه کنند ۔ صاحب نوادر ذکر معنی اول تا چہارم ذکر انج کرده گوید که مثله ۔ خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف آجیدن است مؤلف عرض کند که آنچه صاحب سروری نسبت ریزه ریزه کردن گوید که متعلق به استره زدن است ۔ تسامح اوست که در استره زدن عضو معمول ریزه ریزه نمی شود بلکه مجروح شود و بس این است طرز بیان محققین سلف که معنی اصلی و حقیقی را برباد کند آنچه صاحب نوادر به انج را مثله گوید خطای اوست که انج معنی مصدر ندارد و تعلق او من حیث اسم جامد با معنی دوم باشد که می آید و خان آرزو درست فرماید که این متعلق به آجیدن باشد ولیکن بقول او تصحیف نیست بلکه انجیدن فرید علیه آجیدن

است که فارسیان نون زائد در بعض الفاظ زیاده کنند همچون پاداش و پاداشن - ما بر آجیدن صراحت ماخذش نه کرده ایم بنا برعلیه مدر ینجا تلافی مافات کنیم یعنی آجیدن مبدل آژدن است به معنی استره زدن و مرکب از آژی و علامت مصدر دن و آژی مخفف آژینه و آژینه آله را نام است که سنگ تراشان بوسیلۀ آن سنگ آسیا را ناهموار کنند تا درآرد کردن غلہ سہولتی بدست آید - پس معنی حقیقی آژیدن آژینه زدن است و معنی مجازی آن استره زدن بالجملہ اجیدن بزیادت نون بعد الف انجیدن و بمعنی استره زدن مستعمل شد و بہتر ازین است که انجیدن را مبدل آجیدن گیریم فارسیان الف را با نون بدل کنند همچون اغل و نغل پس از دو الف اول از آجیدن یک الف بنون بدل شده انجیدن شد (اردو) پچھنے لگانا - آجیدن کے تیسرے معنی

(۲) انجیدن - بقول برہان و بحر و موارد و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج به معنی بیرون کشیدن - صاحب سروری هم بحواله شرفنامه ذکر این کرده مؤلف عرض کند که صاحب نوادر بذیل این مصدر انج را شلہ گوید و خیال نمی کند که اسم جامد مثل مصدر بچه دلیل - خیال ما اینست که انجیدن بدین معنی مرکب است از انج و یای معروف و علامت مصدر دن و ما صراحت معنی انج بجایش کرده ایم که گذشت پس انج اسم مصدر این باشد فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری ساختند (کامل التصریف) و مضارع این انجد (اردو) باہر نکالنا - باہر کھینچنا -

(۳) انجیدن - بقول برہان و بحر و موارد و جامع زمین را آب دادن که سیراب کردن زمین باشد - حیف است که سند استعمال این پیش نشد - اگر استعمال این ثابت شود توانیم

عرض کرد که مجاز باشد و از معنی حقیقی استره زدن یعنی چنانکه انسان را از استره زدن تسکین خاطر می
شود زمین را هم از آب رسانی تسکین شود - یکی از معاصرین عجم گوید که حالا این در استعمال متروک
است و پیشینیان این را بمعنی ته و بالا کردن زمین از شیار استعمال می کردند و این عمل پیش از
آب دادن زمین کنند تا بعد از ان زمین را آب دهند و سیراب گردد اندرین صورت سیراب کردن
معنی مرادی است از شیار کردن و شیار کردن مجاز است از استره زدن یعنی چنانکه استره زدن
راحت بخش انسان است همچنان شیار کردن راحت بخش زمین باشد (اردو) دیکھو آب دادن

(۴) انجیدن - بقول بحر و موارد و جهانگیری و سروری و جامع و رشیدی و برهان - ریزه ریزه کردن
صاحب ناصری گوید که بالفتح ریزه ریزه کننده و امر به ریزه کردن - خان آرزو در سراج فرماید که تصحیف
آجیدن است و صاحب موارد بذیل این ذکر انجین کرده گوید که بمعنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر - و
سندش از ابن یمین آورده (س) و انگم آبش بود تنور آشوب ÷ اگر انجیدش این بود پیوست ÷ مؤلف
گوید که سند ابن یمین متعلق به انجین است نه انجیدن - بخیال ما کم التفاتی صاحبان تحقیق است که این معنی
را قایم کرده اند - معنی این بسبیل مجاز جراحت رساندن باشد نه ریزه ریزه کردن و این معنی مجازی پیدا
شد از معنی اول که در استره زدن - عضو معمول جراحت کشیده یا ره پاره شود نظامی در کلام خود
انجیدگان را که جمع اسم مفعول همین مصدر است بمعنی مجروحان و جراحت کشیدگان آورده که تائید
خیال ما می کند و عجب اینست که بعض محققین اول الذکر از همین شعر نظامی استناد معنی بیان کرده خود هم
کرده اند (س) زمین خسته از خون انجیدگان ÷ هوا بسته از آه رنجیدگان ÷ آنچه صاحب ناصری معنی
فاعلی و امر نوشته و آنچه صاحب موارد بمعنی ریزه ریزه و اسم فاعل و امر آورده جز این نباشد که قیاس

باغ از شیره پر شیر؛ (ابو العلای شوستری ۵۵) ای کیر من ای کیر تو انجیر که داری؛ پرگین
خوری دقی کیتی و باک نداری؛ (مولانا تبائی ۳۴ع) جوی انجیر در میانه روان؛ مؤلف
عرض کند که به معنی اول بقول صاحب محیط اسم زبان فارسی است و بعربی تین و بیونانی
سوقی و اهل یمن بلس گویند و بقول صاحب صیدنه انجیر بسیار عسل را اشاه انجیر یا مند
و از مطلق آن مراد ثمر آنست و بهترین میوه هاست و مزاج انجیر تر و شیرین معتدل در گرمی و
گویند گرم در اول و تر در دوم - مولد نفخ و صفرا و شدید النضج و ملین و منافع بسیار دارد الخ
و بقول صاحب ساطع انجیر لغت سنسکرت است بمعنی اول و بقول صاحب کنز بکسر اول لغت
ترکی است بمعنی تین و صاحب خزانه مؤید این - پس بخیال ما فارسیان و ترکان این را از
سنسکرت گرفته اند و نسبت معنی دوم عرض می شود که بمعنی عام اسم جامد فارسی زبان و معنی
خاص مجاز آن است و مصدر انجیردن که به معنی سوراخ کردن می آید وضع شد از همین اسم
جامد - حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که مخفف انجیره باشد که به همین معنی می آید و معنی لفظی
آن منسوب به سوراخی که منبع این جوی باشد از کثرت استعمال های هوز حذف شد یا استعارةً
انجیر که به معنی سوراخ بود رودی را نام نهادند که مجرای آن رود سوراخی باشد و الله اعلم -
نسبت معنی چهارم عرض کنیم که حیف است از محققین خصوصاً از خان آرزو که با نزاکت خیالی
که داشت همزبان شان شد و انجیر را به معنی سوراخ کننده نوشت و خیال نکرد که انجیر امر است
از مصدر انجیردن که می آید و بحالت ترکیب با اسمی - اسم فاعل ترکیبی باشد همچون کشتگیر پس انجیر
مطلق را به معنی سوراخ کننده گفتن قانون فارسی را پس پشت افگندن است و حقیقت معنی

چہارم حیز نباشد کہ امر است از انجیرون قائل (اردو) (۱) انجیر۔ بقول امیر۔ فارسی مذکر۔ تین۔ ایک مشہور میوہ ہے جو دیسی اور ولایتی ہوتا ہے (بحر ۵) شاخ جو داغ محبت کی ہے وہ ہے نیشکر؛ دانۂ حنظل مین بھی پایا مزا انجیر کا ۔ (۲) سوراخ مقعد کا سوراخ۔ مذکر۔ (۳) فارسی مین ایک نہر کا نام انجیر ہے جو ہرات مین واقع ہے اور نیز یزد مین ایک چشمہ کا نام انجیر ہے۔ (۴) سوراخ کر (انجیرون کا امر)

انجیر آدم اصطلاح۔ بقول برہان بجیر نام میوہ ایست در ہندوستان شبیہ بحنظل حنا بسروری گوید کہ گرد و سرخ رنگ باشد و در میان او نقطۂ سفید۔ وخان آرزو در سراج گوید کہ در نقطۂ سفید باشد۔ صاحب محیط فرماید کہ اسم جمیز است وبقول ابوریحان میوہ ایست بزرگتر از جوز و رنگ آن سیاہ مائل بخاکستری و پہنائی وگردی مثل انجیر کہ آنرا ہندی گلر گویند در کوہستان کابل وبسیارہ۔ آنرا زنان بجہت فربہی بکار برند وشاخہای آن شبیہ بدرخت بید وچون شاخہا را زنان باہیزم آمیختہ بسوزند ہر کہ بآن آتش گرم شود و راغبی افتد بجیر شود۔ گیلانی گوید کہ آن مثل حنظل مدور و سرخ رنگ باشد و در وسط آن نقطۂ سفید و آن ثمر شجریست در ہند کہ منفعت آن معلوم نیست (الخ) و بذیل البواگوید کہ گویند انجیر آدم است و ہم او بذیل جمیز نویسد کہ بفارسی انجیر آدم وبہندی گولر نامند و فرماید کہ چون در جوف بعض ثمر آن پشہ می باشد لہذا آنرا ثمر پشہ ہم گویند وبعضی انجیر آدم را ثمر دیگر دانستہ اند۔ بالجملہ جمیز گرم در دوم تر در اول جہت وسواس و درد سینہ ونفث الدم وگردم نافع ومنافع بسیار دارد مؤلف گوید کہ انجیر آدم ظاہر امرکب توصیفی است بمعنی انجیر سیاہ رنگ یا گندم گون کہ آدم بقول شمس بجوالہٴ دستور بمعنی

معنی آمدہ (اردو) گولر۔ بقول آصفیہ ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے۔ مذکر۔

انجیر بغدادی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بقول صاحب محیط ثمر رقع یمانی است و در مصر آن را انجیر یمین نامند و بر رقع یمانی فرماید کہ بالفتح باشد و این را رقاع و جوز الرقع و بفارسی شترپای گویند۔ درختیست بقدر درخت گردگان و ثمر آن شبیہ بہ انجیر با شیرینی و نطاکی نوشتہ کہ در مصر مشہور بانجیر افرنجی و آن را انجیر ہندی نیز نامند و درخت آن در اطراف صنعای یمن و مصر نیز ہم رسد ثمر آن مائل بطعم انجیر ولیکن کم شیرین۔ سیکے از ادویۂ مقیہ۔ گرم و خشک در دوم و قاطع نزف الدم و نفث الدم و بلغم و حصاۃ قصبۂ ریہ و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) رقع یمانی ایک پھل ہے جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن ہم قیاس کرتے ہیں کہ یہی پھل ہے جس کو صاحب جامع الادویہ نے جوز الرقی لکھا ہے جو انجیر صحرائی کے مشابہ ہوتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے یہی پھل پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ اندرائن حنظل۔

انجیر دشتی | استعمال۔ بقول محیط انجیر صحرائی است برگ آن کوچکتر از برگ بستانی و کندہ شجر آن و باسمیت و بسیار گرم و تند و در جمیع افعال قوی تر و احراق آن شدید تر و تحلیل آن قوی تر خصوصاً حریف یابس قوتی الجلا مائل تفریح و منافع بسیار دارد و اہل ہند این را کٹومری و کٹہ گولر نامند۔ موافق گولر می دانند خصوصاً برای دفع برص و مزاج آن بعضی سرد و بعضی گرم نوشتہ اند (الخ) و بر بیری ہم ذکر این کردہ (اردو) جنگلی انجیر۔ مذکر۔

انجیردن | بقول برہان بر وزن شمشیر زدن بمعنی سوراخ کردن باشد چہ انجیر بمعنی سوراخ آمدہ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است

که نخیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و بقول موارد (کامل التصریف) و مضارع این انجیرد و انجیر امر و حاصل بالمصدر این۔ صاحبان سراج و نوادر و سروری ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که مرکب است از اسم جامد انجیر و دن تا است مصدر۔ باصول ما مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و قیاسی است و موضوع بر خلاف جمهور محققین فرس که نزد ایشان سماعی باشد (اردو) سوراخ کرنا چھیدنا۔

انجیر وزیری | اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان نوعی از انجیر باشد بغایت سفید و لطیف۔ صاحب شمس گوید که نہایت شیرین می باشد۔ صاحب برہان بر (وزیر) فرماید که زرد چوبه را گویند پس حزین نباشد که این انجیر خاص را از یادت یای نسبت منسوب کرده اند با زرد چوبه بنظر مشابہت پس مرکب توصیفی باشد و بس۔ صاحب برہان بر شاه انجیر که نوعی از انجیر می آید نوشته که آنرا انجیر وزیری هم گویند۔ و ما اشارۂ شاه انجیر بر لفظ انجیر کرده ایم که انجیر بسیار عسل را شاه انجیر گویند پس نسبت انجیر بسوی شاه یا وزیر برین بنا شد که بہترین قسم انجیر را این نام نہاده اند اندرین صورت معنی وزیر درین اسم دستور باشد که در عربی دستور را وزیر گویند (اردو) انجیر وزیری اور شاه انجیر اس انجیر کو کہتے ہیں جو اقسام انجیر سے سب سے اعلی قسم ہے جس میں شیرینی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

انجیره | بقول برہان بر وزن زنجیره بمعنی انجیر باشد بہر سه معنی (۱) میوه معروف (۲) سوراخ مقعد (۳) نام چشمه که صراحت این بر انجیر گذشته صاحب سروری بمعنی اوّل و دوم آورده (شفروه ۵) در لبت صد ہزار دل گم شده کا در سہاد را انجیره (مولوی معنوی ۵) چه

ازان خرما که مریم چشم روشن شد ٭ ازان خرما شدم پر دل ندارم برگ انجیره ٭ (شمس فخری ۵۳) ولی نانگرد از انتقامت ٭ مدامش خرزه در انجیره باشد ٭ (حکیم سنائی ۵۲) هرکه شد کون پرست برخیره ٭ گوز یابد ثواب انجیره ٭ صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل و دوم صراحت کند. که انجیره بمعنی سوم است برخلاف انجیر که بمعنی رود معلوم گذشت - خان آرزو در سراج بذکر معنی سوم فرماید که ظاهرا جائی که چشمه مذکور برآمده درخت انجیری باشد یا میتواند که از سوراخ سنگی برآمده باشد و از معنی اوّل و دوم ساکت مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال معنی سوم پیش نشد و بخیال ما در انجیره بمعنی اوّل های هوز زائد باشد و بمعنی دوم و سوم های نسبت که مقعد و چشمه منسوب باشد بسوراخ (اردو) دیکھو انجیر جس پر ان تینون معنون کا ترجمہ ہو چکا

انجیر هندی | استعمال - این همان است که ذکرش

انجیر یمن | بر انجیر بغدادی گذشت - و انقاف انجیر بسوی هند یا یمن جز این نباشد که در سرزمین هند و یمن بسیار پیدا می شود (اردو) دیکھو انجیر بغدادی -

انجین | بتوال برهان بروزن رنگین (۱) بمعنی ریزه ریزه باشد و (۲) ریزه ریزه کننده را نیز گویند و (۳) امر باین معنی هم هست یعنی ریزه ریزه کن و (۴) بمعنی کاهگل مالنده هم بنظر آمده صاحب ناصری بر معنی اوّل و سوم قانع و صاحب سروری بر معنی دوم و صاحب رشیدی بر دوم و سوم صاحب جامع بذکر هر چهار معنی اول از ریزه ریزه کردن گفته خان آرزو به بیان هر چهار معنی بالا انجین خود ظاهر کند که ظاهرا همان جین است بغیر نون که گذشت (ابن یمین ۵) دائم آتش بود تنور آشوب ٭ اگر انجینش این بود و پوست ٭ مؤلف عرض کند که اگر جین را به معنی حقیقی گرفته یا و نون نسبت بر آخرش زیاده کنیم انجین به معنی منسوب به اظهار یا منسوب به گرد اگر در خسار تو دن گرفت چنانکه گوهرین شکرین و اگر انجین را مبدل و مخفف

آزینه قرار دهیم معنی این آلتی باشد از فولاد که سنگ آسیا بدان تیز کنند وجا دارد که معنی سوم از این پیدا شود - اندرین صورت الف دوم انژینه به نون و زای فارسی بهم بدل شود همچون - اغل و نغل و کرنک و کنجک - و های هوز آخره حذف گردد چنانکه گیاه و گیا و اگر انجین را اسم جامد فارسی زبان به معنی اول و دوم و چهارم دانیم جا دارد و برای این مشتاق سند استعمال باشیم و نمیدانیم که معنی سوم یعنی امر چطور پیدا شد که انجیدن به نون دوم و پنجم و هفتم مصدری نیست و عجب تر آنست که خان آرزو حوالهٔ این بر انجین کند و انجین لغتی نیست و هم او بجایش ننوشت و معاصرین عجم از استعمال انجین ساکت پس نتیجهٔ این همه جگر کاوی همین قدر است که باستثناد شعر ابن یمین اینرا اسم فاعل ترکیبی دانیم و معنی چهارم کشان کشان بدست آید - فاعل - (اردو) (۱) ریزه ریزه (۲) ریزه ریزه کرنے والا (۳) ریزه ریزه کر (۴) کاٹ کرنے والا -

انچه | بالضم همانست که در ممدوده گذشت فارسیان بمقصوره خوانند و معاصرین عجم و تحریر هم بمقصوره استعمال کنند و بممدوده نوشتن و خواندن مکروه دانند ازینجاست که ما ملحقات این را در ممدوده ننوشتیم و همدرینجا ذکر کنیم (اردو) دیکھو آنچه -

انچه آدم می کند بوزینه هم | مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند که چون فارسیان صنعت و کار کسی را در محل اعتراض بینند و بیدانند که به بی توجهی سرانجام داده است برسبیل ناخوشی خود این مثل را زنند مقصود آن باشد که اگر این کار را به بوزینه سپرد می کردیم او هم همچنین سرانجامش می داد چنانکه تو داده پس فرق میان تو و بوزینه چه باشد (اردو) دکنی جب کسی شخص کو بے توجہی سے کام بگاڑتا ہے

پاتے ہین تو کہتے ہین "ایسے انسانون سے تو باندر
پہلا" یہ انتہاے شکایت ہے یعنی اگر یہ کام بندر کے
سپرد ہوتا تو وہ بہی تجہ سے بہتر سرانجام دیتا۔

آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگری مپسند (مثل)

صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال
ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را
بطور موعظت و پند برای کسی زنند کہ او خود غرضی
کند و بحق دیگران اعتنا نہ کند (اردو) دکن مین
کہتے ہین "جو چیز اپنے کو نہ بہاے وہ غیر کو کیون
جاے" اسکا مطلب یہ ہے کہ جس چیز یا جس
کام کو اپنے لئے غیر مفید او مضر سمجہا جاتا ہے
وہ غیر کے لئے کیون تجویز کیا جائے۔

آنچہ پیر در خشت بیند جوان در آئینہ (مثل)

این مخفف ہمانست کہ ذکرش در ممدودہ کردہ ایم
مقصود ہر دو یکی است (اردو) دیکہو "آنچہ
پیر در خشت بیند جوان در آئینہ نہ بیند"

آنچہ در بغداد است گرد سر خلیفہ (مثل)

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت اند فارسیان این
مثل را در وصف بیداری حاکم و فرمانروا
می زنند مقصود آنست کہ خلفای بغداد بذات
خود شان بہ تبدیل لباس از حال رعایا خبردار
می شدند و ہر چہ بر رعایا می گذشت ازان واقف
می بودند تا آنکہ بیداری شان ضرب المثل شد
یعنی ہر چہ در بغداد بر عامۂ رعایا می گذرد گویا گرد
سر خلیفہ می گذرد (اردو) اس فارسی مثل کا
ترجمہ یہ ہے کہ بغداد مین جو کچہ ہوتا ہے اس سے
خلیفہ واقف رہتا ہے۔ دکن مین ہمارے آقای
ولی نعمت حضرت غفران مکان میر محبوب علیخان
نور اللہ مرقدہ کے عہد میمنت مہد مین یہ مقولہ زبان زد
عام تہا کہ "تنکا ہلے تو رئیس کو خبر ملے" یعنی
خفیہ اخبار کا انتظام اس خوبی کے ساتہہ تہا کہ
والی ریاست ہر شخص کی حالت سے واقف رہتا تہا
یہی مقولہ گویا ترجمہ ہے اس فارسی مثل کا۔

امثال (الف) آنچه در دل ست بر زبان می آید
(ب) آنچه در دیگ است بکچه می آید

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر (الف) کرده اند و صاحب احسن (ب) را نوشته هر سه از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید که معاصرین عجم (الف) را به تقدیم و تاخیر الفاظ بصورت مصرعی استعمال کنند یعنی (ع) آید بزبان هر آنچه باشد در دل؛ مقصود آنست که هرچه در دل انسان باشد خود بخود بر زبانش می آید و مخفی نماند که (ب) مثال آنست که آنهم صورت مثل گرفته (اردو) دکن مین کہتی مین "جو دل مین تہا آخر وہی منہ سے نکلا" "دل کی بات منہ سے نکل آئی" تلنگهاٹ مین کہتے ہین "دل مین بسا سو منہ پر دسا" یعنی جو بات دل مین ہے منہ پر دکہائی دیتی ہے۔

مقوله | آنچه در طبع تو نیاید رواست / تو نفهمیده مگو که خطاست

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مقوله را بطور موعظت و پند زنند مقصود آنست که اگر چیزی در فهم نیاید باید که از دیگری دریافت و تحقیق کرد و نباید که به اتکای فهم خود آن را خطا و غلط قیاس کنیم (اردو) دکن مین کہتے ہین "جو سمجہ مین نہ آئے سمجہو" اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بات کو ہم نہ سمجہ سکین تو اپنا قصور ہے کسی اور سے مدد لین اور سمجہین جلدی مین حکم نہ لگائین کہ وہ غلط ہے۔

مقوله | آنچه دیدی از دست رفت

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیان این مقوله را برای حفظ ما تقدم بطور موعظت و پند زنند مقصود اینست که فکر کار پیش از وقت باید کرد و هر چیز که تو مشاهده آن کردی گویا آن از دست رفته است یعنی وقت آن

باقی نماند کہ تو فکری کنی (اردو) دکن مین کہتے ہین "وقت سے پہلے فکر کرو" اس کا مطلب یہ ہی کہ جب وقت آگیا تو فکر و کوشش کا موقع بہت کم ملتا ہے ۔

انچہ عوض دارد گلہ ندارد | مثل - صاحبان خزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون کسی گلہ و شکوہٗ از بی التفاتی یا چیزی دیگر با کسی کند فارسیان در جوابش این مثل را زنند مقصود آن باشد کہ شکوہ و گلہٗ چیزی کہ می کنی وقت آن از دست نرفتہ است معاوضہ آن در اختیار است و این جوابی است بصورت مثل کہ تسکین گلہ مند و شاکی می کند و مخاطب را از خجلت مصؤن دارد و نیز این مثل را بجواب گلہ و شکوہٗ می زنند کہ ہر چہ ترا پیش آمد عوض و مکافات اعمال تست کہ تو ہم در فلان وقت با ما ہمچنین کردہٗ (اردو) دکن مین کہتے ہین "جب عوض ہے تو پھر گلہ کیا" یعنی جب کوئی شخص کسی دوسرے سے گلہ کرتا ہی کہ تو نے ہمارا فلان کام نہین کیا یا ہمکو فلان نقصان پہنچایا تو وہ دفع ندامت کے لئے اس مثل کا استعمال کرتا ہے یعنی خاطر جمع رکھو کہ ہم اسکا معاوضہ کرین گے ۔ یا جب وہ نقصان رسانی جو زید نے بکر کے حق مین کی بکر کی کسی بدسلوکی کا معاوضہ تھا - تو زید اس کہاوت کے ذریعہ سے بکر کو یاد دلاتا ہے کہ یہ آپکے افعال کا معاوضہ ہے اور گلہ کا محل نہین ہے ۔

انچہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی | مقولہ - صاحبان خزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این را بطور موعظت و پند زنند ۔ مقصود آنست کہ ہر چہ بحق دیگران کنی نیک باشد یا بد معاوضہ آن بتو حاصل شود (اردو) دکن مین کہتے ہین "اپنا کیا اپنے آگے آئےگا" "جو کروگے وہ پاؤگے" یعنی غیر کے ساتھ

اچھا سلوک کرین یا برا دونون کا معاوضہ ملیگا امیر نے لکھا ہے "اپنا کیا آگے آیا" یعنی برے فعل کا خمیازہ اٹھانا پڑا" ہماری راے مین دکن کی کہاوت فارسی مثل کا خالص ترجمہ ہی

انچہ ما در کار داریم اکثر آن درکار نیست مقولہ

صاحب خزینہ ذکر این کردہ است و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بمذمت احتیاج و ہوسناکی میزنند یعنی مقصود آنست کہ بخیال ما چیزہا کہ ما را درکار است اگر غور کنیم بسیاری از ان بحق ما ضرورت ندارد و محض ہوسناکی است کہ در فکر آن ہستیم معاصرین عجم این را بصورت مصرعی استعمال کنند بہ تغیر خفیفہ یعنی (ع) انچہ ما در کار داریم اکثری در کار نیست ٭ صاحب امثال فارسی ہم ذکر این کردہ (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ "ہماری ضرورتون مین بہت سی چیزین بے ضرورہین" یہ مقولہ گویا لفظ بلفظ ترجمہ ہی فارسی مقولہ کا۔

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نہ کرد مثل

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر موقع وقوع غفلت این مثل را زنند و من وجہ مماثل "آتش بدست خود زدن" باشد (اردو) دیکھو - آتش بدست خود زدن" دکن مین کہتے ہین "اندہا بھی ایسا نہ کریگا" یہ کہاوت انتہاے غفلت کے موقع پر مستعمل ہے

انچہ نصیب است بہم میرسد مثل

ور نستانی بستم میرسد

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ کسی بی سعی و تردد بمرادی رسد (اردو) دکن مین کہتے ہین "قسمت کا لکھا ٹلتا نہین تقدیر مین ہے تو مل ہی رہے گا"

انحراف لغت عرب است بکسر اوّل و سوّم و بقول صاحب منتخب بمعنی خم شدن و میل کردہ شدن و برگشتن - فارسیان این را بہ معنی نافرمانی و مخالفت استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکّب سازند کہ در ملحقات می آید - (اردو) انحراف بقول امیر - عربی - مذکر - مخالفت - نافرمانی (بحر سے) دوستون سے انحراف اچھا نہین دشمنون سے بھی مدارا خوب ہے ؎

انحراف ورزیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی کنارہ کشیدن و مخالفت کردن است (نثر ابوالفضل) از شاہراہ راستی و درستی انحراف می ورزد (اردو) انحراف کرنا - مخالفت کرنا - کنارہ کرنا -

انخفطینا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و حای بی نقطہ مفتوح بفای زدہ و طای حطی بتحتانی رسیدہ و نون بالف کشیدہ بلغت سریانی نوعی از گل انار است و گویند درخت او بغیر گل ثمری دیگر ندارد - ریش رودہ و ریشہای کہنہ را نافعست و آن را بشیرازی گل صدبرگ خوانند - صاحب محیط بر انخفطینا گوید کہ گلنار است و بر گلنار فرماید کہ معرب این جلنار و آنرا گل انار صدبرگ و ہزارہ نیز نامند جہت آنکہ گل آن بسیار بزرگ و پر برگ باشد و بیونانی سینوس و سطینوس و بسریانی انخفطینا و دارمانا و برومی فلوسطون گویند اصلاً ثمر و تخم ندارد - بیان خواص و طبیعت این بر انار گلی گذشت (اردو) دیکھو انار گلی -

اند بقول برہان و ناصری و جامع (۱) بر وزن و معنی چند است و بہ معنی چندان و چندین و اندک تصغیر این و بمعنی شمار مجہول از سہ تا نہ و آن را بہ عربی نیف و بفتح خوانند - و بقول

صاحب رشیدی عدد مجهول میان یک و ده هم او بحوالۀ آدات الفضلا رفرماید که میان سه و ده
صاحب سروری از انوری سند آورده (ﮯ) صد سال های عمرش باد چو همچو تاریخ نهصد و
چل و اند (جمال الدین عبدالرزاق گوید ﮯ) چه ماند عمر چو پنجاه و اند سال گذشت ٭ که گشت سرو
تو چون خیزران بنفشه سمن ٭ خان آرزو بذکر قول رشیدی فرماید که حقیقت آنست که ماخوذ است
از انديدن که بمعنی گمان بردن در اصل و در استعمال بمعنی چند است پس انچه رشیدی نوشته که
که میان یک تا ده باشد صحیح نبود و نیز تصغیر آن که اندک است دلالت دارد که میان سه
و ده بود و اینکه اندک بر اکثر از ده اطلاق کنند از روی مجاز است زیراکه درین وقت بمعنی کم است
مطلقاً و تحقیق آنست که چون جمع در عربی کم از سه نباشد تقیع و نیف ایشان از سه تا نه و جمع فارسیان
هرگاه تا دو باشد چند آنان از دو تا نه و حال اندک نیز همین باشد - پس هر دو قول اول صحیح نباشد
(انتهی) مؤلف عرض کند که متحقق همین قدر است که اند بمعنی چند است یعنی عدم تعین اعداد
احاد همچون چند بر ده - و چند بر صد - و چند بر هزار و مماثل آن پس اگر چند را با عشرات آریم
مقصود از ان تعداد از اند از عشرات باشد که از دو تا نه بود چنانکه (ده و اند سال گذشت)
یعنی ده و چند سال گذشت که شامل است بر دوازده تا نوزده که تعین احاد نباشد و همچنین است
استعمال این با مآت والوف هم همچون (صد و اند درهم) و (هزار و اند درهم) بمعنی چند درهم
بالای صد و هزار که مراد از چند - تعدادی است غیر معیّن از دو تا نه و این مخصوص نیست
برای شمار مجهول با عشرات یا مآت والوف بلکه جا دارد که گوییم (اند سال منقضی شد) یعنی چند سال
منقضی شد و انچه بعض محققین اند را بمعنی چندان و چندین نوشته اند تسامح او شان است که بجالت

عدم وجود سند قیاس ہمین قدر اجازت می دہد کہ اندان و اندین را بمعنی چندان و چندین استعمال توان کرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت - الحاصل ہمین قدر متحقق است کہ اند بمعنی چند باشد و اندک کہ می آید مصغر این و اند لغت فارسی است آنچہ خان آرزو این را ماخوذ از اندین گفتہ برعکس حقیقت رفتہ کہ اندین وضع شد از اند نہ اند ماخوذ از اندین و ما صراحت کامل وضع مصدر بجایش کنیم (اردو) چند - بقول آصفیہ - فارسی - کچھ - قلیل -

(۲) اند - بقول برہان و جامع موازی پانصد قرن کہ عبارت از پانزدہ ہزار سال باشد خان آرزو در سراج گوید کہ این نہایت غریب است مؤلف عرض کند کہ طالب سند استعمال باشیم - معاصرین عجم ہم بزبان ندارند (اردو) پانسو قرن - یعنی پندرہ ہزار سال کو فارسیون نے آند کہا ہے -

(۳) اند - بقول برہان نام درختی کہ آن را بعربی سوس خوانند و اصل السوس بیخ درخت اند باشد - صاحب ناصری و سروری فرماید کہ این را ہہک ہم نام است - صاحب جامع گوید کہ این گیاہ بلند است - خان آرزو در سراج نوشتہ کہ بدین معنی اندک است کہ بعربی سوس نام دارد و بفارسی ہہک - صاحب برہان ذکر ہہک بہمین معنی کردہ و در آنجا اشارہ اند نکردہ و صاحب محیط اند را ترک کرد و بر سوس فرماید کہ بشیرازی ہہک و اسما لادن و بیونانی سوس بری است و باصفہانی فرد و بترکی شیرین بان و بہندی مہٹی کا پیڑ اسم نباتی است استعمال چوب آن سودہ ازالۂ بیاض خفیف نماید و گویند ضماد برگ تازہ آن جہت دفع بدبوی بغل

ومیان انگشتان پای مجرب وچوب آن را ابن ماسویه وامین الدوله گرم وخشک تر از سائر
اجزای آن دانسته وباقوت جالیه وقابضه ومحلله وگفته اندشیا رون عبارت از ان است
وآتش آن تندتر از چوبهای دیگر (الخ) (اردو) ملٹھی - بقول آصفیه (ہندی) اسم مؤنث
اصل السوس - گھونچی کے درخت کی جڑ - بیخ ہہک - پس آند کا ترجمہ ملٹھی کا درخت ہے -
(۴) اند - بقول برہان وناصری وجامع سخن گفتن به شک وگمان که آیا چنانست یا چنین و
سخن گفتن از روی تعجب - صاحب ناصری برای این معنی سندی آورده (کمال اسمعیل ۵)
بکام فکر بیموده ام جناب ترا ٭ به اند کام زہنهای آسمان مبش است ٭ صاحب سروری
بحواله شمس فخری فرماید که به معنی سخن گفتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب
سند است مؤلف عرض کند که محققین نازک خیال تعریفی کنند که ابہام بر ان تفوق دارد
بخیال ما - اند مجازاً به معنی شک وگمان وتذبذب وتعجب وغیر تیقن متعلق به ہمان معنی اول
که گذشت و اسم مصدر اندیدن متعلق به ہمین است (اردو) شک - گمان -
تعجب - غیر تیقن - مذکر -
(۵) اند - بقول برہان وناصری وجامع معنی شکر وشکر گذاری - خان آرزو در سراج
از برای این معنی طالب سند است که آمد بقا به معنی شکر آمده نه آند مؤلف ہم با خان آرزو
اتفاق دارد ومعاصرین عجم ہم ازین معنی ساکت (اردو) شکر - مذکر - شکر گذاری - مؤنث -
(۶) اند - بقول برہان معنی امید وامیدواری ہم ہست - وبقول سروری بحواله شمس فخری
امیدداشتن - خان آرزو در سراج از برای این معنی طالب سند است مؤلف عرض کند که

اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم و مقصود شمس فخری غیر از امیدواری
نباشد (اردو) امید - امید واری - مؤنث -
(۷) اند - بہ تحقیق ما جمع است کہ کلمۂ رابط باشد و تعظیماً برای واحد ہم مستعمل چنانکہ گفتہ اند و
کردہ اند (اردو) ہیں - بقول صاحب آصفیہ ہے کی جمع و نیز کلمۂ تعظیم - اند و ہستند کا ترجمہ
اندا | بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن عما (۱) بمعنی گلابہ و کاہگل بر بام و دیوار مالیدن (۲)
بقول صاحب رشیدی بمعنی اندیش - خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی کاہگل و گلابہ کہ بر بام و
دیوار اندایند و صراحت کند کہ این لفظ ماخوذ است از اندائیدن کہ بمعنی اندودن است و آن
اعم است از گل مالیدن کہ بمعنی تطلیہ و طلاست در عربی و لہٰذا زر اندود و زر اندود خوانند مؤلف
عرض کند کہ قول خان آرزو انیقدر صحیح است کہ اندا بمعنی کاہگل و گلابہ باشد مطلقاً و لیکن ماخوذ
از اندائیدن نیست - بلکہ اسم مصدر اندائیدن است یعنی اندائیدن از ہمین اسم جامد وضع شد
کہ تفصیلش بر اندائیدن می آید و آنچہ برای تعمیم معنی این مصدر مثال زر اندود و زر اندود پیش کردہ
است - نسبت این عرض می شود کہ ما را با تعمیم معنی بیان کردہ اش اتفاق است و لیکن تمثیل
پیش کردہ اش صحیح نیست زیرا کہ آن متعلق بہ مصدر اندودن است و این بحث اندائیدن - و
تمثیل حقیقی این از کلام ظہوری بمعنی دوم می آید کہ در ان استعمال شکر اندا موجود است و آنچہ صاحب
رشیدی اندا را بمعنی اندیش نوشتہ تسامح اوست کہ اندیش حاصل بالمصدر اندائیدن است بمعنی
اندودگی و اندا اسم مصدر است و آنچہ محققین اول الذکر اندا بمعنی کاہگل مالیدن نوشتہ اند تسامح
شان است و استعمال این بزیادت تحتانی در آخر اندای ہم آمدہ کہ بجای خودش ذکر کنیم (اردو)

کاہگل - دیکھو ارزہ -

(۲) اندا - بقول برہان وجامع ورشیدی وسراج بمعنی کاہگل مالندہ - صاحبان ناصری و جہانگیری اندایش گر را باین معنی آوردہ اندکہ بجای خودش آید مؤلف عرض کندکہ محققین بالا از کلام کمال اسمعیل وسعدی شاید این معنی راپیدا کردہ اند (اسمعیل سہ) بچون دیدہ ہمی شد بسر عدوی توخاک ؛ بدان ہوس کہ گلی سازد آفتاب اندای ؛ (سعدی سہ) درم بجور ستانان وزر بہ زینت دہ ؛ بنای خانہ کنانند و بام قصر اندای ؛ (ظہوری سہ) زہر غمی نیست ظہوری بجام ؛ کام اگر شد شکر انداچہ حظ ؛ ازین ہر سہ سند آفتاب اندای وبام قصر اندای وشکر اندا اسم فاعل ومفعول ترکیبی است کہ بہ ترکیب اسمی با امر معنی فاعلی ومفعولی پیدا شد ومجرد اندا بمعنی فاعلی اصلا نیامدہ فتامل (اردو) کاہگل کرنے والا - گلابہ کرنیوالا

(۳) اندا - بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسراج بمعنی غیبت وخبث وبدگوئی وسعایت وگزبی صاحب ناصری ذکراین گوید کہ غیبت درحق کسی نیز بمنزلہ اندودن وتغیردادن وپنہان کردن اصل وفرع است (سعدی سہ) بسمع رضا مشنو اندای کس ؛ وگر گفتہ آید بغورش برس ؛ مؤلف عرض کندکہ معنی غیبت مجاز معنی اول باشد کہ ہمچو کاہگل است معنی چنانکہ اندایش گر بہ اندائیدن - صورت حقیقی دیوار وبام را مخفی کند ہمچنان غیبت کنندہ بہ خبث وبدگوئی میخواہد کہ محاسن کسی را بہ شکوہ وشکایت پنہان کند بمیدانیم کہ صاحب ناصری فرع راچہ ضرورت آوردہ وجادارد کہ فارسیان اندا را بدین معنی وضع کردہ باشند از لغت سنسکرت نندا کہ بقول صاحب ساطع بروزن زندہ بمعنی نکوہش وسرزنش

است و در اردو بمعنی غلبت مستعمل۔ صاحب آصفیہ بذیل لفظ غیبت ذکر نندا کردہ پس فارسیان نون اول را بقاعدۂ خود بدل کردند با الف ہمچون نغل و انجل (اردو) غیبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نندا۔ بدگوئی۔ بدی۔ پیچھے برائی۔

(۴) اندا۔ بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وسراج بمعنی خوابی کہ علما و اتقیا بینند و رویای صادقہ ہمان است۔ صاحب ناصری از رودگی سند آوردہ (سہ) باندا نمودند و خشور را ؛ بدیدہ آن سراپا ہمہ نور را۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی مطلق خواب است و معنی رویای صالحہ از خصوصیت مقام ناشی شد و این نیز گویا از معنی اندائیدن ماخوذ است چراکہ خواب گویا چیزیست کہ بر بیداری اندودہ اند و آن را نہان کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ درست فرماید ولیکن تسامح اوست کہ این را از معنی اندائیدن پیدا کردہ بلکہ این مجاز است از معنی اول اندا قائل (اردو) خواب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سپنا۔ وہ باتٰ جو انسان نیند میں دیکھے۔ رویا۔

(۵) اندا۔ بقول صاحب رشیدی و سراج امر باندایش مؤلف گوید کہ چنین است بلکہ مخفف امر است از اندائیدن کہ می آید یعنی امر اندائیدن۔ اندای باشد و فارسیان بحذف تحتانی آخرہ کہ در حقیقت زائد است اندا ہم استعمال کنند و حقیقت زیادتی این را بر اندائیدن عرض کنیم۔ (اردو) گلابہ کر۔ کاہگل کر۔ اندائیدن کے تمام معنوں کا امر۔

اندا چہ | بقول برہان و جامع وجہانگیری و ناصری بروزن دریاچہ بلغت زند و پازند فکر و اندیشہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ درست نیست کہ اندیشہ در اصل اندا چہ باشد کہ جیم را بشین

بدل کردہ والف را با مالہ یا ساختہ باشند پس برین قیاس باشد جمیع باب اندیشیدن (انتہی) مولف عرض کند کہ درست گوید کہ تبدیل شین معجمہ با جیم فارسی آمدہ چنانکہ کاچی وکاشی و ہیچ نفہمیدیم کہ خان آرزو جمیع باب اندیشیدن را برین قیاس چطور گیرد حقیقت ہمین قدر است کہ اصل اندیشہ اندا چہ بود بزبان ژند و پاژند و بزبان پہلوی اندیشہ مستعمل شد بسبیل تبدیل و امالہ و اندیشیدن کہ می آید وضع شد از اسم جامد اندیشہ پس جمیع باب اندیشیدن را تعلق با اندیشہ باشد نہ اندا چہ۔ زیرا کہ انداچہ حالا متروک است بر زبان معاصرین عجم ہم (اردو) اندیشہ۔ بقول امیر فارسی۔ مذکر۔ فکر۔ خوف دیکھو اسکال۔

انداختن بقول صاحب بحر بالفتح (۱) بمعنی قصد ومیل کردن۔ کامل التصریف و مضارع این اندازد مؤلف گوید کہ بقول متقنین فرس سماعی است و بہ تحقیق ما قیاسی کہ وضع شد از اسم جامد انداز کہ بمعنی آہنگ وقصد می آید فارسیان زای ہوز را بہ خای معجمہ بدل کردند و این قاعدۂ تبدیل در افعال جاری می شود و صاحبان قواعد فارسی ذکر این کردہ اند پس انداز۔ انداخ شد و علامت مصدر تن بر وزیادہ کردہ مصدری ساختند کہ معنی حقیقی آن قصد ومیل کردن است (اردو) قصد کرنا۔

(۲) انداختن۔ بقول بحر بمعنی افگندن کہ مجاز معنی حقیقی است کہ بر نمبر (۱) گذشت۔ صاحب موارد ہم ذکر این کردہ ہمچون انداختن ناوک و تیر و سند این در ملحقات می آید (اردو) پھینکنا۔ ڈالنا۔

(۳) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی گستردن چون انداختن فرش و این ہم

مجاز معنی حقیقی است که ذکرش به معنی اول گذشت وسند این در ملحقات می آید صاحب بحر هم ذکر این کرده (اردو) بچھانا۔

(۴) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی عرض کردن همچون انداختن ورود صاحب بحر هم ذکر این کرده وسند این در ملحقات می آید واین معنی هم مجاز معنی حقیقی است که ذکرش به معنی اوّل گذشت (اردو) عرض کرنا۔

(۵) انداختن۔ بقول موارد بمعنی ترتیب دادن است چنانکه (انداختن جا) بمعنی ترتیب دادن جای۔ بخیال ما درست کردن وقرار دادن جای) بهتر است از ترتیب دادن پس انداختن را به معنی درست کردن وقرار دادن گیریم واین معنی هم مجاز معنی حقیقی است که به معنی اوّل ذکرش کرده ایم وسند این در ملحقات می آید (اردو) جانا۔ قرار دینا۔

(۶) انداختن۔ بقول صاحب موارد به معنی ذلیل کردن چنانکه سعدی در گلستان گوید ؎ هر که را با دشمنان بنید از دوستان انداخت نواز دود۔ مؤلف عرض کند که این مجاز معنی دوم است که گذشت (اردو) ذلیل کرنا۔

(۷) انداختن۔ بقول موارد بمعنی موقوف داشتن چیزی را بچیزی است همچون (انداختن بوقت دیگر وانداختن برکسی وانداختن بروز دیگر) همه بجای خودش مذکور شود صاحب بحر وبهار همه این ذیل (انداختن چیزی را بچیزی) آورده اند که می آید مؤلف گوید که مقصود از منتقل ومتعلق کردن است بدیگری یا بوقت دیگر واین هم مجاز معنی حقیقی است که بر نمبر (۱) گذشت (اردو) موقوف رکھنا۔ متعلق کرنا۔ ٹالنا۔

(۸) انداختن۔ بقول موارد بمعنی کردن همچون (انداختن پنجه باکسی) و (انداختن حیله) که سند این

در ملحقات مذکور شود مؤلف گوید که این ہم مجاز است بہ معنی حقیقی کہ بر نمبر (۱) گذشت (اردو) گرنا

(۹) انداختن - بقول موارد بمعنی پختن ہمچون (انداختن کباب) وسند این در ملحقات می آید
واین ہم مجاز معنی اوّل حقیقی است (اردو) بھونا - پکانا -

(۱۰) انداختن بقول صاحب موارد بمعنی پوشانیدن چنانکہ (انداختن انگشتری در انگشت)
مؤلف گوید کہ تعریف موارد خلاف محاورہ عجم است - انگشتری در انگشت کردن آمده
نہ پوشانیدن بخیال ما جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی دوّم یا ہشتم کنیم واین ہم مجاز معنی حقیقی است
کہ بر نمبر (۱) گذشت وسند این در ملحقات آید - (اردو) پہنانا -

(۱۱) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی بستن ہمچون (انداختن قفل بر زبان) کہ سند این
در ملحقات می آید وبخیال مؤلف بلحاظ محاورۂ عجم این متعلق است بہ معنی ہشتم یعنی قفل کردن
محاورہ شان است نہ قفل بستن - باقی حال این ہم مجاز است از معنی اوّل حقیقی (اردو) ڈالنا

(۱۲) انداختن - بقول موارد بمعنی ضائع کردن چنانکہ (انداختن زر) وسند این در ملحقات آید
مؤلف گوید کہ این مجاز معنی دوم است ومجاز مجاز باشد (اردو) ضائع کرنا -

(۱۳) انداختن - بقول موارد بمعنی مغلوب کردن ہمچون (انداختن کسی) سند این در ملحقات
آید - واین مجاز معنی دوم است یعنی مجاز مجاز (اردو) مغلوب کرنا - گرانا -

(۱۴) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی دور کردن است ہمچون (انداختن نقاب از
رخ) وسند این در ملحقات آید - بخیال ما این مجاز معنی دوم باشد کہ مجاز مجاز است (اردو)
دور کرنا - ہٹانا -

(۱۵) انداختن - بقول موارد به معنی نهادن است چنانکه (انداختن گوش بر گفتار) وسند این در ملحقات آید و بخیال ما اینهم متعلق است به معنی اول حقیقی (اردو) رکھنا -

(۱۶) انداختن - بقول موارد به معنی زدن همچون (انداختن خنجر و نشتر) سند این در ملحقات آید و بخیال ما اینهم متعلق است به معنی حقیقی اول (اردو) مارنا - لگانا -

(۱۷) انداختن - بقول صاحب موارد بمعنی فرمودن چنانکه (انداختن صلح در میان دو کس) سند این در ملحقات آید و مؤلف گوید که مجاز معنی اول حقیقی است مخفی مبادکه ظاهرا فرمودن مراد کردن است و کردن بر معنی هشتم گذشت - و اگر (صلح فرمودن میان دو کس) گیریم معنی این درست نمی شود که این محل کنانیدن است پس بخیال ما معنی پیدا کردن و قائم کردن بهتر از فرمودن باشد فتامل (اردو) کرانا - قائم کرنا -

(۱۸) انداختن - بقول صاحب موارد به معنی برداشتن است - چنانکه (انداختن غوغا) مؤلف گوید که سند این در ملحقات آید و این هم مجاز است از معنی حقیقی اول و بخیال ما معنی برپا کردن بهتر است از برداشتن و جا دارد که این را متعلق کنیم به معنی هفدهم هم که گذشت (اردو) برپا کرنا - قائم کرنا -

(۱۹) انداختن - بقول موارد بمعنی مبتلا کردن چنانکه (انداختن در اضطراب) مؤلف عرض کند که سند این در ملحقات آید و این متعلق بمعنی دوم و مجاز مجاز است (اردو) مبتلا کرنا -

(۲۰) انداختن - به تحقیق ما بمعنی جا دادن است چنانکه (انداختن خرد در پندار) وسند این در ملحقات بر (انداختن چیزی) می آید و این مجاز معنی دوم باشد که مجاز مجاز است (اردو)

جگہ دینا۔

(۲۱) انداختن۔ بقول موارد بہ معنی کشیدن چنانکہ (انداختن نفس) وسند این در ملحقات آید بخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کھینچنا۔ لینا۔

(۲۲) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی ثابت کردن است چنانکہ (انداختن خطا برکسی) سند این در ملحقات آید بخیال ما متعلق است بہ معنی پانزدہم ومن وجہٍ تعلق دارد با معنی دوم ہم وضرورت ندارد کہ معنی ثابت کردن قائم کنیم۔ فتامل (اردو) ثابت کرنا۔ ڈالنا۔ رکھنا

(۲۳) انداختن۔ بقول موارد بمعنی آوردن چنانکہ (انداختن حکایت درمیان) سند این در ملحقات آید وبخیال ما متعلق است بہ معنی دوم یعنی مجاز مجاز (اردو) لانا۔

(۲۴) انداختن۔ بقول موارد بہ معنی برسرکشیدن چنانکہ (انداختن چادر) سندی پیش نشد وحوالہ کرد بر نفایس اللغات وصاحب نفایس برا اوڑھنا فرماید کہ انداختن لحاف برسر آمدہ مؤلف عرض کند کہ این متعلق باشد بہ معنی ہشتم ومثال (انداختن چادر) کہ صاحب موارد ذکر کردہ صحیح نیست بلکہ (لحاف یا چادر برسر انداختن) است پس معنی انداختن درین سند کردن باشد وبس (اردو) اوڑھنا۔

(۲۵) انداختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی گفتن چنانکہ (انداختن سخن) سند این در ملحقات آید وبخیال ما این مجاز معنی حقیقی اول است (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔

(۲۶) انداختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی بریدن ہچون (انداختن سر) سند این در ملحقات آید وبخیال ما این متعلق است بہ معنی دوم ومجاز مجاز باشد (اردو) کاٹنا۔

(۲۷) انداختن - بقول صاحب انند بہ معنی ساختن - ہمچون (انداختن نقش) سند این در ملحقات آید و بخیال ما این تعلق دارد با معنی ہشتم نیز (اردو) بنانا - تیار کرنا -

(۲۸) انداختن - بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بہ معنی سر کردن است کہ برای توپ و تفنگ مستعمل - فرماید کہ انداختند بمعنی (توپ و بندوق سر کردند) باشد بخیال ما در مجرد انداختن معنی سر کردن و زدن توپ یا بندوق نیست طرز بیانش در غلط انداز دہ جا دارد کہ این را متعلق بہ معنی شانزدہم کنسیم ولیکن معاصرین عجم سر کردن توپ و تفنگ گویند و استعمال زدن کم کنند (اردو) سر کرنا - چلانا -

(۲۹) انداختن - بقول صاحب موارد بہ معنی غلطاندن است - چنانکہ انداختن در آب - یا انداختن در سینہ یا انداختن بر بستر - سند این در ملحقات می آید و بخیال ما اول متعلق است بہ معنی دوم - یعنی افگندن و معنی غلطاندن از ان پیدا می شود و بوجہ آب در دوم و سوم بمعنی خواباندن (اردو) ڈالنا لتھیڑ کرنا - غوطہ دینا - لٹانا - سلانا -

انداختن آتش بجان (مصدر اصطلاحی) متعلق بہ (آتش انداختن بچیزی) است کہ در مقدمہ گذشت بہ معنی دوم یعنی بی قرار کردن و انداختن در ینجا متعلق بہ معنی دوم اوست کہ گذشت - (اردو) آگ لگانا - بے قرار کرنا -

انداختن آہ بآہ مصدر اصطلاحی - این ہمان است کہ در مقدمہ بہ (آہ بآہ انداختن) گذشت و در ینجا انداختن بہ معنی ہشتم اوست (اردو) دیکھو آہ بآہ انداختن -

انداختن افسر برہوا مصدر اصطلاحی این ہمان است کہ بر (افسر برہوا انداختن) گذشت (اردو) دیکھو افسر برہوا انداختن -

اندا ختن انگشتری بہ انگشت استعمال بمعنی انگشتری در انگشت کردن است وصاحب موارد این را بذیل انداختن متعلق بہ معنی دہمش کردہ و بخیال ما متعلق بہ معنی ہشتم است (نگار دانش نثر) انگشتری ملک را ابد آرو یمین بازدہ تا در ساعت نیک در انگشت تو بیندازم" (اردو) انگوٹھی پہنانا۔

انداختن بہ چیزی وکسی استعمال موقوف داشتن چیزی بر چیزی و بر کسی است و این متعلق است بہ معنی ہفتم انداختن ۔ صاحب موارد ہم در انجا ذکر این کردہ (ظہوری ے) عجب گر از حضیض نامرادیہا برون آید؛ ظہوری کار خود را گر بسعی اختر اندازد؛ (عرفی ے) غرور عسرت و تقصیر خدمتم شکر وصل این کرد؛ کہ کار ما بدعای سحرگہان انداخت (اردو) ایک چیز کو دوسری پر موقوف اور منحصر رکھنا۔

انداختن براہ (مصدر اصطلاحی) آہنگ رفتن کردن متعلق بمعنی اول انداختن و صراحت این بر (انداختن رفتن) می آید (اردو)۔

انداختن بر بستر استعمال بمعنی خوابا ندن بر بستر باشد متعلق بہ معنی بست و نہم انداختن ۔ وصاحب موارد ذکر این ہم در انجا کردہ (حزین اصفہانی ے) در آب دیدہ یاد رسینہ پرورانداز م؛ دل بیمار خود را بر کما بین بستر اندازم؛ (اردو) بستر پر لٹانا ۔ سلانا ۔

انداختن بروز دیگر استعمال ۔ این متعلق است با (انداختن چیزی) یعنی آن عام است و این خاص (فخر و ے) بہ بازار قیامت گر در آید چو تو محبوبی؛ حساب روز محشر را بروز دیگر اندازد؛ صاحب موارد ذکر این بمعنی ہفتم انداختن کردہ (اردو) کسی دوسرے دن پر ٹالنا" جیسے آج کی بات کل پر ٹال دی"۔

انداختن بساط استعمال بمعنی گستردن بساط است و متعلق است بہ معنی سوم انداختن ۔ صاحب موارد ذکر این ہم در انجا کردہ (حسین ثنائی ے)

طبع جادوفہم بساط سخن ؛ بازبطرز دیگر اندازد ؛

(اردو) فرش کرنا۔

انداختن بستر استعمال۔ مرادف انداختن بساط است کہ گذشت بمعنی گستردن بستر (ظہوری ۔۔) بستر بیماری انداختیم ؛ آتشی در استخوان تپ زدیم ؛ (اردو) دیکھو انداختن بساط۔

انداختن بوقت دیگر استعمال بمعنی موقوف داشتن بروقت دیگر است و این متعلق باشد بمصدر عام (انداختن بہ چیزی) کہ گذشت وتعلق دارد با معنی ہفتم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ (صائب ۔۔) دولت حسن تو وقت است شود پا برکاب ؛ کار ما را چہ بوقت دگر انداختۂ ؛ (ظہوری ۔۔) مجال گفتگو تنگست گو وحشی زبان درکش ؛ ہمان بہ کین نصیحت را بوقت فرصت اندازد ؛ (اردو) کسی دوسرے وقت پر ٹالنا۔ رکھنا۔ صبح کے وعدہ کو شام پہ ٹالدیا۔ اس بحث کو کل پر رکھو۔

انداختن پرتو استعمال۔ بہ معنی افگندن پرتو باشد۔ متعلق بہ معنی دوم انداختن (ظہوری ۔۔) مبادا صد کدورت بر ضمیرش پرتو اندازد ؛ بہ بیتابی دلا ظاہر نسازی صورت حالی ؛ (اردو) پرتو ڈالنا

انداختن پنجہ استعمال۔ بہ معنی پنجہ کردن است و متعلق بہ معنی ہشتم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ (قدسی ۔۔) ہرچہ خواہی کن کہ ما را با تو راہ جنگ نیست ؛ پنجہ با زورآوران انداختن فرہنگ نیست ؛ (اردو) پنجہ کرنا۔

انداختن تہمت استعمال۔ بمعنی اتہام کردن و تہمت نہادن و متہم کردن است و متعلق بہ معنی پانزدہم انداختن۔ صاحب موارد ہمہ را انجا ذکر این کردہ (حافظ شیرازی ۔۔) خواب بیداران بہ بستی وانگہ از نقش خیال ؛ تہمتی بر شب روان خیل خواب انداختی ؛

(اردو) تہمت جوڑنا۔ تہمت دھرنا۔ تہمت
لگانا۔ آصفیہ۔

انداختن جا استعمال۔ بہ معنی ترتیب دادن
جا و قرار دادن جا باشد و متعلق بہ معنی پنجم انداختن
صاحب موارد ذکر این ہمہ رانجا کردہ (والہ ہروی ؎)
فی آنکہ ہمین کام و زبان وقف تو دارم ؛ در صدر
دل انداختہ ام بہر تو جائی ؛ (اردو) جگہ
بنانا۔ جگہ قائم کرنا۔

انداختن چیزی را بہ چیزی استعمال۔
صاحب بحر و بہار گوید کہ بہ معنی موقوف داشتن
چیزی را بر چیزی باشد (صائب ؎) دو دیدن
در قفا باشد میان راہ خفتن را ؛ بآغوش لحد
انداز خواب راحت خود را ؛ مولف گوید کہ
این مرادف (انداختن بہ چیزی وکسی) است
کہ گذشت و متعلق بہ معنی ہفتم انداختن (اردو)
دیکھو انداختن بہ چیزی وکسی۔

انداختن حکایت درمیان استعمال۔
بہ معنی آوردن حکایت بمیان باشد و متعلق بہ معنی
بیست و سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این
ہمانجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) بنفشہ
طرۂ مفتول خود گرہ می زد ؛ صبا حکایت زلف
تو درمیان انداخت ؛ (اردو) گفتگو کے درمیان
کسی حکایت کا بیان کرنا۔

انداختن حیلہ استعمال۔ بہ معنی حیلہ کردن
و متعلق بہ معنی ہشتم انداختن است۔ صاحب موارد
ذکر این ہمانجا کردہ (نادم گیلانی ؎) گر ز پا افتادہ ام
زنہار روست از من مدار ؛ حیلہ در صیدم نیندازی کہ
بسمل گشتہ ام ؛ (اردو) حیلہ کرنا۔

انداختن خاک درکاری (مصدر اصطلاحی)
بہ معنی افگندن خاک و متعلق بہ معنی دوم انداختن
و کنایہ باشد از برہم کردن و خرابی و نقصان پیدا
کردن درکاری (انوری ؎) دشمنان خاک
درین کار ہمی اندازند ؛ ورنہ من پاکم ازین پاکتر از آب
زلال ؛ (اردو) کسی کام مین خرابی پیدا کرنا۔

انداختن خنجر | استعمال - بمعنی زدن خنجر است
و این متعلق بہ معنی شانزدہم انداختن باشد و صاحب
موارد ذکر این ہمہ را اینجا کردہ (حزین اصفہانی ع)
چندای بیوفا بسینۂ من ؛ رشک اغیار خنجر اندازد
(اردو) خنجر مارنا۔

انداختن خوان | استعمال - از قبیل انداختن
بساط است کہ گذشت یعنی بمعنی گستردن خوان و
سفرہ و متعلق بہ معنی سوم انداختن۔ صاحب مؤید
ذکر این ہمہ را اینجا کردہ (ظہوری ع) لطف تو
بہ مہمانی ارباب خرد ؛ انداختہ خوان سخن از خوان
خلیل ؛ (اردو) دسترخوان بچھانا۔

انداختن در آب | استعمال - بمعنی فگندن
در آب و غوطہ دادن و آبزن کردن است متعلق
بہ معنی دوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این
بمعنی بست و نہم کردہ و سند این از کلام حزین اصفہانی
بہ انداختن بہ بستر گذشت (اردو) پانی میں ڈالنا
غوطہ دینا۔ آبزن کرنا۔

انداختن در اضطراب | استعمال بمعنی
مبتلا کردن در اضطراب و پریشانی باشد۔ و این
متعلق است بہ معنی نوزدہم انداختن و صاحب
موارد ذکر این ہمہ را آنجا کردہ (ملا نسبتی ع)
ہرکسی با شمع رخسارت بنوعی عشق داشت ؛
زین میان پروانہ را در اضطراب انداختی ؛
(اردو) اضطراب میں مبتلا کرنا۔ مضطرب کرنا
پریشان کرنا۔

انداختن در حیرتی | استعمال - بمعنی بجا دادن
در حیرتی باشد متعلق بمعنی بستم انداختن (ظہوری ع)
تمامی عمر شد صرف نیاز و عجز پندارم ؛ خرد را عشق
نگذارد کہ در پندارم اندازد ؛ (اردو) جگہ دینا

انداختن در دل | استعمال - بمعنی عرض
کردن و ظاہر کردن درد دل باشد متعلق بہ معنی
چہارم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمہ اینجا
کردہ (آصفی ع) خواستم درد دل خود بہ خدا
اندازم ؛ یادم آمد ستم او ز خدا ترسیدم (اردو

درد دل ظاہر کرنا۔

انداختن در سینہ استعمال۔ بمعنی جا دادن
در سینہ و خوابانیدن در سینہ متعلق بمعنی بستم انداختن
باشد و جا دارد کہ متعلق بمعنی بست و نہم کنیم۔ صاحب
موارد ذکر این بمعنی بست و نہم کردہ وسند این از
کلام حزین اصفہانی بر (انداختن بربستر) گذشت
(اردو) سینہ میں جگہ دینا۔ سلانا۔

انداختن در شراب (مصدر اصطلاحی)
بمعنی مبتلا کردن در شراب خواری است و متعلق
بمعنی نوزدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این
ہمانجا کردہ (حافظ شیرازی ؎) از فریب نرگس مخمور و
چشم می پرست ؛ حافظ خلوت نشین را در شراب
انداختی ؛ (اردو) شراب خوار بنانا۔

انداختن در گمان استعمال۔ بمعنی مبتلای گمان
کردن و در گمان افگندن است کہ متعلق باشد
بمعنی دوم و نوزدہم (عرفی ؎) بگفتمش زکجا داری
این بشارت گفت ؛ زصد علامتم اقبال در گمان
انداخت ؛ (اردو) گمان میں ڈالنا۔ گمان میں
مبتلا کرنا۔

انداختن دست بر چیزی و در چیزی استعمال
بمعنی قبضہ کردن است و متعلق بمعنی دوم انداختن
(عرفی ؎) جہان کہ سایہ نشین کلاہ دولت بود ؛
بجست و دست ربایندگی بران انداخت ؛
(ولہ ؎) من اندرین غم و این داستان در افکنی
کہ ناگہان خردم دست در میان انداخت ؛ (اردو)
ہاتھ ڈالنا۔ قبضہ کرنا۔

انداختن رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان
بحر و بہار و ارستہ ہر سہ ذکر این کردہ اند با واو عطف
میان ہر دو مصدر یعنی (انداختن و رفتن) فرمایند کہ بمعنی
از کاری کہ در سر انجام آن باشند دست برداشتن
و بکاری اہم از آن رفتن (مخلص کاشی ؎)
براہت از پی عرض نیاز انداختم رفتم ؛ تو سیر جانہ
رخش ناز بر من تاختی رفتی ؛ سند ہر سہ محققین ہمان
شعر مخلص کاشی است کہ واو عطف ندارد و مؤلف

عرض کند که انداختن براه هم بمعنی رفتن است اندرین صورت صرف تکرار واقع شود و مصدر (براه انداختن) رفتن قرار یابد که بمعنی مطلق رفتن باشد و نیز در معنی پیدا کرده محققین بالا الفاظ (آہم از ان) تقابل غور بست که ضرورت ندارد فتامل (اردو) پھینک کر چلا جانا کسی کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کرنا ـ جانا ـ

انداختن رو (مصدر اصطلاحی) یعنی رو کردن یعنی توجه کردن است متعلق به معنی ہشتم انداختن و صاحب موارد ہمدرانجا ذکر این کرده (مخلص کاشی ســه) میتوانم صورت آیینه شد؛ گر ببیند اند خوبان رو بمن؛ (اردو) توجه کرنا ـ

انداختن ره بر چیزی استعمال ـ این بمعنی حقیقی خود متعلق باشد بامعنی دوم انداختن و کنایةً بمعنی گذشتن و سیر کردن بر ان چیز (عرفی ســه) ہزار لشکر ہزاراسان ہزار لشکر که بازه؛ ہمای دولت درین ره بر آستان انداخت؛ (اردو) گزرنا ـ راسته قائم کرنا ـ

انداختن زخم استعمال ـ بمعنی زدن زخم باشد و این متعلق به معنی شانزدہم انداختن است صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کرده (نظامی ســه) بسی گرد بر گردش انداختند؛ بسی زخم چون آتش انداختند؛ از ہمین شعر (انداختن گرد) ہم پیدا می شود که بجای خودش آید (اردو) زخم لگانا ـ

انداختن زر استعمال ـ به معنی ضائع کردن زر باشد ـ متعلق است به معنی دوازدہم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کرده (گلستان سعدی ســه) بخایده ہر که عمر در باخت؛ چیزی نخرید و زر بینداخت؛ (اردو) روپیه پھینک دینا ـ ضائع کرنا ـ

انداختن سایه استعمال ـ از قبیل انداختن پرتو باشد که گذشت و این بمعنی انداختن ظل باشد متعلق به معنی دوم انداختن است صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کرده (خواجه حافظ شیرازی

سے) ای کہ بر ما ز خط شکین نقاب انداختی؛ لطف کردی سایۂ بر آفتاب انداختی؛ از ہمین شعر مصدر (انداختن نقاب) پیدا می شود کہ بجائے خودش می آید (اردو) سایہ ڈالنا۔ دیکھو آصفیہ

انداختن ستم | استعمال۔ بہ معنی جور و جفا کردن است و این متعلق است بہ معنی ہشتم انداختن۔ سند این بلا انداختن شراب) از کلام صائب می آید (اردو) ستم ڈھانا۔ ظلم کرنا۔ جفا کرنا۔

انداختن سخن | استعمال۔ بمعنی گفتن باشد و متعلق بہ معنی بست و پنجم انداختن۔ صاحب موارد بہدر انجا ذکر این کردہ (سلیم سے) گہ نام گلی گیرم گہ یاد گلستانی؛ ز ینگونہ در اندازم ہر جا سخن روییت؛ (اردو) کہنا۔ بات کرنا۔ ذکر کرنا۔

انداختن سر | استعمال۔ بمعنی بریدن سر و این متعلق است بمعنی بست و ششم انداختن۔ صاحب موارد بہدر انجا ذکر این کردہ (نظامی سے) سر تیغ بر گردن افراختش؛ در ان پا گفتن سر انداختش؛ (اردو) سر کاٹنا۔ قتل کرنا۔

انداختن شراب | استعمال بمعنی ساختن و کشیدن شراب و این متعلق است با معنی بست و ہفتم انداختن۔ صاحب موارد بہدر انجا ذکر این کردہ (صائب سے) گر نینداز دستم بر نو بہار خود کند؛ در خزان ہر کس کہ نتواند شراب انداختن؛ (حکیم شفائی سے) بہ ہوای بادہ نوشین لبت؛ عقل کل صد جا شراب انداختہ؛ (یحیی کاشی سے) بد مکن کز انتقام یک شراب انداختن؛ میکشان صد بار افزون از شراب افتادہ اند؛ (اردو) شراب بنانا۔

انداختن صلح میان دو کس | استعمال۔ مصلح شدن باشد و این متعلق است با معنی مفدہم انداختن۔ صاحب موارد بہدر انجا ذکر این کردہ (حزین اصفہانی سے) آن سلیمان شہامتی کہ بعدل؛ صلح باز و کبوتر انداز د؛ (اردو) صلح کرانا۔

(۱۷۶۱)

انداختن عنان (مصدر۔ اصطلاحی) بمعنی افگندن عنان است متعلق بہ معنی دوم انداختن (۱) کنایہ باشد از عاجز شدن و (۲) گرم رفتار شدن کہ چون راکب عنان بیندازد مرکب تند و تیز دویدن آغاز کند (عرفی ؎) فلک کہ در سفر از رخش او جدا نشدی ؛ ہمان بگردش مہو داد عنان انداخت ؛ (ولہ ؎) گفتم این گوش بآن نغمہ سنرو گفت آری انیک از پردہ عنان سوی تو می اندازد ؛ (سنجر کاشی ؎) چو صبح چند بہ یکسو عنان توان انداخت گذر بہ تربت ما نیز میتوان انداخت ؛ (اردو) (۱) عاجز آنا۔ عاجز ہونا (۲) باگ ہاتھ سے چھوڑنا۔ لگام کو ڈھیلا چھوڑنا۔ تیز جانا۔

انداختن غوغا استعمال۔ بمعنی برپا کردن شور و غوغا و این متعلق است بہ معنی ہجدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کردہ (حزین اصفہانی ؎) عشوہ مہر لبم اگر شکنند ؛ شکوہ غوغای محشر اندازد ؛ (اردو) شور برپا کرنا۔

(۱۷۶۲)

انداختن فتنہ استعمال۔ بمعنی برپا کردن فتنہ و فساد باشد متعلق بہ معنی ہجدہم انداختن (عرفی ؎) نشستہ بودم و دی در وثاق می گفتم ؛ چہ فتنہ بود کہ ایام در جہان انداخت ؛ (اردو) فتنہ برپا کرنا۔ فساد ڈالنا۔

انداختن فرش استعمال۔ مرادف انداختن بساط است و متعلق بہ معنی سوم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این ہمدرانجا کردہ (حسین ثنائی ؎) باش تا حجلہ ساز دولت تو ؛ بام را فرش ز اختر اندازد ؛ (اردو) فرش کرنا۔ فرش بچھانا۔

انداختن قفل استعمال۔ بمعنی بستن قفل و مقفل کردن است متعلق بہ معنی دوم و یازدہم انداختن۔ صاحب موارد ذکر این بر معنی یازدہم کردہ (کمال اسمعیل ؎) عقل را ادراک صنعت دیدہ با بردوختہ ؛ نطق را وصف تو قفلی بر زبان

اندا ختہ (اردو) قفل ڈالنا مقفل کرنا۔

اندا ختن کباب استعمال بہ معنی پختن کباب باشد و متعلق بہ معنی نہم اندا ختن۔ صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (صائب ؎) اگرچہ عشق خداند ز من فسردہ تری ٭ توان بسینہ گرم کبابہا اندا خت ٭ (اردو) کباب ہونا۔

اندا ختن کسی استعمال بمعنی مغلوب کردن کسی را باشد متعلق بہ معنی سیزدہم اندا ختن۔ و من وجہ متعلق بہ معنی دوم۔ صاحب موارد ذکر این بہ معنی سیزدہم کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) کوی خوبی بردی از خوبان عالم شاد باش ٭ جام کیخسرو طلب کافراسیاب اندا ختی ٭ (اردو) دے مارنا۔ مغلوب کرنا۔ گرانا۔

اندا ختن کلاہ برآسمان مصدر اصطلاحی بمعنی افگندن کلہ برآسمان باشد متعلق بہ معنی دوم اندا ختن و کنایہ باشد از شادی کردن کہ اہل ولایت در حالت سرور و مسرت کلہ را از سر بلند کنند و این حرکت را نشان سرور دانند (اندا ختن کلاہ بر آسمان) گویند مرادف (افسر اندا ختن) (عرفی ؎) گر غم بہمین آسمان کہ از شادی ٭ کلاہ را نتوان اندبرآسمان انداخت ٭ (اردو) خوشی کی حالت مین ٹوپی اچھالنا۔ دیکھو افسر اندا ختن۔

اندا ختن گذر استعمال۔ بمعنی گذر کردن و گذشتن و این متعلق است بہ معنی ہشتم اندا ختن صاحب موارد ہمدرا نجا ذکر این کردہ (ظہوری ؎) بزیر سر نہد از موج بالین در دل دریا ٭ اگر خواہی گذر بر چشم جیحون یا راندازد ٭ (اردو) گزرنا۔ گزر کرنا۔

اندا ختن گرد استعمال۔ بضم کاف فارسی بمعنی فرستادن پہلوان برای مقابلہ۔ بخیال ما۔ این مجاز معنی پنجم اندا ختن باشد۔ سندش از کلام نظامی بر (اندا ختن زخم) گذشت۔ (اردو) پہلوان کو مقابلہ کے لئے روانہ کرنا۔ چھوڑنا۔

(۱۷۷۵) (۱۷۷۶)

اندا ختن گوش بر گفتار۔ استعمال - به معنی گوش نهادن بر گفتار و توجه شنیدن متعلق به معنی یازدهم انداختن - صاحب موارد دهم اینجا ذکر این کرده (ظهوری سہ) سخن بیهوده در کام و زبان بر یکدگر چیدیم؛ نشد روزی که دزدی گوش بر گفتارم اندازد؛ (اردو) کان رکھنا۔

اندا ختن لباس در بر استعمال به معنی پوشانیدن لباس است و متعلق به معنی دهم انداختن (عرفی سہ) درین خجسته زمان گز انساط آمدنت؛ قضا لباس طرب در بر زمان انداخت؛ (اردو) لباس پہنانا۔

انداختن می بساغر استعمال - به معنی افگندن می بساغر است و کنایه از مست کردن متعلق به معنی دوم انداختن - صاحب موارد ذکر این هم اینجا کرده (حزین سہ) تیغ نازت می خمار شکن؛ بوالهوس را بساغر اندازد؛ (اردو) شراب ساغر مین ڈالنا مست کرنا

انداختن ناوک بر نشان استعمال - افگندن و زدن ناوک بر هدف باشد و این عام است برای تیر و امثال آن و متعلق است به معنی دوم انداختن - صاحب موارد هم درینجا ذکر این کرده (صائب سہ) کودک این بوم و بر را حاجت تعلیم نیست؛ تا الف گشت ناوک بر نشان انداخته؛ (اردو) ناوک نشانه پر مارنا۔ لگانا۔

انداختن نشتر استعمال - از قبیل انداختن خنجر است گذشت به معنی زدن نشتر - متعلق به معنی شانزدهم انداختن - صاحب موارد ذکر این هم درینجا کرده (حزین اصفهانی سہ) جهان افسرده شد ای عشق خون آشام اشارت کن؛ که این دل مردگان را بر رگ جان نشتر اندازد؛ (اردو) نشتر چبونا نشتر دینا نشتر لگانا۔ نشتر مارنا (آصفیه)

انداختن نظر استعمال - به معنی نظر کردن

است یتعلق بہ معنی ہشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ - انجا کردہ (علی ترکمان ؎) نظر از دیدہ ہمان بہ کہ براہ اندازیم * دررہ شوق نگاہی بہ نگاہ اندازیم * ازین سند مصدر (نگاہ بہ نگاہ انداختن) ہم پیداست کہ جای خودش می آید (اردو) نظر کرنا - دیکھنا -

انداختن نفس (مصدر اصطلاحی) بمعنی دم زدن وکشیدن نفس است وکنایہ از چون وچرا کردن و این متعلق باشد بہ معنی بست ودیکم انداختن - صاحب موارد ہمہ را انجا ذکر این کردہ (سلمان ؎) پیش خورشید ئی مرا کاریست وانگہ غیر صبح * کیست کو در پیش خورشید تو انداز د نفس * (اردو) دم مارنا -

انداختن نقاب از رخ استعمال بمعنی دور کردن نقاب باشد متعلق بامعنی چہارم صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ (خواجہ حافظ شیرازی ؎) بادہ نوش از جام عالم بین کہ براورنگ جم * شاہد مقصود را از رخ نقاب انداختی (اردو) نقاب اٹھانا - نقاب الٹنا -

انداختن نقش استعمال بمعنی ساختن نقش متعلق بہ معنی بست وہفتم انداختن صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ وجا دارد کہ این را متعلق بہ معنی ہشتم کنیم (طالب آملی ؎) بیا کہ تا رسد این نامۂ سرشک آلود * چہ نقشہا کہ ببال کبوتر انداز د * (اردو) نقش کرنا - نقش بنانا -

انداختن نگاہ بہ نگاہ استعمال بمعنی پیاپی نگاہ کردن - و این متعلق است بمعنی ہشتم انداختن - صاحب موارد ذکر این ہمہ را انجا کردہ وسند این بہ انداختن نظر از کلام علی ترکمان گذشت (اردو) پے در پے نظر کرنا - بار بار دیکھنا -

انداخس بقول صاحب ہفت بفتح اوّل وسکون نون و دال مہلہ بالف کشیدہ و فتح خای معجمہ و سکون سین مہلہ حمایت کنندہ و پشت پناہ را گویند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد زبان فارسی دانیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند بحث کامل این بر اندخس می آید (اردو) دیکھو اندخس۔

اندار بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح بوسطانی زدہ بر وزن افسار۔ افسانہ و سرگذشت باشد (مولوی معنوی ؒ) لیک تخ آید ترا گفتار من ٭ خواب می آرد ترا اندار من ٭ صاحب انند صراحت کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) افسانہ۔ مذکر۔ دیکھو افسانہ۔

انداز بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن پرواز (۱) بمعنی قصد و میل نمودن و بقول بہار و ناصری و سروری و رشیدی و (خان آرزو در سراج) بمعنی قصد و آہنگ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد زبان فارسی است بمعنی آہنگ و ارادہ و ہمین است اسم مصدر انداختن کہ گذشت۔ ما ذکر این بر معنی اولش کردہ ایم۔ آنچہ صاحبان برہان و جہانگیری و جامع معنی مصدری نوشتہ اند اگر مقصود ازان حاصل بالمصدر ہم باشد غیر متعلق است بامعنی اسم جامد و فرقی نازک است میان اسم مصدر و حاصل بالمصدر یعنی مطلق آہنگ و ارادہ معنی اسم باشد و آہنگ سازی معنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) ارادہ۔ دیکھو آہنگ کے چوتھے معنی۔

(۲) انداز۔ بقول برہان و جہانگیری بمعنی حملہ کردن۔ و بقول سروری بمعنی حملہ۔ صاحب

جامع قصد و حمله کردن را مرادف یکدیگر قرار داده - اگر مقصود محققین ازین معنی مصدری هم حاصل بالمصدر باشد اندرین صورت معنی این قصد و حمله باشد و پس دخان آرزو بر معنی چهارم صراحت فرید کرده است که قصد و حمله در استعمال فرس یکی است اندرین صورت وجود این معنی هم در انداز باقی نمی ماند بیا تی حال انداز بمعنی حمله کردن نیست و نباشد و مجرد معنی حمله یعنی حاصل بالمصدر در آن حالت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود بحث کامل این بر معنی چهارم کنیم (اردو) حمله مذکر

(۳) انداز - بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی مصدر هم که انداختن باشد - مؤلف گوید که درینجا هم محققین با نام و نشان تجاوز کرده انداز قواعد فارسی که معنی مصدر اصلا در انداز نیست و اگر مقصود این است که انداز حاصل بالمصدر انداختن است جا دارد که ذکر این بضمن معنی اول کرده ایم و بهمه معانی انداختن که بجایش گذشت این را حاصل بالمصدرش دانیم (اردو) انداختن کا حاصل بالمصدر مختلف معانی کے لحاظ سے -

(۴) انداز - بقول برہان امر باین معنی - یعنی قصد کن و میل نمای و بقول ناصری امر بانداختن و بقول سروری امر بافگندن و بقول رشیدی امر بانداختن - و بقول جامع امر - قصد و حمله کردن و انداختن - و بقول خان آرزو در سراج) امر بانداختن هم او فرماید که انچه برہان بمعنی قصد کن و حمله نما آورده محل نظر است زیرا که بدین معنی جامد است چنانکه گویند که فلان چیز را انداختم یعنی حمله کردم و وجه غلط آنست که لفظ قصد چنانکه در عربی به معنی آهنگ است فارسیان به معنی اراده جنگ و قتل استعمال کنند چنانکه گویند فلانی را قصد فلانی است

معنی ارادہ کشتن وقتل ادو ارد و ازینجا بمعنی حملہ فہمیدہ اند و آن خطاست بلکہ بہ معنی آہنگ است مطلقاً مؤلف عرض کند کہ خان آرزو آنچہ انداز را بمعنی قصد کن وحملہ نما اسم جامد گرفتہ وبہمین معنی امر نہ گرفتہ در غلط افتادہ زیراکہ انداز بمعنی حملہ نیست کہ و نیا مدہ و ما بر معنی دوم صراحت این کردہ ایم حقیقت انیست کہ انداختن بمعنی مجازی زدن بجایش گذشت۔ چون انداختن خنجر بہ معنی زدن خنجر پس اگر حاصل بالمصدر این مصدر مرکب گیریم۔ انداز خنجر باشد و مجرد انداز بہ معنی حملہ نباشد۔ پس باید کہ انداز را امر انداختن بہ ہمہ معانی آن گیریم کہ بجایش گذشت ومعانی مجازیش کہ ورای معنی حقیقی گذشتہ است بترکیب باشد چنانکہ در ملحقات انداختن ذکرش کردہ ایم (اردو) مصدر انداختن کا امر حاضر تمام معنون ہین۔

(۵) انداز۔ بقول برہان قصد کنندہ۔ وبقول سروری افگنندہ وبقول رشیدی بمعنی اندازندہ وبقول جامع اسم فاعل قصد و حملہ کردن و انداختن وبقول خان آرزو در سراج بمعنی انداز (ظہوری ﷺ) رمیدنہای آہو چشم شیر انداز را نازم ؛ کہ گرد آزادم از ہستی نگاہ التفات افزایش ؛ (صائب ﷺ) از تقاضا چشم سیاہ تو بیادم آمد ؛ قدر اندازنگاہ تو بیادم آمد ؛ مؤلف عرض کند کہ این ہمان تسامح محققین نازک خیال است کہ ذکرش بر اکثر لغات کردہ ایم و حیف است کہ خان آرزو ہم ہمزبان شان۔ ایشان می دانند کہ معنی فاعلی یا مفعولی در امر ہمان وقت پیدا می شود کہ امر را با اسمی مرکب کنیم و اسم فاعل و مفعول ترکیبی نام ہمین مرکب است چون شیر انداز بمعنی اندازندہ شیر و قدر انداز بمعنی نشانہ باز و نمیشود کہ درین مرکب۔ مجرد انداز را بمعنی فاعل دانیم وتخصیص با معانی خاص ہم درست نیست۔ بلکہ انداز بہمہ معانی انداختن بحالت ترکیبیہ

افادۀ معنی فاعلی یا مفعولی کند و بس (اردو) بحالت ترکیب انداختن کا اسم فاعل ترکیبی۔

(۶) انداز۔ بقول برہان قیاس و اندازه و مقیاس و مقدار چیزی۔ صاحب ناصری فرماید که مقدار چیزی و اندازه و قیاس و مقیاس (فرخی ؎) جاودان شاد زیاد آن ملک کامروانی لشکرش بی عدد و مملکتش بی انداز ٭ صاحب جہانگیری بر قیاس قانع و صاحب سروری بر مقدار و مقیاس و بقول صاحب رشیدی مرادف اندازه بمعنی مقدار۔ و بقول جامع قیاس و مقدار۔ خان آرزو در سراج فرماید که انداز بمعنی قیاس و تخمین است و لهذا مقیاس را اندازه گویند و ارشاد کند که صاحب رشیدی بمعنی مقدار گفته و انداز و اندازه را یکی گمان برده و آن خطاست مؤلف عرض کند که خان آرزو به اصول رفته است و درست گوید که انداز بمعنی قیاس باشد و الحق این اسم جامد فارسی باشد و اندازه و بزیادت های نسبت بمعنی مقیاس پس آنچه فارسیان انداز و اندازه را بمعنی قیاس و مقیاس مرادف یکدیگر دانسته اند غور نکرده اند و با صراحت کامل حقیقت این بر اندازه بیان کنیم حکیم اسدی گوید (؎) تو هستی زن و مرد من پس نخست ٭ زمن باید انداز فرهنگ جست (اردو) انداز۔ بقول امیر قیاس اٹکل۔ تخمینہ (فقرۂ مراۃ العروس) بھلا اندازے تباؤ تو یہ کتنے کا مال ہے "

(۷) انداز۔ بقول بہار بمعنی بر جستن و این مجاز باشد (غیاثای حلوائی ؎) گرچه دوری ز درش داشت بسی باز مرا ٭ شوق افگند در آن کو بیک انداز مرا ٭ خان آرزو در چراغ به سند همین شعر فرماید که بمعنی جستن و قصد مؤلف گوید که چرا نمی گوید که بمعنی جست حاصل بالمصدر جستن

مجاز است از معنی حقیقی (اردو) جست۔ بقول آصفیہ (مؤنث) چھلانگ۔ پھلانگ۔

(۸) انداز۔ بہ تحقیق ما معنی طرز ہم آمدہ کہ مجاز است از معنی حقیقی آہنگ۔ چنانکہ ظہوری گوید (سہ) انداز بزرگ ہمتان است ٭ ہر چیز خرا وست مختصر گیر ٭ (اردو) انداز۔ بقول امیر طرز۔ ڈھنگ۔ طور (قلق سہ) ساکن شہر کا یہ تھا انداز ٭ داغ الفت تھا دل کا محرم راز ٭ (آتش سہ) گرمی جوش محبت کا وہی انداز ہے ٭ داغ دل سے ربط ہے سوز جگر سے ساز ہے ٭

(۹) انداز۔ بقول ناصری بہ معنی قدر و مرتبہ۔ دیگر کسی از محققین فرس با او نیست و سندی پیش نشد محقق اصفہان از اہل زبان است (اردو) قدر و مرتبہ۔ مذکر۔

انداز داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی (۱) آہنگ داشتن است متعلق بہ معنی اول انداز (ظہوری سہ) گریہ را راہ بر دیوم طلب در پیش است ٭ قطرہ بر داشتن انداز دویدن دارد ٭ (ولہ سہ) چند در کام و زبان نالہ ہم بر سر ہم ٭ لب تنگ آمدہ انداز قفانی دارد ٭ و (۲) بمعنی طرز داشتن ہم یافتہ متعلق بہ معنی ہشتم انداز (ولہ سہ) تیغ بیگانگی کشیدہ فراق ٭ ہمہ انداز آشنا دارد ٭ (اردو) (۱) قصد رکھنا۔ (۲) انداز اختیار کرنا۔

انداز کردن استعمال۔ بہ معنی آہنگ و ارادہ کردن است متعلق بہ معنی اول انداز (ظہوری سہ) بد و اول بنجوری می دہد بال و پر خود را ٭ اگر پروانہ گاہی می کند انداز آغوشی ٭ (اردو) قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

اندازہ بقول برہان و ناصری و جہانگیری و جامع بر وزن خمیازہ (۱) بمعنی پیمانہ

ہر چیز۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ بمعنی پیمودن زمین بریسمان یا چیز دیگر۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصرین شاہ قاچار فرماید کہ معاصرین عجم ذرع را اندازہ گویند مؤلف
عرض کند کہ نشنیدہ ایم کہ محقق اصفہانی بطور معنی مصدری بہ تخصیص زمین در ریسمان نوشتہ
ہر گاہ اندازہ بطور عام بمعنی پیمانہ ہر چیز است برای پیمایش زمین ہم استعمالش توان کرد
و این مجاز باشد از معنی دوم کہ حقیقی است (اردو) پیمانہ۔ بقول آصفیہ (فارسی) مذکر۔
مشروبات یا مائعات کے ناپنے کا ظرف۔ جام شراب۔ وائن گلاس۔ ناپ۔ ناپنے
کا آلہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جریب بھی اور درعہ یعنی گز بھی۔ اندازہ کا ترجمہ ہے
امیر نے اندازہ کے چوتھے معنی پر لکھا ہے۔ ناپ۔ پیمانہ (فقرہ امیر) درزی کو اچکن اگر کھا
کچھ دیدو تو کمر کا اندازہ ہو جائے ؎

(۲) اندازہ۔ بقول برہان اندازہ گرفتن و قیاس کردن۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ
بمعنی قیاس است و اندازہ گرفتن بمعنی قیاس کردن و بقول صاحب جامع قیاس کردن
مؤلف گوید کہ صاحبان برہان و جامع در غلط افتادہ اند و معنی بیان کردۂ جہانگیری
درست است کہ محض قیاس باشد و صاحب ناصری کہ بمعنی مقدار و مقیاس چیزی
آوردہ متعلق بہ ہمین است۔ صاحب رشیدی انداز و اندازہ را یکجا نوشتہ فرماید کہ بمعنی
مقدار چیزی و خان آرزو در سراج براو اعتراض کند و گوید کہ ہر دو بدین معنی نباشد
بلکہ انداز بمعنی قیاس و تخمین است و اندازہ بمعنی مقیاس مؤلف عرض کند کہ جا دارد
کہ اندازہ وضع شد از انداز بزیادت ہای نسبت یعنی منسوب بہ قیاس و قیاس کردن

نہ بمعنی مقیاس واگر مقیاس را بقول محققین درین معنی صحیح پنداریم از قبیل مقدار باشد
کہ استعمالش ہم بہ معنی مفعولی است یعنی قیاس کردہ شدہ وتخمینہ ومقداری کہ در قیاس
قائم شود یعنی کمیت ہر شئی (سعدی ؎) باندازہ بود باید نمود ؛ خجالت نبرد آنکہ ننمود نش
و بود ؛ (بابا فغانی ؎) طرح این مجلس برون ز اندازہ وہم است وعقل ؛ آفرین بر دا
استادکین اندازہ بست ؛ (انوری ؎) بہ نعت ہر کہ سخن راندم فزون آمد ؛ بہم مدیح
ز اندازہ ہم طمع ز عطا ؛ (ولہ ؎) جاہش نہ باندازۂ بالا ونشیب است ؛ جودش نہ بمعیا
قلیل است وکثیر است ؛ (عرفی ؎) حد حسن تو بادراک نشاید دانست ؛ این سخن
نیز نہ اندازہ ادراک من است ؛ بہ خیال ما ہمین است معنی حقیقی اندازۂ و دیگر
معانی مجاز این (اردو) اندازہ - بقول امیر قیاس اٹکل - تخمینہ - (فقرہ امیر)
تمہارے اندازے میں یہ کپڑا کے گز ہوگا - بے دیکھے ہوے قیمت کا اندازہ
نہیں ہو سکتا ؛

(۳) اندازہ - بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی قوت وقدرت وبقول ناصری
قدر ومرتبہ (نظامی ؎) پژوہندہ را یاوہ شد زان کلید ؛ کز اندازۂ خویشتن در تو دید ؛
بہار گوید کہ در مقامی کہ اقتضای معنی جرءت ویارا کند استعمال این کنند چنانکہ گویند ؛ فلانی
اندازہ این کار ندارد ؛ یا اندازۂ او نیست ؛ (ظہوری ؎) سالہا عالم دیوان
خموشی بودم ؛ ہیچکس را بمن اندازۂ تقریر نبود ؛ قدرتی ہجر تو در کشتن من بر دبکار ؛
شفاعت گری اندازۂ تقدیر نبود ؛ صاحب رشیدی فرماید کہ بہ معنی یارا وجرءت استعمال کنند

چنانکہ گویند "فلانی بند اندازہ ندارد" مؤلف عرض کند کہ اینہم مجاز معنی حقیقی دوم است
کہ گذشت (ظہوری سہ) وصل اندازہ ما نیست ظہوری می سوزد ؛ شعلۂ کی تنگ بہم آغوشی
خس بتابد ؛ (دلہ سہ) اندازۂ کہ باشد پا در طلب نہادن ؛ ندہد اگر نشانش تن در سرائ
مردم ؛ (اردو) قوّت ۔ قدرت ۔ قدر مؤنث ۔ مرتبہ ۔ مذکر ۔

(۴) اندازہ ۔ بقول بہار بمعنی نمونہ ۔ فرماید کہ مجاز است مؤلف گوید کہ حیف است کہ
سندی پیش نکرد ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این معنی نکرد و معاصرین عجم ہم بزبان ندارند
اگر از کلام نظامی کہ بر (اندازہ انگیختن) می آید سند این گیریم جا دارد (اردو) نمونہ ۔ بقول
آصفیہ (فارسی) اسم مذکر ۔ وہ چیز جو دکہانے کے واسطے آئے ۔ انموذج ۔

(۵) اندازہ ۔ بقول بہار بمعنی نشانہ ۔ فرماید کہ مجاز است ۔ مؤلف گوید کہ حیف است
سندی پیش نشد ۔ دیگر محققین ازین معنی ساکت اند طالب سند باشیم (اردو) نشانہ
بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر ۔ ہدف ۔ وہ علامت جو خاک تودہ پر تیر مارنے کیواسطے
بنا دیں ۔ چاند ماری ۔ گولی یا تیر مارنے کی جگہ ۔

(۶) اندازہ ۔ بقول خان آرزو در سراج بمعنی قصد و آہنگ ہم آمدہ سوا کسی دیگر ذکر این
نکرد و نہ سندی پیش شد ۔ اگر سند استعمال بدست آید مزید علیہ اندازدانیم بزیادت
ہای ہوز (اردو) دیکھو انداز کے پہلے معنی ۔

(۷) اندازہ ۔ بتحقیق ما بمعنی اعتدال مستعمل چنانکہ معاصرین عجم گویند "در ہر کار اندازہ نگہدار"
(اردو) اندازہ ۔ بقول امیر بمعنی حد اعتدال جیسے (فقرہ) اندازے سے زیادہ بوجہ ہوگا

(۴۰۶)

تو کشتی ڈوب جائیگی۔

(۸) اندازه به معنی شمار هم آمده صاحب ناصری فرماید که اندازه گیر بمعنی شمارنده که درین زمان بهندس مشهور است و علم حساب که هندسه گویند مبدّل و معرب اندازه باشد ظهوری

(۵) به گرفتن پرده زان رخسار حدّ باد نیست چگاه گاهی صرصر آه مرا اندازه باد پنجیال (۹)

اصطلاحی است در سیاق عجم هم که فارسیان رقمی را گویند که قائم شود بدون شرکت جزو حقیقی و آنچه بشرکت جزو حقیقی قائم شود آن را باصطلاح سیاق عجم تخمینه نام است مثلاً اگر محاصل سال آینده یا مخارج آنرا صرف برقیاس و توقع بمقصد درم قائم کنیم این اندازه باشد واگر همین رقم را برقیاس مقدار معیّن سال گذشته یا جزو آن قائم کنیم این تخمینه باشد چنانکه صراحت آن در نقشهٔ ذیل کرده ایم۔

(الف) مداخل سنہ ۱۳۲۰ ف				(ب) مخارج سنہ ۱۳۲۰ ف			
ابواب	مداخل حقیقی ششماهی اول	اندازه ششماهی دوم	جمع	ابواب	مخارج حقیقی ششماهی اول	اندازه ششماهی دوم	جمع
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
زراعت	صا	سما	الـا	خرچ عمال انتظامی	ماصه	مار	سماصه

این تخمینهٔ مداخل و مخارج سنہ ۱۳۲۰ فصلی است که بر (الف) و (ب) بیان کرده ایم که شامل است بر حقیقی ششماهی اول و اندازه ششماهی دوم و مجموعهٔ آن که در خانه چهارم مذکور شد تخمینه نام دارد پس اگر برای موازنهٔ مداخل و مخارج سنہ ۱۳۲۰ فصلی رقمی معیّن مجرد برقیاس قائم کنیم

وکار را از حقیقی شششناہ اول و اندازہ ششناہ دوم گیریم آن رقم قیاسی - ۱۱ اندازہ نام باشد (اردو) شمار - بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - گنتی - اندازہ - حساب (داغ) شمار اپنی خطاؤن کا بتادون تو تمہین شاید حساب آئے نہ آئے ؛ (فقرہ مؤلف) اب تو اس محفل مین ہمارا بھی شمار ہونے لگا " یعنی ہم بھی اہل مجلس مین سمجھے جانے لگے - فن سیاق مین اندازہ اوس مشخصہ رقم کا نام ہے جو سال آیندہ کے مداخل یا مخارج کے لئے اٹکل پر قائم کی جاے جس مین حقیقی کا دخل نہ ہو -

اندازہ آمدن استعمال - بقول مصاحب عجم بمعنی درست و موافق قیاس آمدن و موافق مقصد بودن - صاحب لنکران گوید " عیب ندارد قدری کشادہ و بلند بدو زند اگر اندازہ نیاید اینجا درست می کنند " و این متعلق است بامعنی دوم اندازہ (اردو) برابر ہونا - درست ہونا - موافق قیاس ہونا -

اندازہ انگیختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قائم کردن نمونہ باشد و متعلق بہ معنی چہارم اندازہ (نظامی گنجوی) میان چارگوشہ خط اطلسی نہ بر انگیخت اندازۂ ہندسی ؛ مخفی مبادکہ چارگوشہ کنایۂ تخت و تابوت را گویند - مقصود آنست کہ خط اطلسی از ہر چہار گوشہ یعنی تخت نمونۂ حساب یا عرض و طول را ظاہر می کرد یعنی عرض و طول آن تعلق حساب درست بود و جا دارد کہ این را متعلق بمعنی دوم گیریم اندرین صورت معنی این ظاہر کردن اندازہ باشد (اردو) نمونہ دکھلانا اندازہ ظاہر کرنا -

اندازۂ او نیست مقولہ فارسیان چون یار را ای کاری درکسی نہ بیند این مقولہ بچی او زنند مقصود آنست کہ این کار در حد

اونباشد - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب
بذیل دستور اول و صاحب شمس ہم ذکراین کردہ
و این متعلق ست بہ معنی سوم اندازہ (اردو)
اسکے اختیار مین نہین ہے - اسکی طاقت سی باہر ہی
اندازہ برداشتن استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کردہ کہ بمعنی قیاس کردن است واین
متعلق بہ معنی دوم اندازہ باشد (ظہوری ترشیزی
سہ) چہ از دیگوری شبہای ہجران حال می پرسی
توان اندازۂ برداشت از روز سیاہ من ؎
(اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا -
اندازہ بستن استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کردہ کہ بہ معنی اندازہ کردن وقیاسی قائم
کردن است سند این از کلام فغانی بہ معنی دوم
اندازہ گذشت (اردو) اندازہ کرنا - قیاس کرنا
اندازہ بودن استعمال - بمعنی طاقت و
قدرت بودن است متعلق بہ معنی سوم اندازہ
سند این از کلام ظہوری بہ معنی سوم گذشت (اردو)
طاقت اور قدرت ہونا - رہنا -
اندازہ دادن استعمال صاحب آصفی
ذکراین کردہ کہ بمعنی اندازہ کردن است متعلق
بہ معنی دوم اندازہ (طغرای مشہدی سہ)
کسی کز ورق دادہ اندازہ اش ؎ بتازنگہ بستہ
شیرازہ اش ؎ (اردو) اندازہ کرنا -
اندازہ داشتن استعمال - صاحب
آصفی ذکراین کردہ کہ بہ معنی دانستن کمیت و
متعلق بمعنی دوم اندازہ باشد (خسرو سہ)
چون قلم اندازۂ علمش نداشت ؎ علم بدل کرد
و قلم را گذاشت ؎ (اردو) مقدار سمجھنا وقف ہونا
اندازہ گرفتن استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کردہ کہ بہ معنی مجازی مقابلہ کردن است
و این متعلق باشد با معنی دوم کہ معنی حقیقی اندازہ
گرفتن - قیاس کردن است (نظامی گنجوی سہ)
چو اندازہ زچشم خویش گیرد ؎ بر آہو بی صد آہو
بیش گیرد ؎ (اردو) اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -

اندازهٔ هندسی | اصطلاح - بقول صاحب بحر و هفت و مؤید بمعنی طول و عرض و معنی لفظی این قیاسی حسابی سند این بر اندازه انگیختن گذشت (اردو) عرض و طول - مذکر۔

اندازه یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی کمیت معلوم کردن است (خان آرزو ـــه) تماش روی کار از پشت می گردد عیان لیکن نه توان از ریش زاهد یافتن اندازهٔ فحش را ؎ (اردو) اندازه معلوم کرنا۔

انداس | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان ترجمه قیاس است دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرده و بخیال ما این مبدل اندازه باشد به معنی ششمش که گذشت - زای هوز به سین مهمله بدل شد همچو آیاز و آیاس و هرمز و هرمس دیگر هیچ (اردو) دیکھو اندازه کے چھٹے معنی۔

انداش گره | استعمال - بقول صاحب ضمیمهٔ برهان و شمس و مؤید مخفف اندایش گر (که می آید) که کاهگل و گلابه بر دیوار و بام مالنده باشد و حقیقت این بر اندایش گر بیان می شود (اردو) گلابه اور کاهگل کرنے والا - مذکر۔

اندام | بقول برهان و ناصری و سروری و جامع بر وزن انجام (۱) معروفست که بدن و عضو آدمی باشد (سعدی ـــه) اندام تو چون حریر چین است ؎ دیگر چه کنی قبای اطلس ؎ خان آرزو در سراج گوید که به معنی عضو ظاهری آدمی و فرماید که اگرچه اعضای او بسیار است ولیکن هفت اندام شهرت دارد و مجازاً تمام بدن آدمی را نیز گویند چنانکه توسی تصریح نموده بهار باتفاق خان آرزو گوید که سینه داخل همین اعضاست و تفصیل آن در (هفت اعضا) بیاید و بمجاز تمام بدن بلکه مطلق جسم را گویند - لهذا - اندام آفتاب و اندام کوه و اندام گل

هم آمده (خواجه جمال الدین سلمان سه) آن کز نهیب خنجرش اندام آفتاب ؛ پیوسته
می جهد چو دل برق در زمین ؛ (وله سه) عکس تیغ تو اگر کوه به بیند بر عکس ؛ کوه را لرزه ای
بیم فتد بر اندام (میر خسرو سه) خشک شد اندام گل از رنج باد ؛ باد در اندام کسی
و صراحت مزید کند که به معنی قامت هم استعمال یافته (صائب سه) نیست هر چند از لباس
گل جدائی رنگ را ؛ جامهٔ گلرنگ بر اندام او زیبنده است ؛ و فرماید که به معنی سینه حریر
زخم آزمای - زیبا - سیم رنگ - لطیف - نازک - یاسمین از صفات و تشبیهات اوست
مؤلف عرض کند که بخیال ما اصل این همان انداست که بمعنی گلابه و کاهگل گذشت
فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش اندام کردند بمعنی گلابهٔ مخصوص همچو ن نم و دم
و برای بدن انسان استعمال ساختند که هیئت مجموعی بدن هم دیواری را ماند که نشیب و فراز
از گلابه و کاهگل درست کرده باشند و آنچه عضو را گفته اند همچون هفت اندام و اندام نهانی بر سبیل
مجاز است که عضو جزو بدن است و هر قدر اسناد که بالا گذشت همه مفید و مؤید خیال ماست و آنچه
بعض محققین بمعنی قامت هم نوشته اند آنهم مجاز است و سند بها از کلام صائب که برای قامت
بالا ذکور شد در ان هم معنی بدن و جسم زیبا تر است و جا دارد که ماخذ این ندامی باشد که بقول
منتخب در عربی زبان جمع ندیم است به معنی همنشینان - فارسیان تحتانی آخره را حذف کرده الف
وصلی در اولش زیاده کردند اندام شد بمعنی حقیقی این همنشینان و کنایه از جمیع اعضا که همنشین اند
و مراد از مجموعهٔ آن بدن و جسم است و جا دارد که ماخذ این هنام باشد که بقول برهان بلغت ژند
و پاژند اندام را گویند - های هوز بدل شد به الف همچون اهیون و هیپون و دال مهمله زائد

بعد نون آوردند که زیادت دال در اکثر الفاظ یافته می شود همچون پیرهن و پیرهند صاحب
کنز که محقق ترکی زبان است بر اندام گوید که لغت فارسی است و در عربی زبان تعریف کنند
که ترجمۂ این قدّ و قوامٌ و ہندامٌ و فرماید که مُہندم به معنی تشکیل از ہمین ہندام است
صاحب محیط المحیط فرماید که ہندمة مصدر نیست و در عربی بمعنی راست کردن و اصلاح کردن
پس مُہندَمٌ بمعنی راست کرده شده و اصلاح کرده شده باشد و ہندام معرب است
اندام فارسی (انتہی) فارسیان بر سبیل مجاز اندام را که واحد است به معنی جمع یعنی اعضا
استعمال کرده اند و سند این بر اندام داشتن می آید (اردو) اندام - بقول امیر (فارسی)
مذکر - بدن (آتش ؎) رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا ؛ موی کمر کو رتبہ ہے
تار کا ؛ (وزیر ؎) بے سبب شمع کا اک گل نہیں اندام سفید ؛ ہوگئی دیکھ کے یہ ساعد گلفام سفید
(۲) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری ہر کاری که آراسته و بنظام و باصول
و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی نظام - صاحب سروری فرماید که نظام و آراستگی
بعضی ہم - خان آرزو در سراج بذکر معنی بیان کرده برہان گوید که خطاست و فرماید
آنچه در رساله اسدی واقع شده که ؎ اندام کار بنظام باشد عبارت اندام کار یعنی
نیست - بلکه باضافت است و بنظام باشد - خبر اندام کار است و ظاہر است همین
موجب غلط صاحب برہان است مؤلف عرض کند که معنی اندام مجاز از نظام باشد و
(اندام گرفتن کار) که در ملحقات این می آید از ہمین معنی است و این متعلق است به
اول که بدن منتظم است از ینجاست که مجازاً به معنی نظام مستعمل شد (خواجه حافظ شیرا

ہرچہ ہست از قامت ناساز وبی اندام ماست ٭ ورنہ تشریف تو بربالای کس کوتاہ نیست ٭

(اردو) نظام ۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ ترتیب ۔ انتظام ۔ آراستگی ۔

(۳) اندام ۔ بقول برہان وجامع بمعنی زیبا وزیبائی وبقول جہانگیری آراستگی ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این معنی بمعنی مجاز است وفرماید کہ از کلام بعض متاخرین چنان ظاہر میشود کہ بمعنی موزنیت باشد ۔ بہار گوید کہ بمعنی خوبی وزیبائی مجاز است وبمعنی تقطیع وموزونیت ماخوذ ازین (عائب ﷺ) قمریان پاس غلط کردۂ خود می دارند ٭ ورنہ یک سرو درین باغ باندام تو نیست ٭ بعض اہل تحقیق اندام را در مصرع ثانی بمعنی زیبائی گرفتہ اند وبخیال ما بمعنی قد وقامت ہم کہ متعلق باشد بمعنی اول ورای ما اینست کہ معنی زیبائی ہم تعلق دارد بانظام کہ بمعنی دوم گذشت وسند این براندام گرفتن قدمی آید (اردو) زیبائی مؤنث زیبا ۔ بقول آصفیہ زیب دینے والا ۔ بھلا ۔ خوشنما ۔ آراستہ ۔ موزون ۔

(۴) اندام ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری وجامع وبہار و (خان آرزو در سراج) بمعنی ادب وآداب وبقول ناصری بمعنی ادب (جمال الدین عبدالرزاق ﷺ) سرکونہ باندام کند بندگی تو ٭ آزند بدان سرسہ طلاق تشش اندام ٭ واین ہم مجاز است از معنی دوم کہ مجاز مجاز باشد (اردو) ادب ۔ بقول امیر (عربی) مذکر ۔ ہر چیز کی حد کو نگاہ رکھنا ۔ تہذیب ۔ شائستگی (ظفر ﷺ) ہر محل ہر اک کو بگینہ دشنام دیتے ہین ٭ ادب اچھا سکھایا اے ظفر اُن کو ادیبون نے ٭ (سحر ﷺ) خاطر عشق ہے اب خاطر احباب کہان ٭ جوش وحشت مین کسی کا ادب آداب کہان ٭

(۵) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری و جامع و (خان آرزو و سراج) بمعنی قاعدہ و روش - صاحب جہانگیری بر روش قانع و این را داخل معنی چہارم پندارد - و بقول بہار بمعنی وضع و اسلوب و بخیال ما داخل معنی دوم کہ نظام است (اردو) قاعدہ - مذکر - روش مؤنث -

(۶) اندام - بقول برہان و ناصری و سروری و جامع بمعنی فضای خانہ - خان آرزو و سراج فرماید کہ این معنی غلط است بلکہ ہمان وضع خوش و اسلوب خوش خانہ باشد مؤلف عرض کند کہ اگر بر اندا کہ بمعنی گلابہ و کاہگل گذشت - زیادت میم تخصیص گیریم بمعنی گلابۂ خاص باشد و مجازاً بمعنی خوش اسلوبی خانہ توان گرفت - طالب سند استعمال باشیم (اردو) گھر کی خوش وضعی اور خوش اسلوبی - مؤنث -

(۷) اندام - بقول ناصری - بمعنی بے نظام و نامناسب - بخیال ما محقق زباندان تسامح کردہ است سندی می خواہیم - معاصرین عجم ہم با ما ہمزبانند (اردو) غیر مرتب - بے انتظام -

اندام آوردن استعمال - بمعنی نظام دادن و باقاعدہ کردن (حکیم سوزنی ۔ ۵) نادر ایام تراشل و عدیل اندر شرع ٭ کہ حسام شدہ را باز نیارد اندام ٭ صاحب جہانگیری این را سند معنی دوم اندام قرار دادہ (اردو) باقاعدہ کرنا - انتظام کرنا - مہذب بنانا - درست کرنا -

اندام اندام اصطلاح - بہ معنی ہمہ تن و سرتا پا باشد - این معنی پیدا شد از تکرار لفظ اندام (حکیم سوزنی ۔ ۵) چون سخن در نظر از لطف تو اندام گرفت ٭ بعدم باز رہد خصم تو اندام اندام ٭ (اردو) سرتاپا - سر سے پاؤن تک -

اندام پیچیدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی آمادہ و مستعد شدن باشد و متعلق بہ معنی دوم اندام کہ آمادگی ہم مستلزم نظام است

(نظامی گنجوی ۵) چو درزور پیچیدی اندام را ✱
ره برزدی گوش ضرغام را ✱ (اردو) آماده
اور مستعد ہونا۔

اندام دادن | استعمال۔ بقول صاحب
بحر (۱) بمعنی خوش اسلوب و خوش ترکیب ساختن
و (۲) ادب کردن و (۳) قاعده و روش
آموختن و بقول صاحب تحقیق (۴) بہ معنی ہشیار
ساختن ہم۔ بہار و وارستہ بر معنی اول قانع۔
(صائب ۵۳) می دہد از سادگی اندام آتش
را بچوب ✱ آنکہ می خواہد بچوب گل کند عاقل
مرا ✱ (ولہ ۵۳) زالزام پیاپی مدعی ملزم نمی گردد ✱
اگر صد سال اندامش دہی آدم نمی گردد ✱ (ولہ ۵۴)
آتش سوزندہ را نتوان بچوب اندام داد ✱ چوب
گل دیوانگان را می کند دیوانہ تر ✱ (ناظم ہروی
۵۳) خراش سرو را اندام می داد ✱ لبش با شوخی
را دشنام می داد ✱ (صائب ۵۴) رو باریک
صائب می دہد اندام رہرو را ✱ سخن سنجیده را
لبہای گوہربار می بارد ✱ مؤلف گوید کہ معنی
اول متعلق است بہ معنی دوم اندام و معنی دوم
متعلق بہ معنی چہارمش و معنی سوم و چہارم مجاز
معنی پنجم آن (اردو) (۱) خوش اسلوب کرنا
(۲) ادب کرنا۔ (۳) قاعدہ سکھانا (۴) ہشیار کرنا۔

اندام داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی اعضا داشتن است (کلیم
ہمدانی ۵) نی تاب کمر دارد نی کوہ سرینی ✱
شمع است و ہمین قامتی اندام ندارد ✱
(اردو) اعضا رکھنا۔ مرکب بہ اعضا ہونا۔

اندام وزدیدن | (مصدر اصطلاحی)
صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی جسم بخود
کشیدن است کہ چون دست اغیار بر جسم زنی
حس کند از شرم و حیا این عمل بوقوع آید و این
متعلق بہ معنی اول اندام باشد (خسرو ۵)
گر برم در بر شان دست بدزدند اندام ✱ سیم
دزدی عجبی نیست ز سیم اندامان ✱ (اردو)

بدن چرانا - بقول آصفیہ - شرم سے سکڑنا - بدن سمیٹنا - اپنے جسم کو چھپانا - بچانا (معروف سہ) متاع دل کو جو وہ سیمتن چراتا ہے ؎ ٹٹولتا ہون تو کیا کیا بدن چراتا ہے ؎

اندام ریختن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ریختن جسم است وکنایہ باشد از جدا کردن جان از بدن و دور عالم بیخودی انداختن - زلالی خوانساری (سہ) ہوای رقص شان اندام می ریخت ؎ چو برگ گل کہ از باد ام می ریخت ؎ (اردو) جسم سے جان جدا کرنا - بے خود کرنا -

اندام گرفتن سخن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر اندام گرفتن قانع وبہ تحقیق ما اندام گرفتن سخن بہ معنی موجہ قرار یافتن و وقعت پیدا کردن سخن است و این متعلق باشد بہ معنی دوم یا سوم اندام و سند این از کلام حکیم سوزنی (بر اندام اندام) گذشت (اردو) بات موجہ قرار پانا - وقیع ہونا -

اندام گرفتن قد (مصدر اصطلاحی) بمعنی زیبائی گرفتن قد باشد - و این متعلق باشد بہ معنی سوم اندام (صائب سہ) لب لعل تو از خون دل من کام گرفت ؎ سرو قد تو در آغوش من اندام گرفت ؎ (اردو) قد کا زیبا ہونا - خوشنما ہونا - موزون ہونا -

اندام گرفتن کار مصدر اصطلاحی بمعنی رونق یافتن و نظام گرفتن و درست شدن کار باشد متعلق بہ معنی دوم اندام (میر معزی سہ) بی وصل تو دل در برم آرام نگیرد ؎ بی صحبت تو کار من اندام نگیرد ؎ (اردو) کام بنا - بقول آصفیہ کام درست ہونا - کام ٹھیک ہونا - مراد بر آنا - کامیاب ہونا - مدعا حاصل ہونا -

اندام نہانی زن استعمال - بقول اہند معروف کہ کنایہ باشد از کُس کہ بعربی فرج گویند و در ینجا لفظ اندام بہ معنی عضو و متعلق بہ معنی اول

اندام است - مرکب توصیفی - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) فرج - بقول آصفیه - عربی - عورتکا اندام نهانی - بُر - شرمگاه

اندامی | بقول صاحب انند بالفتح بمعنی جامهٔ خوش اسلوب که بر بدن چست و راست و درست آید - و صاحب غیاث هم ذکر این کرده - دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است که سند استعمال پیش نشد یای حال یای لیاقت بر اندام زیاده کرده اند بمعنی لائق جسم و کنایه باشد از جامهٔ چست (اردو) چست لباس بدن

اندان | بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی خیل و خاندان و دودمان و (۲) بمعنی سزاوار و مستحق هم و دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت و سند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید واگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد که بمعنی اول مخفف خاندان باشد و بس - خای معجمهٔ اول حذف شد و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) خاندان مذکر - (۲) سزاوار - مستحق -

اندا و | بقول برهان بسکون واو تره تیزک باشد و آن سبزیست خوردنی و آن را اهل سیستان تره میره و عربان جرجیر خوانند و بعضی گویند جرجیر صحرائی است که ایهقان باشد صاحبان سروری و جامع ناصری هم ذکر این کرده اند و بقول صاحب محیط که بر جرجیر نوشته بیونانی او دمین و ببربانی کرکیر و بفارسی کیکیر و گنج و کهزک و گهزل و بهندی ترمرا فرماید که بعضی از علمای تحقیق فارسی این تره تیزک نوشته اند حالانکه این اسم خرف است - ابن حجاج و ابو حنیفه و ابن سجون گفته که ایهقان - جرجیر است و کازرونی نوشته که آنرا بقلهٔ عائشه و در تبریز گیدار نامند و بشیرازی کهزک گویند گرم و خشک در دوم مسخن و ملطف و مفتح سدهٔ جگر و طحال

وجالی و مدر بول و مفتت سنگ و مولد منی و محرک جماع و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب
برہان بر ترہ تندک ذکر این کردہ و بر ترہ میرہ ذکر ایہقان و بر گلشر و گکش ہم۔ صاحب انند
صراحت کند کہ اندا اسم جامد زبان فارسی است (اردو) ترمراہ۔ بقول صاحب جامع الادویہ
جرجیر۔ ایک درخت ہے جس کے پتے مولی کے پتون کے برابر ہوتے ہین۔ منتہی ہے۔

اندادہ بقول برہان وجامع وسراج بفتح دا ومالۂ بنّایان۔ وآن افرازیست کہ بدان
گل وگچ بر بام و دیوار الندود (۲) شکوہ وشکایت وغیبت را نیز گفتہ اند۔ صاحب ناصری
فرماید کہ انداد واندادہ بدل یکدیگر و نسبت معنی دوم فرماید کہ کنایہ باشد۔ صاحب جہانگیری
فرماید کہ اندایہ واندادہ مرادف یکدیگر و آنرا مالہ نیز گویند و ذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اندا بہ معنی کاہگل وگلابہ گذشت و بر معنی سومش معنی دوم این ہم مذکور شد بخیال ما فارسیان
اندا را بزیادت یای تحتانی در آخر اندای کردند کہ بہمین معنی می آید و پس ازان ہای نسبت
بر آخرش آوردہ اندایہ ساختند کہ منسوب بہ اندا باشد وکنایہ از آلہ کہ بوسیلۂ آن کاہگل
وگلابہ وگچ بر دیوار کنند وحقیقت اندادہ این است کہ بر اندا دال زیادہ کردند کہ در بعض
کلمات فارسی می شود ہمچون افتادن وادفتادن وپس ازان ہای نسبت بروزیادہ کردند
(اندادہ) شد وجادار دکہ دال نسبت گیریم وہای زائد در آخر و معنی دوم درینجا کنایہ است کہ
غیبت ہم منسوب بہ کاہگل وگلابہ باشد کہ غیبت کنندہ می خواہد کہ محاسن را بخبث خود
کاہگل کند و پنہان نماید پس آنچہ اند بہمین معنی دوم گذشت مخفف این باشد (اردو) (۱) تھاپی
دکن مین معمارون کے ایک آلہ کا نام ہے جس سے گچ یا مٹی کا گلابہ دیوار یا چھت پر کرتے ہیں

یہ پتے کی شکل میں لوہے یا لکڑی سے بنا ہوا ہوتا ہے جس پر ایک دستہ بھی لگا یا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے تھاپی پر کمار کا اوزار لکھا ہے جس سے وہ برتن گھڑتا ہے۔ ہماری رائے میں دکن کا محاورہ صحیح ہے۔ صاحب ساطع نے تھاپی پر لکھا ہے کہ مالہ اور گلگاردن کا اوزار جس کے ذریعے سے کاہگل اور گچ دیوار پر کرتے ہیں حضرت جلیل فرماتے ہیں کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے جس سے گلابہ کو دیوار پر لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور تھاپی وہ ہے جس سے استرکاری کو پیٹ کر مضبوط کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے کرنی پر فرمایا ہے کہ ایک اوزار کا نام جس سے راج گارا۔ چونہ وغیرہ پھیلاتے اور کہگل کرتے ہیں۔ گل مالہ۔ اندایہ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ حضرت جلیل کے ارشاد اور صاحب آصفیہ کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اندادہ کا ترجمہ کرنی ہے نہ تھاپی ہم نے کرنی اور تھاپی دونوں کو دیکھا ہے یہ دونوں لفظ زبان ہندی کے ہیں گلابے یا کاہگل یا گچ کو دیوار پر پھیلانے والا اصلی آلہ تھاپی ہے اسی سے اصل یا گچ اٹھاتے ہیں اور دیوار پر لگاتے ہیں اور پھیلاتے ہیں اور جب اصل یا گچ دیوار پر قائم ہوجاتا ہے تو پھر کرنی سے اسکو ہموار کرتے ہیں بہر حال یہ اختلاف دہلی اور لکھنؤ کی بول چال کا ہے معتبر وہی ہے جس کو حضرت جلیل نے فرمایا ہے اور تھاپی پر جو صراحت صاحب آصفیہ نے کی ہے وہ ناکافی ہے (۲) دیکھو اندا کے تیسرے معنی۔

اندای | بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کاہگل مالندہ و (۲) امر باین معنی ہم۔ صاحب انند بذکر معنی دوم فرماید کہ (۳) بمعنی گلابہ و کہگل مالیدن نیز و (۴) بمعنی غیبت وسعایت چنانکہ سعدی گفتہ (کہ بر معنی سوم اندا ندکورشد) و (۵) بمعنی خواب صلحا یعنی رویای صالحہ۔

مؤلف عرض کند کہ چیزی نیست جز این کہ فارسیان بر آندا یای زائد آوردہ اند و مزید علیہ آندا باشد بہمہ معانی آن و معنی اول نتیجہ کم غوری اہل تحقیق است کہ بدون ترکیب با اسمی یعنی فاعلی پیدا کردہ اند و سندی پیش نکردند و آنچہ معنی سوم را بشکل مصدر بیان کردہ اند تسامح شان است کہ مجرد کاہگل و گلابہ باشد. و بس و ہمین اسم جامد است کہ مصدر اندائیدن ازین وضع شد کہ می آید (اردو) دیکھو اندا۔

اندایش بقول برہان بر وزن افزایش بہ معنی کاہگل کردن و گلابہ و گچ مالیدن صاحب سروری ہم ذکر این کردہ و صاحب رشیدی درست گوید کہ بہ معنی گل مالی و اندودگی است مؤلف عرض کند کہ گلابہ سازی و گچ کاری ہم۔ حاصل بالمصدر اندائیدن کہ می آید محققین بالا و اکثر در اسم مصدر و حاصل بالمصدر فرق نمی کنند و معنی حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان می کنند و این تسامح شان است (اردو) کاہگل مالی۔ گلابہ سازی۔ گچ کاری (حاصل بالمصدر)۔

اندایشگر استعمال۔ بقول رشیدی بہ معنی گل مال و بقول برہان بفتح کاف فارسی و سکون رای قرشت کاہگل و گل آبہ بر بام و دیوار مالندہ و بقول بحر کاہگل کنندہ و گلابہ بر بام و دیوار مالندہ۔ مؤلف عرض کند کہ ہر قدر معانی کہ بر اندایش گذشت فاعل آن ہمہ معانی را اندایشگر نام است کہ گر۔ بقول برہان کلمہ ایست کہ بحالت ترکیب افادۂ معنی فاعلی کند ہمچون زرگر و آہن گر (اردو) گلابہ کرنیوالا کاہگل کرنیوالا۔ گچ کرنیوالا۔

اندایہ بقول برہان و رشیدی و جامع ہمان اندا وہ کہ گذشت۔ ما از ماخذ این ہمہ اینجا ذکر کردہ ایم۔ صاحب جہانگیری بذیل این از حکیم سوزنی سند آوردہ (س) بامچہ اندودم کش را بدوغ

خواست زمین عاریہ انداینہ کیرٹ (اردو) دیکھو اندادہ۔

انداییدن | بقول بحر بروزن افزائیدن بہ معنی (۱) کاہگل وگلابہ مالیدن بر دیوار وغیرہ (کامل التصریف) ومضارع این اندایدـ صاحب سروری فرماید کہ (۲) طمع کردن ہم و فرماید کہ مرادف اندودن باشد وہم او اندائیدہ را کہ اسم مفعول ہمین مصدر باشد۔ مرادف اندود گفتہ۔ صاحب موارد بذکر معنی دوم فرماید کہ (۳) پوشیدہ کردن چیزی بچیزی است۔ اندا وامر ایش حاصل بالمصدر این وصراحت کند کہ اندودن ہم بہ ہمین معنی آمدہ و فرماید کہ اندا امر این باشد (انوری ۵) اگر فنا دہستی لگل براندایدـ تراچہ باک نہ ذات تومستعد فناست ـ صاحب نوادر اندایش و اندا را اسم مصدر گفتہ۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع وبہار ہمزبان موارد مؤلف عرض کند کہ این مصدریست قیاسی وضع شد از اندای کہ گذشت یعنی یای معروف و علامت مصدر دن بر اندای زیادہ کردہ مصدری ساختند ومعنی حقیقی این بلحاظ معنی اسم مصدر انچہ بر نمبر (۱) مذکور شد ومعنی دوم وتعمیم معنی سوم مجاز آن۔ صاحب موارد غلط کردہ کہ اندا را حاصل بالمصدر گفتہ وصاحب نوادر غور نکردہ کہ اندایش را اسم مصدر گفتہ ہر دو محققین بر نزاکت معنی اسم مصدر وحاصل بالمصدر غور نفرمودہ اند۔ معنی اندا کہ اسم مصدر است مطلق گلابہ وکاہگل باشد ومعنی اندایش کہ حاصل بالمصدر است۔ گلابہ وکاہگل سازی صاحب موارد انچہ اندا را امر این گفتہ نہ چنین باشد بلکہ امر این اندای واندا مخفف آن (ظہوری ۵) بر طرف شد صدای زہد و ورع ز جبہۂ شیخ وشاب لای انداست ز بخیال ما این مصدر اصلی است کہ وضع شد از اسم جامد فارسی زبان وتعمیم معنی سوم را اشتقاق سند باشیم۔ حیف است

کہ قدمائی این معنی سندی پیش نکردند و از اہل زبان ہم نبودہ اند (اردو) (۱) گلابہ کرنا۔ کہگل	کرنا۔ (۲) ملمع کرنا۔ گلٹ کرنا۔ (۳) ایک چیز کو دوسری چیز میں چھپانا۔

اندخس بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و دال بی نقطۂ مفتوح بخای نقطہ دار و سین بی نقطہ زدہ۔ حمایت کنندہ و پشت پناہ۔ و بقول ناصری پناہ و پشتی و حامی۔ صاحبان جہانگیری و سروری و جامع بر پناہ و پشتی قانع۔ مؤلف عرض کند کہ اصل این اندخس با شد کہ گذشت آنچہ بعض محققین معنی این حامی و پشت پناہ نوشتہ اند۔ چنانچہ بر اندخس ہم ذکرش رفتہ تسامح اوشان است۔ بخیال ما این مرکب است از اندا و خس و اندا بہ معنی گلابہ گذشت و خس بہ معنی اوست یعنی خاشہ و غلاشہ و خاشاک۔ پس معنی لفظی اندخس گلابہ بہ خس و خاشاک و پشت و پناہ دیوار و بام می باشد۔ ماہرین فن تعمیر دانند کہ گلابہ کہ بشرکت خس و خاشاک کردہ می شود مستحکم تر می باشد از گلابۂ مجرد۔ باقی حال معنی حمایت و پناہ بمجاز باشد و الف چہارم بکثرت استعمال حذف شدہ اندخس شد آنانکہ این را بہ معنی فاعلی نوشتہ اند وجہ آن انیست کہ اندخس از مصدر اندخسیدن کہ مرکب از ہمین اسم جامد می آید۔ امر ہم ہست و محققین سلف بخیال اسم فاعل ترکیبی ہر امر را بہ معنی فاعلی دانند و بر قواعد فارسی اعتنا نکنند۔ و غور نمی کنند کہ معنی فاعلی یا مفعولی نتیجۂ ترکیب امر با اسمی است۔ ازینجاست کہ بعض محققین اندخس را بہ معنی حمایت کنندہ نوشتہ اند تسامح شان بیش نیست بالجملہ معنی این محض حمایت و پناہ باشد وبس (سراج الدین سا جی ۵) چہ ارائی کسی را از بر خویش ٭ کہ اندخسش نباشد جز در تو ٭ (اردو) حمایت۔ پناہ۔ مؤنث۔

اندخسو صاحب مؤید بحوالۂ قنیه فرماید که
بہ معنی پناہ باشد۔ دیگر کسی از محققین ذکر این
نہ کرد بخیال ما موافق قیاس است ما معنی حقیقی
اندخس بجای خودش نوشتہ ایم چون واو نسبت
بر آخرش زیادہ کردند ہمچون ہندو۔ اندخسو
بہ معنی منسوب بہ گلایہ کاہی شد و مجازاً بہ معنی
پناہ پس گلا بہ کاہی را اندخس گفتن استعارہ
باشد و اندخسو بمعنی کنایہ۔ و جا دارد کہ اندخس را
بمعنی پناہ مخفف این گیریم (اردو) دیکھو اندخس

(الف) اندخسوادہ استعمال۔ بہ دال مہملہ
ہشتم۔ بقول صاحب ناصری کہ بر اندخس نوشتہ
جای پناہ بردن را گویند و بقول برہان۔

(ب) اندخسوارہ بہ رای مہملہ ہشتم بعوض
دال مہملہ بمعنی جایگاہ و پناہ و تکیہ گاہ و پناہ دہندہ
و پشتی بان و قلعہ و حصار۔ و صاحب ناصری
ہم بر اندخس ذکر این کردہ بہ معنی پناہ دہندہ و
کنایہ از قلعہ و حصار۔ صاحب بحر عجم نسبت (ب)
متفق با برہان خان آرزو در سراج بر (ب)
گوید کہ جای پناہ و امن کہ قلعہ و حصار باشد و
فرماید کہ بعضی پشتیبان نیز گفتہ اند صاحب سروری
از استاد لبیبی سندی آوردہ (سہ) زخشم این
کہن گرگ تر کارہ ؛ ندارم جز دولت اندخسوارہ ؛
مؤلف عرض کند کہ آوہ بہ دال مہملہ سوم
بقول برہان بمعنی اصل و بنا و مادّہ ہر چیز و دارہ
بہ رای مہملہ سوم بقولش بہ معنی خدا وند و صاحب
پس معنی لفظی (الف) اصل پناہ باشد و کنایہ از
جای پناہ و پناہ گاہ و معنی لفظی (ب) صاحب
پناہ و کنایہ از پناہ دہندہ و قلعہ و حصار (اردو)
(الف) پناہ گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ جائے
پناہ۔ امن کا ٹھکانا۔ مامن۔ (ب) دیکھو الف
قلعہ۔ حصار۔ مذکر۔ پشتیبان۔ بقول آصفیہ اسم
مذکر۔ سہارا دینے والا۔ مددگار۔ معاون۔

اندخسیدن بقول برہان بر وزن کم رسیدن
بمعنی (۱) حمایت نمودن و پشتی کردن و پناہ دادن

(۱) پناہ گرفتن۔ صاحب بحر باتفاق برہان گوید کہ کامل التصریف است و مضارع این اندخسد۔ صاحب موارد فرماید کہ اندخس بمعنی حاصل بالمصدر این باشد و بخیال ما اندخس اسم مصدر است کہ گذشت۔ اگر سند استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ بروزن امر آمدہ

خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ فرماید کہ برین قیاس است اندخس بمعنی پناہ مؤلف عرض کند کہ بخیال ما برعکس اوست یعنی این مصدر مرکب شد بترکیب اندخس و یای معروف و علامت مصدر زدن۔ صاحب سروری و رشیدی بمعنی دوم قانع (اردو) (۱) پناہ دینا۔ حمایت کرنا (۲) پناہ لینا

اندر | بقول برہان بروزن بندر (۱) بمعنی در و بعربی فی گویند۔ ہمچنانکہ اندران و اندر خانہ یعنی درون خانہ و در خانہ و فرماید کہ (۲) افادہ معنی غیریت نیز کند چون با مادر و پدر و خواہر و برادر ترکیب کنند ہمچون مادر اندر و پدر اندر و خواہر اندر و برادر اندر۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت معنی دوم صراحت کند کہ دختر اندر بمعنی نادختر و مخفف این است دختندر و پسر اندر بمعنی ناپسر و مخففش پسندر و خان آرزو در سراج فرماید کہ مادر اندر و پدر اندر بمعنی مادری و پدری است کہ غیر حقیقی باشد مؤلف عرض کند کہ ہر دو معنی مبدل اندر کہ در سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی اندرون و درمیان و سوای آمدہ و ازہمین است انتر و بیان بمعنی غائب و پوشیدہ از نظر۔ فارسیان بقاعدۂ خود تای فوقانی را بہ دال مہملہ بدل کردہ اندر کردند ہمچون بتر و بدتر و توت و تود و زرتشت و زردشت پس اندر بہ معنی اول مرادف در باشد و بہ معنی دوم۔ سوا و غیر۔ چنانکہ گویند ؎ ہندہ مادر اندر زید است ؎ یعنی سوای مادر زید یعنی مادر او غیر از مادر حقیقی است۔ کنایہ از مادر علاتی (ظہوری ۵) گریۂ شادئی بکام بزم چو خندہ

اندر و بان نمی گنجد۔ (اردو) (۱) مین۔ بقول آصفیہ حرف جر و ظرف بمعنی در بیچ۔ اندر۔ بہیتر۔ نی۔ (۲) سوا۔ غیر۔

(الف) اندراب
(ب) اندرابہ

استعمال۔ بقول برہان و جامع بروزن منجلاب شہریست از ولایت بدخشان مابین ہندوستان و غزنین۔ صاحب ناصری صراحت کند کہ نزدیک کتل ہندوکش واقع و بحوالۂ ریاض السیاحہ گوید کہ در شمال کابل بمسافت شش مرحلہ کوہستان واقع و از اقلیم چہارم بسیار خوش آب و ہوا و بسردی مائل است و نمک اندرابی را از بلور در صافی فرقی نباشد و برای نمایش ظروف بلور نما سازند۔ صاحب سروری فرماید کہ اندرابہ ہم نام ہمین شہر است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اگر مابین غزنین و ہندوستان وا نتیم تا کہ بدخشان مابین غزنی و ہندوستان باشد و آن خطاست و ہمین شہر را اندرا و ہم گویند کہ مبدل اندراب است (فردوسی ؎) زغزنین سو اندرب آمدم ؛ ز آسایش اندر شتاب آمدم۔ مؤلف عرض کند کہ از وجہ تسمیۂ این ظاہر است کہ جزیرۂ باشد در آب و در (ب) ہای نسبت زائد باشد (اردو) اندراب۔ اندرابہ۔ ایک شہر کا نام ہے جو ولایت بدخشان مین واقع ہے۔

اندربای (اصطلاح) بقول برہان با بای ابجد بروزن صندل سای (۱) بمعنی ضروری و حاجت و محتاج الیہ و دربایست باشد و (۲) نگون و سر از یر و آویختہ را نیز گویند و صاحب ناصری فرماید کہ اندروای مبدل این و در روای نیز بہمین معنی آمدہ۔ صاحب سروری برای معنی اول از فرہنگ سند آوردہ (؎) زہی تن ہنر و چشم نیکنامی را ؛ چو روح در خور و ہمچون دو دیدہ اندربای ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ اندربا و اندروا ہر دو مخفف اندربایست

باشد که مبدل آن اندروایست به معنی اوّل و بقول سامانی به معنی دوّم لغتی است در
درستوا بمعنی نگونسار و آویخته مرکب از اندر که مرادف دَر است و وا بمعنی مقلوب و بازگونه
و تحقیق آنست که اندروا مخفف اندرواز است بزیادت زای معجمه به معنی نگونسار و دروا مخفف
اندروا این تمام یک کلمهٔ و مرکّب نیست زیراکه برین تقدیر عجب معنی مهمل ازین ترکیب مستفاد
می شود که هیچ طفل بدان وضع تکلّم ننماید و این معنی ازو باعث تعجب (انتهی) مؤلّف
عرض کند که محقق نازک خیال غلط کرده که اندروا و اندربا هر دو را مخفف اندربایست
گفته باید که اندوا را مخفف اندروایست گیریم و اندربا را مخفف اندربایست و شک
نیست که اندروایست مبدّل اندربایست باشد که بای موحّده با واو بدل شود همچون
آب و آو و معنی لفظی این (در ضرورت) و مستعمل به معنی حاجت و ضرورت و آنچه محقق
تحقیق پسند و ماخذ جو نسبت ماخذ این به معنی دوم بر سامانی اعتراض کرده او را طفل مکتب
قرار می دهد کم غوری خودش باشد آنچه می گوید که اندروا به معنی دوم مخفف اندرواز است
بزیادت زای معجمه در آخر درست است ولیکن درست نیست که اندروا و اندرواز را یک کلمه
گیریم و مرکّب ندانیم زیراکه اندرواز مبدل (اندرواژ به زای فارسی) است که می آید
همچون آزیره و آژیره و واژ بمعنی عکس و قلب آمده چنانکه صاحب کنز ذکر این کرده پس اندرواز
بمعنی لفظی (در عکس و در قلب) باشد یعنی آویخته و سرنگون و اندروا از مبدّل آن پس چه
خطا شد که سامانی این را مرکّب و متعلّق به دروا گفت الحق دروا به همین معنی هم آید و صاحب
برهان ذکرش کرده و خود خان آرزو بر دروا می فرماید که به معنی آویخته و سرنگون و به معنی

ضروری مبدل دربا و مخفف دربایست (الخ) ہرگاہ (درضرورت) را بمعنی ضرورت وضروری استعمال کردہ
وخان آرزو مقرآنست پس چہ خطا شد اگر (درعکس) را بمعنی نگون وسرو آویختہ استعمال کنند حیف است کہ
پیرین ماخذ جو بزرگان نازک خیال را طفل مکتب گویند ۔ بیچارہ ساما نی خیالی نازک داشت کہ تحقیق
ما را بدین درجہ رساند و خان آرزو ذوق اعتراض دارد و بس ۔ مخفی مباد کہ یاے تحتانی بلحاظ معنی
اول اصلی است و بلحاظ معنی دوم مبدل زاے ہوز ہمچون آوا ے و آواز و نسبت معنی اول نتیجہ تحقیق
ما اینست کہ ضرورت وحاجت باشد نہ ضروری ۔ از ینکہ اصل این معنی اول اندر بایست باشد (اردو)
(۱) ضرورت مؤنث (۲) نگون بقول آصفیہ (فارسی) اوندھا لٹکا ہوا ۔

اندر بایست اصطلاح بقول برہان جامع بکسر تحتانی وسکون سین وفوقانی معنی اول اندر باے
صاحب بحر ہم این را بمعنی ضروری ومحتاج الیہ گفتہ وصاحب رشیدی فرماید کہ اندروایست مرادف
این **مؤلف** عرض کند اندر مزید علیہ در کہ گذشت و بایست اسم مصدر بایستن کہ بقول برہان
بمعنی ضروری ومحتاج الیہ باشد پس معنی لفظی این (درضرورت) باشد و مراد از ضروری و ناگزیر
ومحتاج الیہ وضرورت و ما ذکر این بر (اندر باے) کردہ ایم کہ مخفف این گذشت (اردو) دیکھو
اندر باے کی پہلے معنی ۔

اندر پوست سگ داری مقولہ بقول شمس واننددرتن نفس امارہ داری وقیل نفس پروری واین کنایہ از مردہ دلست دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ ہر دو محققین کنایہ نوشتہ اند ما در مقولہ ہاے عجم این را نیافتیم و نہ این را بامعنی حقیقی من وجہ تعلقے است وحالا این مقولہ بر زبان معاصرین شہرہ است (اردو) نفس پروری کرتا ہے ۔

مطیع نفس سے ہے ۔ نفسانی خواہشات کا مرید ہے ۔

اندرخشوارہ بقول صاحب شمس بفتح کم وسوم با شین پناہ وحصار وجاے استوار کہ بدان پناہ گیرند دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نشد خیال ما اینست کہ ہمان (اندخشوارہ) راکہ بہمین معنی گذشت بہ زیادت راے مہملۂ چارم وشین معجمہ بعوض سین مہملہ نوشتہ است وغیر از تسامح نباشد

(اردو) دیکھو اندخسوارہ ۔

اندرخو بقول صاحب شمس بالفتح بمعنی درخور وسزاوار ۔ دیگر محققین ازین ساکت اند وسند استعمال ہم پیش نشد ۔ اگر سندے بدست آید توانیم عرض کرد کہ مخفف اندرخور باشد کہ بہمین معنی می آید وجست ماخذش ہم ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو اندرخور ۔

(الف) اندرخور
(ب) اندرخورا
(ج) اندرخورد
(د) اندرخورند

(الف) بفتح خاے نقطہ دار وسکون واو معدولہ وراے بے نقطہ ۔ بقول صاحب بحر وبرہان وناصری وجہانگیری وجامع بمعنی لائق وسزاوار و (ب) بزیادت الف درآخر مرادف (الف) ۔ و (ج) بسکون دال ابجد ہم مرادفش وبفتح راے دوم بمعنی زیبد و (د) بسکون نون ودال ابجد بمعنی (الف) صاحب سروری ہم ذکر (ج) قانع ۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) فرماید کہ تحقیق آنست کہ این لفظ مرکب است از اندر بمعنی معروف و خور بمعنی خوراک مخفف خورد یعنی چیزی کہ از جملۂ خوراک کسی باشد چون خوراک ہر چیز موافق و لائق آن چیز باشد کہ غذا المثل است ۔ اندرخور بمعنی سزاوار ولائق مستعمل شد واین مجاز بود وفرماید کہ در (ب) الف آخر بقول رشیدی افادۂ تعظیم کند وبقول سامانی بجاے نون تمکن است در لغت عرب وبخیال خان آرزو (ب) مخفف (اندرخوراک) است یعنی کاف حذف شد ودر (د) نون زائد در آخر

(رکن الدین بکرانی - از سروری (ج) ؎) نیست
ہرکس در محبت مردانہ ٭ نیست اندرخور دہر دل
درد او ٭ (قطران (د) ؎) اگر بہمتش اندرخور
بودی جاے ٭ جہانش مجلس بودی سپہر شادروان ٭
مؤلف عرض کند کہ خور در فارسی زبان بمعنی ذوق
ولذت آمدہ - کذا فی البرہان وسراج پس معنی لفظی
این (در ذوق) وکنایہ از موافق ذوق ولائق و
الف در (ب) زائد بقاعدۂ عام فارسی کہ در آخر
بر یک لفظ اگر خواہند الف زیادہ کنند ہمچون گیرد
وگیردا و دال مہملہ در (ج) ہم زائد چنانکہ شفتالو
وشفتالود و نون در (د) ہم زائد است چنانکہ
گذارش وگذارشن دیگر ہیچ - آنچہ برہان بر (ج) خور درا
بفتح راے مہملہ گرفتہ بمعنی زیبد نوشت بخیال ما معنی پیدا
نشود تا آنکہ (اندرخوردن) را بمعنی سزاوار وزیبا شدن
تسلیم کنیم و استعمال این بنظر نیامدہ اگرچہ موافق قیاس باشد
(اردو) لائق - سزاوار -

اندرخون استعمال - بقول جامع بروزن عنبرگون رستنی باشد سطبر وخارناک واین ہمانست کہ
بر (اندروخون) بیاید (اردو) دیکھو اندروخون -

اندرز بقول برہان بازاے ہوز بروزن کم عرض بمعنی (۱) پند ونصیحت و (۲) حکایت و (۳) وصیت
و (۴) کتاب باشد وصاحب ناصری بر وصیت ونصیحت قانع وہم او فرماید کہ (اندرزنامہ) وصیت نامہ
را گویند - صاحب سروری وجہانگیری ہم بر معنی اول وسوم قانع وصاحب رشیدی بر معنی اول خان آرزو
فرماید کہ بضم دال مہملہ بمعنی نصیحت است ومعانی دیگر اگر بہ ثبوت رسد مجازی باشد - صاحب جامع ذکر معنی
اول وسوم وچہارم کردہ (حکیم سنائی ؎) ہمہ اندرز من بتو اینست ٭ کہ تو طفلی وخانہ رنگین است
(حکیم خاقانی ؎) مرطبیب دل اندرز گونہ کردست ٭ کزین سواد بترس از حوادث سوداہا بترش وتلخ
رضا دہ بخوان گیتی بہ ٭ کہ نیشتر خوری از بیشتر خوری حلواہا **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان

صاحبان مؤید و انندصراحت این کردہ اند و از کلام فیضی کہ صاحب انند نقلش کردہ فتح دال مہملہ ثابت است
چنانکہ صاحب برہان گفتہ (ف) آنگاہ کشود لب باندرز ‡ انگیخت سخن بدلنشین طرز ‡ (اردو)
(۱) نصیحت مؤنث (۲) حکایت مؤنث (۳) وصیت مؤنث (۴) تحریر ۔ کتابت ۔ مؤنث ۔

اندرزرا بقول صاحبان برہان و ناصری و سراج و سروری بروزن صندل ساگاو زہرہ را گویند
و آن سنگی بود کہ درمیان زہرہ گاو یا شیردان متکوّن شود و بتازی حجر البقر گویند ۔ صاحب محیط بر آندرزا
بزاے معجم فرماید کہ حجر البقر است و بر حجر البقر گوید کہ در اندلس سورس و بشیرازی اندرزا و بفارسے
گاو دارو گویند و در ہندی گاورد ہن معروف و در صیدنہ جا آوردہن معرب گاوردھن نوشتہ و گویند
بہ فارسی مہرۂ زہرہ و گاو زہرہ نامند ۔ گاہی در شیردان ماد گاو یافتہ میشود ۔ قائم مقام فادزہر باشد
گرم و خشک در آخر دوم ۔ محلّل ۔ مسمّن و مدر بول و حیض و جالی و مفتت سنگ و جہتہ یرقان و مرض
ذبۂ اطفال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما ۔ اندرزا مرکب باشد از آندر کہ مزید علیہ قرر
باشد و زا مخفف زہرہ بہ تبدیل ہاے ہوّز با الف یا اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی پیدا شوندہ در داخل
کہ زا امر است از زائیدن و خان آرزو در سراج ہم اشارۂ این بابہام کردہ یا اسم جامد باشد واللہ اعلم
(اردو) گاو دہن بقول صاحب جامع الادویہ ۔ سنگ گاو ۔ حجر البقر ۔ گاے کے پتے مین ایک پتھری
ہوتی ہے مشہور ۔ زردی مائل ۔

اندرفت بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی شلم سرخ و سفید کہ او را کنجدہ گویند ۔ دیگر
کسی ذکر این نکردہ صاحب محیط ہم ازین ساکت و در تعریف شلم سرخ و سفید ہم نشان این یافتہ نمیشود
و کنجدہ و راے شلم است کہ بر اکر دہک ذکرش کردہ ایم خیال ما اینست کہ در اسم بیان کردۂ صاحب شمس

تحریف راه یافت وکاتب چابکدست انزروت راکه بمعنی کنجده باشد اندرزفت نوشت وانمیدانیم که شلم سرخ وسفید رامرادف کنجده چه طور قرار داده بالجمله این لغتی است که تحقق نشد. ومعاصرین عجم هم ازین خبر ندارند۔

اندروا بقول برهان بروزن اندرزا (۱) بمعنی آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویخته وحیران وپریشان. صاحبان سروری وجهانگیری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول می فرمایند که بمعنی حاجت و مراد باشد وما با ایشان اتفاق داریم زیراکه بدین معنی اصل این اندروایست باشد مبدل اندربایست وخیال خان آرزو همانست که بر اندربایست ذکرش کرده ایم وحقیقت هردو معنی وماخذ راهم همدرانجا نوشته ایم بالجمله اندروا بمعنی اول مخفف اندروای که می آید واندروای مخفف اندروایست. باشد وبمعنی دوم مخفف اندرواز که می آید (کمال اسمعیل ع) ایکه از هر سر موی تودلی اندرواست ؛ یک سر موی ترا هر دو جهان نیم بهاست ؛ (اردو) دیکھو اندربایست

اندرواج بقول صاحب هفت بفتح اول وسکون نون وفتح دال وسکون رای مهمله وواو بالف کشیده وجیم زده بمعنی اندرواست که (۱) آرزو وحاجتمندی و (۲) سرنگون وآویخته وواژگون باشد دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که مبدل اندرواژ که برای فارسی می آید زای هوز بدل شده به جیم همچون چوزه وچوجه صراحت معنی این بر اندرواژ کنیم ودرینجا همین قدر اشاره کنیم که این مرادف اندروانیست زیراکه اندروا به دو معنی آمده چنانکه بحث آن بجای گذشت واندرواژ صرف یک معنی دارد وبحثش همدرانجا کنیم پس بخیال ما این بمعنی دوم است وبس (اردو) دیکھو اندرواژ

اندرواژ بقول خان آرزو وسراج بزای فارسی بروزن چنبرباز بمعنی نگونسار وآویخته. صاحب برهان گوید که مرادف اندرواکه (۱) آرزو وحاجتمندی (۲) سرگشته وحیران وسرنگون وآویخته باشد صاحب

ناصری فرماید که مرادف اندروائے و اندروائی بهم
بیک معنی. صاحب جامع هم انیز ابهر دو معنی مرادف
اندرواگفته. **مؤلف** عرض کند که باخان آرزو
اتفاق داریم که صرف یک معنی نگونسار و آویخته
وارد و معنی حاجتمندی نیست و نباشد زیراکه
ما ماخذ این را بر اندر بائے بیان کرده ایم که مرکب
است از اندر و واژ و (واژ بزائے فارسی مبدل
(واز بزائے عربی است) بمعنی عکس و قلب. کذا
فی الکنز. پس معنی لفظی (اندرواژ) چیزی که در عکس
و قلب باشد کنایه از آویخته و نگونسار. و معنی
حاجت و حاجتمندی را ازین هیچ تعلق نیست زیراکه
ما بر اندر بائے بیان کرده ایم و بعض محققین هم ذکر
کرده اند که اندر بائے بمعنی حاجت مخفف (اندر بایست)
باشد و بایست اسم مصدر بایستن است پس معنی
حاجت در اندر بائے به همین وجه پیدا شد. اندر بصورت
معنی مذکور را از اندرواژ پیدا کردن خلاف ماخذ
و تسامح اهل تحقیق است فتامل. آنچه صاحب ناصری
این را مرادف اندروائی نوشته است غلط کرده است
که اندروائی بمعنی حاجتمندی و سرنگونی است که می آید
و یائے مصدری در و موجود است پس اندرواژ را
بمعنی اندروائی گفتن غلط محض است (**اردو**)
دیکھو اندر بائے کے دوسرے معنی۔

اندرواه بقول برهان بروزن لنگرگاه بمعنی اندرواژ
است که (۱) سرگشته و حیران و سرنگون و آویخته (۲) احتیاج
باشد. صاحب جهانگیری این را مرادف اندروا
و اندرواژ گفته و صاحب جامع هم بر معنی دوم
آرزو و سند را اضافه کرده **مؤلف** عرض کند که
اگر هائے هوز آخره را زائد گوئیم و این را مزید علیه
اندروا دانیم همچون خونخوار و خونخواره یا هائے هوز
را مبدل یائے تحتانی گرفته این را مبدل اندروائے
قرار دهیم همچون شایگان و شاهگان البته در آنصورت
بهر دو معنی این درست باشد چنانکه صراحت این بر
اندر بائے گذشت و لیکن این درست نیست که
بهر دو معنی مرادف اندرواژ دانیم زیراکه بر اندرواژ

از تسامح اہل تحقیق خبر داده ایم (اردو) دیکھو اندربائے

اندروا بقول برہان بروزن صندل سای بمعنی اندرواه باشد مؤلف عرض کند که اندروا مخفف انیست و ماصراحت ماخذ و تعریف این بر اندربای کرده ایم و این مبدل آنست که بای موحده به واو بدل شود ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربائے

اندروابست بقول رشیدی مرادف اندربابست که گذشت ـ بای موحده به واو بدل شد ہمچون آب و آو (اردو) دیکھو اندربابست ـ

اندروائی بقول برہان بروزن کم پروائی بمعنی (۱) حاجتمندی و (۲) سرنگونی و سرگشتگی صاحب سروری گوید که بمعنی آرزومندی و حاجت و نگون آونگی و صاحب جامع بذیل اندروا فرماید که اندروائی مصدر آنست ـ مؤلف عرض کند که یای مصدری بر اندروای زیاده شد ازینجاست که معنی مصدری پیدا کرده است ولیکن نتوان گفت که این مصدر اندرواست (اردو) (۱) حاجتمندی مؤنث (۲) سرنگونی و سرگشتگی ـ مؤنث ـ

اندروب بقول برہان و جامع بفتح اول و ضم ثالث بروزن کندکوب نام نوعی از جوشش است که پوست بدن را سیاه و خشن گرداند و با خارش باشد و آنرا بعربی قوبا گویند صاحب ناصری فرماید که اندوب و آندوج مرادف این است که می آید ـ صاحب جهانگیری گوید که ہمین را بر یون وانزوب هم نام است و بهندی داد گویند ـ خان آرزو در سراج ـ انزوب و آندوب را مخفف این گفته صاحب انند صراحت فرماید که این لغت فارسی است ـ بعض محققین این را به بای فارسی نوشته اند بعوض بای عربی در آخر (اردو) داد ـ مذکر ـ دیکھو ادرفن ـ

اندروج بفتح اول و جیم عربی در آخر بقول صاحب انند ہمان اندروپ باشد که گذشت مؤلف عرض کند که مبدل آن ـ که بای فارسی بجیم عربی بدل شود ہمچون پالیز و جالیز (اردو) دیکھو ادرفن ـ

اندروخون بقول برہان وہفت واننذ بضم خاے نقطہ دار وسکون واو ونون۔ چوب دار شیشعان وآن رستنی سطبر خارناک باشد۔ ماذکر این بر اشتلابوس کردہ ایم واین رابیونانی اندروخوسون نام است وجادارد کہ این مخفف آن باشد (اردو) دیکھو اشتلابوس۔

اندرون بقول صاحب اننذ بالفتح وضم رائے مہملہ (۱) بمعنی اندرکہ ترجمۂ فی است و (۲) بمعنی دل وروده و (۳) باطن **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مزید علیہ اندر ومتبدل اندران کہ الف بواو بدل شدہ اندرون شد ہمچون تاغ وتوغ (انوری ۵) گرحرم راچون حریم حرمتت بودی شکوہ ؛ اندرون کعبہ ہرگز آمدی عزی ولات ؛ (انوری ۵) بکف ذوالفقار مرتضوی ؛ کہ بحرب اندرون چو شیر نر است ؛ و (۲) مجاز باشد کہ دل از اعضاے داخلی است وبمعنی شکم وغیرآن ہم آمدہ وتخصیص بارودہ ندارد (سعدی ۵۲) تو انم آنکہ نیازارم اندرون کسی ؛ حسود راچہ کنم کو زخود برنج دراست ؛ (وایضاً) اندرون از طعام خالی دار ؛ تادرو نور معرفت بینی ؛ و (۳) ہم مجاز معنی اول است کہ ظاہر وباطن را بیرون واندرون گویند (ظہوری ۵۳) تف داغ برون واندرون دستی بہم دادست ؛ نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بریکدگر جوشم ؛ (اردو) (۱) دیکھو اندر (۲) دل پیٹ۔ مذکر (۳) باطن مذکر۔

اندرونی بقول صاحب اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی باطن ودرون و (۲) بمعنی کتان بہتر۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد وبخیال ما معنی اول متعلق بہ اندرون است نہ اندرونی کہ در اندرونی یاے نسبت باشد ومعنی آن باطنی ودرونی ومحققین بالا از غور کار نگرفتہ اند ہمچون داغ اندرونی ومرض اندرونی وحال اندرونی ونسبت معنی دوم عرض میشود کہ معاصرین عجم ساکت اند اگر سندی پیش شود۔ اسم جامد توان گرفت کہ لباس کتان را در بلاد سرد اکثر داخل لباس ہا می پوشند وجا دارد کہ بہمین وجہ کتان موسوم شد

یہ اندرونی (اردو) (۱) اندر کا جیسے "اندر کا حال خداہی جانے" (۲) عمدہ قسم کا کتان۔ صاحب آصفیہ نے کتان پر فرمایا ہے کہ ایک قسم کا باریک کپڑا جو علف یعنے گھانس سے تیار کیا جاتا ہے اس کا پہنا بدن کی رطوبت و عرق کو جذب کرتا ہے کہتے ہین کہ اگر کوئی فربہ اندام دبلا ہونا چاہے تو جاڑے کے موسم مین کتان کا کورا کپڑا پہنے اور گرمی مین دہلا ہوا اور اگر لاغر ہونا منظور نہ ہو تو اس کے برعکس کرے شاعرون نے اسکی نسبت یہ خیال کیا ہے کہ وہ چاندنی مین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے۔ لیکن جن لوگون نے اس کا تجربہ کیا ہے وہ بے اصل بیان کرتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ کپڑا السی کے درخت کی چھال سے سن کے کپڑے کی طرح تیار کیا جاتا ہے اور رنو رماہ کے سامنے اسے تہیہ نے کی تاب نہین۔ تار تار الگ ہوجاتا ہے (تجمل ۵) باغ مین گلگشت کو آیا ہے کیا وہ رشک ماہ ؎ دامن گل ہوگئے ٹکڑے جون کتان ہونے لگا ؎

اندروست بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح ہاے ہوز و سکون سین مہملہ و تاے مثناۃ لغت فارسی است بمعنی زعفران دشتی۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ صاحب محیط ذکر این نہ نمود و بر زعفران فرماید کہ اسم عربی است و بیونانی قروقس و بسریانی کرکم و بفارسی کیاس و در انگریزی سافران و بہندی کیسر و کم کم و کنکم و کنکون و آن تار ہاست شبیہ بعصفر و بسیار خوشبو و زرد تیرہ رنگ مائل بسرخی گرم در دوم و خشک در اول۔ قابض و محلل و منضج و مفتح و منافع بسیار دارد وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد (اردو) کیسر بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ زعفران۔ ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد پھول۔ ہماری راے مین اس کا ترجمہ جنگلی زعفران ہے اور مدراس مین کیسر کا پھول مشہور ہے اور خود ہمارے باغ مین ہے اس کا رنگت سفید اور ڈنڈیان سرخ مثل زعفران کے خوشبو جس سے کپڑے رنگتے ہین اور زرد رنگت خوشبودار کپڑون پر آجاتا ہے اہل دکن اسی کیسر کو ہارسنگار کہتے ہین غالباً

جنگلی زعفران یہی ہے۔صاحب آصفیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

اندرہندسی بقول صاحب شمس لغت فارسی است بالفتح۔بمعنی طول وعرض۔دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد وبخیال ما این ہمان اندازہ ہندسی است کہ بہمین معنی گذشت۔بہ تسامح صاحب شمس اندازہ صورت اندر گرفت یا کاتبین مطابع تصرف کردہ اند۔وا ے برحال محققین کہ تحقیق شان از دست اہل مطابع برباد میرود وواے بر محققینی کہ سلسلۂ ردیف در حروف لغت قائم ندارند ومورد تصرف اہل مطابع می شوند (اردو) دیکھو اندازہ ہندسی۔

اندرین باغ چو طاوس بکار آمگس ۔صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند وازمحل استعمال ساکت۔**مؤلف** گوید کہ فارسیان بصفت خال رخسارۂ محبوب استعمال این کنند مقصود آنست کہ چنانکہ وجود طاؤس زینت باغ وبہار افزاید ہمچنان وجود خال ہم بر روی محبوب باعث زیب وزینت است وروی محبوب را استعارہ کردہ اند از باغ (اردو) ع۔مگس خال ہے طاؤس ترے گلشن کا ؎

اندرستین بقول شمس بالفتح بمعنی آستین برزدہ ودرمالیدہ۔فرماید کہ لغت فارسی است۔دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد ومعاصرین عجم ہم ساکت اند وسند استعمال این پیش نشد۔**مؤلف** گوید کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مخفف اندر آستین است ہمچون پسندر ودختندر کہ مخفف پسر اندر ودختر اندر کہ اشارہ اش برکلمۂ اندر کردہ ایم ومعنی لفظی اندر آستین غیر از آستین باشد۔متعلق بہ معنی دوم لفظ اندر وکنایہ از کسی کہ آستین برزدہ وآستین درمالیدہ وآستین بلند کردہ ومراد از شخص آمادہ ومستعد بکاری کہ درہمچو حالت عادت است کہ آستین را بسوی مرفق بلند کنند وبرزنند وحصۂ ابتدائی دست بی آستین وبرہنہ میشود۔(اردو) آستین چڑھایا ہوا۔مستعد۔آمادہ۔

(الف) **اندشمار** بقول صاحب انند (الف) بفتح اول وکسر دال وسکون شین معجمہ ورائے مہملہ
(ب) **اندشمال** بمعنی (۱) رسن و (۲) گفتار و (ب) بقولش بفتح اول وکسر ثالث وسکون شین معجمہ مثلہ
و (۳) بمعنی آواز بلند نیز۔ برائے ہر دو لغت استناد کند از فرہنگ فرنگ وفرماید کہ ہر دو لغت فارسی
است حیف است کہ صاحبان تحقیق ازین ساکت اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند وسند استعمال
پیش نشد۔ اگر شاہدے بدست آید توانیم عرض کرد کہ (الف مخفف اندیشہ مادر است واندشمار مخفف
آن ومعنی لفظی اندیشہ مادر بہ قلب اضافت مادر اندیشہ وظاہر است کہ از گفتار خیال وفکر واندیشۂ
انسان می تراود وپیدا می شود ازینجاست کہ او را مادر اندیشہ گفتند و (ب) مبدل آن ہمچون چنار وچنال
ومعانی دیگر مجاز گفتار (اردو) الف (۱) سبق مذکر (۲) گفتار بقول آصفیہ (فارسی) مؤنث۔ سخن
گویائی۔ کلام۔ تقریر۔ ب (۱) و (۲) دیکھو الف و (۳) بلند آواز۔ مؤنث۔

اندکت بقول برہان بسکون کاف تصغیر آند باشد (کہ گذشت) بہار گوید کہ مقابل بسیار وبیش وگاہی
مقابل فراوان نیز آید اگرچہ ہر کدام مرادف ہم است وبحوالہ خان آرزو گوید کہ گاہی در مقام معدوم و
نفی مطلق ہم استعمال کنند مثل کم چنانچہ گویند ”زیدکم مرتکب این کار می شود“ وغرض عدم ارتکاب
وے باشد (نظامی سہ) پس وپیش چون آفتابم یکی است ؛ فروغم فراوان فریب اندکیست ؛ و فرماید کہ
درین شعر غرض نہ آنست کہ من فی الجملہ فریب ہم دارم بلکہ مدعا آنست کہ فریب اصلا نیست چنانکہ ناصحی
بکسی گوید کہ ”دروغ کمتر بگو“ وغرض آن می باشد کہ من رخصت دادہ ام کہ اندک دروغ خود می گفتہ
باشی لیکن اختیار ماند این کلام بجہت آنست کہ آدمی بمقتضای بشریت از اقسام چنین قبایح بالکلیہ
پاک نمی تواند ماند پس اگر باین طور امرے کند ممکن الاتیان باشد واگر خبری دہد محمول بر صدق تواند شد و

ازین قبیل است ؎ درین بیت (ے) مراد لی بود و پیمان یکی ؎ درستی فراوان فریب اندکی ؎ (اردو) تھوڑا۔ بہت تھوڑا۔

اندکان بقول برہان وجامع وسراج بروزن بندگان نام شہر و ولایتیست مابین سمرقند وچین وبقول ناصری شہریست در ترکستان۔ معرب این اندجان است وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (اردو) اندکان ایک شہر اور ولایت کا نام ہے جو سمرقند اور چین کے درمیان واقع ہے اسی کا معرب اندجان ہے۔

اندک اندک ہمی شود بسیار مثل۔ صاحب مجبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت بخیال ما این مثل مرادف (قطرہ قطرہ سیلے و اندک اندک خیلے) است کہ فارسیان بجائی زنند کہ مقصود بہ بیان این باشد کہ ہر چیز و ہر کار قلیل ہم چون سلسلۂ آن جاری باشد بصورت بسیار ظاہر شود و نتیجہ خوبی پیدا می کند (اردو) پھوئیون پھوئیون تال بھرتا ہے بوند کا چوکا گھڑا ڈھلکاوے۔ صاحب مجبوب الامثال نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "کچھ کچھ آخر میں سب کچھ" مطلب یہ ہے کہ انسان اگر کسی کام کو کم کم اور مسلسل کرتا جائے تو آخر پر وہ نتیجہ بخش ہوتا ہے اور بہت بھاری حیثیت پیدا کرتا ہے۔

اندک سال استعمال۔ بقول بہار بمعنی خورد سال است (میرزا جلال اسیر ے) شوخی ہر ذرہ داغ آفتابی در بغل ؎ پیر صبح از جلوۂ طفلان اندک سال بود ؎ (اردو) خرد سال۔ بقول آصفیہ (فارسی) کم عمر کم سن صغیر سن۔ بچہ۔

اندکی جمال بہ از بسیاری مال مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند۔ فارسیان این مثل را بہ ترجیح جمال استعمال کنند و این مخصوص است برای زن یعنی چون کسی قصد عروسی کند و از حال عروس خبر گیرد و طالب زن دولت مند شود فارسیان این مثل را زنند مقصود آنست کہ دولت مندی زن را بدرجہ دوم خیال باید کرد و اول چیزی کہ قابل پسند

و مرجح بر دولت مندی اوست حسن وجمال باشد اگر زنی بسیار دولت منداست و زن دیگر دولت ندارد ولیکن اندکی جمال دارد - این را ترجیح است	بر آن (اردو) دکن مین کہتے ہین " جب صورت نہ بہاے تو لین دین چولھے مین جاے " اس کا مطلب یہہ ہے کہ حسن زن کو دولتمندی پر ترجیح

اندلس بقول برہان بضم اول و ثالث ولام و سکون ثانی و سین بے نقطہ نام شہریست در حدود مغرب و نام جزیرہ ہم ہست در بالاے کوہی و بہردو معنی بفتح اول و ثالث و رابع ہم آمدہ - صاحب ناصری در دیباچہ کتاب ذیل آرایش چارم گوید کہ صاحب برہان در تحقیق لغت مسامحہ تمام کردہ است و در مقاش فرماید کہ نام الکایست از مضافات اسپانیول و اسپانیول سلطنتی است از سلطنت ہاے مستقلہ فرنگستان و موزخین عرب تمام اسپانیول را اندلس دانند و حقیقت امر است کہ چون در سنہ ہفتاد و شش از ہجرت سپاہ اسلام از جانب عبد الملک مروان بہ تسخیر آن ملک مامور شد اول ولایتی کہ فتح شد ملک اندلس بود و باین نام مشہور شد پس بمرور ممالک دیگر مفتوح گردید و نیز از تواریخ و کتب معلوم می شود کہ لفظ اندلس و انداوَلوس در زبان اہل اسپانیول نام طائفہ ایست کہ مولد و موطن آنہا قریب بجدود روس بود و در سنہ چارصد و نہ مسیحیہ دولیست و سیزدہ سال قبل آغاز سنہ ہجری بر ممالک اسپانیول مستولی گشتہ لیکن چون موزخین عرب ماخذ اصلی لفظ اندلس را در نیافتند چنانکہ رسم ایشان است نوشتند کہ یکی از فرزندان یافث بن نوح کہ اندلس نام داشت یکی از جزایر متصلہ بارض اسپانیول بطریق میراث یافتہ دران شہرے ساختہ باسم خود موسوم کرد و صاحب تقویم البلدان (ابو الفدا) بفتح اول و ضم ششم ضبط کردہ است) الخ) (اردو) اندلس - اسپین ہسپانیہ (دیکھو اسپانیول)

اندمہ بقول برہان و ناصری و سروری و سراج و جامع و رشیدی بر وزن سردمہ بیاد آوردن غمہائے گذشتہ (رودکی ؎) بہترین یاران و نزدیکان ہمہ ہا نزدشان دارم سریک اندمہ ہا بعض محققین در مصرع ثانی (شریک اندمہ) نوشتہ اند صاحبان انند و شمس صراحت کنند کہ لغت فارسی است۔ **مولف** عرض کند کہ از سند رودکی می کشاید کہ اندمہ یاد و ذکر و بیان غمہائے گذشتہ باشد و جز این نباشد کہ این اسم جامد است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) گزشتہ غموں کی یاد۔

اندو بقول برہان بر وزن انجو (۱) بمعنی اندرون باشد کہ مقابل بیرون است صاحب جہانگیری از حکیم فردوسی سند آوردہ (؎) از ان جایگہ شد باندوے شہرہا کہ بر دارد از روز شادیش بہرہا صاحب ناصری فرماید کہ مخفف اندرون باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ مبدل آندر باشد کہ رائے مہملہ بواو بدل شود ہمچون کلار و کلاو و استعمال این کہ بیائے موحدہ شدہ است غیر ازین نباشد کہ بائے زائد است و بہ تحقیق ما (۲) بمعنی گلابہ و کاہگل کہ صراحت کامل این بر اندود می آید (اردو) (۱) دیکھو اندر کے پہلے معنی (۲) دیکھو اندود۔

اندوب بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بر وزن منکوب مرادف اندروب (افضل الدین کرمانی ؎) ترا رہ کے بود در پیش محبوب ہا کہ داری در ہمہ اندام اندوب ہا ما ذکر این بر اندروب ہم کردہ ایم و جز این نباشد کہ این مخفف اندروب است و بعض محققین اندروب را بائے فارسی گفتہ اند (اردو) دیکھو ادرفن۔

اندوتہ بقول صاحب ناصری کہ بذیل اندوختن آوردہ مخفف اندوختہ کہ اسم مفعول اندوختن است و فرماید کہ پارسی دری است کہ اہل کوہستانات بیشتر بآن متکلم بودہ اند خاصہ اہل تبرستان و رے و توابع آن

(بابا طاہر ہمدانی ؎) نوائے نالۂ غم اندوتہ ذونو ہ عیار زر خالص بوتہ ذونو ہ فرماید کہ ذونو بمعنی دانم باشد (اردو) اندوختہ۔ اندوختن کا اسم مفعول جمع کیا ہوا۔

اندوج بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع مرادف آندوب کہ گذشت۔ بخیال ما مبدل آندوپ است یعنی بعض محققین آندروب را بباے فارسی گفتہ اند درین صورت اندوپ ہم بباے فارسی باشد وفارسیان باے فارسی را بہ جیم بدل کردہ آندوج کردند ہمچون پالیز وجالیز (اردو) دیکھو ادرفن۔

اندوختن بقول برہان بروزن افروختن بمعنی (۱) جمع کردن وفراہم آوردن و (۲) بمعنی قرض واپس دادن ہم صاحب بحر بذکر ہر دو معنی این را کامل التصریف گفتہ ومضارع این آندوزد صاحبان موارد ونوادر وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحبان سروری وجہانگیری بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این آندوز باشد کہ اسم جامد فارسی زبان واسم ہمین مصدر است کہ بمعنی فراہم و جمع آمدہ وتسامح اہل تحقیق است کہ آندوز را بمعنی جمع کردہ شدہ نوشتہ اند بالجملہ فارسیان زاے ہوز را بجاے معجمہ بدل کردند کہ عادت ایشان دراکثر افعال ہمین است وپس ازان علامت مصدر تن براو زیادہ کردہ مصدری ساختند۔ ومعنی دوم مجاز آنست کہ اداے قرض ہم مماثل اندوختن است کہ پول قرض گرفتہ شدہ داخل مداخل شدہ است پس ادائی آن خرچ حقیقی نیست بخیال ما این مصدر اصلی است کہ وضع شد از اسم جامد فارسی زبان وبخیال محققین فارسیما اصلی و سماعی۔ وبہ تحقیق ما سماعی نیست زیراکہ ثابت کردہ ایم کہ وضع شدہ است وجادارد کہ ماخذ این اندوختن گیریم کہ بمعنی نفع وسود می آید شین معجمہ آخر را حذف کردہ بزیادت علامت مصدر اندوختن کردہ ام

کہ معنی حقیقی این نفع وسود کردن است ومجاز آن جمع کردن وفراہم آوردن ومعنی دوم مجاز مجاز واللہ اعلم (اردو) (۱) جمع کرنا (۲) قرض ادا کرنا۔

اندوخش بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وکسر خاے منقوطہ و سکون شین معجمہ لغت فارسی زبان است بمعنی نفع وسود۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ اسم جامد است وجا دارد کہ اسم مصدر اندوختن گیریم بحذف شین معجمہ آخر (اردو) فائدہ۔ مذکر۔

(الف) اندود (الف) بقول برہان وجامع بروزن مقصود کاہ گل وگلابہ را گویند کہ بر بام و
(ب) اندودن دیوار کردہ باشند وبقول ناصری بمعنی کاہ گل مالیدن فرماید کہ آنرا اندودن گویند وسیم اندود وزر اندود ودود اندود وامثال آن از ان برخیزد و (ب) بقول برہان (۱) کاہ گل وگلابہ مالیدن و (۲) مطلا وملمع کردن۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف ومضارع این اندایدو بقول بہار وسراج وسروری دشوار ومرادف اندائیدن بہمہ معانیش کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بہ فتح واو از روی قواعد فارسی مضارع (ب) ولیکن استعمال این نیست بلکہ بجایش اندایدمستعمل کہ مضارع اندائیدن است آنچہ صاحب بحر اندایدرا مضارع اندودن گفتہ درست نکردہ می بایست کہ صراحت می کرد کہ مضارع اندودن مستعمل نیست بہ تحقیق ما اندود (۱) ماضی اندودن بہ سکون واو۔ و (۲) مخفف اندودہ کہ اسم مفعول اندودن است (جمال الدین عبد الرزاق سہ) درین تمرنس زنگار خورد ودواندود ہ مرا بکام بد اندیش چند باید بود ہ حیف است کہ صاحب برہان وجامع این را بمعنی کاہ گل وگلابہ نوشت وسندی پیش نکرد وبہ تحقیق ما مجرد اندو بدون دال مہملہ آخر بمعنی کاہ گل وگلابہ باشد کہ مبدل انداست۔ الف بواو بدل شد چو تاغ وتوغ واز ہمین اندو مصدر اندودن

یعنی (ب) وضع شد بزیادت علامت مصدر (دن) درآخرش۔ وآنچہ صاحب ناصری (الف) رابمعنی کاہگل مالیدن گفتہ غلط محض است بالجملہ متحقق شد کہ (ب) مصدریست مرکب از آند و معنی حقیقی این (۱) گلابہ کردنست و (۲) مجازاً بمعنی ملمع کردن ونہفتن وپرشدن چیزی بچیزی وودر استعمال فرس بمعنی لازم ہم آمدہ چنانکہ درملحقات می آید (اردو) (الف) (۱) لیپا۔ گلابہ کیا۔ اندودن کا ماضی کل معنون کے لئے۔ (۲) لیپا ہوا۔ گلابہ کیا ہوا۔ اندودن کا اسم مفعول۔ تمام معنون مین (ب) (۱) گلابہ کرنا لیپنا (۲) ملمع کرنا۔ ایک چیز کو دوسری چیز مین چھپانا۔ بھر جانا۔

اندودن آتش استعمال۔ بمعنی پر از آتش وآتشین شدن است از ہمین مصدر است آتش اندود مخفف آتش اندودہ بمعنی آتشین چنانکہ صائب گوید (س۵) نہ شد روشن چراغم از عذار آتش اندود شے مگر چشمی دہم در موسم خط آب از دودش ۵ مخفی مباد کہ این متعلق است بمعنی مجازی اندودن کہ گذشت و استعمال مصدر اندودن درینجا بمعنی لازم شدہ۔ (اردو) آتشین ہونا۔

اندودن آفتاب استعمال۔ بمعنی پر از آفتاب شدن کہ کنایہ باشد از روشن شدن چنانکہ ظہوری گوید (س۵) زشمع رایت اگر سایہ بر سہا افتد ۵ شود درون و برون شب آفتاب اندود ۵ مخفی مباد کہ آفتاب اندود درین شعر مخفف آفتاب اندودہ باشد۔ واندودن متعلق بمعنی مجازش و درین شعر بمعنی لازم مستعمل شد (اردو) روشن ہونا۔

اندودن پوست بشیرینی استعمال۔ بمعنی پر از شیرینی بودن (شیخ شیراز س۵) چو خرما بشیرینی اندودہ پوست ۵ چو بازش کنی استخوانی در وست ۵ مخفی مباد کہ استعمال اندودن درین شعر بمعنی لازم است و متعلق بمعنی مجازیش کہ گذشت (اردو) شیرین ہونا۔

اندودن چاک استعمال۔ بمعنی چاک داشتن وچاکدار بودن است چنانکہ والہ ہروی گفتہ (س۵)

ضعف وآلہ را دبید زخمہائے خویش دید ؎ از تعجب بخیہ زد آن تار چاک اندود را ؎ مخفی مباد کہ چاک اندود دریںجا مخفف چاک اندودہ بمعنی چاک دار و پر از چاک است و اندودن دریں شعر بمعنی لازم مستعمل و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت ۔ (اردو) چاکدار ہونا۔

اندودن چمن استعمال۔ بمعنی چمن داشتن است و سرسبز و پر بہار بودن چنانکہ میرزا بیدل فرماید (ش) شوق ہوسی نگہم رام تسلی نشود ؎ تا دو عالم چمن اندود تجلی نشود ؎ مخفی مباد کہ چمن اندود دریںجا بمعنی لازم است و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت (اردو) پر بہار ہونا۔ سرسبز ہونا۔

اندودن خرقہ از دود استعمال بمعنی پوشیدن خرقہ از دخان است چنانکہ عرفی گوید (ش) نا میدانہ ہم پوشید اینک بدوش انداختیم ؎ خرقۂ از دود آتش خانۂ اندودہ را ؎ مخفی مباد کہ این متعلق است بمعنی مجازی اندودن کہ گذشت و استعمال اندودن دریں شعر بمعنی لازم آمدہ (اردو) خرقہ کا دہوین سے بھر جانا۔

اندودن دیوار از طلا استعمال۔ بمعنی ملمع کردن از طلا است و متعلق بمعنی مجازش کہ گذشت (ملا قاسم مشہدی ش) خانۂ ما را چو گل از خون دل رنگین کند ؎ آنکہ دیوار خزان را از طلا اندودہ است ؎ (اردو) دیوار پر طلا کاری کرنا۔

اندودن صبح استعمال۔ پر از صبح و کنایہ از روشن شدن چنانکہ ملا علی رضا تجلی گوید (ش) نقابش از صفاے چہرہ صبح اندود می گردد ؎ گل رخسارش از مہتاب گرد آلود می گردد ؎ مخفی مباد کہ اندودن دریںجا متعلق بمعنی مجاز اوست کہ گذشت و استعمالش دریں شعر بمعنی لازم (اردو) روشن ہونا۔

اندوز بقول برہان و ناصری بر وزن سر دوز بمعنی (۱) فراہم آوردہ و جمع کردہ شدہ باشد و (۲) امر باین معنی۔ صاحبان سروری و رشیدی نسبت معنی اول گویند کہ بمعنی جمع کنندہ و جمع کن (خسرو

۵۱ھ) نقدِ بقا را عمل اندوز کن ؛ قیمت فردائے خود امروز کن ؛ (بدر الدین ساجری ۵۲ھ) گنج‌ها گیر و سائلان را بخش ؛ دوست اندوز و دشمنان را سوز ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول بیان کردۂ محققین بالا اعم ازینکہ فاعلی باشد یا مفعولی متعلق باسم فاعل و مفعول ترکیبی است کہ بحالت ترکیب امر با اسمی پیدا شود و معنی دوم متعلق است از مصدر اندوزیدن کہ می آید و فارسیان برائے مصدر اندوختن ہم ہمین اندوز را بمعنی امر استعمال کردہ اند ولیکن بہ تحقیق ما اندوز (۳) بمعنی مطلق فراہم و جمع باشد چنانکہ ذکرش بر مصدر اندوختن گذشت و ہمین است اسم مصدر اندوختن بقاعدۂ تبدیل یعنی (اندوخ) و اسم مصدر اندوزیدن بدون تبدیل ۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) جمع کیا ہوا ۔ (۲) جمع کر (۳) جمع ۔ اندوختہ ۔

اندوزانیدن بقول صاحب موارد متعدی اندوختن است کہ گذشت **مؤلف** گوید کہ چرا نگوئیم کہ متعدی اندوزیدن کہ کار از اصل گرفتن بہتر است از مبدل و این ہم درست نباشد کہ متعدی اندوزیدن یا اندوختن گوئیم زیرا کہ اندوختن ہم متعدی است بلکہ باید کہ اندوزانیدن را متعدی بدو مفعول دانیم کہ معنی این جمع و فراہم کنانیدن است ۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این مصدر نکردہ ولیکن موافق قواعد فارسی و مطابق قیاس است ۔ (اردو) جمع کرانا ۔

اندوزہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است و بالفتح بمعنی بنفشہ باشد ۔ صاحب محیط ذکر این نکردہ و بر بنفشہ فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن بنفسج و بفارسی کاکوش ہم گویند و بعربی فرفیر و برومی اقرو ہو و بیونانی ابرو و لبریانی مکیناس سرد و تر در اول تشمیدن آن مسکن صداع حار و در آن رطوبت فضلیہ و تلئین و حرارت اندک و لطافت و لزوجت و ازلاق و جذب اسہال

است ومنافع بسیار دارد حیف است کہ محققین فرس از اندوزہ ساکت اند وخیال ما جز این نیست کہ
ہاے لیاقت بر لفظ اندوز زیادہ کردہ نام این نبات نہادہ اند کہ لائق جمع کردن است نظر بر منافع
آن کہ متاع قیمتی را ماند (اردو) بنفشہ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک بوٹی کا نام ہے جو
اکثر برفانی پہاڑون پر یا لب دریا پیدا ہوتی ہے۔

اندوزیدن بقول موارد (۱) بمعنی جمع کردن وفراہم آوردن و (۲) قرض واپس دادن۔ مرادف اندوختن۔ صاحبان ہمیشہ برہان ونوادر ہم ذکر این کردہ اند وبقول بحر کامل التصریف ومضارع این اندوزد۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم جامد اندوز ویاے معروف وعلامت مصدر دن وبقول محققین فارسی مصدر جعلی وما اصلی گوئیم از انکہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد وصراحت کامل ہر دو معنی این بر اندوختن گذشت (اردو) دیکھو اندوختن۔

اندوشہ بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث وفتح شین معجمہ لغت فارسی است نام گل است وہیچ صراحت مزید نکرد ومحققین فرس ومفردات طب ازین ساکت اند حیف است کہ بیان مجمل افادۂ نبخشید ومعلوم نشد کہ کدام گل است ودر السنۂ غیر چہ نام دارد (اردو) اندوشہ فارسی مین ایک پھول کا نام ہے۔

اندوک بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است وبمعنی محنت ورنج باشد۔ دیگر محققین فرس ازین ساکت اند مؤلف گوید کہ خبرے نیست کہ مبدل اندوہ باشد کہ می آید فارسیان ہاے ہوز را بہ کاف عربی بدل کنند ہمچون پیوانہ وپروانک (اردو) بمعنی ا۔ مؤنث۔ رنج۔ مذکر۔

اندول بقول برہان و ناصری و جامع بروزن معقول گلیمی باشد کہ آنرا بر چہار چوب بایہا محکم کنند و بجہت استراحت برآن نشینند و این در ملک زنگبار معمول است۔ صاحب سروری بحوالہ نسخۂ الحلیمی گوید کہ نشست گاہ حکام باشد چنانکہ اسدی گوید (ع) نشستنگہ نازداند و کام ہا درآن بوش اندول خوانند نام خان آرزو در سراج فرماید کہ این لفظ غیر فارسی باشد و عجب است کہ صاحب فرہنگہا ازان غافل ماندہ اند و صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ فارسیان لغت زنگبار را استعمال کردہ باشند۔ (اردو) وہ چارپائی جس پر کمبل بجائے نواڑ منڈھا ہوا ہو۔

اندون بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثالث لغت فارسی است بمعنی کاہگل و گلابہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندے ہم پیش نشد و ظاہرا غلطی کتابت باشد کہ بر آند و نون زیادہ کردہ اند اگر سندے بدست آید توانیم گفت کہ نون زائد است بر آند کہ بہمین معنی گذشت ہمچون گذارش و گذارشن (اردو) دیکھو اندو۔

اندوند بقول برہان و ناصری و جامع بفتح رابع و سکون نون و دال ابجد از اتباعت بمعنی تار و مار کہ زیر و زبر شدہ و از ہم پاشیدہ خان آرزو در سراج بہ دو واو (اندووند) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سندی پیش نشد و بخیال ما قول خان آرزو ہم صحیح باشد کہ (تار مار) و (تار و مار) ہر دو آمدہ و بہ تحقیق ما این مرادف تارمار و زیر و زبر نباشد بلکہ معنی این محض آلودہ و ملوث کہ ماخذ این ہمان آندا است کہ بمعنی کاہگل گذشت و آند درینجا مخفف آن کہ اصل این (انداوندا) بود الف چہارم و ہشتم حذف شدہ (اندوند) باقی ماند و اگر بقول خان آرزو دو واو گیریم۔ واو دوم برای عطف باشد (اردو) لتھ پتھ۔ بقول آصفیہ آلودہ۔ ملوث۔ بھرا ہوا۔ شوربور۔ شرابور۔ خستہ حال۔

اندوہ بقول برہان بر وزن انبوہ گرفتگی دل و دلگیری را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بحذف واو مخفف آن و اندہان جمع این (کہ ذکرش بجاے خودش آید) بہار گوید کہ اندوہ بمعنی غم و ملال و فرماید کہ بالفظ خوردن و داشتن و کشیدن و گفتن مستعمل بخیال ما انحصار این مصادر خوب نیست چنانکہ از ملحقات ظاہر شود و بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است وہم بقول انند این اسم جامد فارسی زبان است بمعنی غم وہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است اسم مصدر اندوہیدن کہ می آید (عرفی ؎) راحت آمد تا کشاید قفل اندوہ از دلم ٭ از کلید و دست خود کشت خاکستر گذاشت ٭ (اردو) اندوہ بقول امیر (فارسی)۔ مذکر۔ رنج و غم (آتش ؎) طفلی سے سامنا غم و اندوہ کا رہا ٭ کیا کیا نہ حادثے ہوے ہم پر قدیم سے ٭

اندوہ آمدن استعمال۔ بمعنی واقع شدن رنج و غم باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (نظامی گنجوی ؎) چو اندوہ آید شو ناسپاس ٭ نہ محکم تر اندوہ اندر ہراس ٭ (اردو) مبتلاے رنج و غم ہونا۔ رنج پہنچنا۔

اندوہان بقول صاحب انند۔ جمع اندوہ۔ بر خلاف قیاس و صاحب برہان بر اندہان نوشتہ کہ جمع اندوہ باشد بر خلاف قیاس چہ بغیر از جانور را بالف و نون جمع نتوان کرد۔ خان آرزو در سراج ذیل اندوہ فرماید کہ درین تامل است چرا کہ درختان و نہالان و ابروان و چشمان بسیار آمدہ و حق آنست کہ قیاسی بر دو وجہ است یکی آنکہ وجہ صحت لفظ تواند شد چنانکہ ہر جا با و نون جمع شوند و اول ساکن بود جائز است کہ ہر دو بمیم بدل شوند چنانکہ خنب و خم و دنب و دم و چنانکہ الف در اوائل کلمات بیا بدل شود ہمچون الکدش و یکدش و ارمغان و یرمغان وغیرہ ہاے ہوز بدل شود ہمچون انگامہ و ہنگامہ و وجہ دوم آنست کہ حکم بوجوب آن کنند مثلاً گویند کہ

جمع الف و نون۔ غیر جاندار را درست نیست و
نفی چیزی که بر نفی محمول نشود به کلمهٔ نا درست نیست
و مراد ازین آنست که هر جا چنین کلمه واقع شود بمراعات
و لحاظ روزمرّه چنان بعمل آرند پس آنچه درین باب مخالف
باشد بر همانقدر که مسموع و آمده باشد اقتصار نمایند
و بیدان و چناران نگویند چنانکه درختان و نهالان
و همچنین بجای ناکام۔ نامقصود نیز نگویند (انتهی)
مؤلف عرض کند که خان آرزو بطور اعتراض
بر برهان بحثی که کرده است و تصفیه که در آخر بحث
خود فرموده از آن تردید قول برهان نمی شود حق آنست
که قاعدهٔ جمع که صاحب برهان ذکرش فرموده و
الف و نون را با جانوران مخصوص کرده مقصود عاملش
از جانداران است یعنی مطلق حیوان که انسان هم
دران شامل باشد و بقول متقنین فارسی هم جمع با الف
و نون مخصوص است با ذوی الارواح و آنچه برخلاف
این کلیه برای غیر ذوی الارواح هم استعمال این یافته
شد مستثنی باشد همچو درختان و همین قسم استثنا در
جمع غیر ذوی الارواح هم یافته شده که تخصیص تا دران
یافته نشد چنانکه بعض محققین و متقدمین انسانان را
انسان ها و شیران را شیرها هم آورده اند و این هم
استثنا باشد در استعمال و جا دارد که این قسم استثنا
بضرورت شعر گیریم بهرحال قاعدهٔ که متقنین فرس
بلحاظ کثرت استعمال قائم کرده اند قیاسی است و
نظائر استعمال که برخلاف آن یافته شد سماعی است
و آنچه خان آرزو فرماید که اتباع سماعی در همان
الفاظ مخصوص که سماعت یافته شد عیبی ندارد و
برخلاف آن درست نیست نسبت این عرض می شود
که پابندی ما را بر استعمال پیشینیان مخصوص کردن مرده
پسند نیست و ما استعمال معاصرین عجم را اندر تخصیص
فائق تر دانیم از متقدمین و متاخرین زیرا که در هر زمان
اصلاح زبان می شود و آنچه حالا در روزمرّهٔ فارسیان
اہل زبان است بتحقیق ما بهتر و موافق محاوره باشد بر
خلاف محاورهٔ پیشینیان و همین اصول در هر یک
زبان اولی۔ فتامل (اردو) رنج و غم۔ بجائے جمع

اندوه بردن استعمال۔ دفع کردن رنج وغم است
صاحب آصفی ذکر این کردہ (تاثیر اصفہانی ع) برد
اندوه زدل تہمت زرداری ہم ؎ داغ بردل نبود
لالۂ عباسی را ؎ (اردو) رنج وغم مٹانا۔ دفع کرنا۔

اندوه بودن در دل استعمال۔ بمعنی بودن
رنج وغم است کہ حاصل آن مبتلای رنج وغم بودن
باشد۔ صاحب آصفی ذکر اندوه بودن کردہ (وحشی یافتی
ع) دران پیری کہ صد غم حاصلش بود ؎ ہمان اندوہ
یوسف در دلش بود ؎ (اردو) غم رہنا۔ غم ہونا۔
مبتلاے رنج وغم ہونا رہنا۔

اندوه پرسیدن استعمال۔ استفسار رنج
وغم کسی کردن و رنج وغم کسی را دریافت کردن
باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (خسرو ع) اندوہ
جدائی زکسی پرس کہ یکچند ؎ دور فلک از صحبت یاران نش
جدا داشت ؎ (اردو) رنج وغم کی حالت دریافت
کرنا۔ پوچھنا۔

اندوه پیشه استعمال۔ فارسیان بصفت دل
استعمال این کردہ اند یعنی کسی کہ پیشۂ او اندوه وغم است
و مبتلای رنج وغم می ماند (عرفی ع) دارم بچشم او دل
اندوه پیشه را ؎ غافل کہ مست می شکند زود شیشه را ؎
(اردو) مبتلای رنج وغم۔

اندوه داشتن استعمال۔ بمعنی رنج وغم داشتن
و مبتلاے رنج وغم بودن است۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ (فغانی شیرازی ع) دلم ز روز بد خویش
ماتمی دارد ؎ چہ ماتم است کہ اندوه عالمی دارد ؎۔
(اردو) رنج وغم رکھنا۔ مبتلاے رنج وغم ہونا۔

اندوه دانستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ کہ بمعنی واقف بودن از رنج وغم است
(خسرو ع) تو سہل می شماری اندوه خسرو آری ؎
آنکو ندیده رنجی اندوه کس چہ داند ؎ (اردو)
رنج وغم و اندوه سے واقف ہونا۔

اندوه رسیدن استعمال صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی رنج وغم رسیدن باشد و مبتلای
رنج وغم شدن (نظیری نیشاپوری ع) زبس بود

دل خودکام وناسپاس مرا؛ زروی ہم رسد اندوہ
بیقیاس مرا؛ (اردو) رنج پہنچا۔ جیسے ''میرے
دلکو اس واقعہ سے رنج پہنچا ہے'' مبتلائے رنج وغم ہونا۔

اندوہ کاستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی کم کردن و شدن اندوہ باشد۔
(خسرو ؁) گہ بہ نعمات تر و اندوہ کاہ؛ یافتہ در
عرصۂ باخرز راہ؛ (اردو) رنج وغم گھٹنا۔ گھٹنا

اندوہ کشاد استعمال بقول صاحب شمس بمعنی
غمگسار **مؤلف** عرض کند کہ اگر معنی بیان کردہ اش
را تسلیم کنیم متعلق باشد باندوہ کشادن وان بہلہ
در آخر کہ اسم فاعل ترکیبی باشد از اندوہ کشادن۔
اندوہ کشا وبدال مہملہ در آخر بدین معنی غلط است دیگر
کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ شک نیست کہ
فارسیان (یادکرد) را بمعنی یادگار استعمال کردہ اند
ولیکن اندوہ کشاد را بغیر وجود سند استعمال تسلیم نکنیم
(اردو) غمگسار بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر
غمخوار۔ ہمدرد۔ دلسوز (عارف ؁) جاگے گا ایک
شام سے کسطرح صبح تک؛ درکار مجھ مریض کو ہیں
غمگسار دو؛

اندوہ کشیدن استعمال صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی رنج وغم کشیدن و مبتلای رنج وغم
شدن است (فخری اصفہانی ؁) ازان پس کہ
کشیدم زتب لبی اندوہ؛ زفرط خواب ملالت زدم
لبی آساہ؛ (اردو) رنج کھینچنا۔ رنج وغم میں مبتلا ہونا۔

اندوہ گسار استعمال۔ بقول بہار شکنندۂ اندوہ
باشد وسند این بر (اندہ گسار) می آید کہ مخفف این است
وکنایہ باشد از غمخوار و متعلق باشد از (اندوہ گساردن)
کہ بمعنی اندوہ خوردن است وکنایہ از غمخواری کردن
و غمخوار شدن (اردو) غمگسار دیکھو اندوہ کشاد۔

اندوہگین استعمال۔ بقول بہار بمعنی غمگین است
باشد این از کلام ظہوری یافتہ ایم (؁) ندارم شکوہ
گر خاطرم اندوہگین باشد؛ دل دلدار می خواہد جہان
باشد چنین باشد؛ مخفی مباد کہ گین بقول برہان بمعنی صاحب
و خداوند آمدہ چون با کلمۂ ترکیب کنند ہمچون غمگین و

شرنگین و بمعنی صفت ہم ہست ہرگاہ با وصف مرکب سازند و بعضی گویند بمعنی پر است کہ در مقابل خالی باشد چہ گین در اصل آگین بود (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ تشبیہ آخرین اقوی (اردو) اندوہگین بقول امیر غمگین۔ رنجیدہ (وزیر ؎) ہر اسب دشمنوں کا چاہتے ہیں ہا میں خوش ہوں جب سے دل اندوہگین ہے ہا

اندوہگین باشیدن استعمال بمعنی غمگین بودن است سند این بر اندوہگین گذشت (اردو) غمگین ہونا۔ غمگین رہنا۔ اندوہگین رہنا۔

اندوہ ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی باقی بودن رنج و غم است (فغانی شیرازی ؎) خود در العشق لالہ رخان سوختم تمام کر اندوہ دوزخ و ہوس جنتم نماند ہا (اردو) رنج و غم رہنا۔

اندوہناک استعمال بقول بہار مرادف اندوہگین۔ **مؤلف** عرض کند کہ ناک بقول برہان لفظی است کہ بجہت بیان اتصاف موصوف بصفتی در آخر کلمات می آورند زیرا کہ دلالت میکنند بر داشتن چیزی ہمچون طربناک و غمناک و مانند آن (الوری ؎) تا بود ز اختلاف جنبش چرخ ہا گہی اندوہناک و دیگر شاد ہا (اردو) اندوہناک۔ بقول امیر بمعنی اندوہگین (بحر ؎) نکتورے بات بات میں ہیں خوبے یار کی ہا کیا غم ہے کوئی خوش ہو کر اندوہناک ہو۔

اندوہیدن بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح مصدر فارسی است بمعنی غمگین شدن۔ دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد و سندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و بقاعدہ مقننین فارسی مصدر جعلی کہ بزیادت یاے معروف و علامت مصدر (دن) بر لفظ اندوہ وضع شد و باصول ما مصدر اصلی کلہ ہم جامد فارسی زبان وضع کردند۔ کامل التصریف۔ مضارع این اندوہد (اردو) غمگین ہونا۔

(الف) اندہ (الف) بقول برہان وجامع

(ب) اندہان وناصری مخفف اندوہ باشد

و(ب) بقولش جمع اندہ وماصراحت کامل (ب) بر اندوہان کردہ ایم کہ جمع اندوہ گذشت (انوری ے) بار اندہ مکش کہ بار دگر ﴿ بر ہانیدت از غم ایزد باز ﴿ صاحبان سروری وجامع وناصری وبرہان ہم ذکر (ب) کردہ اند (سروری ے) روزی سہ چار اندہ او داشت ہر کسی ﴿ آن سوز بر طرف شد وآن اندہان نماند ﴿ (اردو) (الف وب) دیکھو اندوہ اور اندہان۔

اندہ خوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی غمگین شدن است (خسرو ے) مگوای پندگو اندہ مخور بیہودہ چندین ﴿ چہ خار از پا کشی آنرا کہ پیکان در دلش باشد ﴿۔ (اردو) غم کھانا۔ بقول آصفیہ رنج اٹھانا۔ (ع) غم کھاتا ہون لیکن مری نیت نہین بھرتی ﴿

اندہ قوقو بقول برہان بضم دو قاف وسکون دو واو۔ دوائیست کہ آنرا حب قوقی خوانند۔ کلف را نافع است وما ذکر این بر آزورد کردہ ایم وصاحب برہان بر آزورد صراحت کردہ است کہ اندہ قوقو لغت فارسی است وماخذ این جز این نباشد کہ معنی حقیقی این تکمہ رنج وغم باشد۔ بقول محیط کہ بر آزورد مذکور شد مولد خون عکس غلیظ است ومضار این زائد از منافع وجا دارد کہ این نام را بلحاظ منافعش گیریم کہ تکمہ پیرہن محافظت جسم کند وپیرہن را بر بدن انسان چست ودرست میکند پس اندرین صورت معنی این بند واصلاح کنندہ رنج وغم باشد کہ کنایہ الیست ولبس (اردو) دیکھو ازورد۔

اندہ گذاشتن استعمال۔ بمعنی مبتلاے اندوہ کردن واندوہ را بحال خود گذاشتن وبدفع آن نپرداختن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (خاقانی ے) اندہ گسار من شدہ اندہ بمن گذاشتہ

وامق چہ کرد از غم عذرا من آن کنم؎ (اردو) رنج وغم میں مبتلا کرنا۔ رنج وغم کا دفعیہ نکرنا۔

(الف) **اندہ گسار** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ مرادف ومخفف اندوہ گسار است که گذشت وسند این بر اندہ گذاشتن مذکور شد واین متعلق است بامصدر ۔۔۔۔۔

(ب) **اندہ گساردن** صاحب آصفی ذکر این ہم کردہ که بمعنی شکستن اندوہ باشد (اشرفی سمرقندی ؎) خندخندان بستد وبرلب نہاد؎ جام می آن بیچو می اندہ گسار؎ (اردو) (الف) غم گھٹانے والا۔ اندوہ گسار (ب) غم گھٹانا۔

اندہ گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ که بمعنی بیان رنج وغم کردن است (سعدی شیرازی ؎) مگو اندہ خویش با دشمنان؎ که لاحول گویند شادی کنان؎ (اردو) رنج وغم کی حالت بیان کرنا۔

(الف) **اندی** (الف) بقول برہان وہفت بروزن لندی (۱) بمعنی خاصہ باشد که در مقابل

(ب) **اندیدن** خرج است ؎ (۲) بمعنی امیدواری ہم و (۳) بجاے لفظ تو که باشد که ہم استعمال کنند و (۴) بمعنی آن لحظہ ہم که ایام گذشتہ باشد و (۵) تعجب را نیز گویند و (۶) بمعنی نیز ہم آمدہ که بعربی ایضًا خوانند ونسبت (ب) فرماید که بروزن خندیدن (۱) بمعنی تعجب کردن و (۲) سخنی را نیز گویند که از روی شک وریب وآہستگی گفتہ میشود۔ صاحب نوادر نسبت معنی سوم (الف) فرماید که بمعنی تو که و باشد که ونسبت (ب) فرماید که بمعنی گمان بردن وسخن بگمان گفتن۔ وصاحب جامع نسبت (الف) باتفاق معانی برہان نسبت معنی سوم گوید که کلمۂ تمنی وآرزو باشد۔ صاحب بحر نسبت (ب) با برہان متفق وفرماید که سالم التصریف است۔ وبقول ناصری سخنی که از رے شک وریب وآہستگی وحیرت وتعجب گفتہ شود وبقول موارد تعجب کردن وسخن بگمان وشک گفتن وفرماید که حاصل بالمصدر این آند مضارع این آندد۔ خان آرزو در سراج بر معنی دوم

(ب) متفق با برہان ومعنی اولش را غلط دانند وصاحبان سروری وجہانگیری ہم بمعنی دومش قانع کہ سخن بشک گفتن باشد بخیال ما (الف) اسم جامد واسم مصدر (ب) باشد وترکیب (الف) ہمین بنا شد کہ لفظ آند را با یائے نسبت مرکب کردہ آندی کردند ومعنی حقیقی آن منسوب بہ چند ومنسوب بمقدار غیر معین وحاصل آن مشتبہہ وشاید کہ آند ہم بمجاز بمعنی شک وگمان بمعنی چارش گذشت پس معنی سوم (الف) اصل است یعنی باشد وبود وشاید کہ اظہار شک کند ویقین ندارد چنانکہ خان آرزو آوردہ (س۵) گر روی باغ زرد شد از فصل دے چہ باک ؛ آندی کہ سرخ باشد روی خدایگان ؛؛ ومعنی دوم بیان کردۂ برہان متعلق است بامعنی ششم آند کہ گذشت و بزیادت تحتانی مصدری یا نسبت معنی امیدواری پیدا کند ونسبت معنی اول حیف است کہ سندی پیش نشد مشتاق آن باشیم کہ خصوصیت وخاصۂ متباین است از ماخذ۔ وچارہ نیست کہ بدین معنی اسم جامد گیریم حالا عرض میشود نسبت معنی چارم الف کہ بخیال ما مرکب است با آن (اسم اشارہ) وذی بمعنی روز گذشتہ ومجازاً بمعنی آن لحظہ گذشتہ کہ فارسیان در استعمال خود ہمدود را المقصورہ بمضموم خوانند وحقیقت معنی پنجم وششم جز این نیست کہ آندی اسم جامد فارسی زبان است ۔ ومصدر (ب) وضع شد از (الف) بزیادت علامت مصدر (دن) بمعنی (۱) تعجب کردن و (۲) سخن بشک وگمان گفتن پیدا شد از معنی پنجم وسوم اسم جامد کہ تعریفش بالا گذشت خان آرزو (الف) را ترک کرد وبر اندیک کہ می آید بحثی کردہ است وما ہم ہمدرانجا ذوقی برداریم (اردو) (الف) (۱) خاص القول آصفیہ مخصوص ۔ عمدہ ۔ منتخب ۔ چیدہ (۲) امیدواری مؤنث (۳) شاید ۔ کلمۂ شک ۔ (۴) اُس لحظہ ۔ اُس وقت (۵) تعجب ۔ عجب ۔ (۶) بھی ۔ نیز ۔ ایضاً

(ب) (۱) تعجب کرنا (۲) کسی بات کو شک اور گمان سے کہنا۔

(الف) اندیش
(ب) اندیشمند
(ج) اندیشناک
(د) اندیشہ

(د) بقول برہان و ناصری و جامع بروزن ہم پیشہ (۱) بمعنی فکر و خیال و (۲) بمعنی ترس و بیم آمدہ (ناصری) اندیشہ کس راہ بکنہ تو ندارد ؛ چیزے کہ ہست از تو نشان ست و نشان نیست ؛ خان آرزو در چراغ فرماید کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (سلیم) از آہ خفتہ در دل من اژدہا سلیم ؛ سیلاب ازین خرابہ باندیشہ بگذرد ؛ بہار گوید کہ تباہ و فاسد و ترہ نورد از صفات اوست و بالفظ انداختن و بردن و بستن و خوردن و داشتن و دانستن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما اندیش کہ حاصل بالمصدر اندیشیدن بمعنی کاہگل مالی و گلابہ سازی و گچ کاری گذشت ماخذ این است فارسیان ہائے نسبت در آخرش زیادہ کردند کہ بمعنی منسوب بہ کاہگل مالی و گلابہ سازی و گچ کاری است و کنایہ از فکر و خیال کہ چون فکر و خیال بر دل و دماغ مستولی شود گلابہ سازی و گچ کاری راماند کہ غلبۂ آن گویا دل و دماغ را بپوشد و فارسیان کنایۃً بمعنی فکر و خیال و مجازاً بمعنی ترس و بیم استعمالش کردند و الف چہارم بکثرت استعمال حذف شدہ اندیشہ شد و (الف) بحذف ہائے ہوز آخرہ (ا) مخفف (د) و اسم مصدر اندیشیدن کہ می آید ہمین است و (۲) امر از مصدر اندیشیدن ہم۔ آنچہ صاحب رشیدی (الف) را اسم فاعل اندیشیدن ہم گفتہ تسامح اوست کہ از خیر اندیش و بد اندیش اسمعنی پیدا کردہ باشد و این اسم فاعل ترکیبی است کہ بدون ترکیب امر با اسمی اینمعنی پیدا نمیشود (انوری) گرش بہتان نہد خصم بداندیش ؛ ورش عصیان کند چرخ ستمگر ؛ و (ب) و (ج) از قبیل

فکرمند و خوفناک است و استعمال این بہ تحقیق ما مخصوص باشد با معنی دوم (د) (نظامی ؎) در آن رہگذرہاے اندیشناک ؏ پراگندہ شد درسرم مغز پاک ؏ (اردو) (الف) (۱) دیکھو (د) (۲) اندیشہ سوچ۔ ڈر۔ (ب) و (ج) بقول امیر اندیشہ ناک۔ پرخطر۔ خوفناک۔ (د) (۱) فکر۔ مؤنث خیال مذکر (۲) اندیشہ دیکھو اسکا۔

اندیشہ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی پیدا شدن فکر و خیال و خوف باشد (بدیع سبزواری ؎) دوشم اندیشۂ مرگ آمد و بیدار شدم ؏ یاد آن خواب گران کردم و بیدار شدم ؏ (اردو) خیال کرنا۔ فکر ہونا۔ خوف پیدا ہونا۔ اندیشہ پیدا ہونا۔

اندیشہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف اندیشہ آمدن باشد (ملاجامی ؎) گرفتدت گہ گہی اندیشہ اش ؏ کوش کہ چون من نکنی پیشہ اش ؏ (اردو) دیکھو اندیشہ آمدن

اندیشہ انداختن استعمال۔ بمعنی فکر و خیال و خوف کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این مصدر مرکب کردہ است (فردوسی طوسی ؎) وز آن پس یکی چارۂ ساختن ؏ زہر گونہ اندیشہ انداختن ؏ (اردو) فکر کرنا۔ خیال کرنا۔ اندیشہ کرنا۔

اندیشہ باشیدن استعمال۔ بمعنی فکر و خیال ماندن و بودن است (جامی ؎) باشد پی ہر درگہ اندیشہ درمانی ؏ بردار ز دل بار درت اندیشہ در ما نہا (اردو) فکر و خیال رہنا۔ ہونا۔

اندیشہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (۱) بمعنی فکر و خیال و خوف دور کردن است (حافظ ؎) طبیب عشق منم بادہ خور کہ این معجون ؏ فراغت آرد و اندیشہ خطا ببرد ؏ و (۲) بمعنی فکر و تامل کردن۔ بہار ذیل اندیشہ ذکر این کردہ (فرخی ؎) شاہ را گو تو بشادی و طرب دل نہ و بس ؏ از پی ساختن مملکت اندیشہ مبر ؏

(اردو) (۱) فکر وخیال سے مستغنی کرنا۔ خوف مٹانا۔ بے خوف کرنا۔ (۲) فکر و تامل کرنا۔

اندیشہ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر وخیال کردن و قائم کردن خیال است (حافظ شیرازی س) ہرچہ اندیشہ دران نبندی ہمی بیابی از خدا ☆ زانکہ تدبیر تو با تقدیر او یکسان بود ☆ (اردو) فکر وخیال کرنا۔ خیال قائم کرنا۔

اندیشہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خوف بردن وخیال داشتن و مبتلائے فکر وخیال بودن است (عرفی س) از لب ہم گزیدہ ام خون اناالحق می چکد ☆ طعنہ نامحرم و اندیشہ داری نبود ☆ (ظہوری س) در آن صحرا کہ میگردد سمند رشت خاکستر ☆ مباد اندیشہ پرواز بال و پر پرستان را ☆ (نظامی گنجوی س) شنیدستم کہ دولت پیشہ بود ☆ کہ با یوسف زخش اندیشہ بود ☆ (اردو) خوف ہونا۔ فکر وخیال ہونا۔ ڈرنا۔ فکر ہوتا۔

اندیشہ پیش نہادن استعمال۔ بمعنی مبتلائے فکر وخیال وخوف کردن است (ظہوری س) یاد وش اندیشہ سودائے دگر پیش نہاد ☆ غم ہجر و طرب وصل فراموشش باد ☆ (اردو) فکر میں مبتلا کرنا۔ خوف زدہ کرنا ☆

اندیشہ خوردن استعمال۔ بہار و آصفی ذکر این کردہ۔ وسند استعمال پیش نشد۔ معاصرین عجم البتہ بر زبان دارند کہ بمعنی خوف خوردن است ومبتلائے فکر وخوف شدن (اردو) خوف کھانا۔ فکر میں مبتلا ہونا۔

اندیشہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر وخیال وخوف داشتن است (والہی قمی س) گرکنم آرزوی بوس وگہی میل کنار ☆ یک کف خاک و صد اندیشہ باطل دارم ☆ (حافظ شیرازی س) با یار کجا نشیند آن کو ☆ اندیشہ مخاص وعام دارد ☆ (ظہوری س) چہ باک از سوختن اندیشہ واسوختن دارم ☆ نمیدانم چہ خواہد شد برائے

خود کباب من ؛ (صائب ؎) اندیشہ چراغ عشق ز کس داشتہ باشد ؛ پروانہ چہ پروائے عسس داشتہ باشد ؛
(اردو) فکر اور خیال اور خوف رکھنا ؛

اندیشہ دانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ دریںجا اندیشہ بمعنی فکر و خوف و منصوبہ باشد و دانستن بمعنی خودش یعنی خیال کردن چنانکہ (حافظ شیرازی ؎) بکوے یکدہ ہر سالکی کہ رہ دانست ؛ در دگر زدن اندیشۂ تبہ دانست ؛ یعنی منصوبہ تباہ و خوف تباہی خیال کرد (اردو) خوف کرنا خیال کرنا ۔

اندیشہ در دل گردیدن استعمال ۔ بمعنی خیال در دل پیدا شدن (صائب ؎) نیست در سفر زمین چون گرد بادم ریشۂ ؛ جز سفر در دل نمی گردد مرا اندیشۂ ؛ (اردو) خیال دل مین پیدا ہونا ۔

اندیشہ راندن استعمال ۔ بمعنی دور کردن فکر و خیال است (ظہوری ؎) زخمی تو زدل اندیشۂ مرہم راند ؛ ہر کہ زہر تو خورد کے بشکر پرداختن

(اردو) فکر و خیال دور کرنا ۔

اندیشہ رسیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی رسیدن فکر و خیال است و دریںجا اندیشہ مجازاً بمعنی بلند پروازی مستعمل (کمال اصفہانی ؎) امید آدمی بوصالت نمی رسد ؛ اندیشۂ خرد بکمالت نمی رسد ؛ (اردو) فکر و خیال کا پہنچنا ۔

اندیشہ رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع شدن فکر و خیال است (ہلالی سبزواری ؎) روز ہجر از خاطرم اندیشۂ وصلت نرفت ؛ آرزوی صحت از دل کے رود بیمار را ؛ (اردو) فکر دفع ہونا ۔ خیال جاتا رہنا ۔

اندیشۂ سرعت فشان استعمال ۔ بمعنی فکر و خیال سریع السیر و زود رسندہ باشد چنانکہ عرفی گوید (؎) یک نفس اندیشۂ سرعت فشان گر بوے از جہل شود ہمعنان ؛ مخفی مباد کہ سرعت فشان

اسم فاعل ترکیبی است کہ صفت اندیشہ واقع شدہ

(اردو) خیال بلند۔ بلند خیال۔

اندیشہ سنجیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر و خیال کردن است و اندیشہ سنج از قبیل سخن سنج اسم فاعل ترکیبی این کہ بمعنی فکر و خیال کنندہ و صاحب فکر و خیال باشد بہار ذکر اندیشہ سنج کردہ (خسرو ؎) چہ روشن دلی باشد اندیشہ سنج ٭ کزین در کلیدی رساند بگنج ٭ (اردو) سوچنا۔ فکر و خیال کرنا۔ صاحب فکر و خیال کو اندیشہ سنج کہہ سکتے ہیں ٭

اندیشہ سوختن استعمال۔ بمعنی بیکار شدن فکر و خیال است (عرفی ؎) حیرت زہم آغوشی من می نالد ٭ اندیشہ ز آرزوی من می سوزد ٭

(اردو) فکر و خیال بے کار ہونا۔

اندیشہ شستن استعمال۔ بمعنی دور و دفع کردن خیال است (عرفی ؎) آسودہ تر حسود کہ ما از ضمیر دل ٭ اندیشہ زیان و غم سود شستہ ایم ٭

(اردو) خیال دفع کرنا۔ خیال دور کرنا۔

اندیشہ فراز آمدن استعمال۔ قریب آمدن خوف است (عرفی ؎) باز آکہ فراق جانگداز آمدہ است ٭ اندیشہ مردنم فراز آمدہ است ٭

(اردو) اندیشہ قریب الوقوع ہونا۔

اندیشہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی (۱) خوف کردن است۔ (حزین اصفہانی ؎) چو مرد دین نہ از نفس کافر برہنی آئی ٭ سکندر نیستی اندیشہ از نیروی دارا کن ٭ و (۲) فکر و خیال کردن (ظہوری ؎) ترا چہ رتبہ کہ اندیشہ وصال کنی ٭ ادب خوشست ظہوری چنین ظہور مکن ٭ (ولہ ؎) از اشک صبح و شام ظہوریست سبحہ ساز ٭ اندیشہ طراوت اوراد کردہ ایم ٭ (اردو) (۱) اندیشہ کرنا۔ خوف کرنا۔ (۲) فکر و خیال کرنا۔

اندیشہ گذشتن بخاطر استعمال۔ بمعنی خیال پیدا شدن در دل (ظہوری ؎) گاہی نگاہ جوری

سوی گناہ کاران ؎ گر بگذرد بخاطر اندیشۂ ثوابی ؏
(اردو) خیال ہونا۔ خیال دل مین پیدا ہونا۔
اندیشہ گرفتن استعمال۔ بمعنی فکر و خوف کردن
است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (حزین اصفہانی
سہ) ندارد رہرو دارالامان خامشی کلفت ؏
صدف اندیشۂ از تلخی دریائی گیرد ؎ (اردو)
خوف کرنا۔ اندیشہ کرنا۔
(۱) **اندیشہ مند** استعمال بہار ذکر ہر دو کردہ
(۲) **اندیشہ ناک** از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ بمعنی فکرمند و خوفناک است کہ کلمہ مند و
ناک ہر دو افادۂ معنی فاعلی کند (عرفی سہ) گاہ
اندیشہ مند و حیران وش ؎ گہ عبارت نوردو رمز
ناک ؎ (اردو) (۱) فکرمند (۲) خوفناک۔
(الف) **اندیشہ نما** استعمال۔ بقول بہار کنایہ از
چہرۂ بغایت صاف و پاکیزہ کہ اندیشہ در ان ہنمایان
و این ادعا لمبالغہ باشد (صائب سہ) گرد
دل من گر ہوس بوسہ نگردید ؎ اندیشہ از آن چہرۂ
اندیشہ نما داشت ؎ صاحب آصفی ذکر ....
(ب) **اندیشہ نمودن** کردہ و سندے از
حزین اصفہانی آوردہ (نثر) چون دیدہ کشاید
و اندیشہ نماید داند کہ شہرستان نظم سواد اعظم عالم
معنی است ؎ مؤلف عرض کند کہ (ب) بمعنی
حقیقی خود است یعنی ظاہر کردن و شدن فکر و خیال
و (الف) اسم فاعل ترکیبی است از (ب) و بخیال ما
در (الف) ہیچ ادعا لمبالغہ نیست۔ عادت است کہ از
چہرہ و قیافۂ بعض انسانان اندیشہ و فکر در دل شان
باشد ظاہر می شود و چہرۂ اندیشہ نما بمعنی چہرہ الیست کہ
فکر و تردد از آن ظاہر شود ہیچ ضرورت نیست کہ
از این مضمون غایت صفائی و پاکیزگی چہرہ ظاہر
شود البتہ این مضمون پیدا می شد اگر صائب مصرع
ثانی را چنین می گفت (ع) اندیشہ ز آئینہ اندیشہ نما
داشت ؎ اندرین صورت از آئینہ استعارہ چہرۂ
صاف مقصود می بود۔ (اردو) (الف) فکرمند
(ب) اندیشہ اور خوف اور فکر و خیال ظاہر کرنا ہونا۔

اندیشہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی فکر کردن است (فردوسی طوسی ۵) شب تیرہ کرد از جہاندار یاد؛ پس اندیشہ بر آب حیوان نہاد؛ (اردو) فکر کرنا۔

اندیشیدن بقول بحر (۱) فکر و تامل کردن وخیال و اندیشہ و غور نمودن در ہر کار و ہر چیز و (۲) ترسیدن و بیم بردن و (۳) غم خوردن فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این اندیشد صاحب موارد تو اور بر معنی اول و دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ این مصدریست کہ وضع شد از اندیش کہ مخفف اندیشہ گذشت و یائے معروف و علامت مصدر دن و معنی فکر و خیال و خوف در لفظ اندیش و اندیشہ موجود است و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد و بس کہ ہر کہ می ترسد۔ غم می خورد (انوری ۵۱) روبیندیش کہ از بہر توام نخریدی؛ بمثل قیمت من گر نگذشتی ز ہزار؛ (اصائب ۵۲) نمی اندیشد از زخم زبان چون عشق صادق شد؛ بدندان صبح گیرد تیغ خورشید قیامت را؛ (اردو) (۱) فکر و خیال کرنا۔ تامل کرنا۔ غور کرنا (۲) ڈرنا۔ اندیشہ کرنا۔ خوف کرنا۔ (۳) غم کھانا۔

اندیک بقول برہان و جامع بہ وزن نزدیک لفظی است از کلمات تمنی کہ در عربی لیت و لعل و عسی گویند بمعنی باشد کہ دلبو دکہ دباید کہ و زیراکہ و از برائے آن و ازین جہت۔ صاحبان سروری و رشیدی می فرمایند کہ بمعنی بوک و بحوالۂ ادات الفضلا و فرہنگ گوید کہ بمعنی باید کہ و چراکہ ہم آمدہ و بقول صاحب جہانگیری بمعنی بود کہ و باشد کہ و چراکہ و زیراکہ۔ خان آرزو در سراج اللغات گوید کہ بمعنی بوکہ و باشد کہ و فرماید کہ بقول بعضی بمعنی باید کہ و بقول بعض بمعنی زیراکہ و بحوالۂ قوسی گوید کہ مرکب از اندی و کاف صلہ و اندی بمعنی خامہ و رائے خود ظاہر فرماید کہ ہمان

معنی اول مناسب است و آنچه بہ تحقیق پیوستہ آنست کہ این لفظ ماخوذ است از اندیدن بمعنی گمان بری و مجازاً بمعنی توکہ و باشد کہ مستعمل و معانی دیگر سند می خواہد (انتہی) **مؤلف** این کتاب عرض کند کہ تحقیق خان آرزو معکوس است کہ اندیک ماخوذ از اندیدن نیست بلکہ اندیدن منحوت از اندی باشد کہ اصل اندیک است و اندیک مخفف اندیکہ از قبیل زیراکہ مخفف زیراکہ باشد و ما تحقیق معنی اندی بجائش کردہ ایم و ماخذش را ہم ہمدر انجا بیان کردہ ایم پس (۱) معنی حقیقی اندیک شاید کہ و باشد کہ و جا دارد کہ دیگر ہمہ معانی کہ بر لفظ اندی گذشت بزیادت کاف صلہ در اندیک ہم باشد (حکیم قطران ــہ) گر یار نداند خطر و قدر تو شاید ٭ اندیک فلک واند قدر و خطر تو ٭ مخفی مباد کہ لفظ شاید در مصرع اول بمعنی (چنانکہ باید و شاید) است و (۲) استعمال این معنی زیراکہ بنظر آمدہ و بدین معنی اسم جامد باشد (اخسیکتی ــہ) باآنکہ من از عشق تو رسوائے جہانم ٭ ہم راضیم اندیک تو زیبائے جہانی ٭ و (۳) بمعنی باید کہ ہم (استاد عمارہ ــہ) گر خوار شدم پیش بت خویش روا بود ٭ اندیک بر مہتر خود خوار نباشم ٭ و جا دارد کہ از ہمین شعر معنی اول ہم گیریم و (۴) بمعنی تعجب کہ و این ہمان است کہ بر معنی پنجم اندی گذشت (رشید الدین وطواط ــہ) ہرچند کہ بودیم زہجران تو غمگین ٭ اندیک زہجران تو شادیم دگربار ٭ و (۵) بمعنی بود کہ یعنی امید کہ و این تعلق دارد با معنی دوم اندی (حکیم خاقانی ــہ) گر حلۂ حیات مطرانہ گردد دستہ ٭ اندیک در نمانی از این کسوت ازبہا ٭ (اردو) (۱) شاید کہ ۔ ممکن ہے کہ ۔ (۲) اسلئے کہ (۳) چاہئے کہ (۴) تعجب ہے کہ (۵) امید ہے کہ ۔

اندیشہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث و فتح نون لغت فارسی است بمعنی

تربز دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم این اسم را ترک کرد و بر تربوز ہم ذکر آندیہ نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم ساکت (اردو) تربوز۔ مذکر۔ بقول آصفیہ اس کی فارسی تربز۔ ہم اس کا کامل بیان تربز پر کرین گے۔

اندرو بقول جہانگیری و سروری و ہفت و جامع باذال نقطہ دار و راے بے نقطہ بروزن لبلبو۔ پازہر باشد و آن را فادزہر ہم گویند و فرماید کہ بجاے ذال نقطہ دار زاے ہوز ہم آمدہ۔ خان آرزو بازاے ہوز فرماید کہ مخفف انزروت باشد و ذکر این باذال معجمہ نکرد بخیال ما غلطی کتابت و تسامح محققین است کہ این را بذال معجمہ قائم کردند و ما صراحت کامل انزرو بزاے معجمہ بجایش کنیم (اردو) دیکھو انزرو۔

انر بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و جہانگیری بفتح اول و ثانی و سکون راے قرشت ہر چیز زشت و بد را گویند (محتشم کاشانی ۵) چہ در گشت با چہرۂ گل انار ہی ہا زپے عاشقان انر کلہ کلہ ۶ خان آرزو در سراج بذکر این فرماید کہ بقول بعض ہمان است کہ نر مخفف آنست **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ نر کہ بمعنی زشت و ناہموار آمدہ مخفف انیست۔ بخیال ما نر مخفف انرہ کہ اسم جامد فارسی است بمعنی کریہ و ناہموار و انر مزید علیہ نرہ بزیادت الف وصلی در اولش دیگر ہیچ (اردو) زشت۔ بدصورت۔

انرل بقول صاحب ہفت بضم اول و سکون نون و ضم راے مہملہ و لام زدہ بمعنی دروغ و کذب آمدہ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و متحقق نشد کہ لغت کدام زبان است و سندی پیش نشد و معاصرین عجم ازین ساکت و ماخذ این ہم متحقق نیست۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد گوئیم (اردو) جھوٹ۔ مذکر۔

انروب بقول برہان بروزن منکوب (۱) جوششی است با خارش کہ بعربی قوبا خوانند و (۲) بمعنی

گویند کہ جوششی کہ آنرا بفارسی گرد و بتازی جرب گویند و بازاے نقطہ دار ہم گفتہ اند۔ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری ہم ذکر این بمعنی اول الذکر کردہ اند و ما اشارۂ این بر آندروب کردہ ایم کہ انزوب بحذف دال مہملہ مخفف آندروب باشد صاحب سروری فرماید کہ این مرادف جرب است کہ برتیون و گوآرون ہم نام دارد۔ صاحب برہان برگوآرون و برتیون فرماید کہ ہمان قوبا است و صاحب غیاث جرب مطلق خارش را گفتہ بخیال ما معنی دوم مجاز باشد کہ ہر دو از امراض پوست و خارش دار است (اردو) (۱) دیکھو اندروب (۲) خارش یا خارشت (فارسی) اسم مؤنث۔ کھجلی۔ ایک سوداوی مرض کا نام جس سے تمام جسم چھل جاتا اور کھجلاتا ہے۔

انزہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و سکون نون و زاے ہوز در آخر لغت فارسی است بمعنی عدس۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ صاحب محیط بر عدس فرماید کہ در یمن ملبس و بہ فارسی نشک و مرجومک و نجو سرخ و بہندی مسور گویند و آن غلہ ایست از ماکولات۔ ما صراحت کامل این بر استرار کردہ ایم و حیف است کہ تائید قول انند از محقق دیگر نشد جا دارد کہ این را مبدل و مخفف انژہ گیریم کہ بہمین معنی می آید ہاے ہوز آخرہ حذف شد و زاے فارسی بعربی بدل شد چنانکہ آژیر و آزیر (اردو) دیکھو استرار۔

انزارہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی کہگل کہ از دیوار بیفتد۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و بخیال ما این مفرس باشد فارسیان از لغت عربی انزار بزیادت ہاے نسبت ساختہ اند و انزار بقول صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب بمعنی کم گردانیدن است (اردو) دیوار سے گرا ہوا کاہگل گارا۔

انزال بقول بہار بمعنی فرو فرستادن و فرو آوردن و آب از مرد جدا شدن۔ فرماید کہ فارسیان

بمعنی مطلق آب خواہ از مرد باشد یا از زن و بالفظ دادن و زدن و کردن استعمال کنند **مؤلف** عرض کند
کہ لغت عرب است بالکسر۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر است
و برائے معنی مصدری بامصادر فرس مرکب کنند کہ در ملحقات آید (اردو) انزال بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر۔ لغوی معنی اترنا۔ اتارنا۔ اصطلاحی معنی منی نکلنا۔ جھڑنا۔

(۱) **انزال دادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و سندے کہ پیش کردہ از ان ---
(۲) **انزال دادن قلم** پیدا است بمعنی ریختن آب قلم کنایہ از ریختن مداوش (زلالی خانساری در وصف دختر پیر زال ؎) بوصف غنچۂ اش راندم قلم پیش ؏ قلم انزال داد و رفت از خویش ؏
مؤلف عرض کند کہ معنی (۱) منزل شدن است و بس (اردو) (۱) منزل ہونا بقول آصفیہ انزال ہونا۔ جھڑنا۔ منی نکلنا (۲) قلم سے سیاہی ٹپکنا۔

انزال زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انزال دادن است (فوقی یزدی ؎) منم آن رند دانشور کہ ہر گہ گیر اورا کم ؏ زند انزال معنی عقل ساز د جان بقربانش ؏ (حکیم زلالی در تعریف خلوت ؎) ز انگیز قلم در حسن تمثال ؏ بمثل خویش میسوزد صورت انزال ؏ (اردو) دیکھو انزال دادن۔

انزرو بقول برہان و ناصری و جہانگیری بفتح اول و زائے ہوز و رائے قرشت بواو رسیدہ بمعنی پازہر است و فادزہر نیز گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ ظاہرا مخفف انزروت کہ بزیادت فوقانی بمعنی دوائی است کہ در مرہم بکار آید۔ **مؤلف** گوید کہ خیال خان آرزو صحیح باشد کہ محققین مفردات طب ذکر این نکردہ اند و بر انزروت قناعت کردہ اند کہ می آید و فادزہر دوائی خاص نیست بلکہ مطلق دافع اثر سموم را گویند و ہر گاہ این صمغ را کہ صراحتش ہم

اگروہک کردہ ایم داخل مرہم ہا کنند و دفع اثر سمی کند فاد زہر گفتند واللہ اعلم (اردو) دیکھو
انزروت اور اگروہک۔

انزروت بقول برہان و ناصری بوزن و معنی عنزروت است و آن صمغی باشد تلخ کہ بیشتر در
مرہم ہا بکار برند و عنزروت معرب آنست و در مؤید الفضلا بایں معنی با ذال نقطہ دار و باے ابجد ہم آمدہ
کہ انذروب باشد۔ خان آرزو بذیل انزرو ذکر این کردہ و انزرو را مخفف این گفتہ۔ صاحب
محیط این را نوشت و ما صراحت کامل این بر اگروہک کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است۔
(اردو) دیکھو اگروہک۔

انزن بالفتح و فتح زاے ہوز بقول صاحب ضمیمہ برہان ترجمہ عرض است **مؤلف** عرض
کند کہ محققین دیگر ازین ساکت اند و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش می شد قیاس
می کردیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است۔ از شان لغت معلوم می شود کہ این لغت ترکی باشد چنانکہ صاحب
لغات ترکی اوزن بمعنی دراز گفتہ ولیکن محققین لغات ترکی ہم ذکر انزن نکردہ اند (اردو) عرض
بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ چوڑان۔ چوڑائی۔ پہنائی۔ پنا۔ پاٹ۔ طول کا نقیض۔

انزوا بقول بہار بمعنی گوشہ گرفتن۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بکسر اول۔ صاحب
منتخب گوید کہ بمعنی یکسو شدن از خلق است۔ فارسیان استعمال این بمعنی یکسوئی و گوشہ نشینی و عزلت کنند
و برائے معنی مصدری با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات آید (اردو) گوشہ نشینی۔
بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عزلت۔ خلوت نشینی۔

انزوا گرفتن	استعمال۔ صاحب آصفی ذکر	این کردہ کہ بمعنی گوشہ نشین شدن و عزلت گزیدن

است (مغربی نیشاپوری ؎) صحراے دولت تو خوش و سبز و خرم است ٭ نتوان گرفت بیہدہ در خانہ انزوا (اردو) گوشہ نشین ہونا۔ گوشہ نشینی اختیار کرنا۔

انزواگزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انزواگرفتن است (نثر حسین اصفہانی) در یکی از جبال کہ پناہی و آبی داشتہ باشد انزواگزینیم"۔ (اردو) دیکھو انزواگرفتن۔

انزہ بقول برہان بازاے فارسی بروزن غمزہ مرکب باشد کہ آنرا العربی عدس گویند۔ صاحبان ناصری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند۔ تحقیق ما اسم جامد فارسی زبان باشد و این ہمان است کہ تعریف این بر استرار کردہ ایم (اردو) دیکھو استرار۔

انس بقول بہار بالضم بمعنی خوگرفتن بچیزی۔ فرماید کہ باللفظ گرفتن مستعمل۔ **مؤلف** گوید کہ لغت عرب است و بقول صاحب منتخب آرام گرفتن ہم۔ فارسیان این بمعنی دوستی و محبت استعمال کنند و براے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند (انوری ؎) روضۂ خلد بود مجلس انسش ز خواص ٭ موقف حشر بود درگہ بارش ز عوام ٭ (اردو) انس بقول امیر محبت (سحر ؎) دو دن کی زندگی تھی کس لطف سے گزرتی ٭ تم مجھ سے انس کرتے میں تمکو پیار کرتا ٭

انسان عین استعمال۔ بقول صاحب بحر دانند مردمک کہ بہندی پتلی نامند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی انسانی کہ در چشم است (اردو) آنکھوں کی پتلی بقول امیر آنکھوں کی سیاہی (رند ؎) گئیں جو حسرت دیدار لیکے دنیا سے ٭ کرینگی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد ٭ پتلی بقول آصفیہ مردمک چشم۔ سیاہی چشم۔ (مونث)

انستہ بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون سین بے نقطہ و فتح فوقانی مقصور آنستہ و آن بیخ

گیاہی باشد خوشبوی کہ بعربی سعد گویند مؤلف گوید کہ تعریف کامل این در ممدودہ گذشت۔ صاحبان جامع و ناصری ہم ذکراین کردہ اند (اردو) دیکھو آنستہ۔

انستی تو استعمال۔ معاصرین عجم برای مجلسی استعمال این کنند کہ خاص است برای نشر علوم صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکراین کردہ صاحب بول چال فرماید و درست فرماید کہ مفرس است از انسٹیٹیوٹ کہ لغت انگلیسی زبان است بہ ہر سہ تای ہندی (اردو) انسٹیٹیوٹ بقول امیر (انگریزی) مؤنث۔ افادۂ عام کی کمیٹی۔ ترقی علوم و فنون کی انجمن۔

انس داشتن استعمال بمعنی محبت داشتن صاحب آصفی ذکراین کردہ (نثر حزین اصفہانی) بانس و الفتی کہ با والداین خاکسار داشت پیوستہ بمنزل ایشان رسیدہ ؎ (اردو) انس و محبت رکھنا۔

انس گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی محبت داشتن است (وحشی یافقی ع) نوید آشنائی می دہد چشم سخنگویت ؎ گرفتہ انس گو بازم بخوی تندی خویت ؎ (ظہوری ع) انس گرفتند باغمی چو ظہوری ؎ از طرب و عیش روزگار رسیدند ؎ (انوری ع) اندر حرمت تو دیدہ چشم خلق ؎ انسی گرفتہ فوج غنم مربع ذئاب ؎ (اردو) انس حاصل کرنا۔ محبت پیدا کرنا۔

انس ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی محبت ماندن است (خان آرزو ع) مارا کہ ہیچ انس دد و دام ہم نماند ؎ گویا جنون ما ست زمجنون زیادہ تر ؎ (اردو) انس رہنا۔ محبت رہنا۔

انسی بقول بہار بالکسر (۱) باصطلاح اطبا طرف درون عضو خلاف وحشی۔ صاحب بحرالجواہر ذکراین کردہ و (۲) باصطلاح خطاطان طرف راست قط قلم انسی است و طرف چپ وحشی (نعمت خان عالی ع) زد کاتب صنع از پی ایجاد رقم را ؎ این ہر دو جہان انسی و وحشی ست قلم را ؎ وارستہ ہم

ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (۳) فارسیان این را بمعنی انسانی استعمال کنند بزیادت تحتانی مصدری (انوری ۵) از پے کثرت خدام تو بخشندہ قوی ؛ نطفہ را صورت انسی ہمہ اندر ارحام ؛ (اردو) (۱) ہر عضو کا اندرونی حصہ۔ مذکر (۲) نوک قلم کا سیدھا رخ۔ مذکر۔ (۳) انسانی۔ انسان کا۔ انسان کے۔ جیسے صفات انسانی۔ امیر نے لفظ انسانیت پر اس کا ذکر کیا ہے۔

انشا بقول بہار آفریدن و آغاز کردن و از خود چیزی گفتن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربست و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان این را بمعنی عبارت و طرز تحریر استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید و در کلام استادان سخن انشا کردن بمعنی پیدا کردن ہم آمدہ (ظہوری ۵) قلم در پیش انشائے محبت نامہ دارد ؛ کہ مضمونش بخون در پرچہ تحریر می غلطد ؛ (انوری ۵) چو روز جلوۂ انشائے راوی مدحت کو ببارگاہ در آرد عروس انشا را ؛ (اردو) انشا بقول امیر (عربی) مؤنث۔ دل سے کوئی بات پیدا کرنا۔ عبارت۔ طرز تحریر۔ (رشک ۵) نامۂ جانان سے ہے کیا لکھا مری تقدیر کا ؛ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے ؛

انشاثا بقول برہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی و شین قرشت و ثلے مثلثہ ہر دو بالف کشیدہ بسریانی دوائیست کہ آنرا بفارسی تو یزک و بعربی زبیب الجبل خوانند صاحب محیط بر انشاثا گوید کہ مویزج است و بر مویزج فرماید کہ معرب مویزک فارسی و بعربی زبیب الجبل و زبیب البرنیز و بیونانی استافیس اغریا و بقول دیاسقوریدس استافیس و بقولی استافیدساغریا نامند یعنی مویز صحرائی نبات آن شبیہ بہ نبات کرم و از آن کوچکتر و ضعیف۔ یکے مثلث شکل و آن مویزج شامی است و دوم طولانی

و آن را مویزج مغربی و حب الراس نامند۔ مزاج آن گرم و خشک در آخر سوم و دران جلاے شدید و تقطیع و تحلیل و حرافت قوی و حدت است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) جنگلی منقی۔

انشاد بقول بہار بدال مہملہ۔ شعر خواندن و تعریف گم شدہ کردن و فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** گوید کہ بالکسر لغت عرب است۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ فرماید کہ انشاد سراے بمعنی شعر خوان است و بمعنی ہجو کردن ہم آمدہ و این از لغات اضداد است۔ بہ تحقیق ما فارسیان استعمال این بمعنی مطلق شعر خوانی کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و براے معنی مصدری با مصادر فرس آوردہ اند کہ در ملحقات آید (انوری ؎) وین خدمت شاہ است کہ در جلوۂ انشاد ٭ دوشیزۂ شیرین حرکات و سکنات است ٭ (ولہ ؎) آن مشتری لقا کہ در انشاد این غزل ٭ راوی بزم او منظر زہرہ باریافت ٭ (اردو) شعر خوانی مؤنث۔

انشاد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی خواندن چیزے است ولیکن مخصوص است با شعر و سخن (شر خسرو) این شعر بطریق تفاخر انشاد کردی ٭ (اردو) شعر پڑھنا۔

انشا شدن استعمال۔ بمعنی نوشتہ شدن است (ظہوری ؎) صبر دل ظہوری ز رخ لیلی توان کرد ٭ لیلی بر لوح مصلحت شد انشاے افترائی ٭ (اردو) لکھا جانا۔

انشا فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تحریر کردن است (نثر حزین اصفہانی) دو خطبہ الیست کہ در جلوس شاہ سلیمان و شاہ سلطان حسین صفوی انشا فرمودہ ٭ (اردو) لکھنا تحریر کرنا۔

انشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ (۱) بمعنی مطلق نوشتن است (اثر شیرازی ؎) می کند کلک سخن پرداز انشا مطلعی ٭ تا گلستان حضورش را شود دستان سرا ٭ (صائب ؎) ہیچ ماہی خلش کردن جمع ز بحر وجود ٭ بہر قتل خویشتن انشاے محضر کردہ است (۲) بمعنی نوشتن احوال ہم آمدہ (صائب ؎)

در سینۂ آتش نقصان دود بر آید؛ چون خامۂ صائب کند انشائے قیامت ؛ و (۳) بمعنی پیدا کردن و قائم کردن هم (صائب ع) گوهر از گرد یتیمی ساحل انشا می کند ؛ ورنہ آن دریای رحمت بی کنار افتادہ است ؛ حاصل اینست کہ ------

انشا کردن ساحل متعلق است بمعنی
انشا کردن قیامت دوم وسوم متذکرۂ بالا

(اردو) (۱) لکھنا۔ (۲) کسی احوال کا تحریر کرنا (۳) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔

انشا نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ مرادف انشا کردن بمعنی اول است (نثر نصیر بدخشانی) لبعضی اوقات بتقریب خطابی و بہانۂ جوابی ابداع نامہ و انشائے مکتوبی نمودند ؛ (اردو) لکھنا۔

انصاف بقول بہار داد دادن و راستی کردن و بنیمہ رسیدن و فرماید کہ بعضی قید روز نیز کردہ اند و بمعنی اول بالفظ دادن و دیدن و شدن و کردن و کشیدن مستعمل (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بہ کسر اوّل و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی داد و راستی استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکّب سازند کہ در ملحقات آید (صائب ع) آن را کہ با نگشت توان عیب شمردن ؛ در عالم انصاف ز مردان حساب است ؛ (ظہوری ع) بخون نم کرد رشک غیر رنگین تیغ غیرت را ؛ بانصاف آشنائی باد شوخ بیمروت را ؛ (مسیح کاشی ع) این چہ عدالت است و چہ انصاف کہ این چرخ پلید ؛ حیف مستان ہمہ از مردم ہشیار گرفت ؛ (اردو) انصاف بقول امیر (عربی) مذکر۔ داد۔ نیاؤ۔ احقاق حق (رند ع) روند اقتیل جرم محبت کی لاش کو ؛ انصاف ترک شوخ کے رہوار نے کیا ؛

انصاف بالائے طاعت است مثل صاحب بحر و بہار ذکر این کردہ و برائے محل استعمال

(۱۰۹۶) (۱۰۹۵) (۱۰۹۴)

از ملا کاتبی سندی آوردہ (ع) من کیستم کہ سجدہ برمم پیش ابروش ٭ انصاف گفتہ اند کہ بالاے طاعت عقبت مؤلف گوید کہ فارسیان استعمال این برائے اظہار مرتبۂ بلند انصاف کنند کہ بہترین طاعت وعبادت باشد (اردو) دکن مین کہتے ہین ”انصاف کا بول بالا“ اس کا مطلب یہی ہے کہ کل صفات و عبادات سے انصاف کا رتبہ بلند ہے۔

انصاف بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی ودیعت وعطا کردن صفت انصاف ومخلوق کردن بصفت عدل باشد (صائب ع) خدا آبان لب جان بخش بخشد انصافی ٭ کہ بوسۂ ندہد تا مرا بجان آرد ٭ (اردو) انصاف عطا کرنا۔ انصاف کی توفیق دینا۔

انصاف بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی پیش نظر بودن انصاف وعدل و انصاف کردن وعدل ساختن است (شانی مشہدی ع) این زرق وشید وحیلہ کہ نسبت کنم بغیر ٭ انصاف گر بود ہمہ در وادی من است ٭ (اردو) انصاف ہونا۔ انصاف کرنا۔

انصاف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی داد خواستن است وطلب انصاف کردن (شفائی اصفہانی ع) سوالی می کنم اے خسرو انصاف از تو می خواہم ٭ حیات جاودان بہ یار رغبت جان فدا کردن (انوری ع) از و این ظلم را انصاف خواہم ٭ اگر او ہم نخواہد داد او دم (اردو) انصاف چاہنا۔

انصاف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ (۱) بمعنی انصاف کردن است (فیضی ع) انصاف بدہ کہ نیست بازی ٭ با ہر یک سر دو پا تازی ٭ (عرفی ع) عرفی انصاف دہم آنچہ گذری ہمہ عمر ٭ گر ہمہ طاعت حق بود نکردن بہ بود و (۲) بمعنی انصاف عطا کردن۔ مرادف انصاف بخشیدن کہ گذشت (ظہوری ع) ندادہ است حق انصاف دل فریبان را ٭ چہ عشوہ ہا کہ ندادند ناشکیبان را ٭

(اردو) (۱) انصاف کرنا۔ (۲) دیکھو انصاف بخشیدن۔

انصاف داشتن استعمال۔ بمعنی صاحب عدل و داد و منصف بودن است (ظہوری ؎) بہ بحر و بر نشنیدم بعمر خویش از تو؛ زہے مروت و انصاف تا کجا دارد؛ (اردو) منصف ہونا انصاف کرنا۔ انصاف کا خیال رکھنا۔

انصاف دانستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بحالت انصاف۔ قرار یافتن و معلوم شدن امرے (شرف زین اصفہانی) درین ارغلاے طبع و ارتحال و تفرقۂ بال۔ انصاف داند کہ مساعدت حافظہ چہ مقدار تواند بود" مقصود اینست کہ اگر تو انصاف کنی دانی یعنی انصاف تو داند۔ (اردو) انصاف جاننا جیسے "تیرا انصاف اس بات کو جانیگا کہ مین بیقصور ہون یا قصور وار" یعنی اگر تو انصاف کریگا تو تجھکو معلوم ہوگا۔

انصاف دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کسی دیدن باشد۔ (قدسی مشہدی ؎) انصاف بین کہ ساقی مجلس بکام ما؛ می آنقدر بجام نریزد کہ بو کنند؛ بخیال ما بو کردن درینجا بمعنی سر را خم دادن بشکرانہ است چنانکہ اہل ولایت کنند و صراحت کامل این بجایش آید۔ (اردو) انصاف دیکھنا جیسے "انکا انصاف دیکھو کہ ہمکو کوئی صلہ نہین دیا"

انصاف رسانیدن استعمال۔ بمعنی رسانیدن بانصاف و انصاف کردن و دادخواہ را بدادش رساندن است (انوری ؎) دستور جلال الوزرا کز در عالیش؛ انصاف رسانند ہر انصاف رسان را؛ (اردو) انصاف کرنا۔ دادخواہ کو داد دینا اور اُس کے ساتھ انصاف کرنا۔

انصاف ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انصاف کردن است (نظامی گنجوی ؎) کجا آن عدل و آن انصاف سازی؛

که بافرزند زین سان کرد بازی ؎ (اردو)
انصاف کرنا۔ عدل کرنا۔

انصاف شدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده که بمعنی بے اختیار کردن و
حکومت گرفتن و برمرتبهٔ نظامت و فصل خصومات
قائم نداشتن و انصاف کردن و معاوضه گرفتن
و بپاداش رسانیدن هم بطریق مجاز (خسرو ـه)
یارب که ازان خدائے ناترس ؎ انصاف من
شکسته بستان ؎ (اردو) انصاف کرنا۔
بے اختیار کردینا۔ حکومت باقی نه رکھنا۔ بدلہ لینا۔

انصاف شیوه ایست که بالائے طاعتست مثل۔ صاحبان خزینه و امثال
فارسی ذکر این کرده اند و از صراحت محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند که این همان (انصاف
بالائے طاعت است) باشد که گذشت و همین
راموزون کرده اند و این مرادف آنست (اردو)
دیکھو انصاف بالائے طاعتست۔

انصاف طرازیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده که بمعنی انصاف کردن است
و رقم انصاف کردن و فیصلهٔ منصفانه نوشتن۔
(نثر ابوالفضل) اے نفس معربد اگر آهنگ انصاف
طرازی در سرت هست الخ ؎ (اردو) انصاف
کرنا۔ انصاف سے لکھنا۔

انصاف کردن استعمال۔ صاحب
آصفی و بهار ذکر این کرده که بمعنی عدل کردن است
معاصرین عجم هم بر زبان دارند و گویند ؎ منصف
است و خیلی عدل و انصاف میکند ؎ (اردو)
انصاف کرنا۔

انصاف کشیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده که مرادف انصاف شدن
باشد که گذشت۔ (حافظ شیرازی ـه) گر همه
خلق جهان بر من و تو حیف خورند ؎ بکشند از همه انصاف
ستم داور ما ؎ (اردو) دیکھو انصاف شدن ہے

(الف) **انصاف گذاردن** استعمال۔

(ب) انصاف گذاشتن صاحب آصفی ذکر (ب) کرده که (۱) بمعنی اجازت دادن انصاف است وبخیال ما اولی تراست که سند پیش کرده اش را متعلق به (الف) کنیم به ہمین معنی و (۲) بصورتی که انصاف را مفعول گیریم بمعنی انصاف از دست دادن است ونا انصاف شدن (حزین اصفہانی له) نگذاردم انصاف که من نالم وگویم ٭ با دل شدگان یار جفا پیشه جفا کرد ٭ (اردو) (الف وب) (۱) انصاف کا اجازت دینا جیسے "مجھ کو انصاف اجازت نہین دیتا کہ مین اسکو بغیر سزا کے چھوڑ دون" (۲) انصاف کو چھوڑ دینا نا انصافی کرنا۔

انصاف گزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی صاحب انصاف بودن است و از ہمین است انصاف گزین بمعنی انصاف قبول کننده وصاحب انصاف (واسم فاعل ترکیبی) (ابو الفض... مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد" (اردو) ا... کرنا صاحب انصاف ہونا۔

انصاف ماندن استعمال۔ صاحب آصف... ذکر این کرده است که بمعنی انصاف باقی ماندن ... وبودن عدل ومعدلت در کسی وچیزی (صائب ... امروز قدر نکتۀ موزون نمانده است ٭ انصاف ... قلم وگردون نمانده است ٭ (اردو) انصاف ... جیسے "افسوس ہے کہ فرانس مین انصاف نہی...

انصاف یافتن استعمال۔ صاحب آص... ذکر این کرده که بمعنی حاصل کردن انصا... و داد باشد (مجد ہمگر شیرازی سه) ا... چون نیافت گروه از دگر گروه ٭ من بند... گزید نظر شان بداوری ٭ (اردو) ا... پانا۔ داد کو پہنچنا۔

الطّلیون بقول برہان (جہانگیری در دستور پنجم خاتمه بذیل لغات عربیه) باطای حطّی ولا... وتحتانی بروزن عنبر گون بلغت یونانی قوس قزح را گویند وصاحب سروری این را بزیا...

سین مہملہ بعد تحتانی انطلیسون نوشتہ و این ہمان است کہ ما تعریفش بر اغلیسون کردہ ایم (اردو) دیکھو اغلیسون۔

انطونیا بقول برہان بر وزن افلونیا لغت یونانی است۔ کاسنی شامی را گویند و آن سرد تر باشد و جگر گرم را نافع۔ صاحب محیط بر انطونیا حوالۂ کاسنی بستانی کردہ فرماید کہ ہندباے بلخی است و بر کاسنی شامی گوید کہ ہمان کاسنی بستانی و بر کاسنی نوشتہ کہ اسم فارسی است و در ہندی نیز ہمین لغت مشہور بود بہ عربی ہندبا و بفارسی کناج و بیونانی سارس و سریس و انطونیا و برومی اندیقیا و آن نباتی است معروف۔ بری و بستانی و بقول شیخ کاسنی تر و تازہ سرد در اول و تر در آخر اول و بستانی ابرد و ارطب۔ مفتح سدد احشا و عروق و مصفی رنگ و خون و موسع مجاری و مسکن حرارت خون و حدت صفرا و تشنگی است و منافع بیشمار دارد (الخ) (اردو) کاسنی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث۔ ایک دوا کا نام جسے عربی مین ہندبا کہتے ہین۔

انعام بقول بہار نعمت دادن فرماید کہ بصلۂ با مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب نعمت دادن و ناز کردن و چشم روشن گردانیدن و زیادہ شدن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی نعمت و عطا استعمال کنند و برے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات آید (انوری ؎) تا در انعام تو بر آفرینش باز شد ٭ آنکہ را پیوستہ در بیانی نیاز در ہم است ٭ (ولہ ؎) انعام تو بر اہل ہنر گرچہ بحد لیست ٭ در شکر تو کام ہمہ شان چون شکر آمد ٭ (اردو) انعام بقول امیر (عربی) مذکر۔ عطیہ۔ بخشش۔ کسی بات کا صلہ (منیر ؎) کرکے لئے مین شعر کہون کون ہے ایسا ٭ انعام دے جو گوہر مدحت کے برابر ٭ (فقرہ) جو انھون نے انعام و اکرام

میں دیدیا وہ تمہیں نصیب بھی نہوگا۔

انعام دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی نعمت دادن است۔ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم بمعنی صلہ دادن استعمال می کنند و بیشتر با مصدر کردن مستعمل (فقرہ) برای ہر کارش انعامی تازہ می دہد" (اردو) انعام دینا۔

انعام رفتن استعمال۔ بمعنی عطا شدن انعام است چنانکہ انوری گوید (ے) گرچہ از تاثیر نہ گردون بدست روزگار، ساکنان چرخ را انعام بیحد می رود، (اردو) انعام ملنا۔ انعام دیا جانا۔ عطا ہونا۔

انعام فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حکم انعام دادن و انعام دادن و کردن ست (سعدی شیرازی ے) اگر من بنالیدم از درد خویش، وے انعام فرمود در خورد خویش، (اردو) انعام کا حکم دینا۔ انعام دینا۔ نعمت عطا کرنا۔

انعام کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی عطا کردن است (نظام استرابادی ے) وعدۂ بوسہ نمودی و لطف نمودی لطف، در امید کشودی و نکردی انعام، (عرفی ے) ناصیہ را لوح ادب نام کردہ، بوس زمین خودش انعام کردہ، (اردو) عطا کرنا۔

انعام گردانیدن دیہہ استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انعام گردانیدن کردہ و از سند پیش کشیدہ اش (انعام گردانیدن دیہہ) بمعنی عطا کردن دیہہ بمعافی محاصل پیداست خصوصیت ندارد یا دیہہ جا دارد کہ اراضی و امثال آن را ہم بجای دیہہ استعمال کنیم (نثر خسرو " دیہہ پرپ سوز را اعمال مہر از استقبال ظرف انعام گردانیدیم" (اردو) موضع کا بطریق انعام عطا کرنا۔ یعنی اوس کے محاصل کو معطی لہ کے لئے معاف کردینا۔

انعام نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بخیال ما مرادف انعام گردانیدن دیہہ است (برندق سمرقندی ے) پس بوزالتون

مرا نبود انعام ؎ لطف سلطان بہ بندہ بسیار ست ؎	(اردو) دیکھو انعام گردانیدن دیہہ ۔

انفاس مسیحا اصطلاح ۔ فارسیان این را بمعنی دم مسیحا و اعجاز مسیح استعمال کنند اگرچہ انفاس جمع نفس است ولیکن استعمال بمعنی واحد می شود و کنایہ از قم باذن اللہ است کہ عیسی علیہ السلام بوسیلہ آن مردہ را زندہ میکرد (ظہوری ۔ ہ) شد عبث سعی طبیبان دل بیمار غمت ؎ شکر للہ کہ بانفاس مسیحا نشگفت ؎ (اردو) دیکھو اعجاز مسیح ۔

انفاق بقول برہان و جامع و ہفت بکسر اول و سکون ثانی و فای بالف کشیدہ و بقاف زدہ روغن زیتون تازہ را گویند و صاحب محیط فرماید کہ روغن زیتون نارسیدہ و برزیت فرماید کہ روغن است و بیونانی الادو سلیط و در انگریزی آولیو آئل نامند و آنچہ از زیتون پختہ بگیرند آنرا زیت عذب نام است و از مطلق زیت مراد ہمین است و آنچہ از خام بستانند زیت انفاق نام دارد گرم در دوم و با یبوست و قبض و گویند سرد و خشک در اول مقوی بدن و منشط حرکت مصفی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** گوید کہ انفاق در زبان عرب بقول صراح بمعنی روزینہ مقرر کردن و خرج کردن است و جا دارد کہ فارسیان بمعنی مطلق روزی استعمال کردہ باشند و برای روغن زیتون نام نہادند کہ در ولایت ہا جزو اعظم اغذیہ باشد کہ بعض روغن زرد استعمال این می شود و بقول منتہی الارب نفاق جمع نفقہ آمدہ پس عجبی نیست کہ فارسیان الف وصلی در اولش زیادہ کردہ روغن زیتون را نام نہادہ باشند کہ جزو اعظم غذاے اہل ولایت است (اردو) زیتون کا تیل ۔ مذکر ۔

انفت بقول برہان و جامع و جہانگیری و ہفت و ناصری و سراج بر وزن رحمت بمعنی نقصان و خسارت و زیان و غبن ... بی بمعنی ننگ و عار آمدہ (مختاری ۔ ہ) ہر آینہ انفت کردہ باشند

از دانش ہا کسی کہ تجربہ شناسے تو باشدش مغز ہا صاحب آنند صراحت کند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ از سند مختاری مصدر - - - - - - - - - - - - - -

انفت کردن بمعنی نقصان کردن پیداست و بفتح اول و دوم و سوم درست معلوم می شود ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ۔ اسم جامد فارسی قدیم باشد و معنی دوم مجاز معنی اول (اردو) نقصان ۔ غبن ۔ مذکر ۔ صاحب آصفیہ نے غبن پر لکھا ہے (عربی) خرید و فروخت میں نقصان دینا ۔ تغلب و تصرف بیجا ۔ خورد و برد خیانت ۔

(الف) **انفخت** (ب) **انفختن** (ج) **انفخد** (د) **انفخیدن** (الف) بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی سرمایہ ۔ محققین مصادر ذکر (ب) نکردہ اند و لیکن وجود ماضیش کہ بر (الف) گذشت تصدیق وجود مصدر می کند و (ج) بقول ضمیمۂ برہان مرادف (الف) یعنی سرمایہ و (د) بمعنی اندوختن و حاصل کردن **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم جامد و اسم مصدر (ب) باشد بمعنی سرمایہ و (۲) ماضی (ب) ہم و (ب) وضع شد بترکیب (الف) با علامت مصدر تن و باجتماع دو تاے فوقانی یکی از آن حذف شدہ انفختن شد و (ج) ابدل و مرادف (الف) کہ تاے فوقانی با دال مہملہ بدل شود ہمچون توت و تود و (۲) ماضی مطلق و مضارع (د) ہم و (د) مصدر (ج) باشد یعنی فارسیان از انفخد دال مہملۂ آخر را حذف کردہ بزیادت یاے معروف و علامت مصدر دن ۔ مصدر جعلی وضع کردند ۔ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر و موارد و نوادر (ب) و (د) ہر دو را ترک کردہ اند ۔ آنچہ خیال ما میرسد اینست کہ مصادر (انفختن بہ لام دوم و انفختن ۔ بنون دوم) از عدم تحقیق صاحبان تحقیق اشتباہ ہے پیدا کردہ و بعض محققین غلطی کتابت نون دوم را لام

خیال کردند و بعض بالعکس آن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بدین وجہ کہ ماہر دو را در ذخیرۂ تحقیقات شان یافتیم ماخذش را بیان کردیم۔ معاصرین عجم ہر دو را بزبان ندارند و استعمال متاخرین و متقدمین در معرض شبہی است کہ ذکرش بالا مذکور شد (اردو) (الف) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا (ب) جمع کرنا (ج) (۱) سرمایہ (۲) جمع کیا۔ جمع کرے۔ (د) جمع کرنا۔

انفست | بقول برہان و ناصری و جہانگیری و سراج و رشیدی و جامع بر وزن بدست پردہ و تنیدۂ عنکبوت را گویند (شمس فخری ے) شہنشاہی کہ خیط شمس گردون ؛ بود بر طاق ایوان وی انفست ؛ صاحب اتند صراحت فرمود کہ لغت فارسی است۔ (اردو) جالا بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر۔ وہ سفید اور کاغذسی جھلی جو مکڑی اپنے لعاب دہن سے بناتی یا وہ چند تار جو عنکبوت تنتی ہے (ذوق ے) مہ مین کہان جو تاب رخ سیمتن مین ہے ؛ جالا سا عنکبوت کا سقف کہن مین ہے ؛

انفست بر تنیدن | استعمال یعنی قائم کردن عنکبوت پردہ و تنیدہ را (خسرو ے) عنکبوت بلاش بر دل من ؛ گرد برگرد بر تنید انفست ؛ (اردو) مکڑی کا جالا بنانا۔

(۱۰۲)

انفعال | بقول بہار شرمندہ شدن و اثر پذیرفتن از چیزی و فرماید کہ بالفظ بردن و دادن و داشتن و کشیدن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عربیت۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی خجلت و شرمساری و شرم استعمال کنند و برای معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) چون ظہوری در گذار انفعال ناکسی ؛ چون بنا شم نیکنامی چون تو بدنام من است ؛ (انوری ے) گوش ما از

انفعال این سخن ؛ باز خر گو ایہا الساقی تعال ؛ (اردو) انفعال ۔ بقول امیر ۔ (عربی) مذکر شرمندگی ندامت (سحر ؎) نگاہ تیر ہے ڈر یے تمہارے دیدے سے ؛ شہید کرکے مجھے انفعال بھی نہوا ۔

انفعال آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی شرم آمدن و منفعل شدن باشد (حزین اصفہانی ؎) شب زلف تو در خیالم آمد ؛ از بخت خود انفعالم آمد ؛ (اردو) شرم آنا ۔ شرمندہ ہونا منفعل ہونا ۔

انفعال بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی منفعل شدن باشد (سلمان ساوجی ؎) می شود از روی تو ماہ فلک منفعل ؛ می برد از رای تو شاہ فلک انفعال ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔ شرمندہ ہونا ۔

انفعال دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی منفعل کردن است (حافظ شیرازی ؎) کہ نام قند مصری بر د آنجا ؛ کہ شیرینان ندادند انفعالش ؛ (اردو) شرمندہ کرنا منفعل کرنا ۔

انفعال داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی منفعل بودن و شرمساری داشتن است (میلی ہروی ؎) برنگیرم آستین از چشم گریان ہمچو شمع ؛ بسکہ دارم انفعال از می گساری ہای خویش ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔ شرمندہ ہونا ۔

انفعال کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ کہ بمعنی منفعل شدن است (باقر کاشی ؎) باقر رسید و یار تغافل کنان گذشت ؛ شرمندہ ام کہ کشید انفعال ہا ؛ (اردو) منفعل ہونا ۔

(الف) **انفقدن** صاحب دری و پہلوی (الف) را بمعنی اندوختن و حاصل کردن آوردہ

(ب) **انفقدہ** از ناصر خسرو سند دہد (؎) تو بی تمیز بر انفقدن ثواب مرا ؛ اگر بدانی مزدور رایگان شدہ ؛ و بر (ب) فرماید کہ مرادف اندوختہ باشد و از کلام شمس فخری استناد کند

(۵) ابو اسحاق شاہی کرنجبالش ۴ سلاطین سلطنت انفقدہ باشند ۴ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ **مؤلف** عرض کند کہ جادارد کہ (الف) را مرکب از انفقد و علامت مصدر دن گیریم و انفقد مبدل انفخذ باشد کہ بہ خاے معجمہ بمعنی سرمایہ گذشت۔ خاے معجمہ بہ قاف بدل شود ہمچون چخماق و چقماق و (ب) اسم مفعول ہمین مصدر و از انفقدن یک دال مہملہ حذف شدہ انفقدن شد لیکن سند (الف) را محققین فرس بر انفغدن نقل کردہ اند کہ با لام دوم و غین معجمہ چارم گذشت و جادارد کہ ہمین قسم تحریف و تصرف در سند (ب) ہم شدہ باشد کہ لام دوم را کاتبین بنون بدل کردند و بجاے غین معجمہ قاف نوشتند واللہ اعلم۔ بای حال این مصدر یست کہ حالا بر زبان معاصرین عجم استعمالش متروک است و صراحت ماخذ این بر انفخذ مذکور شد (اردو) (الف) جمع کرنا (ب) جمع کیا ہوا اندوختہ

انقردیا بقول برہان و ہفت بفتح اول و قاف و سکون ثانی و را و دال بے نقطہ و تحتانی بالف کشیدہ لغتی است رومی و بقول بعض یونانی و معنی آن مانند دل و آن چیزیست کہ آنرا بلادر گویند و بہترین وے آنست کہ فربہ و سیاہ باشد و چون بشکنند پر شیرہ بود گرم و خشک است در چہارم۔ قوت حافظہ دہد و ذہن را تیز کند و در عربی ثمرۃ البلادر خوانند و بہندی بلاوہ۔ صاحب محیط بر بلادر فرماید کہ لغت فارسی است و ماخوذ از بھلانوہ ہندی و گویند معرب بھلاوہ ہندی و بیونانی یا رومی انقردیا و آن ثمر شجر یست کہ در بلاد ہند و چین یافتہ می شود۔ عسل آن گرم و خشک در چہارم و پوست آن در سوم و مغز آن گرم در سوم و خشک در اول و عسل آن مقرح و مورم۔ مسخن و محلل و ملطف و مقرح جلد و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بھلاوان بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک پھل کا نام ہے جو اکثر دوا میں پڑتا ہے۔ بلادر۔

انقطاع بقول بہار بریدہ شدن۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قطع کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) قطع۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ بیونت۔

انقطاع پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی قطع شدن است (نثر خسرو) در علم لغت تصرفش بحدیست کہ اگر در عرب رود نزاع کوفیان و بصریان پیش او انقطاع پذیرد۔ (اردو) قطع ہونا۔

انقطاع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی منقطع شدن است (اسیری لاہجی ؎) گر شدی عاشق دلا قطع نظر کن از دوکون ٭ نیستی محرم بہ عشقش گر نداری انقطاع ٭ (اردو) جدا ہونا۔ ٹوٹ جانا۔ منقطع ہونا۔

انقلاب بقول بہار بمعنی واژگون شدن۔ فرماید کہ با لفظ افتادن و گرفتن بمعنی منقلب شدن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ بکسر اول وسوم لغت عرب است و بقول صاحب منتخب بمعنی واگردیدن فارسیان این را بمعنی واژگونی و تغیر و تبدل استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (صائب ؎) ز خون شگفتہ شود چون شراب شیشہ ما ٭ شکستہ دل نشود ز انقلاب شیشہ ما ٭ (ولہ ؎) عالمی بے انقلابی ہست اگر زیر فلک ٭ پیش ارباب نظر دار الامان حیرت است ٭ (اردو) انقلاب بقول امیر (عربی) مذکر۔ تغیر و تبدل۔ الٹ پلٹ۔ نیرنگ زمانہ (ہلال ؎) انقلاب الفت ہین یہ کیسا ہے اے گردون دون ٭ دوست ہم جس کے ہوئے وہ صاف دشمن ہو گیا ٭ (رشک ؎) طرح طرح کے دکھاتے ہو عالم

رخ و زلف ؎ ہمارے گھر شب و روز انقلاب رہتا ہے ؎

انقلاب افتادن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تفرقہ افتادن و زیر و زبر و برہم شدن است (ظہوری ؎) انگیخت شورش لشکر از تست فتح ایدل ؎ در کوزۂ تخیل افتادہ انقلابی ؎ (اردو) انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب انداختن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہم و زیر و زبر کردن و تفرقہ انداختن است (طبیعی قزوینی ؎) غارتگرا بملک دلم تا در آمدی ؎ انداختی بکشور جان انقلاب را ؎ (اردو) تفرقہ ڈالنا۔ انقلاب پیدا کرنا۔

انقلاب انگیختن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی برہمی قائم کردن و برہم کردن و تہ و بالا کردن و تفرقہ پیدا کردن است۔ (نثر طغرائے مشہدی) گل کا ریشہ بسکہ انقلاب در مزاج خویش انگیخت۔ خون و سفرائے زرد آب معصفر شنگلیگیر آمیخت ؎ (اردو) انقلاب پیدا کرنا۔ برہمی پیدا کرنا۔ تہ و بالا کرنا۔

انقلاب بودن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی تہ و بالائی بودن و واقع شدن انقلاب است (شانی شہدی ؎) دیشب کہ یار بر سر ناز و عتاب بود ؎ تا روز در دیار دلم انقلاب بود ؎ (اردو) تہ و بالائی ہونا۔ انقلاب واقع ہونا۔

انقلاب رفتن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی دفع و منتقل شدن انقلاب باشد (علی خراسانی ؎) جیب زمانہ از در و یاقوت شد تہی ؎ این انقلاب رفت و بدریا و کان فتاد ؎ (اردو) انقلاب دفع ہونا۔ انقلاب منتقل ہونا۔

انقلاب فتادن

استعمال۔ ہمان انقلاب افتادن است کہ گذشت۔ صاحب آصفی سند این بر انقلاب افتادن آوردہ و ما نقلش بر انقلاب رفتن

کردہ ایم (ظہوری ع) قند در جہان شکیب انقلاب

(اردو) دیکھو انقلاب افتادن۔

انقلاب گرفتن از کسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر انقلاب گرفتن کردہ و از سندش انقلاب حاصل کردن از کسی و انقلاب پذیرفتن از کسی پیداست (صائب ع) شور من آورد صائب آسمانہا را بوجد ؛ بحر لنگردار

ہستی انقلاب از من گرفت ؛ (اردو) انقلاب حاصل کرنا کسی شخص سے۔

انقلاب نہادن استعمال بمعنی انقلاب و تہ و بالائی پیدا کردن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (بدر چاچی ع) شریک حلم تو جز قاف کس نشان ندہد ؛ و شیک عزم تو در قطب انقلاب نہد (اردو) انقلاب پیدا کرنا ؛

انقلیا بقول برہان و ہفت و انند بکسر اول و قاف و سکون ثانی و لام و تحتانی بالف کشیدہ بلغت اہل مغرب دوائی است کہ او را بفارسی شنگار گویند و بعربی شجرۃ الدم خوانند و آن نوعی از سرخ مرو است۔ برگ آن سرخ و سیاہی مائل می باشد۔ بابیہ بزکوہی برخنازیر نہند نافع بود۔ بعضی گویند کہ لغت رومی است و ما صراحت کامل این بر انجبا و انجوسا کردہ ایم (اردو) دیکھو انجبا۔

انقون بقول برہان و ہفت باقاف بروزن میمون بلغت یونانی گل کندہ را گویند آن نوعی از گیاہ باشد و آن را بہ تہ فرہنی حلوا کردہ خورند و بعربی ورد المنتن خوانند۔ صاحب محیط ذکر این کردہ فرماید کہ اسم ورد منتن و دریاس باشد و بر دریاس گوید کہ معرب از دروس فارسی و یونانی انقون نوعی از ورد منتن گرم و خشک در سوم۔ مرکب القوی از جزو ناری و ارضی۔ گیلانی نوشتہ کہ این نبات بجملہ اجزاے خود مرکب از حرارت و برودت و تازہ آن مسکر قوی و محلل بلغم و سودا و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) صاحب محیط نے ورد منتن پر فرمایا ہے کہ اسکو ہندی میں

بھانٹل اور سداگلاب کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے سداگلاب پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھولا رہتا ہے۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہے کہتے ہیں کہ یہ گلاب چین سے آیا تھا۔

انکار بقول بہار بالکسر باور نداشتن و فرماید کہ بالفظ داشتن و کردن مستعمل۔ **مؤلف** عرض کند کہ بالکسر لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی نہ شناختن و ناپسندیدہ داشتن ہم۔ فارسیان این را بمعنی ضد اقرار استعمال کنند و برائے معنی مصدری با مصادر فرس مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) بیع حسنی رد مکن نقد قبولت در کف است ؛ صد زیان بہتر ز یک انکار۔ اقراری بخر ؛ (ولہ ۵) قبولم ہست او بہر چہ باشم ؛ بہر انکار اقراری در آرم ؛ (اردو) انکار بقول امیر (عربی) مذکر۔ اقرار کی ضد (جان صاحب ۵) تم جھوٹ کے پتلے ہو تمہیں سچ سے ہے کیا کام ؛ انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمہارے ؛

انکار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بوقوع آمدن انکار باشد (کاتبی نیشاپوری ۵) از کاتبی نیاید انکار روی نیکو ؛ مومن کجا تواند منکر شدن لقا را ؛ (اردو) انکار واقع ہونا۔

(۱) **انکار باشیدن** استعمال صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ و از سند ش (۱)

(۲) **انکار بودن** پیدا می شود بمعنی بودن انکار و ماندن انکار (سعدی شیرازی ۵) گر دست بشمشیر بری عشق ہمانست ؛ کانجا کہ ارادت بود انکار نباشد ؛ (اردو) انکار رہونا۔

انکار توانستن استعمال۔ بمعنی منکر شدن توانستن و انکار کردن توانستن کہ بلفظ انکار درین مصدر مرکب بمعنی مصدر است (حزین اصفہانی ۵) گریبان پارہ می آیم مکو بیت ہر سحر ترسم ؛ کہ مستم محتسب پندارد و انکار نتوانم ؛ (اردو) انکار کرسکنا۔

انکار داشتن استعمال۔ بمعنی منکر بودن صاحب آصفی ذکر این کردہ (طالب آملی ؎) یکی عارف نازپروردہ مشرب ؏ کہ از قید ہر مذہب انکار دارم ؏ (اردو) انکار رکھنا۔ منکر ہونا۔

انکار رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی حق انکار بودن و جائز بودن انکار باشد (حافظ شیرازی ؎) بحسن و خلق و وفا کس بیار ما نرسد ؏ ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ؏ (اردو) انکار کا حق ہونا۔ انکار جائز ہونا۔

انکار شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی سماعت انکار کردن و انکار را جائز داشتن است (سعدی شیرازی ؎) دگر مگوے کہ من ترک عشق خواہم گفت ؏ کہ قاضی از پس اقرار نشنود انکار ؏ (اردو) انکار کو جائز رکھنا۔ انکار کی سماعت کرنا۔

انکار کردن استعمال بمعنی منکر شدن ہست۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ (صائب ؎) شرمندہ نیستی کہ بدین دستگاہ حسن ؏ دل می بری ز مردم و انکار می کنی ؏ (اردو) انکار کرنا۔ مکر جانا۔

انکار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی انکار کردن است (خسرو) اگر انکار نمود ہمان مصرع انکار کارش تمام کند (اردو) انکار کرنا۔ منکر ہونا۔

انگ بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی (۱) ممر آب را گویند کہ گوز گرہا از سفال سازند و بجہتہ مرور کردن آب بہم وصل کنند و (۲) نام ولائیتست در ہندوستان صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اول گوید کہ این را آنگ و منگ ہم گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی اول نسبت دوم فرماید کہ ظاہراً انگ را کہ بتلے ہندی است اٹک خواندہ اند و آن جائی است کہ بر لب دریاے سندہ در راہ کابل واقع و در چراغ فرماید کہ (۳) بفتح اول و سکون نون و کاف فارسی نشانیکہ بزازان در پارچہ ہا کنند برلے حسابی کہ پیش ایشان مقرر باشد (تاثیر ؎) از سخن

تاثیر باز از نقطہ ہاے انتخاب و بستہ ہاے خوش قماشی پر زانگ آوردہ است و فرماید کہ قافیہ غزل رنگ
وجنگ است وبخاطر می رسد کہ این ہمان انگ است کہ در ہندی بکاف تازی است بمعنی رقوم اعداد
وتبر از ان ہند موافق قرار داد خود یک چیزی مقرر نمایند وموافق آن حساب کنند وآن گاہی نقاط باشد
وچون قافیہ حرف تازی با فارسی صحیح است چنانچہ شک وسگ شاعر مذکور در ذیل قوافی کاف فارسی
آوردہ پس مفرس باشد وظاہر اتوافق لسانین نباشد چراکہ درکلام قدما بدین معنی مطلقا بنظر نیامدہ (انتہی)
وہم او بذیل ہمین لغت شش صور اشتراک لغات در فارسی وہندی آوردہ وما بیانش را در اینجا بے محل
دانیم زیرا کہ در تحقیق ماخذ ہر یک لغت خوش صراحتی می کنیم پس انحصار این شش صور بذیل یک لغت
افادۂ ندارد۔ بہار بمعنی سوم قانع وگوید کہ ظاہرا ہمان آنگ است کہ بالمد وکاف تازی باشد مؤلف
عرض کند کہ (۱) اسم جامد فارسی زبان است وصاحب انند صراحت کردہ ونسبت (۲) راے
خان آرزو درست است کہ انگ را کہ بتاے ہندی بود فارسیان آنگ بتاے عربی وکاف فارسی
نوشتہ باشند وبغلطی کتابت بحذف یک نقطہ صورت انگ گرفت۔ نسبت (۳) عرض می شود کہ
آنگ بہ ممدودہ وانگ بمقصورہ ہر دو بکاف عربی لغت سنسکرت است بقول صاحب ساطع
بفتح اول وسکون نون وکاف نشان وشکل وعدد وحرفی از حروف تہجی ونشانیکہ بر اقمشہ کنند تا بہای
آن معلوم شود وجسم وتن ومعانقہ را نیز گویند پس جا دارد کہ فارسیان کاف عربی را بفارسی بدل
کردند ہمچون کند وگند پس بمعنی سوم مفرس است وجا دارد کہ فارسیان (۱) را از لغت سنسکرت
نل ساختہ باشند کہ نے میان خالی را نام است ودر ہندی آنرا نیز نل ونلوا گویند کہ کوزہ گران
از سفال سازند باغراض ساختن راہ آب نہر پس لام بکاف بدل شد ہمچون آلماک وآلمات و

کاف عربی بفارسی ہمچون کند و گند و الف وصلی در اولش آوردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و (۴) بمعنی حلقیت کہ صاحب رشیدی بر انگدان صراحت این کردہ کہ می آید و این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) (۱) نل بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر مٹی کا خالی نلوا جو پانی کے واسطے موری کی بجائے لگایا جاتا ہے۔ موٹی نلی (۲) اٹک ایک مقام کا نام ہے جس کا دریا۔ دریائے اٹک سے مشہور ہے۔ (مصحفی سے) اک طرف نعرہ کنان جائے ہے دریائے اٹک ؛ اک طرف دیکھئے نو پل پہ ہے آئی جنبش ؛ (۳) آنکٹ بقول امیر (ہندی) مؤنث۔ وہ علامت یا ہندسہ جو کپڑے کے تھان وغیرہ پر کڑا یا ہوتا ہے یا بیچنے والے کسی رنگ سے ڈالدیتے ہیں (۴) دیکھو انگزد۔

(الف) انگار	ہر چہار لغت متحقق بکاف فارسی است۔ (الف) بقول برہان بروزن
(ب) انگاردن	زنگار (۱) بمعنی تصور و پندار باشد و (۲) تصور کنندہ را نیز گویند و (۳)
(ج) انگاردہ	امر باین معنی ہم ہست و (۴) بمعنی انگارہ نیز آمدہ۔ صاحب جامع ذکر
(د) انگارش	معنی اول وسوم وچارم کردہ (امیر خسرو سے) نصیحت کردن مردان

نامردان چنان ماند ؛ کہ بر آب روان صورت نگاردم مردم انگاری ؛ و (ب) بقول برہان بمعنی (۱) پنداشتن وتصور کردن وگمان بردن صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است ومضارع این انگارد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ (۲) بمعنی نقش کردن وتصویر نمودن ہم وگوید کہ تحقیق مولف آنست کہ معنی دوم اصل است ومعنی اول مجاز آن چرا کہ گمان بردن نیز منتقش کردن است خاطر و نگاردن مخفف آن۔ صاحب موارد بذکر معنی اول نسبت معنی دوم نقش بستن وتصور کردن نستہ و شرماید کہ (الف) و (د) حاصل بالمصدر انیست وبقول صاحب نوادر نقش بستن و

تصویر کردن و پنداشتن و گمان بردن یعنی متفق است با خان آرزو و صاحبان جهانگیری و جامع و سروری را با صاحب بحر اتفاق و (ج) بقول برهان و ناصری بمعنی افسانه و سرگذشت و (د) بقول رشیدی مرادف (ج) (حکیم سنائی ســ) خواست از پیش ورم بگذرد و از بیخبری ؛ چون چنان دید شد از غم دل من زیر و زبر ؛ بانگ بر داشتم از غایت نومیدی عشق ؛ گفتم ای عشوه فروشندهٔ انگارده خر (مسعود سعد ع) رو رو که همه عشوهٔ و انگاردهٔ ؛ و صاحب جامع نسبت (ج) و (د) فرماید که به معنی سرگذشت و شهرت **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم جامد و اسم مصدر است که (ب) وضع شد از همین و امر حاضر (ب) هم - و از هر دو معانی (ب) معنی اوّل اصل باشد که موافق ماخذ است و معنی دوم را اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است و بدون وجود سند محل نظر باشد که با ماخذ هیچ تعلق ندارد و معلوم می شود که محققین غور نفرموده اند و تصور را تصویر خیال کرده اند و (ج) اسم مفعول (ب) باشد و برای معنی افسانه و سرگذشت هم طالب سند استعمال باشیم که معنی حقیقی این تصور کرده شده و پنداشته یا نقش کرده شده و (د) حاصل بالمصدر (ب) و معنی لفظی این گمان بری و تصور سازی یا نقاشی و مصوری و من وجه جا دارد که بمعنی تصور و پندار هم گیریم که این معنی ازین پیدا می شود ولیکن برای معنی افسانه و سرگذشت مشتاق سند استعمال باشیم و سندی که از کلام حکیم سنائی و مسعود سعد بالا گذشت مفید ادعا نیست اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که بدین معنی مبدل انگاره باشد که فارسیان های هوز را به شین معجمه بدل کنند و ذکر این بر انگاره می آید - آنچه صاحب موارد (الف) را حاصل بالمصدر (ب) گفته نزاکت خیالش امتیاز اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچه صاحب برهان (الف) را به معنی دوم آورده تسامح اوست

کہ افادۂ اسم فاعل ترکیبی از مجرد اسمی پیدا نمی شود و سہل انگار است و ہمین سہل انگار را سند دعوی خود قرار می دہد و نمی داند کہ لفظ انگار تا آنکہ با کلمۂ سہل مرکب نشد افادۂ معنی فاعلی نکرد۔ فتامّل۔ (اردو) (الف) (۱) تصوّر۔ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ کسی شی کی صورت دل مین باندھنا۔ تامّل۔ غور۔ دھیان۔ خیال۔ (۲) تصوّر کرنے والا (۳) تصوّر کر۔ (۴) دیکھو انگارہ (ب) (۱) سمجھنا۔ تصوّر کرنا۔ گمان کرنا۔ خیال کرنا (۲) نقش کرنا۔ تصویر اتارنا (ج) سرگذشت۔ مؤنث ہماری راے کے موافق تصوّر کیا ہوا۔ سمجھا ہوا۔ خیال کیا ہوا۔ نقش کیا ہوا (د) سرگذشت۔ مؤنث۔ ہماری راے کے مطابق۔ تصوّر۔ خیال۔ مذکر۔ نقّاشی۔ مصوّری۔ مؤنث۔

انگاره بقول برہان و جامع بروزن ہموارہ (۱) بمعنی ہر چیز ناتمام باشد۔ صاحب جہانگیری بر معروف قانع۔ خان آرزو و سراج فرماید کہ نقش ناتمام خواہ نقش سایہ دار باشد یا بی سایہ چنانکہ تصویر۔ بخیال ما مقصودش جز این نباشد کہ نقش ناتمام تصویر قلمی بود یابت۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار نقش ناتمام را گفتہ و حالا بر زبان معاصرین مستعمل است بہار برای این معنی از نصیرای بدخشانی سندی آوردہ (سـ۵) در انجمن عشق اویسی لقب ماست ہشیار نزد ما مجلس انگارۂ ما را۔ مؤلف عرض کند کہ تخصیص این با نقش و تصویر یا بت ہم درست نیست و تعمیمی کہ در قول محققین اول الذکر گذشت ہمان درست باشد چنانکہ حکیم زلالی گفتہ (سـ۵) چو این صندوق شد انگارۂ عاج ٭ تبسّم قفل شکر خندہ تاراج ٭ بہ تحقیق ما این مخفف باشد از انگاردہ کہ اسم مفعول انگاردن گذشت یا ہای نسبت بر انگارزیادہ کردہ انگارہ ساختند و اوّل الذکر اولی است کہ انگاردن بمعنی نقش کردن ہم آمدہ و پس معنی لفظی این نقش کردہ شدہ و آنچہ ہر چیز ناتمام را

انگاره گفته اند مجاز است (اردو) دکن مین انگا
ام نقش یا اور کسی کام کو کہتے ہین جو صفائی اور
نوک پلک مین مکمل نہ ہوا ہو- موٹا کام- ابتدائی کام
اور اصطلاح معماران مین وہ گچ جو دیوار پر تھوپ
دی گئی ہو اور صاف نہ کی گئی ہو-

(۲) انگاره - بقول برہان وناصری وجہانگیری
وجامع ورشیدی وسراج و (دری وپہلوی) معنی
افسانہ وسرگذشت کہ مرادف انگارش باشد کہ گذشت
صاحبان برہان وناصری صراحت کنند کہ یاد
گذشتہا کردن واز سرگرفتن سرگذشت وافسانہ
بطریق کنایہ چنانکہ اگر کسی بسیار ومکرر از گذشتہ بگوید
گویند کہ انگاره می کند یعنی باز از سر می گیرد- صاحب
سروری بحوالہ شرفنامہ ذکر این معنی کرده از شمس
فخری سند دہد (س) ہر کجا جمعی بود ز شہان وشہہ
از وی کنند انگاره چو مؤلف گوید کہ ہای نسبت
بر لغت انگار زیاده کرده بدین معنی استعمال کرده اند
ومعنی حقیقی این منسوب بہ تصور وخیال وکنایہ از
افسانہ وسرگذشت وآنچہ انگارش را بہ ہمین معنی
آورده اند کہ گذشت مبدل این باشد چنانکہ پاسنگ
را پاشنگ کردند حاصل اینست کہ معنی این مجرد
افسانہ باشد وسرگذشت مجاز آن وصراحت
مزید اہل تحقیق کہ بالا گذشت ہیچ است کہ از معنی
انگاره کردن کہ می آید پیدا کرده اند (اردو)
سرگذشت - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
ذکر- حال- احوال- حکایت- داستان- روایت
قصہ- کہانی- سوانح عمری-

(۳) انگاره - بقول برہان وناصری وسراج
پس پس خزنده از شرم وحیا ہم نیز گفتہ اند- صاحب جامع
فرماید کہ کسی کہ از شرم وحیا پس پس رود- مؤلف
عرض کند کہ مشتاق سند باشیم- حیف است کہ پیش
نشد وبدست نیامد ومعاصرین عجم بدین معنی بر زبان
ندارند واگر سندی پیش شود خیال کنیم کہ اسم جامد
باشد ماخوذ از ہمان انگاره کہ بمعنی تصور وخیال گذشت
یعنی منسوب بہ تصور وخیال شرم بمعنی شرمنده (اردو)

شرمندہ۔ یعنی وہ شخص جو شرم وحیا سے چھپا چھپا پھرے
(۴) انگارہ۔ بقول برہان بمعنی دفتر حساب ہم
آمدہ صاحبان سراج و ناصری و (دری وپہلوی)
وجہانگیری بدون واو عطف دفتر حساب را گویند و
صاحبان ناصری و برہان ہمین را نامۂ اعمال ہم
گفتہ اند و از کلام استاد لبیبی سند گرفتہ و صاحب جہانگیری
برای معنی بیان کردہ خود ہم از ہمین سند استناد کردہ
(سہ) زان پیش کہ پیش آیدت آن روز پر از ہول
بنشین و تن اندر دہ و انگارہ بہ پیش آر۔ صاحبان
جامع وسروری ہم ذکر ہر دو معنی بالا بطور مرادف کردہ اند
وصاحب رشیدی بر جریدہ حساب قانع مؤلف عرض کند
کہ ماخذ اینہم ہمان انگار کہ بمعنی تصور وخیال گذشت وزیادت ہای
نسبت بمعنی منسوب بہ تصور وخیال وکنایہ از نامۂ اعمال کہ در
تصور وخیال عامل است محققین اوّل الذکر در تعریف
نامہ اعمال دفتر حساب را آوردہ اند و دیگر ہیچ (اردو)
نامۂ اعمال۔ بقول آصفیہ (اسم مذکر) اعمالنامہ چال
چلن کا رجسٹر۔ خط سرگذشت (نسیم سہ) کر باندھی
ہے قاصد نے رقابت کا خطر ٹھہرا؛ مین اپنے
نامۂ اعمال کا خود نامہ بر ٹھہرا؛
(۵) انگارہ۔ بقول صاحب سخندان در فارسی
زبان پارۂ آتش را گویند و فرماید کہ انگار لغت سنسکرت
است بہ ہمین معنی مؤلف گوید کہ محققین فرس از این
معنی ساکت ومعاصرین عجم دست بر دہان کنند
نمیدانیم کہ صاحب سخندان پارس استعمال این
از کجا پیدا کرد۔ معلوم میشود کہ ہای نسبت او را
تسامح انداخت و در سنسکرت این لفظ بہ ہمین معنی
بالف آخر است یعنی انگارا (اردو) انگارا۔ بقول
ساطع۔ زبان سنسکرت مین انگر۔ جمرہ۔ اور بقول
امیر۔ مذکر۔ پارہ آتش۔ آگ کا دہکتا ہوا ٹکڑا۔ انگڑا
(بحر سہ) مین نے کبھی جو داغ جگر کا کیا ہے ذکر
انگارا رکھدیا ہے کسی نے زبان پر؛

انگارہ آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ کہ بمعنی آمدن بحالت ناصاف کہ بدون
اصلاح ودرستی باشد و این متعلق است بہ معنی اوّل

لفظ انگاره (صائب ؎) آمدی انگاره انگاره رفتی ازجهان ؛ باد و صد سوہان نکردی خویش را ہموار حیف ؛ (اردو) ناصاف آنا۔ بغیر اصلاح کے آنا۔ ناقص حالت مین آنا۔

انگاره بودن | استعمال۔ بمعنی ناصاف و بدون اصلاح بحالت ابتدائی بودن است (ظہوری ؎) بصد امید دل انگاره بود و غم خانه ؛ بماندہ آه فغان ناتمام حیف چه حیف ؛ (اردو) ابتدائی حالت مین رہنا۔ ناتمام رہنا۔ بدون اصلاح رہنا۔

انگارۂ توپ | استعمال۔ مرکب اضافی۔ معاصرین عجم استعمال این کرده اند و صاحب آنند بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده و صاحب بول چال ہم آورده که بمعنی حالت ابتدائی و ناتمام توپ است که ناصاف و ناکمل باشد۔ و این متعلق است بمعنی اوّل انگاره (اردو) بقول صاحب رہنما و بول چال توپ کا ڈھانچ یعنی ابتدائی حالت جو بعد ڈھالنے کے ہو۔ ناصاف توپ یعنی غیر مکمل۔

انگاره رفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که نقیض انگاره آمدن باشد یعنی بحالت نادرست و ناصاف رفتن سند این ہمانست که از کلام صائب بر انگاره آمدن گذشت (اردو) ناصاف غیر اصلاح حالت مین جانا۔

انگاره ریختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده که بمعنی چیزی را در قالب ریختن که محتاج اصلاح و درستی و سوہان کاری باشد و این متعلق است بمعنی اوّل انگاره که گذشت (یحیی کاشی ؎) فکر نظم و این غزل یحیی بسی دور از ہم اند ؛ معجز طبع مسیح وقت این انگاره ریخت ؛ (اردو) ڈھالنا۔ یعنی ابتدائی حالت تیار کرنا۔ خاکه بنانا۔ ڈھانچ قائم کرنا۔

انگاره شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده بمعنی صورت و حلیهٔ ناصاف پیدا کردن که حالت ابتدائی باشد پیش از سوہان کاری

که بعد ریختن در قالب پیدا می شود متعلق است به معنی اوّل انگاره (کلیم همدانی ســ) عمر آخر شد و انگاره آدم نشدیم ٭ گرچه زدست قضا این همه سوهان ماراٴ (اردو) ڈھالا جانا۔ خاکا بنانا

انگاره کردن استعمال به معنی افسانه و سرگذشت بیان کردن است و این متعلق است به معنی دوم انگاره وسند این بر معنی دوم انگاره از کلام شمس فخری گذشت که صاحب سروری ذکرش کرده (اردو) سرگذشت بیان کرنا۔

انگاریدن بقول صاحب بحر مرادف انگاردن که گذشت۔ صاحبان برهان و موارد و نوادر و ناصری و سراج و جامع هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی ســ) زشت باید دید و انگارید خوب ٭ زهر باید خورد و انگارید قند ٭ مؤلف گوید که این مصدر وضع شد از اسم جامد و اسم مصدر سا انگار بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن بقاعدهٔ مصادر جعلی و باصول ما مصدر اصلی است که وضع شد از اسم جامد فارسی زبان۔ بعضی بر آنند که انگاردن که گذشت مخفف همین است و ما برخلاف ایشانیم و حقیقت وضع انگاردن بجایش ذکر کرده ایم۔ بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این انگارد و بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر این انگارش (اردو) دیکھو انگاردن۔

انگاز متحقق به کاف فارسی است بقول برهان بازای هوز بر وزن پرواز افزار پیشه وران را گویند و بعربی ادات خوانند که جمع آن ادوات است۔ صاحبان سروری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند (مولوی معنوی ســ) گرم درآ گرم که آن گرم کار ٭ صنعت نو دارد و انگاز نو ٭ (وله ســ) او کند اندخت ما را او کشید ٭ ما بدست صانع انگاز آدیم ٭

صاحب انند صراحت فرموده که این لغت فارسی است - اسم جامد باشد (اردو) پیشه ور کا آله - اوزار - مذکر -

انگاشتن بقول بحر مرادف انگاردن - کامل التصریف مضارع این انگارد - صاحب برہان وجہانگیری وموارد وناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند وصاحب سروری ذکر ماضی این کرده (شیخ سعدی ؎) من آنگاه انگاشتم دشمنش ؛ که خسرو فرو هشت از کاخ کاخ مؤلف عرض کند که این مبدل انگاردن است که فارسیان رای مہمله را به شین معجمه بدل کنند و این عمل از بعض مصادر دیگر ہم پیدا است ہمچون آغاردن و آغاشتن و انباردن وانباشتن که گذشت و در امر کار از اصل گرفته اند و تبدیل دران راه نیافت و بجال خود است صاحب از اخته الاغلاط صراحت کند که آنانکه این را بکاف تازی گیرند از صحت دور است (اردو) دیکھو انگاردن -

انگام بقول برہان وہفت وناصری وسروری وسراج بروزن ومعنی ہنگام است صاحب جامع صراحت کاف فارسی کرده وسکوت دیگر اہل تحقیق ناقابل لحاظ که اصل این ہنگام است و این مبدلش که فارسیان الف را بہای ہوز بدل کنند ہمچون ایتون - و ہیپون (خلاق المعانی در تعریف دندان ؎) ہمه ثابت قدم انگام کوشش ؛ ہمه در وقت راحت لذت افزای (کمال اسمعیل ؎) چه انگام سرسبزی تست و شہری بانوسیه گشته زین ماتم ناگہانی ؛ صاحب برہان بر ہنگام صراحت کند که (۱) بمعنی وقت وزمان و گاه باشد و (۲) بمعنی موسم وفصل و (۳) به معنی ہنگامه که معرکه ومجمع وانجمن باشد مؤلف عرض کند

که به معنی سوم مخفف انگامه که می آید واگر در حقیقت انگام پی بریم جا دارد که این را مبدل (آن گاه) گیریم فارسیان الف ممدوده را به مقصوره بدل کردند چنانکه اکثر عادت ایشان است و های هوز را به میم همچون باسره و باسرم که معنی حقیقی این آن وقت باشد و آن در فارسی زبان همچون الف ولام عربی آید برای تخصیص ومجازاً بمعنی مطلق وقت مستعمل شد اندرین صورت باید که انگام را اصل گیریم و هنگام را مبدلش والله اعلم (اردو) هنگام (۱) بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - وقت - زمانہ - (۲) موسم - مذکر - فصل - مؤنث - (۳) بہ معنی ہنگامہ مجمع - ہجوم - مذکر -

انگامه بقول برہان وجامع بر وزن و معنی ہنگامہ که مجمع و انجمن بازیگران و قصه خوانان باشد و بقول جہانگیری به معنی ہنگامہ (کمال اسمعیل ص۵) انگامه ایست گرم زشکر عواطفت هر کوی و برزنی که من آنجا فرارسم ⁂ صاحب ناصری فرماید که های هوز بالف بدل شد بمعنی هر جا که محل اجتماع باشد و بر محل جنگ هم مستعمل - بخیال ما های نسبت در آخر انگام زیاده کردند به معنی منسوب به وقت یعنی چیزی که واقع شد در آن وقت ومجازاً به معنی مجمع - مخفی مباد که هنگ و بفارسی زبان به معنی قصد وزور و قوت و بسیار و فراوان و سپاه و فوج و ضرب و صدمه و آسیب و آزار آمده (کذا فی البرہان) و تبدیل های هوز بالف موافق قیاس همچون هنباز و انباز و مه - بقول برہان بمعنی بزرگ که بهتر از همین است الحاصل (انگ و مه) بمعنی فوج و صدمه و آزار بسیار باشد - کنایه از مجمع و جا دارد که به معنی بسیار و بزرگ هم گیریم و کنایه از مجمع - وا و بدل شد بالف همچون ورج و ارج پس (انگ و

سہ) (انگامہ) شد وجا دارد کہ الف دوم را زائد گیریم کہ میان انگ و مہ آمدہ واللہ اعلم۔
(اردو) ہنگامہ۔ مذکر۔ دیکھو انگام کے تیسرے معنی۔

انگبان | بقول رشیدی مرادف انگوان درختی است کہ انگزد یعنی حلتیت صمغ آنست صاحب محیط بر انگزد حوالہ حلتیت کند و بر حلتیت گوید کہ صمغ انجدان باشد و انجدان معرب انگدان بجایش گذشت۔ در قواعد فارسی تبدیل دال مہملہ بہ بای موحدہ آید چنانکہ والان و بالان پس جا دارد کہ انگبان را مبدل انگدان گیریم و انگوان ہم بہ ہمین معنی می آید و ممکن است کہ این را مبدلش ہم گیریم کہ واو بہ بای موحدہ بدل شود ہچون آو و آب صاحب رشیدی ذکر این بدیل انگدان کردہ وصاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) دیکھو انجدان۔

انگبین | بقول برہان وجامع وسروری ورشیدی با بای ابجد بہ وزن عنبرین (۱) عسل وشہد را گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) مجازاً بہر چیز شیرین اطلاق کنند مانند ترانگبین وگزانگبین وسکنگبین کہ معروف است وسک بمعنی سرکہ و آش سرکہ را سکبا گویند وسرکہ وانگبین را چون مخلوط سازند سکنگبین گویند وسکنجبین معرب آنست خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ مشہور بضم کاف است وصاحب ہفت صراحت کاف فارسی کردہ وبفتح اول نوشتہ (شیخ سعدی سہ) شکر خندۂ انگبین می فروخت ؛ کہ دلہا زشیرینیش می بسوخت ؛ صاحب محیط فرماید کہ اسم مشہور شہد است و بر شہد گوید کہ بیونانی مالی والقولیس وبسریانی دبیا و بترکی بال وبعربی عسل ودر انگریزی ہنی وبہندی مدہ وپہپ رس ومہپر گویند ومراد از مطلق آن عسل نحل و آن شبنمی است کہ بر گلہا می افتد ونحل آنرا می چیند ودر خانہ خود ذخیرہ می کند۔ تازۂ آن

گرم در دوم وخشک در اول - قوت جلا وتفتیح سدد وافواہ عروق وجذب رطوبات از قعر بدن وفضول دماغ از منافع اوست ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب کنز که محقق ترکی است صراحت کند که این لغت فارسی است - ہمہ محققین این را بفتح کاف گفتہ اند بجز صاحبان مؤید وخان آرزو که بضم کاف نوشتہ اند وصاحب مؤید ذکر فتح آن ہم کردہ ونسبت معنی دوم کسی بجز صاحب ناصری ذکری نکرد واز گز انگبین اینقدر ثابت می شود که نام حلوائیست مطلقاً واہل تحقیق صراحت نکردہ اند که از انگبین ساختہ می شود مگر خیال ما اینست که در نسخۂ او شہد داخل باشد وجا دارد که از شکر ہم درست کنند ونامش گز انگبین باقی ماند واز کلام ظہوری من وجہ سند این ہم میرسد (ﺷﻌﺮ) تا نباشند تلخ گوی تبان ؛ می ز کنج لب انگبین روید ؛ (اردو) (۱) انگبین - بقول امیر (فارسی) شہد (ناسخ ﺷﻌﺮ) میرے موے کو امیر النحل ملنا تھا خطاب ؛ خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا ؛ (۲) ہر میٹھی چیز کو فارسیون نے مجازاً انگبین کہا ہے -

انگبین خانہ اصطلاح - بقول بحر وضمیمۂ برہان ومؤید خانۂ زنبور است مؤلف گوید که قلب اضافت باشد وبس وخانۂ شہد کنایہ باشد از خانۂ زنبور که زنبور شہد را در خانۂ خود جمع کند مرادف آشیانۂ زنبور که در ممدودہ گذشت (اردو) چھتا - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - مہال کی مکھیون یا بھڑون کا گھر - خانۂ زنبور - دیکھو آشیانۂ زنبور -

انگبین خشک استعمال - مرکب توصیفی است بقول صاحب محیط خشکنجبین باشد وبر خشکنجبین فرماید که معرب انگبین خشک است وآنرا بعربی عسل یابس گویند وآن عسلی است بغایت خشک وتند بوکه از جبال فارس وحدود کازرون می آرند وگویند شبنمی که بر اشجار افتد وسبز وزرد وسفید

سیاہ و سرخ می باشد و در تنکابن شکری و در دیلم و طبرستان اسپ دندان می نامند۔ شہرت آن بسیار کم از عسل زیرا کہ بسیار گرم است و گویند گرم و خشک در دوم و در غایت جلا و تقطیع و تحلیل لزوجات و سرخ آن قوی تر از سپید و سبز آن بسیار گرم مائل بہ تلخی و سیاہ آن قریب بعسل بلادر (اردو) خشک شہد ایک خاص قسم ہے شہد کی جسکو فارسیون نے انگبین خشک کہا ہو جو خاص پہاڑون سے دستیاب ہوتا ہے۔ مذکر۔

انگبینہ | اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن شنبلینہ نام حلوائیست و آن عسلی باشد کہ نیک بقوام آوردہ باشند و بر طبقی ریزند تا سخت شود و دندان گیر گردد **مؤلف گوید** کہ ہاے نسبت در آخر انگبین زیادہ کردہ نام این حلوا نہادہ اند دیگر ہیچ (اردو) فارسی مین انگبینہ ایک حلوے کا نام ہے جو شہد سے بنایا جاتا ہے جو خشک ہونے پر چبانے مین دانتون کو پکڑتا ہے جیسے دکن مین تلبڑی ۔ یا ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین حلواسوہن کی ایک قسم۔

انگختن | بفتح اول و کسر کاف فارسی و فتح تای فوقانی مخفف انگیختن کہ می آید صاحب جامع بذیل انگیختن ذکر این کردہ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را آوردہ (اردو) دیکھو انگیختن۔

انگدان | بقول برہان و ناصری و سراج بضم ثالث و دال بالف کشیدہ بر وزن مردمان (۱) نسناس را گویند یعنی دیو مردم و آن جانوری باشد وحشی شبیہ بہ آدمی و بحوالۂ مؤید گوید کہ (۲) بمعنی نسناس آمدہ کہ بہندی جادو تری گویند واللہ اعلم و (۳) نام درختی ہم ہست کہ صمغ آنرا بعربی حلتیت خوانند و معرب آن انجدان باشد و باین معنی باذال نقطہ دار ہم آمدہ

(۴) نام قریه ایست از قرای کاشان که بانگوان اشتهار دارد - صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل و سوم و چهارم برای معنی سوّم از فلکی شروانی سند آورده (شعر) تا بمذاق انس و جان ندهد و نا ورد جهان ؛ نکهت گل ز انگدان لذّت مل ز آمله ؛ صاحب سروری بر معنی اوّل و سوّم قانع و فرماید که این را انگبان هم گویند (لامعی جرجانی شعر) پنجاه روزه دوغی صد ساله انگدانی ؛ نابی دانه آسیائی بی گوشت استخوانی ؛ صاحب جامع متفق با جهانگیری - صاحب رشیدی نسبت معنی سوم فرماید که این مرکّب است از انگ و دان - انگ بمعنی حلتیت و دان بمعنی جای پس انگدان بمعنی جای حلتیت است و کنایه از درخت حلتیت و انگبان و انگوان مرادف این و انجذان بضم جیم و ذال معجمه معرّبش مؤلّف عرض کند که ما صراحت معنی اوّل و سوم و چهارم بر انجدان کرده ایم - حالا نسبت معنی دوم عرض می شود که صاحب محیط بر لباسه فرماید که اسم عربی است که بیونانی ماقن و الماتن و الاتن و برومی غوسیا و فرسیا و بفارسی بزبانه و چارگون و بهندی جاوتری گویند و آن پوستی است که بالای جوز بوا پیچیده می باشد - گرم و خشک در دوم با قوت قابضه و حرارت ملطفه و جوهر ارضیه غالیه - خوشبو کننده بوی دهان - مفرّح و هاضم و مفتّح سدد و مجفّف رطوبات و محلّل ریاح و منافع بسیار دارد (الخ) صاحب محیط از اسم انگدان ساکت است و باتفاق محققین فرس اسم جامد زبان فارسی است و وجه تسمیه (۱) هیچ بفهم ما نیامده جز این که اسم جامد دانیم یا نظر بر شباهت این وحشی در صفات یا رنگ با درخت حلتیت این را به انگدان موسوم کرده باشند و وجه تسمیه (۴) جز این نباشد که در آن قریه درختهای انگدان بکثرت باشد و آن قریه بنام درختان مذکور موسوم شد والله اعلم (اردو) (۱) دیکھو

انجدان کے دوسرے معنی (۲) جوتری۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ جوزیا جائیفل کا بھل (۳) دیکھو انجدان کے پہلے معنی (۴) دیکھو انجدان کے تیسرے معنی۔

انگران بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کہ با انگوران نوشتہ لغت فارسی و نام رستنی است۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت۔ ترک این بیانش تفوّق داشت کہ بابہام تعریفش ہیچ اطمینان بخش نیست اگر مقصودش این باشد کہ انگر بالضم مخفف انگور است و انگران جمع آن می بایست کہ صراحت و سند استعمال پیش می کرد۔ (اردو) انگران۔ ایک پودے کا نام ہے جس کو صاحب فرہنگ فرنگ اور انند کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

انگروہ بقول برہان و جامع و ہفت بضم ثالث بروزن افسردہ دانۂ انگور کہ از خوشہ جدا شدہ باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ در فرنگہا نیافتیم۔ ہانا انگورہ را انگروہ خواندہ اند صاحب سروری بحوالۂ صیدنۂ ابی ریحان ذکر این کردہ فرماید کہ حرکتش ظاہر نشد۔ خان آرزو در سراج متفق با برہان مؤلف گوید کہ صاحب ناصری کہ از اہل زبان است این لغت را در فرہنگہا نیافت و ما در ہر قدر فرہنگہا کہ یافتیم ذکر آن کردہ ایم و صاحبان جامع و سروری ہم از اہل زبان اند و تصدیق این ہر دو کافی است۔ بخیال ما اصل این انگورہ باشد بزیادت ہای زائد بآخر لفظ انگور بمعنی دانہ انگور ہمچون خونخوار و خونخوارہ و بقلب بعض انگروہ شد کہ رای مہملہ مقدم و واو مؤخر شد ہمچون اشتلم و اشترخ و اغلغدہ و انغدہ و این قسم تقدیم و تاخیر در لغات فارسی و السنۂ دیگر ہم بنظر آمدہ و لیکن حیف است برین کہ صاحبان مطابع و آ و را در ین لغت

دال مهملہ نوشته اند و این تصرف و تحریف شان است و بیچاره صاحب هفت که از ماخذ خبر ندارد صراحت کرد که بجای حرف پنجم دال باشد (اردو) انگور کا دانہ جو خوشی سے جدا ہو گیا ہو۔

انگریزه بقول برہان بسکون ثالث بروزن رنگریز (۱) رستنی باشد و گل آن مانند گل خشک زرد می شود و اطرافش خار دارد و آنرا بعربی قرطم بری خوانند و بیونانی طرنیان گویند و (۲) نوعی از مردم فرنگ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع۔ صاحب جامع نسبت معنی دوم صراحت کند که بالکسر است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم فرماید که ظاہرا فارسی نباشد۔ صاحب محیط بر قرطم بری فرماید که در عصفر بری مذکور شد و بر عصفر بری نوشته که صاحب اختیارات قرطم بری را طرنیان گفته و شیخ الرئیس غیر آن دانسته و بحواله محمد بن احمد گوید که گل خاردار است و آن را شتران می خورند و آن فاد زہر برای سم و مزاجش گرم در دوم و خشک در سوم و بر عصفر گوید که اسم ہندی این کسم و کسنبه که از ان پارچہا رنگین می سازند و بر قرطم ہم فرماید که بہندی تخم کسنبه نام دارد۔ نافع قولنج و مسہل شکم و مخرج بلغم و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما انگریز مبدّل رنگریز باشد بدین وجه که رنگی سرخ ازین حاصل می شود بدین نام موسوم شد که اسم فاعل ترکیبی است و باستعمال عوام برخلاف قیاس رای مہملہ بالف بدل شده انگریز شد والله اعلم و نسبت معنی دوم عرض میشود که فارسیان قدیم نصارای ولایت را که بوجہ میخواری و کثرت خون سرخ رنگ می باشند نظر بہ معنی اوّل بہمین نام موسوم کرده باشند و اصل آن ہم رنگریز باشد و لیکن معاصرین عجم از لغت انگلیسی (انگلش) حالا این قوم را انگلیس بہ سین مہملہ نامند و این معرّب باشد (اردو) (۱) کسم یا کسنبه

بقول آصفیہ مذکر۔ دیکھو احریض۔ (۲) انگریز۔ بقول امیر انگلشمین۔ فرنگی (ناسخ ۵ہ)

دل بلک انگریز مین جینے سے تنگ ہے ؛ قید حیات بہی مجھے قید فرنگ ہے ؛

انگریک | بقول ناصری و اننہ بفتح اول و ثانی وکسر را بیای زدہ و سکون کاف در آخر کاف اول فارسی و دویم عربی نام باغی است از باغہای خوارزم کہ در خارج شہر خیوق تنخ فواکہ نیکو دارد۔ خاصۃً انگور کہ بس ممتاز است و در اصل۔ باغ انگور نیک نام داشتہ چہ خوانند سابقاً بالفاظ فارسی تکلم بودہ اند۔ خوارزم از اجزای ایران بود و انگریک مخفف انگور نیک است و ہمچنین باغی دیگر است در آن شہر و آنرا رفنیک گویند و بہ تحقیق معلوم شد کہ رفنیک در اصل راہ پی نیک بود یعنی مبارک پی (۵ہ) بودہ چون این باغ را انگور نیک ؛ نام ان کردند ترکان انگریک ؛ (اردو) انگریک ایک باغ کا نام ہے جو خوارزم مین واقع ہے جس کے انگور نہایت ممتاز ہین۔

انگز | بقول برہان و ناصری بفتح اول و سکون ثانی و ضم ثالث و زای نقطہ دار ساکن (۱) بیلی باشد کہ بآن زمین را ہموار سازند۔ صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) آلتیست کہ بدان پیل را رام کنند (شاعر ۵ہ) تو گوئی کہ طور است و موسیٰ مہابت ؛ بجای عصا انگز مار پیکر ؛ صاحب ناصری ہمین شعر را بسند انگژ آوردہ کہ بہ زای فارسی می آید۔ صاحب جامع بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج فرماید کہ صحیح بہ زای تازی است و در اصل بسین مہملہ بود و در ہندی ہم بسین مہملہ آمدہ۔ چون پیل ہندی الاصل است آلات او اندنش نیز ہندی الاصل باشد پس از عالم توافق زبان نبودہ و فارسی این کجک و اگر گویند تبدیل زا و سین دلالت دارد

کہ فارسی باشد گوئیم نہ ازان جہت بلکہ در فارسی تلفظ آنکس فحش بود لہذا بحرفی کہ بدل او سین بود تبدیل کردند مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ آنکس بہ کاف عربی وسین مہملہ در آخر لغت سنسکرت است بمعنی دوم چنانکہ صاحب ساطع ذکرش کردہ فارسیان کاف عربی را بکاف فارسی بدل کردند ہمچون کند وگند وسین مہملہ را بہ زای ہوز ہمچون ہمار روغ وزمار روغ پس انگز را بمعنی دوم مفرس گوئیم ومعنی اول مجاز باشد نظر بہ شباہتی کہ آلہ ہمواری زمین را با آنکس است (اردو) (۱) آہنی آلہ جس سے زمین ہموار کرتے ہین اس کا نام دکن مین پکاس ہے جو آنکس سے مشابہ ہوتا ہے (۲) آنکس۔ بقول امیر (ہندی) مذکر۔ اسکی فارسی کجک وہ آنکڑا جسے فیلبان ہاتھی پر سواری کے وقت ہاتھ مین رکھتے ہین اور اسی سے ہاتھی کو کوچتے ہین (سودا ؎) ہے سربلند آتا یہ بھی عجب نہین ہے ؛ آنکس پہ ماہ نو کے گردست فیلبان ہو ؛ آپ فرماتے ہین کہ یہ اصل مین بضم کاف ہے لیکن فصحا لفظ کی کراہت سے آنکس بفتح کاف بولتے ہین۔

انگزک بقول برہان وجامع وسراج بروزن مرحبک۔ کجک فیل را گویند (مرادف معنی دوم انگز) فرماید کہ بہ زای فارسی ہم بنظر آمدہ مؤلف گوید کہ صاحب ہفت این را بہر دو کاف عربی نوشتہ باصراحت ماخذ این بر انگز کردہ ایم وبلحاظ ماخذ باکاف عربی سوم غلط نباشد فارسیان کاف زائد در آخر انگز زیادہ کردہ اند وبس چنانکہ پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو انگز کو دوسرے معنی۔

انگژ بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی وزای فارسی مرادف انگزک کہ بہ زای تازی گذشت۔ صاحبان برہان وہفت و جامع در کتابت بکاف عربی نوشتہ اند وصاحب

جہانگیری صراحت کند کہ بکاف عجمی مضموم است (حکیم خاقانی ؎) پیل مستم مغزم از انگژ بیاشوبند از انکہ؛ گر بیاسایم دمی ہندوستان یاد آورم؛ مؤلف عرض کند کہ مبدل انگز بمعنی دوم است کہ بزای ہوّز گذشت فارسیان زای ہوّز را بزای فارسی بدل کنند ہچون آزیر و آژیر و بہ کاف سوم عربی ہم غلط نباشد زیرا کہ در ماخذ این کاف عربی است کہ ذکرش بر انگز گذشت (اردو) دیکھو انگز کے دوسرے معنی۔

انگژد بقول برہان بفتح اوّل وضم ثالث وسکون ثانی وزای فارسی و دال ابجد ساکن مطلقاً صمغہا و صمغی باشد بغایت بدبوی و آنرا بعربی حلتیت خوانند و وجہ تسمیہ این است کہ صمغ درخت انگدان است و اصل آن انگدان ژد باشد و ژد بلغت فرس بمعنی صمغ است و صاحب ناصری ہم ذکر ہمین وجہ تسمیہ کردہ صاحب جہانگیری از نظامی سند آوردہ و صراحت کردہ کہ کاف فارسی است وزای عجمی مفتوح (؎) خواجۂ چین چو مشک بار کند؛ مشک راز انگژد حصار کند؛ و فرماید کہ مرادف انگژہ باشد بہ ہای ہوّز در آخر۔ صاحب سروری ہم بہ ہمین شعر استناد کردہ خان آرزو در سراج درست گوید کہ این مرکّب است از انگ و ژد۔ انگ بہ معنی حلتیت (و صراحت معنی ژد بالا گذشت) و درست نگوید کہ یا این مخفّف انگدان گیریم وضم کاف دلالت دارد کہ مخفّف انگدان بضم کاف بود؛ زیرا کہ انگدان بمعنی درخت حلتیت است چنانکہ بجایش ذکر کردیم و انگ بہ معنی حلتیت آمدہ کہ بہندی آنرا ہینگ گویند پس اگر انگ را مخفّف انگدان گیریم معنی انگژد صمغ درخت انگ باشد و ہمگام و آن را داخل این لغت نگیریم معنی لفظی انگژد صمغ حلتیت است یعنی صمغی کہ حلتیت نام دارد و بس پس مقصد ما ازین حاصل و واضح تر است

چه حاجت است که انگ را مخفف انگدان مدان ضرورت گیریم- بخیال ما- انگژ و قلب اضافت (ژدِ انگ) است به معنی صمغ حلتیت و از سند پیش شده تصدیق این می شود که بفتح زای فارسی صحیح باشد- صاحب محیط هم ذکر این کرده گوید که اسم فارسی حلتیت باشد و ما تعریف کامل این به انگدان کرده ایم (اردو) دیکھو انگدان--

انگژدا بقول برہان بکسر ثالث و سکون زای فارسی و واو بالف کشیده بر وزن منزلها[1] جائی را گویند که شبها گوسفندان را در آنجا نگاه دارند و (۲) گوسفندان را نیز گفته اند و (۳) خستهٔ میوه ها هم- صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع- صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم صراحت کاف فارسی کرده و صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل کاف فارسی را المکسور نوشته فرماید که بزای فارسی و بعده واو و الف- صاحب جامع بکاف عربی آورده بر معنی اوّل و سوم اکتفا کرده خان آرزو و سراج این را بکاف فارسی آورده ذکر معنی اوّل کند و فرماید که معنی دوم و سوم خطا است و نیز فرماید که بجای زای فارسی رای مهمله هم گفته اند و یکی ازین دو تصحیف است انتهی مؤلف عرض کند که حیف است که برای یک معنی هم سند استعمال پیش نشد و خان آرزو برخلاف محققین زباندان آنچه معنی دوم و سوم را تسلیم نمی کند حجتی بران ندارد- بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است برای هر سه معنی و حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) (۱) رات میں بکریوں کے قیام کی جگہ- مونث (۲) بکرے- مذکر- (۳) میوے کا تخم مذکر- یا میوے کی گٹھلی- مونث

انگژه بقول برہان با زای فارسی مفتوح بر وزن خربزه مخفف انگوژه که صمغ درخت انگدان باشد و بعربی حلتیت و شیرازیان انگشت گنده خوانند و با زای هوز نیز آمده- صاحب ناصری

سندی آورده (انوری ۵) بنده را شاگرد خواند بست شیطان هیکلی ؛ کان چنان هیکل نه در گرده ونه در هامون کند ؛ یکدم از خالی شود حلقش کند هر شب یا دو... رهست چون دیوی بود کش انگژه در کون کنند ؛ صنا جهانگیری و سروری صراحت کند که بکاف فارسی مضموم باشد مؤلف عرض کند که مبدل انگژ که دال مهمله به های هوز بدل شود همچون تبرزد و تبرزه ودیگر هیچ و آنچه صاحب برهان این را مخفف انگوژه گفته درست نیست خیال ما اینست که واو در انگوژه زائد است برای اظهار ضمه بقاعده ترکیبان (اردو) دیکھو انگژد۔

(الف) انگسبه بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی وسین بی نقطه و فتح بای ابجد برزگیر را گویند که صاحب سامان و کارکنان و زراعت کار را بسیار داشته باشد و ----

(ب) انگشبه بشین معجمه مرادف الف است که صاحب سامان و سوداگر صاحب مایه باشد۔ صاحب ناصری ذکر الف بحواله برهان کرده و بذیل آن (ب) را هم نوشته فرماید که در فرهنگها نیافتیم۔ صاحب سروری بر (ب) فرماید که برزیگری بود که او را سرمایه نیک بود و کارکنان بسی دارد و بسین مهمله هم آمده و به بای فارسی هم آید و فرماید که در فرهنگ به تای قرشت آمده بروزن سرگشته (استاد رودکی ب ۵) در راه نشاپور دهی دیدم بس خوب ؛ انگشته او را نه عدد بود نه مره ؛ صاحب جامع هم ذکر (الف) کرده و صاحب رشیدی بر (ب) ذکر الف هم کرده فرماید که به بای فارسی نیز خوانده اند و بذکر انگشته به تای پنجم هر سه را مرادف یکدیگر دانده و سند رودکی را که بالا گذشت بذیل (انگشته به فوقانی پنجم) آورده و در مصرع ثانی آن همین لغت را نقل کرده و به استاد کسائی منسوب کرده مؤلف عرض کند که انگشته به فوقانی پنجم بمعنی آلتی است که مزارعان بدان خرمن را باد دهند و بشکل پنجه باشد به فارسیان

رزنگر صاحب ثروت راکه کارکنان بسیار داشته باشد مجازاً“ به همین نام موسوم کرده اندکه چنانکه انگشته شکل پنجه دارد وانگشت های متعدده همچنان مزارع صاحب ثروت کارکنان متعدد دارد وانچه فارسیان شین معجمه را به سین مهمله بدل کرده انگسبه کردند موافق قیاس است که شین به سین بدل شود همچون گشتی وکشتی وتبدیل بای موحده با بای فارسی هم آمده چنانکه تب وتپ البته تبدیل فوقانی به بای موحده خلاف قیاس است وبخیال ما غلطی کتابت وتصحیف مطلق است از عدم وقوف ماخذ۔ از ینجاست که بعضی کلام رودکی را بسند (انگشبه به موحده پنجم) گرفته اند وبعضی همین شعر را سند (انگشته به فوقانی پنجم) قرار داده اند (ارد و) (الف وب) نمبردار۔ مزارع۔ جس کے تحت میں متعدد کاشتکار رہوں دکن میں اسی کو پٹہ دار بھی کہتے ہیں جو صاحب ثروت ہو اور اپنے ملازمین اور شکمی داروں کے ذریعے زراعت کا انتظام کرتا ہو دولت مند مزارع۔

انگشت بقول برہان بضم ثالث (۱) معروف است که هر یک از انگشتان دست و پا می باشد (۲) بکسر ثالث زغال را گویندکه افروخته شده است۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که آتش زغال را گویند۔ صاحب جهانگیری این را بکسر کاف عجمی نوشته بذکر معنی دوم فرماید که (۳) خسته میوه را هم گویند وصاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده وصاحب رشیدی بر هر دو معنی اوّل قانع ونسبت معنی دوم گوید که زغال افروخته باشد۔ خان آرزو در سراج متفق با رشیدی وفرماید که توسی نسبت معنی دوم مطلق زغال آورده وقید افروختن کرده واعتماد بر همین قول است وشهرت نیز همین دارد۔ بهار گوید که به معنی اوّل بلورین۔ بمعنا گرفته سخنان

حنا مالیدہ فندق بند از صفات و جدول و دم قاقم و شیشہ و ماہی از تشبیہات او ست (ذکی
از شعرا سلہ) با انگشت بلورین زلف را از ہم چو بکشودی ؛ زہر سو ماہیان سیم را در دام مید یدی
(ابو طالب کلیم سلہ) جدول انگشت را آب روانی خشک شد ؛ تا بآن غایت کہ ناخن انگشت
نومید از نماند ؛ (خواجہ نظامی سلہ) بلورین تن و قاقمین پشت او ؛ بشکل دم قاقم انگشت او
(ولہ سلہ) آن دلارام ز دار و از رمی ؛ سر انگشت چون دم قاقم ؛ (حسین ثنائی سلہ) گوش کو کر شیشہ
انگشت می ؛ بر لب شوق خروشان می زنم ؛ (عسجدی سلہ) گر دست بدل برنہم از سوختن دل
انگشت شود دود رودم در دست من انگشت ؛ مولف عرض کند کہ (۱) بہ تامی ہندی در آخر
لغت سنسکرت است صاحب سخندان ذکر این کردہ - فارسیان تامی ہندی را بہ مثناہ فوقانی
بدل کردہ مفرس کردہ اند و معنی دوم مجازاً آنست کہ زغال ہم نظر بہ درازی و طوالت مشابہ انگشت
باشد و کسر سوم تصرف فارسیان است و استعمال بہ معنی مطلق زغال و قید افروختہ نیست ولیکن
استعمال انگشت بمعنی زغال افروختہ ہم یافتہ شد چنانکہ در کلام عسجدی گذشت و نسبت معنی سوم
عرض می شود کہ ما استعمال این را نیافتہ ایم اگر سندی بدست آید توانیم عرض کرد کہ مخصوص باشد
بجنس خرما یا مماثل آن کہ درازی داشتہ باشد کہ تقاضای ماخذ ہمین است (اردو) (۱) انگلی -
بقول امیر (سنسکرت) مؤنث - انگشت (رشک سلہ) کہاں یہ لطف چھیتے نے کمر پائی اگر
پتلی ؛ تمہارے ہونٹھ پتلے انگلیاں پتلی کمر پتلی ؛ اردو مین انگشت بھی مستعمل ہے - مونث (ظفر سلہ)
جبکہ ناخن کو تراشا اس کے لال انگشت پر ؛ دست بوسی کے لئے اترا ہلال انگشت پر ؛ (۲) کوئیلا -
بقول آصفیہ (ہندی) اسم مذکر - انگشت - زغال - جلی ہوئی لکڑی کا بجھا ہوا انگرا - دیکھو انشتو -

اور (بلحاظ استعمال بعض فارسیان) سلگا ہوا کوئلا۔ روشن کوئلا۔ (۳) گٹھلی (اسم مونث) دیکھو استخوان

انگشت آسیا | اصطلاح۔ مرکب اضافی است بقول بحر و بہار روانند بمعنی میل آسیا ست کہ بدست گرفتہ آس را بزور دست بدان گردانند حیف است کہ سندی پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست و این کنایہ باشد کہ میل آسیا ہم انگشت را ماند معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) کھونٹا بقول آصفیہ چکی کا ہتا۔ اسم مذکر۔

انگشت آفتاب | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از خطوط شعاعی (سلیم ۵) شمار دور فلک از سلیم اگر پرسی ٭ چو آفتاب بانگشت خود حساب کند ٭ مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد کہ خطوط شعاعی ہم درازی و اروش انگشت (اردو) کرن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث آفتاب کے شعاعی خطوط۔ قرن الشمس۔

انگشت اشارت | اصطلاح۔ مرکب اضافی است و بہار نذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ انگشتی باشد کہ بدان اشارہ کنند بطریق اعتراض و در محاورۂ فرس انگشت اعتراض ہم گویند کہ می آید یعنی انگشت برداشتن و اشارہ کردن بسوی کسی کہ مطعون و در معرض اعتراض باشد (صائب ۵) اگر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ٭ خلق ز انگشت اشارت تیر باران کنند ٭ (انوری ۵) انگشت اشارت بکمالت نرسد زانکہ ٭ از پایۂ او ہر چہ ز قدر تو قصیر است ٭ (اردو) اشارے کی انگلی۔ اعتراض کی انگلی۔ مؤنث۔ یعنی وہ انگلی جس سے اشارہ کرین اور اعتراض کرین۔ اکثر رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارہ کرتے ہین اور انگلی اٹھاتے ہین جیسے ’’ انکی رسوائی کا یہ حال ہے کہ جدہر نکلتے ہین لوگ انگلیان اٹھاتے ہین ‘‘ انگشت اشارت اسی مصدر ہی استعمال کا حاصل بالمصدر ہے۔

انگشت اعتراض | اصطلاح۔ مرکب اضافی

است ۔ بہار بہ ذکر این کرده از معنی ساکت بخیال ما
مرادف انگشت اشارت است کہ گذشت و اشاره
این ہمہ را انجا کرده ایم (محتشم کاشی سے) بہ حرف
من قلم شود انگشت اعتراض ۞ تیغ و ترنج گریبان
آور و کسی ۞ (اردو) انگشت اعتراض کہ سکتے ہین
یعنی وه انگلی جو معترضانہ کسی پر اٹھا ہین ۔ دیکھو
انگشت اشارت ۔

انگشت اعتراض نہادن بر حرف بلفظم مصدر
اصطلاحی ۔ بمعنی اعتراض کردن است (صائب
ع) بحرف ہیچکس انگشت اعتراض منہ ۞ (ولدع)
انگشت اعتراض بگفتار ما منہ (اردو) حرف پر انگشت
رکھنا ۔ بمعنی نکتہ چینی کرنا ۔ عیب نکالنا ۔ (غالب
سے) لکھتا ہون اسد سوزش دل سے سخن گرم ۞
تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت ۞ (مصحفی
سے) نہ لکھہ نہ پڑھ کہ زمانہ ہے عیب جوئی کا ۞
سکھے ہے حرف پہ یان سب کے روزگار انگشت ۞
(مومن سے) کیا تاب میرے حرف پہ انگشت
رکھ سکے ۞ ہر خط پہ نکتہ چین کو ہے وہم و گمان تیغ کا ۞

انگشت افشردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار بہ معنی آگاہانیدن است ۔ مؤلف عرض
کند کہ رسم ولایت است کہ چون دست بدست
کسی باشد یا در وقت مصافحہ از برای یاد دہانیدن
چیزی یا واقعہ کہ ما فی الضمیر ہر دو یا برای اظہار
خصوصیت و محبت ۔ دست را می افشرند و زور
کنند در مصافحہ ۔ و از ہمین طرز عمل این کنایہ شد
برای آگاہانیدن (قدسی مشہدی سے) ہمچو
طفلی کہ بود در کف استاد کفش ۞ ادب انگشت
من افشرد و خبر کرد مرا ۞ (اردو) دکن مین کہتے
ہین ہاتھ دبانا ۔ یعنی مصافحہ کے وقت اظہار گرمجوشی
کرنا ۔ یا اس اشارے کے ذریعے سے کسی دل کی بات
یا وعدہ کو یاد دلانا ۔ یا کسی اوسکے قول و فعل کی
جانب متوجہ کرنا ۔

انگشت اگر در گوش کنی بسر گین نمی رسد مثل
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده اند

و از محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را بطور موعظت و پند برای احتراز از تمسخر زنند کہ تمسخر خلاف تہذیب است و نتیجۂ بد پیدا کند۔ رسم است کہ سوقیان فارس از برای تمسخر با کسی انگشت در گوش کنند و نتیجۂ قیاسی این عمل است کہ انگشت در گوش کسی کردن انگشت خود ناپاک کردن است۔ پس فارسیان بوسیلۂ این مثل بلیغ از ان رسم مکروہ خبری دہند و برای احتراز از تمسخر موعظت و پند کنند و گویند کہ اگر کسی انگشت در گوش کند یعنی بدگوئی و تمسخر کسی را در گوش خود نگیرد و خود در جواب مسخرگی نباید نقصانی نہ بردارد و انگشت خود را ناپاک نہ کند حاصل اینست کہ اگر کسی با تو مسخرگی کند یا بہ بدگوئی پیش آید نباید کہ جوابش دہی بلکہ تجاہل کن و انگشت در گوش باش کہ گویا ہیچ نشنیدۂ (اردو) دکن مین کہتے ہین دو گا نڈ مین انگلی کرنے سے کان مین کرنا بہتر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ٹھٹھول یا مسخرہ پن کرتا ہے تو اغماض و تجاہل اولی ہے گویا کہ سنا ہی نہین۔ اگر تم بھی اس کا جواب دوگے تو آخر پر فساد اور جھگڑا قائم ہوگا۔ کان مین انگلی رکھنا یعنی نہ سننا اور کان بند کر لینا مستعمل ہے۔

انگستال بقول برہان و جامع و سراج و رشیدی بکسر ثالث و فوقانی بالف کشیدہ و لام ساکن مردم ضعیف و نحیف و علیل و بیمارناک و صاحب نقاہت را گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ بیمار و دردناک باشد و فرماید کہ این لغت در فرہنگہا ہست و در برہان ندیدہ ام مؤلف گوید کہ غالباً برہان ندیدہ باشد اگر می دید برہان می یافت۔ صاحب جہانگیری بر بیمار و مریض قانع (ابو العباس) ز خانمان و مراتب بغربت افتادم ؛ بماندم اینجا بی برگ و ساز و انگستال ؛ مؤلف عرض کند کہ از قبیل چنگال باشد۔ ما بر انگشت بیان کردہ ایم کہ این بہ تامی ہندی لغت سنسکرت است

و در سنسکرت لام در آخر برای تانیث می آورند همچون انگلی که مونث انگشت است فارسیان انگشتل را به تبدیل
تای هندی به تای فوقانی و زیادت الف بعد فوقانی انگشتال کرده باشند و بدینوجه که شخص بیمار و ضعیف
و نحیف پوست و استخوان می باشد نظر به تشبیه انگشت او را انگشتال گفته باشند و جا دارد که اصل این به رای
مهمله نسبت انگشتر باشد بمعنی منسوب به انگشت به سبب ضعف و نحافت و پس از ان رای مهمله را
به لام بدل کردند همچون چنار و چنال که انگشتل شد همچون چنگل و بعد از ان الف زائد کرده انگشتال کردند
چنانکه چنگل را چنگال کردند و این اقوی است والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دبلا - پتلا - نحیف -
ناتوان - بیمار - نقیہہ -

(الف) انگشت امان | اصطلاح - مرکب اضافی است - بقول بہار معروف - مؤلف گوید که در ولایت رسم است که چون لشکر مغلوب می شد لشکریان سبابه را بلند می کردند و این علامت امان خواهی بود - ازینجاست که انگشت امان محاوره شد (میرزا حبیب الله ابن میرزا شفیع مستوفی ایران سـ۵) از جفایت علم ناله برافراشته شد ۰ آه انگشت امانیست که برداشته دل ۰ و ازهمین سند استعمال ---------

(ب) انگشت امان برداشتن | پیداست و صاحب آصفی بسند همین شعر ذکر این کرده (اردو) (الف) انگشت امان کا استعمال اردو مین اوس انگلی کے لئے کرسکتے ہین جو امان خواہی کے لئے بلند کی جائے (مونث) اور اسی کا مصدر (ب) انگشت امان بلند کرنا - اٹھانا - فی زماننا امان خواہی کی لئے ہندوستان مین سپید پھریرا یا بیرق بلند کرتے ہین اور یہ افواج کی امان خواہی کی خاص علامت ہے -

انگشتان | صاحب ہفت ذکر این کرده به نون آخر بمعنی مردم علیل و صاحب نقاہت است - دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرده و سندی پیش نشده و او بسلسله ردیف لغت انگشتال را ترک کرده

که ذکرش به همین معنی گذشت بخیال ما تسامح اوبیش
نیست که لام آخره را نون خیال کرد و اگر سندی برای
استعمال این گیر آید توانیم قیاس کرد که الف و نون
نسبت در آخر انگشت زیاده کرده اند همچون ایران
و توران که ذکر این بر کلمهٔ آن بجایش گذشت (اردو)
دیکھو انگشتال۔

انگشتان کنیزکان | اصطلاح۔ مرکب اضافی

بقول صاحب ضمیمهٔ برهان دیگر انگور کوهی را گویند
و عربان اصابع الجواری خوانند و هم او بهمین معنی
انگشت کنیزکان هم گفته که می آید و حقیقت این جز این
نباشد که انگور سیاه و دراز و نازک را کنایةً بدین
نام موسوم کردند چنانکه انگور ریزه و سیاه را خایهٔ غلامان
گفتند و حقیقت این است که انگشت کنیزکان را
درینجا جمع آورده که انگشتان جمع انگشت است
(اردو) انگور سیاه کی ایک قسم ہے جس کا دانہ نازک
اور دراز ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے انگشتان کنیزکان
اور انگشت کنیزکان سے موسوم کیا ہے۔ مذکر۔

انگشت به بینی نمیتوان کرد | اصطلاح۔ صاحب

انند ذکر این کرده گوید که یعنی جائیکه مکان خوف و
تهمت باشد و سندی پیش نشد و بنا بر همین را بهمین
معنی (انگشت بر بینی نمیتوان کرد) نوشته مؤلف گوید
که تسامح هر دو است و این بشکل مثل است و همچو مثلی
مستعمل نیست بمعنی که هر دو محققین بیان کرده اند غیر
متعلق و خلاف قیاس است اگر این را مثل پیشینیان
تسلیم کنیم و سند استعمال شان بدست آید توانیم عرض
کرد که فارسیان بمحلی استعمال کرده باشند که ممانعت کنند
برای رفتن بجائیکه محل خوف و بیم است چنانکه بینی
اگرچه سوراخ دارد ولیکن این سوراخ برای آن
نیست که در آن انگشت کنند زیرا که از روی حکمت
انگشت در بینی کردن مرض ها پیدا کند و نزله و زکام
عارض شود و رعف بوقوع آید یعنی خون از بینی جاری
شود (اردو) دکن مین کہتے ہیں ناک میں انگلی مت کرو
اسکا استعمال حقیقی معنون مین ہے بطور مثل نہیں ہے
نیز کہتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں خطرے مین مت پڑو

بلا مول نہ لو" یہ دونون کہاوت ہین اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر کام دیکھ بھال کر کرو۔ بے موقع اور بے غوری سے ایسا کام نہ کرو کہ اُس سے نقصان پہنچے۔ جیسے ناک مین انگلی کرنے سے نکسیر پھوٹتی ہے۔

انگشت بجای حلق است | مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ مقصود آنست کہ اگر دست و انگشت نباشد حلق بکار نمی خورد یعنی چیزی چون آش و نان بحلق رساند انگشت است فارسیان چون کسی را بکاری محتاج دیگری بنیند کہ بی وسیلۂ آن کار صورت نگیرد۔ این مثل را زنند۔ معاصرین عجم حالا استعمال این نمی کنند (اردو) انگلیون کے بغیر حلق بے کار ہے۔ انگلیون ہی کی بدولت حلق کا کام چلتا ہے۔ یہ صرف ترجمہ ہے فارسی مثل کا دکن مین کہتے ہین "سر کے ساتھ دونون ہاتھ" اسکا مقصد قریب قریب فارسی مثل کے ہے۔ یعنی دونون ہاتھ سر کے لازمہ مین داخل ہین۔ صرف سر سے انسان کی زندگی بیکار ہے جب تک دونون ہاتھ نہون کام نہین چل سکتا۔ ہاتھون ہی سے سر کی حفاظت ہے اور ہاتھون ہی سے غذا حلق مین جاتی ہے۔ اگر حلق مین کوئی شے اٹک جائے تو انگلیون ہی سے وہ نکالی جاسکتی ہے۔ دکن مین یہ مثل خدمتیون کی ضرورت اور احتیاج کے موقع پر مستعمل ہے۔

انگشت بچشم نہادن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف انگشت بر چشم نہادن است کہ می آید (اردو) دیکھو انگشت بر چشم نہادن۔

انگشت بحرف نہادن | مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و این مرادف انگشت بر حرف نہادن است کہ می آید (اردو) دیکھو انگشت بر حرف نہادن۔

انگشت بدندان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب ذیل دستور اول فرماید و بقول

ناصری و رشیدی (۱) کنایہ از تعجب و تحیر و (۲)
کنایہ از حیرت و افسوس (سعدی سے) او در من و
من در و فتادہ و ٭ خلقی بتفرج اندخندان ٭ انگشت
تعجب از جہانی ٭ از گفت و شنود من بدندان ٭ مؤلف
عرض کند کہ (۳) این اسم فاعل ترکیبی ہم باشد (الف)
بمعنی متعجب (ب) افسوس ناک مخفی مباد کہ عادت
است کہ چون کسی متعجب یا افسوسناک شود انگشت
بدندان گیرد (اردو) (۱) تعجب اور تحیر مذکر۔
(۲) حسرت مؤنث اور افسوس۔ مذکر۔ (۳)
(الف) متعجب۔ حیرت زدہ۔ انگشت بدندان
(ب) افسوسناک (غالب الف ۵۳) خامہ انگشت
بدندان کہ اسے کیا لکھیے ٭ ناطقہ سر بگریبان کہ اسے
کیا کہیے ٭

انگشت بدندان گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و سراج (۱) تعجب کردن و تحیر نمودن (۲)
حسرت و افسوس خوردن مؤلف عرض کند
کہ ما صراحت این بر انگشت بدندان کردہ ایم
و این مصدر مرکب است از ہمان (اردو) انگشت
بدندان ہونا۔ بقول امیر (۱) دانتون تلے انگلی
دبانا۔ تحیر کی جگہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (۲) حسرت
اور افسوس کرنا۔ ہماری راے مین انگشت بدندان
ہونا یا دانت مین انگلی پکڑنا بھی معنی دوم کے لئے
کہہ سکتے ہین۔ اس لئے کہ عادت ہے کہ جب کوئی
شخص متعجب ہوتا ہے یا افسوس کرتا ہے تو دونون
حالتون مین انگشت شہادت کو اپنے دانتون مین
پکڑتا ہے۔ امیر مغفور نے صرف معنی اول پر اس لئے
قناعت فرمائی ہے کہ شاید یہ طرز عمل دہلی یا لکھنؤ
مین نہوگا لیکن دکن مین ہے۔

انگشت بدندان گزیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر و جامع و رشیدی و (جہانگیری بذیل دستور
اول در خاتمۂ کتاب) مرادف انگشت بدندان
گرفتن بہر دو معنی۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ
انگشت گزیدن ہرگز بمعنی حیرانی و حسرت نیست
بلکہ انگشت حسرت بلب گویند یا انگشت بلب

بمعنی ندامت وپشیمانی انگشت گزیدن است بمعنی
حیرت چراکہ حیرانرا قدرت گزیدن انگشت معلوم
مؤلف عرض کند کہ محقق ہندی نژاد می خواہد کہ
بر رسم و عادت وطرز وروش اہل زبان حرف
نہد۔ صاحب جامع از اہل تبریز است تصدیق
او برای ما کافی وسند باشد ما را باہر دو معنی بیان
کردہ محققین اوّل الذکر اتفاق کلی است وعجب نیست
خان آرزوست کہ در گرفتن وگزیدن فرقی نازک
پیدا کردہ ونمی داند کہ مقصود ہر دو مصدر دراینجا
یکی است (اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن

انگشت بدندان نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر بمعنی تعجب کردن۔ صاحب رشیدی
این راہر دو معنی مرادف انگشت بدندان گزیدن
گفتہ وخان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی
ساکت مؤلف گوید کہ قول صاحب رشیدی
قابل تسلیم وموافق قیاس ومعاصرین عجم ہم بر
زبان دارند وتخصیص صاحب بحر بایک معنی غیر موزون

(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت بدہان ماندن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر مرادف انگشت بدندان
گرفتن بہر دو معنی۔ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر
این نکردہ وسندی پیش نشد ولیکن موافق قیاس
است ومعاصرین عجم تصدیق این می کنند۔
(اردو) دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت بدیدہ نہادن | مصدر اصطلاحی

خان آرزو در سراج فرماید کہ کنایہ از قبول کردن
است ومرادف انگشت بہ چشم نہادن مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس واشارہ بسر وچشم قبول
کردن وترجمہ بالراس والعین۔ معاصرین عجم
تصدیق این می کنند (اردو) دیکھو انگشت
برچشم نہادن۔

انگشت برآتش زدن | مصدر اصطلاحی

بقول اننذ بحوالہ شرح سکندر نامہ۔ مخالف عقل
کارکردن۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکردہ۔

حیف است کہ نقل سند این نکرد ولیکن موافق قیاس است (اردو) عقل کے خلاف کام کرنا۔

(۱) **انگشت بر آوردن** مصدر اصطلاحی بقول بحر (خان آرزو در چراغ) از ستم زنہاری و فریادی شدن۔ صاحب آصفی۔۔۔

(۲) **انگشت بر آوردن از ستم** قائم کرد و از رکنای مسیح سند آوردہ (سے) بر آرد ستم آن مژہ ستم انگشت ٭ زند خنجر مژگان او بہم انگشت ٭ مؤلف عرض کند کہ حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند محاورۂ فارسی قدیم است (اردو) فریاد کرنا۔ امان چاہنا۔

انگشت بر بینی نیلتوان کرد مثل بہار ذکر این کردہ و ما صراحت کافی برد انگشت بہ بینی نیلتوان کرد) کردہ ایم (اردو) دیکھو انگشت بہ بینی نیلتوان کرد۔

انگشت بر جبین نہادن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ کنایہ از سلام کردن (زلالی در ذرۂ وخورشید گوید سے) چرخ تعظیم درت را مہ و سال ٭ بر جبین می نہد انگشت ہلال ٭ (اردو) ہاتھ سر پر رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ سلام کرنا۔ ماتھے پر ہاتھ رکھنا۔

انگشت بر چشم نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب بذیل دستور اوّل فرماید کنایہ از قبول کردن و مسلّم داشتن مرادف (انگشت بر دیدہ نہادن) کہ می آید (محمد قلی سلیم سے) چو فرمانش مرا زد دست بر پشت ٭ نہادم چون مژہ بر چشم انگشت ٭ (میرزا صائب سے) ہاتھی دستی نہد انگشت بر چشم قبول ٭ ہر دل بی برگ را کز وی تمنای نو است ٭ ما صراحت کامل معنی این برد (انگشت بر دیدہ گذاشتن) کنیم۔ صاحبان ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) قبول کرنا۔ دیکھو انگشت بر دیدہ نہادن کے پہلے معنی

انگشت بر چیزی گذاشتن (مصادر اصطلاحی)

انگشت بر چیزی نہادن | بقول صاحب بحر دخل و اعتراض کردن دیگر کسی از محققین نورس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ این تعمیم در غلط انداز د زیرا کہ (انگشت بر چشم نہادن) و (انگشت بر جبین نہادن) ہم کہ گذشت و اہل این می شود و معنی آن دخل و اعتراض کردن نیست و صاحب بحر این تعمیم از مصادر مرکبہ (انگشت بر حرف نہادن) و (انگشت اعتراض نہادن بر حرف) و مماثل آن قائم کردہ است و ما ازین تعمیم اختلاف کلی داریم (اردو) اعتراض کرنا - دیکھو انگشت اعتراض نہادن بر حرف اور انگشت بر حرف نہادن -

(الف) انگشت بر حرف زدن | مصادر
(ب) انگشت بر حرف نہادن | اصطلاحی
صاحب ہفت ذکر (الف) کردہ کہ کنایہ از نکتہ گیری و عیب گرفتن است و صاحب بحر بر (ب) ذکر ہمین معنی فرمودہ و صاحبان رشیدی و جہانگیری و جامع ذکر (ب) کردہ اند و این مرادف (انگشت اعتراض نہادن بر حرف) است کہ گذشت (ظہوری ؎) در دل زحسد آتش زردشت منہ ٭ انصاف خوش است روی بر پشت منہ ٭ در دست شکستن تو رمزیست درست ٭ زنہار بحرف کسی انگشت منہ (اردو) دیکھو انگشت اعتراض نہادن بر حرف -

انگشت بر در زدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار استجازت باز خواستن و بقول وارستہ استجازت باز کردن (ظہوری در صفت نورس پور ؎) بکاشانہ باد اگر سہو زند ٭ بی رخصت انگشت بر در زند ٭ (اردو) کواڑ کھٹکھٹانا - بقول آصفیہ زنجیر در کھڑکھڑانا کنڈی مارنا -

(الف) انگشت بر دہان گذاشتن | مصادر
(ب) انگشت بر دہان نہادن | اصطلاحی
(الف) بقول برہان و بحر (۱) کنایہ از حیرت

و تعجب و (۲) حسرت و افسوس و (۳) اشاره کردن
بخاموشی هم و صاحبان بحر و جامع (ب) را مرادف این گفته اند
بهر سه معنی بالا و صاحب جهانگیری نسبت (ب) بر معنی
اول و سوم قانع حیف است که سندی پیش نشد و لیکن
موافق قیاس است و معاصرین عجم با هر سه معنی هر دو مصادر
مرکبه متفق (اردو) (الف و ب) ا و ۲ دیکھو انگشت
بدندان گرفتن (۳) انگشت بلب ہونا۔ بقول امیر
ہونٹون پر انگلی رکھنا خموش رہنے کا اشارہ کرنیکی جگہ
(مومن ؎) چپ خامشی کی یہ جا ہے مومن ؛ انگشت
بلب حیا ہے مومن ؛

(الف) انگشت بر دیده گذاشتن | مصادر اصطلاحی

(ب) انگشت بر دیده نهادن | بقول بحر (۱)

مرادف انگشت بر چشم نهادن و بقول بهار (۲) چشم بستن
(حکیم نزاری قهستانی ؎) خرد از روی تو انگشت نهد بر
دیده ؛ عقل در کوی تو بر خاک نهد پیشانی (ملا طاهر غنی ؎)
میکنم هرگاه از جانان نگاهی التماس ؛ می نهد بر دیده
انگشت اشارتش را ببین ؛ صاحب جهانگیری در خاتمه
کتاب با معنی اوّل متفق و صاحب رشیدی هم بجای (ا) ما
(الف) بمعنی قبول کردن بدل و جان و بسر و چشم باشد
و معنی دوم پیدا کرده بهار است و هیچ ضرورت ندارد
که معنی اول و هر دو اسناد بالا خیلی لطیف و نازک است
و اتفاق محققین هم بر مجرد معنی اوّل (اردو) (۱)
قبول کرنا تسلیم کرنا۔ صاحب امیر اللغات نے فرمایا ہے
آنکھون سے بجا لانا۔ نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا۔
(کیف ؎) غیر ڈر رہے ہین ڈرین خون جگر روئیہو ؛ ہم تو
آنکھون سے بجا لائین جو ارشاد کرو ؛ (آتش ؎) بجا لاتے ہین
آنکھون سے ای دوست ؛ کبھی کچھ ہمسے فرمایا تو ہوتا ؛ (ظفر ؎)
خوش ہین گر دے پر ہماری وہ تو ہان بہتر یہی ؛ ہم بجا لائین گے
آنکھون سے جو کچھ فرمائین گے ؛ آپ ہی نے فرمایا ہے آنکھون سے
کوئی کام کرنا۔ بہت خوشی اور شوق سے کوئی کام کرنا (صبا
؎) جان جان پیش نظر حسن کی روداد کرو ؛ آنکھون سے اسی
کی فرد یہ تم صاد کرو ؛ (سحر ؎) وہ بلاتے ہین اگر چلئے کو آنکھون سے
چلون ؛ زندہ پہنچونگا مگر تا در جانا کیونکر ؛ بسر و چشم قبول کرنا ہی
کہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے بسر و چشم کا ذکر فرمایا ہے (۲) شکر گزاری

اعلان وقف کتب

ہمارے تالیفات کی (١٦) جلدین جنکی تفصیل اس رسالہ کے صفحہ (٣٠) پر ہے قیمتی لعہ مختلف مواقع اور تقاریب پر ہندوستان کی کل پبلک لائبریزا ور مدارس خانگی کے لئے وقف اور اِس وقت تک (٥٠) لائبریرین اور مدارس پر حسب درخواست روانہ ہو چکی ہین اور آیندہ بھی جس پبلک لائبریری اور مدرسۂ غیر سرکاری سے اوس کی درخواست پیش ہو گی اور ہکو صاحب ضلع یا مشاہیر مقامی کی تصدیق سے اطمینان کرادیا جائیگا اوس کے سکرٹری کے نام بحیہ سولا جلدین بلا معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹپہ کے ویالیو پر جو مجموعی پارسل کے لئے (لعہ) مبلغ چار روپیہ ہے روانہ کیجائینگی۔ عام شائقین سے جن حضرات کو یہ کتابین بدون معاوضہ قیمت صرف خرچ ٹپہ پر لینا مقصود ہو اون کو لازم ہے کہ محمڈن علیگڈہ کالج کو سنہ۳ چندہ ادا فرماکر اوسکی رسید ہمارے پاس بہیجدین۔ ہم اون کی خدمت مین کل کتابین صرف خرچ ٹپہ (لعہ) کے ویالیو پر بہیجدینگے اور آیندہ آصف اللغات کی ہر ایک جلد مطبوعہ وقت بوقت اون کی خدمت اور نیز پبلک لائبریزا ور مدارس مذکور پر صرف ۸ر خرچ ٹپہ کے ویالیو پر روانہ ہوا کرے گی۔ باشندگان کلکتہ پریسیڈنسی اگر یہی رقم سنہ۳ کی انجمن مفید الاسلام کلکتہ کو عطا کرکے آنزیری سکرٹری صاحب انجمن کی باضابطہ رسید ہمارے پاس بہیجدین تو اونکے ساتھ بھی رعایت بالا کیجائیگی۔

راقم۔ خاکسار عزیز جنگ مؤلف

فہرست تالیفات خان بہادر - شمس العلماء - نواب عزیز جنگ بہادر

تاریخ النوائط - یہ فن تاریخ کی کتاب ہے ۵۹۲ صفحہ پر
شامل زبان اردو قیمت پانچ روپیہ خرچ ٹپہ ۸ ر

(۲) عطیات سلطانی - یہ شاہان سلف کے عطایای
نقدی و اراضی کی تاریخ ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان
اردو قیمت تین روپیہ خرچ ٹپہ ۶ ر

...) محبوب السیر - یہ فرمانروایان دکن کی تاریخ ہے تا زمانہ
...ہ غفران مکان میر محبوب علیخان بہادر نور اللہ
...نہ نگارستان آصفی ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان
...تا روپیہ خرچ ٹپہ ۵ ر

...ا - یہ عربوں کے سیاق قدیم کی تاریخ ہے
...دفتری سیاق کا بھی بیان ہے ۱۰۰
...و قیمت ۳ ر خرچ ٹپہ ۴ ر

...ر اعتین کاشت کجور سے متعلق اور
...عہ خرچ ٹپہ ۵ ر
...تن انگور سے مخصوص ہے اور

۲۴۴ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت ؏ روپیہ خرچ ٹپہ ۶ ر

(۷) کاشت ترکاری - یہ فن زراعتین ترکاریوں کی کاشت
سے متعلق اور ۱۵۷ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۴

(۸) غرائب الجمل - یہ فن تاریخ گوئی سے متعلق ہے اور ۸۰
صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت ۳ ر خرچ ٹپہ ۲ ر

(۹) حیوۃ الحمام - یہ فن طیور سے متعلق کبوتروں سے مخصوص
اور ۳۴۴ صفحہ پر شامل زبان اردو قیمت عہ خرچ ٹپہ ۲ ر

(۱۰) کلیات نظم ولا - یہ فن شعر و سخن میں ہماری قصائد اور
غزلیات و رباعیات اور قطعات تاریخ کا مجموعہ ہے جسکو دیباچہ میں مؤلف کی مختصر
سوانح عمری ہے ۲۰۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی قیمت عہ خرچ ٹپہ ۵

(۱۱ تا ۱۶) آصف اللغات - یہ فن لغت میں ایک مبسوط
کتاب جو ۲۰ جلد پر شامل ہے جسمین صرف چھ جلدین چھپی اور باقی
جلدین چھپ رہی ہیں - فارسی اردو زبان کا لغت مطبوعہ
چھٹون جلد ۳۶۰ صفحہ پر شامل زبان فارسی مع ترجمہ اردو
پانچ جلدونکی قیمت ۲۵ خرچ ٹپہ عہ

اکثر ... کے لیے صرف خرچ ٹپہ پر وقف ہیں